جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

الحمد للہ درین ایام فرخندہ فرجام مفید اہل اسلام رسالہ زید اقبالہ

بین الہدیٰ

معروف بہ تکملہ

ازالۃ الاذیٰ

۱۳۰۹

فی تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس

شیخ احمد صاحب شیعی دیوبندی وکیل جیپوری

در مطبع گلشن البہجت علم آگرہ تمام قد اہتمام سید مجتبیٰ حسن غلام حسین طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حلال مشکلات کہ اوسکی ذات پاک کے سوا ز نہار مشکلکشائی کی کسی کو طاقت نہین ہے
اور نعت خواجہ کائنات کہ اونکے منصب رسالت بلا شرکت غیری مین مطلق کسیکو شراکت
نہین ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْن
امابعد اصغر العباد زمان محمد جہانگیر خان شاہ آبادی خدمت مین اہل ایمان کے عرض کرتا ہے
واضح ہو کہ حضرات شیعہ صرف فضائل صحابہ باصفا ہی کا انکار نہین کرتے بلکہ کمال کتاب
اللہ مین بھی نقصان کا اقرار کرتے ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ
ع برین عقل و دانش بباید گریست۔ ان سے کوئی پوچھے کہ جب تم ذَالِکَ الْکِتَابُ
لَا رَیْبَ فِیْہِ کو ہی ازراہ سوء اعتقادی اور غلط فہمی کے ناقص اور بیاض عثمانی کہتے ہو
تو پھر تمہارا اصول مذہب کسطرح سے صحیح ہوسکتا ہے ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
بڑا تعجب تو یہ ہے کہ بعد مرور از منہ صحابہ ثلثہ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے حضرت
منظہر العجائب کرم اللہ وجہہ نے کہ حدیث اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا
اونکی شان مین ناطق ہے کیون نہ تحریف اور بے ترتیبی کلام الٰہی کو درست کیا اب تو قید
تقیہ سے بھی آزادی حاصل ہو چکی تھی مزید برآن دیگر ائمہ رضی اللہ عنہم نے بھی اس کا نہین

کہ مدار اسلام کا اسی پر موقوف تھا کچھ خیال نفرمایا اس صورت مین تو قضیہ منعکس پایا جاتا ہے
بلکہ بہت بڑا جرم خطا و جفا کا بہ نسبت ائمہ کرام کے لازم آتا ہے لا واللہ یہ صریح الزام
اتہام ہے عجب چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد لہذا موقع مناسب معلوم ہوتا ہے
کہ واسطے افادہ خاص و عام کے ایک مختصر تالیف ترتیب دیجاوے کہ واقف اس اختصار
در رنثار کو قدرت مقابلہ گروہ مذبذب و متعصب سے حاصل ہو جاوے چونکہ یہ امر ظاہر ہے
کہ باطن اس فرقہ کا ہر حال مین خالی از فساد نہین تاہم بعض اہلسنت از راہ جہالت کے
شریک مجالس و محافل ناروا و ناسزا کہ شرعاً و عرفاً ممنوع و نامشروع ہے ہوتے ہین اور
تعزیہ بنانے اور مرثیہ سننے پر مرتے ہین حالانکہ ہر کہ و مہ بخوبی جانتا ہے کہ بنیاد شیعان پاک
کی تو تبرے ہی پر موقوف ہے اسی سبب سے یہ فرقہ بصفت تبرائی موصوف ہے پس حتی الامکان
اہلسنت و الجماعت کو واجب بلکہ فرض تر ہے کہ جلسہ ناجائز سے اجتناب قبول کرین اسلئے کہ کوئی
امام بارہ محبان اہلبیت کا ایسا نہین ہے کہ جسمین علانیتہ یا خفیتہ تبرا نہ پڑھا جاتا ہو اور کوئی
کتاب شیعان پاک کی ایسی نہین کہ جسمین اصحاب باصفا کی نسبت برا نہ لکھا ہو اگرچہ مرثیے
بھی اس سوز سے خالی نہین ہوتے ہین مگر شایقین مجالس سید الشہدا کہ عاشق مضمون
شاعری شعرا کذاب مرثیے خوان کے ہین ہرگز بسبب مخاطب ہونے مذاق شاعری کے
ان موزون کو نہین سمجھتے ہین بلکہ ایسی واہیات و خرافات کی اتباع مین تارک صوم و صلوٰۃ
ہوکر اپنی دنیا و عقبیٰ خراب کرتے ہین قطع نظر اصحاب ثلثہ کے نام پر جوتی پر لکھکر فرش
محفل کر دینا اور آٹھوین تاریخ کا حلوا جسپر تبرا ہو چکتے ہین ہوکے سے سنی کو کھلا دینا
یہ تو شیعون کے نزدیک افضل العبادات سے ہے حیف صد حیف یہ کیسی غفلت اور بے تمیزی
ہے کہ باوجود ایسی حرکات نا ملایم حضرات شیعہ کے تسنن اپنے دین و ایمان کی حفاظت نہین
کرتے ہین بلکہ بسبب تقلید اکثر اعمال و افعال نادرست انہون کے گٹھری معصیت اپنے سر پر رکھتے ہین
حق یہ ہے کہ موافق اس مذہب کا مطابق حدیث صلعم مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

مستحق نار ہے اور مخالف اس ملت کا موافق خبر صحیح مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِيْقَتِيْ فَهُوَ آلِيْ مستبشر رحمت غفار آدم ہر سر مطالب اثنا عشریہ پنبہ غفلت و عطلت کو گوش ہوش سے دور کرو اور بادل حضور اثبات صحت قرآن پاک اور فضائل صحابہؓ صاحبؐ لولاک کے سنو۔

مجملاً ذکر اصحابؓ باصفا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا

ہم بالیقین کہہ سکتے ہین کہ خلفاء راشدین اور صحابہؓ انصار و مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانب کفر و نفاق کو منسوب کرنا مطابق شریعت حق رسوؐل رب مطلق صریح کفر ہے اور دعوی بے دلیل اہل لبغض کا محض باطل ہے اسلئے کہ آیات بیّنات قرآن مجید اور روایات آئمہ شیعان قدیم و جدید شاہد حال خیر مآل اون بزرگان ارکان اسلام کے ہین اور سوء اعتقادی بدگمانون کی قطعی تردید کرتے ہین لہذا اس مقام پر کچھ آیات اور روایات نقل کرنا ضروری سمجھا گیا اول آیت سورہ آل عمران پارہ چہارم كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ **ترجمہ** تم بہتر ہو سب امتون سے پیدا ہوئے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو اچھی بات پر (یعنی ایمان و اطاعت خدا اور رسوؐل کا) اور روکتے ہو برے کام سے (یعنی کفر اور شرک اور تمام ناقص فعلون سے) اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اور خلاصۃ المنہج مطبوعہ طہران معتبر تفسیر شیعون مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے ہستید شما اے امت محمدؐ بہترین گروہے کہ از عالم غیب بیرون آوردہ شدہ اید از برائے مردمان تا ایشان را براہ راست دعوت کنید خیریت این امت درین سہ جہت ست کہ بیان میکند میفرماید بہر چیز یکہ فرمایندہ آنست و نہی میکند بہر چیز یکہ شریعت نہی کنندہ آنست و میگروند بخدا بروجہ ثبات و رسوخ یا خیران دو قسم ست از قسم اول آنکہ حق آن تقدیم این قسم بدان و قسم بجہت لا التبست بر آنکہ ایشان امر معروف میکنند و نہی از منکر بجہت ایمان آوردن بخدا و تصدیق بآن و اظہار دین او انتہیٰ

صرف یہ ایک ہی آیت شریف فضائل صحابہؓ عالی صفات کے واسطے کافی و وافی ہی
کیونکہ رب اکبر صحابہؓ کو سب امتون سے بہتر اور اچھے کامون پر حکم کرنے والے اور برے
کامون سے باز رکھنے والے اور اللہ پر ایمان صادق لانے والے فرماتا ہے اگر کسی شیعہ
کو وسوسہ ہو کہ شاید یہ آیت آئمہ کرام کی شان مین ہے تو ہم دندان شکن جواب دین
کہ وقت نزول آیت موصوفہ سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کسی امام کا نشان ہی
نہ تھا الیس کنتم بصیغہ جمع اثبات فضیلت صحابہؓ پر دال ہے دوم آیت رکوع ۲۰ سورہ
پارہ ایضاً فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ
وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ
ترجمہ پس وہ لوگ کہ ہجرت کی اون لوگون نے اور نکلے وہ لوگ اپنے شہر سے اور تکلیف
دیے گئے میری راہ مین اور مقاتلہ کیا اون لوگون نے (یعنی کفار سے) اور مقتول ہوئے
وہ لوگ (یعنی شہید) البتہ دور کرونگا مین اون سے برائیان اونکی اور البتہ داخل کرونگا
مین اونکو بہشت مین کہ جسکے نیچے نہرین جاری ہین ثواب اللہ کے نزدیک سے اور اللہ
کہ نزدیک اوسکے عمدہ ثواب ہے خلاصۃ المنہج پس آنانکہ ہجرت کردند از بلاد شرک
از منازل و اوطان خود بیرون آمدند بجہت تعصب دینی و بیرون کردہ شدند از سرائہاے
خود باضطرار امر از حضرت رسالت ست و آنانکہ مشرکان ایشان را از مکہ بیرون کردند و
رنجانیدہ شدند در راہ طاعت من بسبب ایمان آوردن مانند بلالؓ کہ بزدن و دشنام
دادن و آزار بسیار رسانیدند و او صہیب کہ بغارت اموال او ویرا بسیار رنجانیدند و کارزار کردند
با کفار بجد و ثبات تمام و کشتہ شدن در جہاد مانند حمزہ و سائر شہیدان هر آئینہ در گذارم
از ایشان بدیہاے ایشان را کہ کردہ باشند و هر آئینہ در آرم ایشان را بہ بوستانہاے
کہ میرود از زیر درختان یا زیر منازل آن جویہا پاداش دادہ شود ایشان را پاداش دادنی

از نزد خدای تعالی و خدائے کہ نزدیک اوست نیکوئی پاداش یعنی اوست بہترین ثواب و ہندگان غیر او انتہی اس آیت شریف مین رب جلیل ہجرت کرنے والون کی تعریف و توصیف فرماتا ہے اور اونکو قطعی جنتی ہونیکی خوشخبری سناتا ہے کہ جن لوگون نے میرے واسطے اپنے گہربار اور خویش و تبار چہوڑ دیئے اور میرے اوپر ایمان لانے کی وجہ سے سخت تکالیف اوٹھائین اور کفار اشرار کو جہنم واصل کرتے ہین اور خود بھی درجۂ شہادت حاصل کرتے ہین پس مین ایسے پکے مسلمانون اور اچھے دین دارون کے ساتھ بڑے بڑے سلوک کرونگا اور قسم قسم کی مہربانیون سے پیش آؤنگا اور اونکی کوششون اور مصیبتون کے معاوضہ مین گناہون سے درگذر کرونگا یعنی اللہ تعالی مہاجرین کی نسبت بنظر رحمت واسعہ اپنی کے فرماتا ہے کہ ایسے صادق الایمانون کی بہول چوک معاف کرونگا بلکہ اونکی برائیون کو بہلائیون سے بدل دونگا) اور اونکو جنت مین جسکے نیچے نہرین روان ہین جگہہ دونگا تاکہ اونکو کسیطرح کا رنج وغم نہ رہے اور یہ ثواب بحساب اپنے افضال باکمال کے سبب سے اونکو دونگا دیکھو خدا پاک کس پیار اور محبت سے مہاجرین کو فرماتا ہے کہ تمہارے اعمال سے بڑہکر تمکو ثواب ملیگا سوم آیت رکوع ۹ سورہ انفال پارہ دہم لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ترجمہ اگر نہوتا لکہا ہوا اللہ کی طرف سے کہ پہلے گذر ا ہے البتہ چہوتا تمکو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تمنے عذاب بڑا اس آیت شریف کی شان نزول یہ ہے کہ جب جنگ بدر فتح ہوئی اور کفار قید ہوئے تب پیغمبر برحق نے اپنے اصحاب رض سے مشورہ کیا کہ قیدیون کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے حضرت ابوبکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میری یہ رائے ہے کہ ان قیدیون کو فدیہ لیکر چہوڑ دیجیے اور حضرت عمر نے التماس کی کہ میرے نزدیک جو جسکا رشتہ دار ہووے اپنے رشتہ دار کو گردن مارے اور محبت خدا کے مقابلہ مین ہرگز اپنے رشتہ صلبی پر لحاظ نکرے مگر حضرت نے مشورہ صدیق اکبر کو پسند فرمایا اور قیدیونکو

فدیہ لیکر رہا کیا چنانچہ اسکی تصدیق علماء مفسرین مجتہدین شیعہ بھی کرتے ہین خلاصۃ المنہج
کاشانی کی تفسیر مین یہ مرقوم ہے کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر شدند. و از جملہ ایشان عباس و
عقیل بودند حضرت در باب ایشان با اصحاب مشاورہ کرد ابوبکر کہ از مہاجرین بود گفت
یا رسول اللہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشایر تواند اگر ہر یک بقدر طاقت استطاعت
فدائے بدہند شاید کہ روزے بدولت اسلام برسد الخ اور اسیطرح سے مجمع البیان طبرسی وغیرہ مین
لکھا ہے ان روایتون سے چند فوائد حاصل ہوئے اول حضرت صدیق اکبرؓ اور
عمرؓ فاروق کا معرکہ بدر مین شامل ہونا دوم صحابہؓ ثلثہ کا مہاجرین مین ہونا سوم
حضرت صلعم کا رائے صدیق اکبرؓ کو پسند فرمانا پہر تفسیر خلاصۃ المنہج مین یہ مرقوم
ہے کہ خدا تعالیٰ بدریان را وعدہ مغفرت دادہ و ایشان را بخطاب مستطاب اِعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرمودہ پہر تفسیر مجمع البیان مین لکھا ہے کہ
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعَلَّ اللّٰہُ اَطَّلَعَ عَلٰی اَهْلِ الْبَدْرِ فَغَفَرَ لَهُمْ
فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ترجمہ اسید اللہ تعالیٰ ظاہر ہوا اہل
بدر پر پس بخشا واسطے اونکے پس کہا واسطے اونکے کہ جو جی چاہے سو کرو پس تحقیق بخشا
گیا واسطے تمہارے الخ پہر منہج الصادقین مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون مرقوم ہے
کہ حضرت رسول خدا فرمود کہ اگر عذاب نازل شدی غیر از عمر و سعد و معاذ کسے نجات
نمے یافت اے شیعان پاک ذرا تو انصاف کرو کہ تمہارے علماء صحابہؓ بالخصوص خلفاءؓ
ثلثہ کی شان مین کیا تحریر کرتے ہین چہارم آیت پارہ الانفال رکوع ۱۰ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور جنہون نے
ہجرت کی اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اور جن لوگون نے جگہہ دی اور مدد کی وہی سچے
ایمان والے ہین اونکے واسطے مغفرت اور روزی باکرامت ہے خلاصۃ المنہج

و آنانکہ بخدا و رسول ہجرت کردند و جہاد کردند در راہ خدائے و اطاعت او نمودند و آنانکہ
بعد از تصدیق جائے دادند اہل ہجرت را و یاری کردند پیغمبر در قتال مشرکان براستی
درستی ہم ایشان راست آمرزش از خدائے و روزی نیکو بے رنج و نقص قوت انتہی
اور تفسیر مجمع البیان مین یون مرقوم ہے کہ مہاجران کسانے اند کہ ہجرت کردند بجانب
مدینہ یا حبش چنانچہ حضرت عثمانؓ کہ مہاجر ہر دو جائے اند انتہی اس آیت شریف کی تفسیر
مجمع البیان معتبر تفسیر شیعہ مین یہ ہے ثم عاد سبحانہ الی ذکر المہاجرین والانصار
و مدحہم و الثنا علیہم فقال والذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ
ای صدقوا اللہ و رسولہ وھاجروا من دیارھم و اوطانہم یعنی من مکۃ الی المدینۃ
وجاھدوا مع ذالک فی اعلاء دین اللہ والذین اووا و نصروا ای ضموھم الیہم
ونصروا النبی اولئک ھم المومنون حقا ای اولئک الذین حققوا ایمانہم بالہجرۃ والنصرۃ الخ
ترجمہ پھر رجوع کی اللہ پاک نے طرف ذکر مہاجرینؓ اور انصارؓ کے اور تعریف کی اونکی
اور توصیف کی اوپر اونکے پس فرمایا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اونہون نے
اور جہاد کیا اونھون نے اللہ کی راہ مین ای تصدیق کی اونہون نے اللہ اور اوسکے رسولؐ کی
اور ہجرت کی اونہون نے اپنے شہرون اور وطنون سے یعنی مکہ سے مدینہ کی طرف چلے گئے اور
جہاد کیا اونھون نے ساتھ اسکے غالب ہونے مین دین اللہ کے اور اون لوگون نے کہ
جگہ دی اور مدد کی ای شامل ہوئے اونکے بطور طرفداری کے اور مدد کی اونھون نے
نبی کی وہ لوگ ایمان والے سچے ہین وہ لوگ وہ ہین کہ جنھون نے حقیقت ایمان کی بخوبی
معلوم کر لی بسبب ہجرت کرنے اور مدد دینے کے فقط اس آیت شریف سے بلاشک
شبہ مہاجرینؓ و انصارؓ کا ایمان لانا اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوا کیونکہ خدا تعالے بلکہ
کیسی کیسی بڑائیان اپنے محبوب کے عاشقان جان نثار کی فرماتا ہے اور اونکی جانفشانی
اور کارگذاریان اپنے بندون کو سناتا ہے کہ اے بندو دیکھو یہ لوگ یعنی مہاجرینؓ و انصارؓ

سچے اور پکے مسلمان ہین کہ جنھون نے خاص میری اور میرے رسولؐ کی محبت مین اپنے کنبہ و قبیلہ کو پیٹھ دی اور سارا مال و منال چھوڑا اور بدرجہا تکالیف اور مصائب اوٹھائے پس مین اونکو ضرور بڑے مرتبے دونگا اے محبان اہلبیت اگر تم ہماری تفسیرون کو نہ مانو تو بنظر عدالت اپنی تفسیرون مثل خلاصۃ المنہج و مجمع البیان وغیرہ مین فضائل اصحاب باصفا کے دیکھو مگر تم کیا کرو ہر کسے را بہر کارے ساختند پنجم آیت رکوع ۳ سورہ توبہ پارہ دہم

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ وہ لوگ جو ایمان لائے (یعنی اللہ پر اور اوس چیز پر جو اوسکی طرف سے نازل ہوئی) اور گھر چھوڑے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان سے اونکے لیئے بہت بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہونچے مراد کو (یعنی دونون جہان کی نعمتین و برکتین حاصل کین

خلاصۃ المنہج آنانکہ گرویدہ اند بخدائے و بانچہ آمدہ است از نزد اوے و ہجرت کردند از دیار خود و جہاد کردند از دیار خود و جہاد کردند با مشرکان در راہ خدائے ببذل اموالہائے خود و بر مجاہدان و تہیئہ اسباب قتال ایشان و بہ نفسہائے خود در معرکہ قتال بزرگ تراند از روے درجہ یعنی مرتبہ و کرامت ایشان بلند تر است و بیشتر نزدیک خدائے از انہا کہ سقایہ حاج و عمارت مسجد کنند و این صفتہا داشتہ باشند و آن گروہیکہ جامع این کمالات اند ایشانند ظفر یافتگان مقاصد دو جہان انتہی اس آیت شریف مین رب الارباب صحابہ مہاجرین اور مجاہدین کے حق مین پانچ چیزون کی خوش خبری ارشاد فرماتا ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اونکا بہت بڑا درجہ ہے دوم یہ کہ اونھون نے دونون جہان کی مراد خاطر خواہ پائی سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی کمال مہربانی اونکے حال پر ہے چہارم یہ کہ اللہ تعالیٰ اون سے نہایت درجہ راضی ہے پنجم یہ کہ

یہ لوگ ہمیشہ ہمیشہ کو بہشت مین جسمین قسم قسم کے آرام ہین ہینگے ششم آیت رکوع الثانی

إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ترجمہ جسوقت نکالا اوسکو اون لوگون نے کہ کفر کیا اونھون نے دوسرا دو سر کا اوس وقت وہ دونون غار مین تھے جسوقت کہتا ہے واسطے اپنے یار کے نہ غمگین ہو تو تحقیق اللہ ساتھ ہم دونون کے ہے پس نازل کی اللہ نے تسکین اوسپر یعنی حضرت ابوبکرؓ پر اور مدد کی اوسکی یعنی رسول اللہ کی ساتھ لشکر کی کہ جسکو تم نے نہین دیکھا اور کیا کلمہ اون کافرون کا پست اور کلمہ اللہ کا وہی بلند ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے خلاصۃ المنہج وقتیکہ بیرون کردند اورا کافران یعنی قصد اخراج او کردند از مکہ حق تعالی او را دستوری خروج داد در حالتیکہ دوم دو بود یعنی با او نبود مگر ابوبکر در وقتیکہ او و ابوبکر در غارے بودند کہ اعلای جبل ثور المحل ست جانب یمین مکہ بمسیر ساعتے از ساعات و در آن وقت کسے در آنجا نمی رسید شبانان و اہل صحرا در ان نزول نمی کردند پس پیغمبر شب پنجشنبہ در شہر مکہ امیر المومنین علیؑ را در جاے خود بخوابانید و برفاقت ابوبکرؓ بیرون آمدہ در ہمان شب بدان غار متوجہ شد در انجا سہ روز آورد و حق تعالی دران شب درخت مغیلان بر در آن غار برویانید و جفت کبوتر وحشی را امر کرد تا پائین در غار را آشیانہ گرفتند و تخم نہادند و عنکبوت را الہام داد تا در غار تنید چون گفت پیغمبر مر یار خود را اندوہ مخور بدرستیکہ خداے با ماست نصرت ما دہد بر دشمنان ما انچہ اراد از شر ایشان مروی کہ یکے از کفار محاذی غار بہ نشست تا ادرار کند رسول وے از وے بگردانید و بابا گفت دیدی کہ مرا نمے بیند اگر ما را دیدندی در مقابل ما کشف عورت نکردندی پس دست بمناجات برداشت و گفت بار خدایا چشمہاے ایشان کور کن حق تعالی چشمہاے ایشان را

کور گردانید از دیدن پیغمبر تا آنکہ ہمہ گرد کوہ گردیدند و رخنہ ہا کوہ را تجسس کردند و در غار نرفتند پس فرو فرستاد خدا رحمت خود را کہ سبب آرامش دل ست بر رسول تا متیقن شدہ از صمیم قلب بدانست کہ کفار بدو ظفر نیابند قوت داد پیغمبر خود را بلشکر ہا کہ شما ندیدید ایشان را یعنی فرشتگان فرستاد در غار تا پاسبانی او کردند و گردانید خدا کلمہ آنہا را کہ کافر شدند فروتر یعنی دعوات کفر کہ از ایشان صادر شد خوار و بمقدار ساخت و کلمہ خدا کہ دعوات سلام یا توحید یا کلمہ شہادت ست آن بلند تر و رفیع قدر تر ست مراد انست کہ حق تعالی رسول را از دست کفار خلاص داد و بمدینہ رسانید چون این مبدء قوت اسلام بود و ذلت اہل شرک یا بدلا آنکہ قوت پیغمبر خود داد و در مواطن حرب و نجہت این اسلام قوی گشت و کفر و شرک ضعیف شد و خدا غالب ست عزیز گرداند اہل توحید را دانا ست خوار ساز د اہل شرک را انتہی اس آیت شریف سے کمال فضیلت حضرت صدیق اکبر کی پائی گئی اگرچہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ صدیق اکبر بالیقین ہمراہ رسالت پناہ تھے لیکن شیعون کے قبلہ و کعبہ جو بڑے مجتہد تھے ذوالفقار مین یون لکھتے ہین کہ ہجرت ابوبکر باجازت نبوی واقع شدہ و شیعہ این را قبول ندارند الخ اب ہم اسکی تردید مین علماے محققین متقدمین کے اقوال کو بعینہ نقل کرتے ہین تا کہ شیعون کو موقع انکار کا نملے تفسیر حضرت امام حسن عسکری منتہی الکلام مین اس طرح سے مندرج ہے

اِنَّ اللّٰہ تعالیٰ اوحیٰ الیہ یا محمد ان العلی الاعلیٰ یقرا علیک السلام و یقول لک ان ابا جہل و الملاء من قریش قد دبروا علیک قتلک الی ان قال و امرک ان تصحب ابا بکر فانہ آنسک و ساعدک و وازرک و تثبت علی تعاھدک و تعاقدک کان فی الجنۃ من رفاقتک و فی غرفاتھا من خلصائک الی ان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ و سلم لابی بکر ارضیت ان

تکون معی یا ابا بکرؓ تطلب کما اطلب و تعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ فتحمل علی انواع العذاب قال ابوبکرؓ یا رسول اللہ اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب جمیعہا اشد عذاب لا ینزل صوت صایح ولا فرح وکان ذالک فی محبتک لکان ذالک احب الی ان اتنعم فیہا وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکہا فی مخالفتک وہل انا ومالی والذی الا قبلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا جرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن

ترجمہ جبرئیل علیہ السلام جناب رسالتمآب کے پاس وحی لائے اور کہا کہ اللہ جل شانہ آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ ابوجہل اور اوسکی قوم یعنی قریش نے آپکے قتل کی مصمم تدبیر کی ہے اس واسطے آپکو چاہیئے کہ علیؑ کو اپنی جگہ پر چھوڑئیے کہ وہ مثل اسمٰعیل کے جان نثاری کریگا اور ابوبکرؓ کو اپنا رفیق کیجیئے کہ اگر وہ موانست کرے اور اپنے عہد پر قایم رہے تو جنت میں بلکہ اعلیٰ علیین میں آپکا رفیق ہوگا تب پیغمبر خدا نے حضرت علیؑ سے یہ حال کہا حضرت علیؑ اپنے مارے جانے پر راضی ہوئے بعدہ حضرت ابوبکرؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے ابوبکرؓ تو راضی ہے کہ اس سفر میں میرے ہمراہ ہو اور کفار قریش جس طرح پر مجھے قتل کے لیئے تلاش کرین اسیطرح تیرے قتل کے واسطے درپے ہون اور یہ بھی مشہور ہوئے کہ تو نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا اور میری رفاقت کے سبب تجھے قسم قسم کے عذاب پہونچین ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین تو وہ شخص ہون کہ اگر آپکی محبت سے سخت ترین بلاؤن مین گرفتار ہون اور قیامت تک اون مین پھنسا رہون تو میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کرون میری جان و مال اور اہل و عیال سب کے سب آپ پر قربان ہین آپکو چھوڑ کر کہان ٹھکانا پاؤنگا یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تیری زبان موافق تیرے دل کے ہے تو یقیناً

خداے تعالی تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور بصر کے کریگا اور تجھکو میرے ساتھہ وہ نسبت ہے کہ جو سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہے اور حملۂ حیدری مین یون لکھا ہے ہم صرف چند شعر تحریر کرتے ہین بخوف تطویل ورنہ کتاب مذکور مین بہت کچھہ ہے ؀

چنین گفت راوی کہ سالار دین ‏ / چو سالم بحفظ جہان آفرین
زنزدیک آن قوم پر مکر رفت ‏ / شبے سوے سراے ابوبکرؓ رفت
پے ہجرت او نیز آمادہ بود ‏ / کہ سابق رسولصؐ خبر دادہ بود
نبی بر در خانہ اش چون رسید ‏ / بگوشش ندائے سفر در کشید
چو بوبکرؓ زان حال آگاہ شد ‏ / ز خانہ برون رفت ہمراہ شد
برفتند القصہ چندے دگر ‏ / چو گردید پیدا نشان سحر
بدیدند غارے دران تیرہ شب ‏ / کہ خواندی عرب غار ثورش لقب
گرفتند در جوف آن غار جاے ‏ / ولے پیش بنہاد بوبکرؓ پاے
بھر جا کہ سوراخ یا رخنہ دید ‏ / قبا را بدرید و آن رخنہ چید
بدینگونہ تا شد تمام آن قبا ‏ / یکے رخنہ نگرفتہ ماند از قضا
بران رخنہ ماند آن یار غار ‏ / کف پاے خود را نمود استوار
نیامد جز او این شگرف از کسے ‏ / کہ دور از خرد می نماید بسے
نیامد چنین کارے از غیر او ‏ / بدینسان چو پرداخت از رفت و رو
در آمد رسول خداؐ ہم بہ غار ‏ / نشستند یکجا بہم ہر دو یار
چو شد کار پرداختہ آن چنان ‏ / رسیدند کفار پیاپے بران
در آمد بکف پاے آن یار غار ‏ / کہ بر روے سوراخ بود استوار
رسیدش ز دندان مارے گزند ‏ / وزان درد و فغان او شد بلند
پیمبر باو گفت آہستہ باش ‏ / رسیدند اعدا مکن راز فاش

[illegible]

مخور غم مگردان صدر البلد | که از خصم اخفی نیابی گزند
بغار اندرون تا سه روز و سه شب | بسر برد آن شہ بہ فرمان رب
شدے پور بوبکرؓ ہنگام شام | ببردی دران غار آب و طعام
نمودے ہم از حال اصحاب شر | حبیبؐ خدائے جہان را خبر
نبیؐ گفت پس پور بوبکرؓ را | کہ اے چون پدر اہل صدق و صفا
دو جمازہ باید کنون راہ دار | کہ ما را رساند بہ یثرب دیار
برا از برش پور بوبکرؓ زود | بدنبال کاری کہ فرمودہ بود
ہم از اہل دین بود یکے جمله دار | برو کرد راز نبیؐ آشکار
ازو جمله دار این سخن چون شنود | دو جمازہ در دم مہیا نمود
تہی شد ازان قوم آن کوہ و دشت | رسولؐ خدا عازم راہ گشت
بصبح چہارم برآمد ز غار | دو جمازہ آوردہ بد جمله دار
نشست از بر یک شتر شاہ دین | ابوبکرؓ را کرد با خود قرین
برآمد بر آن دیگرے جمله دار | بہ ہمراہ او گشت عامر سوار

ناظرین انصاف دوست کو ان روایات کے دیکھنے سے جناب مجتہد العصر کی سخن سازی و راستبازی کا حال بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا ع عیان را چہ حاجت بود از بیان حق یہ ہے کہ متاخرین مذہب شیعہ مین دو شخص بڑے متعصب گذرے ہین ایک قاضی نور اللہ شستری دوسرے مولوی دلدار علی لکھنوی ان دونون کی تصنیفات مخالفانہ سے دین مین بڑا تفرقہ پڑا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اب تھوڑا سا ذکر درباب انتشار ضمیرین جو فیما بین متنازع ہے لکھنا ضرور ہے شیعہ کہتے ہین کہ علیہ کی ضمیر راجع حضرت صلعم کی طرف ہے ورنہ خلاف فصاحت ہے ہم کہتے ہین کہ ضمیر علیہ کی راجع ہے بجانب صدیق اکبرؓ کے کہ اوس وقت وہ بسبب بشریت کے

نہایت ہی مضطرب اور ماندہ وغمگین اور طالب تسکین تھے ہم اسکے جواب مین اسیطرح
کی اور آیات کو لکھتے ہین تاکہ دعوی بے دلیل معترضون کا خارج ہو اول آیت
تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا دیکھو تعزروہ
اور توقروہ کی ضمیر راجع رسول اللہ کی طرف ہے اور تسبحوہ کی ضمیر خدا کی جانب ہے
دوم آیت وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ دیکھو اخیہ اور الیہ کی ضمیر راجع
بسوے حضرت موسیٰ ہے اور یجرہ کی ضمیر راجع بسمت حضرت ہارون کے اس سے
ثابت ہے کہ غیر فصیح نہین خاص محاورہ اہل عرب کا ہے ہفتم آیت رکوع ۱۱ الیضاً
ايضاً لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ لیکن رسول اور جو لوگ ایمان
لائے ساتھ اوسکے لڑے ہین اپنی جان اور مال سے اور اونھین کو ہین خوبیان
(یعنی دونون جہان کی دنیا مین فتح اور غنیمت اور آخرت مین بہشت اور نعمت)
اور وہی پہونچے مراد کو تیار کئے ہین اللہ نے اونکے واسطے باغ بہتی ہین اونکے
نیچے نہرین رہا کرین اون مین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی خلاصۃ المنہج لیکن
فرستادہ خداے آنانکہ ایمان آوردہ اند با وی یعنی بخدمت او جہاد کردند بمالہاے ونفسہاے
خود وآن گروہ مر ایشان راست نیکوی ہاے ہر دو سراے کہ نصرت وغنیمت است
در دنیا و بہشت وکرامت در عقبی وآن گروہ ایشانند رہ یافتگان بمقصود رسیدگان
آمادہ ساختہ است خداے براے ایشان بوستانہا کہ میرود از زیر مساکن یا اشجار آن
جویہا در حالتیکہ جاوید باشند دران اینست رستگاری بزرگ وفیروزی تمام انتہی
اس آیت شریف مین اللہ تعالیٰ اصحاب رسول صلعم کے بارے مین تین باتین ارشاد
فرماتا ہے اول یہ کہ خوبیان دونون جہان کی اونکے واسطے ہین دوم یہ کہ

وہ لوگ اپنی مراد دلی کو پہونچ گئے سوم یہ کہ اونکو آخرت مین ہمیشہ کو بہشت ملیگا
ہشتم آیت رکوع ۲ پارہ ۱۱ سورہ ایضاً وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
ترجمہ جو لوگ قدیم ہین پہلے مہاجرین و انصار سے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے
(یعنی ایمان اور طاعت سے) اللہ راضی ہوا ان سے (یعنی انکے نیک فعلون اور
اعمالون کے سبب سے) اور وے راضی ہوئے اوس سے (یعنی دینی اور دنیاوی نعمتون سے جو
اوسنے اپنے کرم اور فضل سے اونکو عطا کئے ہین) اور تیار کئے ہین واسطے اونکے
باغ جنکے نیچے نہرین رواں ہین رہا کرین اونمین ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی واضح
ہو کہ جو صاحب جنگ بدر تک مسلمان ہوئے وے قدیم کہلاتے ہین اور بعد اوسکے
تابع خلاصۃ المنہج و پیشی گیرندگان یعنی آنہا کہ سبقت کردند بر عامہ مومنان بر
ایمان از مہاجران یعنی آنانکہ از مکہ ہجرت کردند مراد آنہا نند کہ بدو قبلہ با پیغمبر نماز گذاردہ
واز انصار آنہا کہ ساکنان مدینہ اند واہل مکہ را جای دادند و آنہا ہفت کس بودند
از اہل عقبۂ اول و یا ہفتاد از اہل عقبۂ ثانیہ و آنانکہ متابعت کردند سابقان را بایمان
و طاعت مراد صحابہ اند از بقیہ مہاجر و انصار کہ پیروی کردہ اند و گویند ہر کہ متابعت
ایشان کند تا قیامت از زمرہ تابعان ست خوشنود شد خدای از ایشان بہ قبول طاعت
ایشان از سابقان و لاحقان و خوشنود شدند ایشان از خدای بانچہ یافتند از نعمت
دینیہ و دنیویہ و آمادہ کرد خدای مر ایشان را بوستان ہای کہ میرود از زیر درختان
آن جویہا در حالتیکہ جاوید باشند دران ہمیشہ اینست رستگاری بتمام و
فیروزی بزرگ و رسیدن بتمام مراد این آیت دلالت ست بر فضل سابقین و
مرتبہ ایشان بر غیر ایشان و این بجہت آنست کہ در مبدای اسلام متحمل انواع عقوبت شدند

ونصرت دین چون مفارقت از عشایر ونصرت اسلام باوجود قلت عدد وکثرت عدو و
سبق بایمان ودعوت مردمان انتہی اور مجمع البیان مین تفسیر آیہ موصوفہ کے یون مرقوم
ہے کہ اینکہ پیشتر از ہمہ بر پیغمبر خدا ایمان آوردند حضرت خدیجہؓ اند بعد ازان ابوبکرؓ انتہی
پس اللہ تعالیٰ پہلے مہاجرین اور انصار اور اونکے تابعین باحسان کے حق مین چار صفتین
ارشاد فرماتا ہے **اول** یہ کہ اللہ عز اسمہ اون سے راضی ہے **دوم** یہ کہ وہ لوگ اللہ سے
راضی ہین **سوم** یہ کہ اللہ بموجب عدہ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ کے اونکو یقیناً
بہشت مرحمت کریگا **چہارم** یہ کہ بے شبہہ وہ ابداً لآباد تک اوس مین رہینگے وبلاشک
حضرت ابوبکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ وعثمان غنیؓ رضی اللہ عنہم بھی باعتبار ایمان وہجرت
کے پہلے مہاجرین مین داخل ہین پس یہ اوصاف اربعہ بھی اونکے واسطے ثابت ہین **نہم آیت**
پارہ ۱۱ سورہ توبہ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ط وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ
اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ط وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ
التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝
ترجمہ تحقیق اللہ نے خریدی ایمان والون سے جان اور مال اونکی اس قیمت پر کہ
اونکو بہشت ملیگا مقاتلہ کرتے ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مارے جاتے ہین (یعنی
کافرونکو فی النار کرتے ہین اور خود بھی جام شہادت سے سرشار ہوتے ہین) وعدہ ہو چکا
اوسکے ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ
سو خوشیان کرو (یعنی اے اسلام والو) اس معاملہ پر جو تمنے کیا ہے اوس سے کہ چیز
فانی کو دیکر چیز باقی کو مول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی توبہ کرنے والے (یعنی کفر

اور شرک اور کبیرہ وغیرہ سے) بندگی کرنے والے (یعنی اخلاص سے) شکر کرنے والے (یعنی
نعمت اسلام پر) بے تعلق رہنے والے (یعنی بسبب روزہ رکھنے یا ہجرت کرنے یا بالذات
دنیا کے دل نہ لگانے سے) رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے نیک
کام پر (یعنی ایمان اور بندگی اور روزہ اور نماز اور حج اور زکواۃ کا اور منع کرنیوالے بُرے
کامون سے (یعنی کفر و شرک و سود و شراب و قمار وغیرہ سے) اور تھامنے والے حدین
اللہ کی باندہی ہوئین (یعنی خلاف شرع شریف کے کوئی کام نہین کرتے ہین) اور خوشخبری
سنا تو ایمان والون کو (یعنی اللہ تعالیٰ نے اونکو ایسی عمدہ صفتون کے ساتھ موصوف
فرمایا خلاصۃ المنہج بدرستیکہ بخرید خدائے از گرویدگان نفسہائے ایشان را کہ مباشر
جہاد شوند و مالہائے ایشان را کہ در راہ او نفقہ کنند باآنکہ مر ایشان را بہشت ست این
تمثیل ست برائے ثواب دادن مومنان بہ بہشت و بہ بذل اموال و انفس ایشان حقیقت
اشترا ی زیرا کہ بیع و شری جائے وقوع کہ مالک بیع و غیر مالک شری باشد و حالانکہ مالک ہر دو
حضرت خداوندست کہ مالک مطلق ست پس این تحریض ست در غزا و جہاد یعنی اے بندہ
از تو بذل نفس و مال و از من عطا دادن بہشت بے زوال نفس مایہ شر و شور ست و مال سبب
طغیانی و غرور این ناقص و معیوب در راہ من فدا کن و بہ بہشت باقی مرغوب بستان
یکے از اکابر دین فرمودہ کہ بیع موقوف ست بر بایع و مشتری و دلال و ثمن مشتری
خدائے غفارست و دلال محمد مختار و بایع بندہ مومن و بیندار و ثمن دار القرار فنعم المشتری الرحیم
ونعم الدلال الرسول الکریم ونعم ثمن الجنۃ نعیم بعد ازان آن چیزے ہیفرماید کہ بجہت شری
نمودہ و میگوید کہ کارزار کنند آن مومنان کہ نفس ایشان خریدہ شدہ در راہ خدائے و طلب
رضائے پس میکشید دشمنان را و گاہے کشتہ میشوید بر دست اعدا وحق تعالیٰ بر بیع و شری
وعدہ دادہ وعدہ دادنی بر خود ثابت و باقی کہ خلافی نیست درین سہ کتاب این دلیل ست
برآن کہ اہل توریت مامور بودند بقتال وکیست وفا کنندہ عہد خود از خدائے کریم ست

وکریم خلاف وعدہ روا ندارد پس شادمان شوید و لبسا فرحناک گردید بخرید و فروخت خود بہر
متابعت کردند با وجہ حق تعالی مطالب عظمی و مقاصد رفیعہ برای شما بر خود واجب ساختہ
ہمچنانکہ فرمودہ و آن بیع و شری اہست رستگاری بزرگ مومنان مذکور باز گردندگان
از معاصی و رجوع کنندگان بمغفرت باری پرستندگان حق باخلاص و قایم بشرایط خدمتگاری
وستایندگان حق را ہر آنچہ برایشان رسد از نعمت و بلیہ و روزہ داران یا سیر کنندگان
بطلب علم یا برای جہاد و حج و زیارات رکوع کنندگان در صلواۃ و یا خضوع کنندگان بدرگاہ
بے نیاز سجدہ کنندگان در نماز فرمایندگان بایمان و طاعت و سنت حضرت رسالت و بازدارندگان
از کفر و معصیت و ارتکاب بدعت و نگاہدارندگان مرحکام شرایع خدا را و بشارت دہ مومنان را
کہ بدین صفات موصوف اند انتہی دیکھو اللہ تعالی نے کیسی کیسی تعریفیں اصحاب مجاہدین کی
فرمائی ہیں اور کیسے کیسے وعدے دیے ہیں پس بے شک و شبہ یہ تمام اوصاف صحابہ
رحمت العالمین میں یقیناً پائے جاتے ہیں دوسری آیت رکوع ۵ پارہ ۱۷ سورہ حج اَلَّذِیْنَ
اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ترجمہ وے لوگ کہ اگر مقدور دین ہم اونکو
ملک میں کھڑی کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برے کام سے
اور اللہ کے اختیار میں ہے انجام ہر کام کا (یعنی یہ مہاجرین دین قائم کرینگے آیا مت تک
آخر اللہ ہی جانتا ہے **خلاصۃ المنہج** یعنی آن جماعت مہاجران آنانند کہ اگر جاے دہیم
ایشان را و تمکین و اقتدار بخشیم ایشان را در زمین و زبان حکومت بکف کفایت ایشان
دہیم بپائیدارند نماز را جہت تعظیم ما بدہند زکوٰۃ را جہت یاری دادن بندگان ما و بفرمایند
بنیکوی یعنی آنچہ در شرع و عقل نیکو باشد و باز دارند مردمان را از زشتی یعنی آنچہ بشرع و عقل
قبیح شمرند و مر خدای راست سر انجام ہمہ کارہاست و ہمہ چیزہا بید قدرت اوست
و این تاکید وعدہ نصرت ست از عکرمہ نقل ست کہ این متمکنان ہمہ امت مرحومہ اند انتہی

دیکھو اس آیت شریف مین اللہ تعالی اصحاب مہاجرین کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر ہم ان لوگونکو حاکم کرین تو ان سے وہ امور حسنہ سب صادر ہون اس مین کوئی شک نہین ہے کہ اون مہاجرین مین سے حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاکم کیا کیونکہ وہ سب امور حسنہ انہین بزرگان دین سے صادر ہوے اور اسکے برخلاف تاویل کرنے مین کلام خدا بے معنی ہوتا ہے بلکہ اطلاق کذب کا لازم آتا ہے پس آیت بینہ صحت خلافت خلفاء راشدین پر دال ہے اور حال حکومت مطابق شریعت اون ارکان اسلام کا تمام جہان پر ظاہر مین لشمس ہے پارہ دہم آیت رکوع ۱۱ پارہ ۱۷ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ج فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ط هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ع ترجمہ جہاد کرو اللہ کے واسطے (یعنی خدا کے دشمنون سے ظاہری ہون مثل کفار ومشرکون کے یا باطنی ہون مثل نفس امارہ و حرص و شہوت و غضب کے) جیسا کہ چاہیئے جہاد کرنا (یعنی دل کی صفائی اور خلوص نیت سے) اوس نے تمکو پسند کیا اور نہین رکھی تم پر دین مین کچھ مشکل مذہب تمہارے باپ ابراہیم کا اوس نے نام رکھا تمہارا مسلمان حکم بردار پہلے سے (یعنی قرآن سے اگلی کتابون مین) اور اس قرآن مین تا کہ ہو رسول بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے لوگون پر سو کہڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور بہروسہ کرو اللہ پر وہ تمہارا صاحب ہے سو اچھا صاحب ہے اور اچھا مددگار

خلاصۃ المنہج وجہاد کنید با دشمنان خدا اگرچہ پدران و پسران شما باشند در راہ خدا و محض فرمان او چنانچہ سزاوار جہاد او باشد یعنی نیت جہاد را خالص سازید از برائے رضائے خدا و امتثال اوامر و صلاآن را بالغرض آلودہ مسازید و بکمال جد و جہد

وران مرعی وارید او سبحانه برگزید شما را از برای نصرت دین خود پس بر جهاد اصغر و اکبر
ثابت قدم و راسخ باشید و نساخت و مقرر نکرد بر شما در دین هیچ تنگی یعنی احکام دین را بر شما
تنگ نگرفت و تکلیف ما لا یطاق نفرمود شما را در ان بلکه بوقت ضرورت رخصتها فرمود
مانند واسع گردانید کیش پدر شما که ابراهیم است و تنگ نکردند در ان چنانکه بنی اسرائیل
خدا نام نهاد شما را مسلمانان پیش از قرآن در کتب منزله و در قرآن نیز و یا ابراهیم شما را
مسلمان نام نهاده در زمان خود و درین نیز چه در قرآن مذکور است که ابراهیم گفت
ومن ذریتنا امة مسلمة لک و اول اوضح است به هر تقدیر شما تسمیه یافته اید بمسلمین تا
باشد پیغمبر یعنی محمد روز قیامت گواه بر شما به قبول دعوت و متابعت ملت ابراهیم و تا باشید
شما گواهان بر مردمان بر رسانیدن انبیا دعوت حق را بر ایشان پس بپا دارید نماز را
جهت تعظیم امر او و سپاسداری هر انچه شما را است و ارزانی داشته و بدهید زکوة
برای شفقت بر خلق خدای و چنگ در زنید بفضل خدای او ست یاری دهندگان و متولی کار
درماندگان و مالک امر جمیع آفریدگان و طاعت کنندگان و پیروی نمایندگان پس
نیکو کارسازیست و خداوندیست او و نیکو مددگاری و یاوری که بیاری عنایت او
پیوسته مددگاری گناهان بخشد و بولایت روزی را بقرار خود بندگان مستمر دارد
اگر در حق او عصیان ورزند انتهی دیکھو رب جلیل صحابہ رسول اللہ کی شان مین مسلمان کا
لفظ ارشاد فرماتا ہے نشہ والامیہ کا **دوازدهم** آیت رکوع ۱۶ پاره ۱۸

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے کام کیے

یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اون سے اگلون کو (یعنی داود علیہ السلام
کو بموجب آیہ شریف یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ اور اسیطرح سے
سلیمان علیہ السلام کو) اور جما دیگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو
اونکے ڈر کے بدلے امن میری ہی بندگی کرینگے شریک نہ کرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی
ناشکری کریگا اوسکے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم خلاصۃ المنہج وعدہ داد خدا
آنان را کہ گرویدہ اند از شما و کردند کارہای شائستہ ہر آئینہ البتہ ایشان را در زمین کذا
از عرب و عجم خلیفہ گرداند ہمچنانکہ خلیفہ گردانیدہ شدہ اند پیش از ایشان یعنی بنی اسرائیل
کہ در زمین مصر و شام بدایشان داد بعد از ہلاکت جبابرہ تا تصرف کردند دران چنانکہ
تصرف ملوک در ممالک خود و در اند کرمانے حق تعالی بوعدہ مومنان وفا نمودہ جزایر
عرب و دیار کسری و بلاد روم بدایشان ارزانی فرمود و ہر آئینہ متمکن و ساکن سازد و باقوت
گرداند برائے مومنان صلاح دین ایشان را آن دینکہ پسندید و برگزیدہ است برائے
ایشان یعنی اسلام را بر ہمہ ادیان غالب گردانید و ہر آئینہ بدل دہد ایشان را از پس
ترس ایشان از شر دشمنان ایمنے از ایشان کہ بپرستید مرا شریک نسازید بمن چیزے
را یعنی خلافت و حکومت و جاہ ایشان را از عبادت و توحید باز ندارد و ہر کہ مرتد شود
یا کفران ورزد این نعمت پس آن گروہ ایشان فاسقانند واضح ہو کہ جو ضمیر مخاطب
کی لفظ منکم مین ہے اور نو جگہ ضمیر غائب کی صیغہ جمع کے ساتھ واقع ہوئی ہے اور
جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہین آتا ہے (اگر شیعہ مدعی ہون کہ یہ آیت شریف بارہ
امام کی شان مین ہے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اوس وقت مین کہ یہ آیت نازل ہوئی
سوائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور کوئی صاحب اماموں مین سے موجود نتھے
دوسرے یہ کہ سوائے حضرت علیؓ کے اور اماموں مین سے کوئی صاحب منصب
خلافت کو بھی نہ پہونچے اور چند بے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خلافت کرنا

اس وجہ سے شمار مین نہین آ سکتا ہے کہ شیعہ اون سے بدرجہا سوء اعتقادی و عناد قلبی رکھتے ہین جسکو ہم آگے بیان کرینگے اگر حضرت حسنؓ کا خلیفہ ہونا تسلیم کیا جاوے تو اس صورت مین بہی معنی صیغہ جمع کے صحیح نہین ہو سکتے پس آیت شریف مین اللہ نے یقینی وعدہ فرمایا ہے کہ اون صحابہ سے جو وقت نزول اس آیت کے ایمان لا چکے تہے تین آدمی باز اید تین سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان علی نبینا و علیہما السلام کے بالضرور پہونچینگے اور اونکے وقت مین وہی دین ظاہر ہوگا جو پسندیدہ خدا ہے اور اونکے وقت خلافت مین مسلمانون کو امن کامل حاصل ہوگی اور مسلمان لوگ خالص بندگی خدا کی کرینگے چنانچہ اس وعدہ کو اللہ جل شانہ نے پورا کیا اور خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو درجہ خلافت کبریٰ پر پہونچایا اور انہین چاریار کی جہد اور جانفشانی کے سبب سے دین محمدی شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک پہیل گیا پس یہ چارون ارکان اسلام لاکلام سچے اور سچے خلیفہ ہین و منکر اونکی خلافت کا بے شبہ کافر ہے **سیزدہم** آیت رکوع ۳ پارہ ۲۶ سورہ فتح

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝

ترجمہ تحقیق راضی ہوا اللہ ایمان والون سے جسدم بیعت کرتے ہین تیرے تئین نیچے درخت کے پس جانا اوس چیز کو کہ اونکے دلون مین ہے پس نازل کی تسکین اون پر اور ثواب دیا اونکو فتح قریب اور غنیمت بہت کا لیتے ہین اوس کو

اور ہے اللہ غالب حکمت والا وعدہ دیا تمکو اللہ نے غنیمت بہت کا لیتے ہو تم اوسکو پس
جلدی کی واسطے اسکے اوس نے اور باز رکھا ہاتھ آدمیون کا اوپر تمھارے اور تا کہ ہو
نشانی واسطے ایمان والون کے اور ہدایت کرتا ہے تمکو راہ راست کی اور دوسرے
لوگ جو اون پر قادر نہین ہوے اور بتحقیق اللہ نے احاطہ کیا ساتھہ اونکے اور ہے
اللہ ہر چیز پر قادر۔ خلاصہ التفسیر بدرستیکہ خدا خوشنود شد از گروندگان صحابہ در وقتیکہ
بیعت کردند با تو در زیر درخت سمرہ پس بدانست خدا انچہ در دلہاے ایشان ست از
خلوص عقیدت و وفا پس فرو فرستاد خدا انچہ سبب سکون و آرمیدن دل بود
بر ایشان و پاداش داد ایشان را فتح نزدیک کہ آن فتح خیبر ست یا مکہ و دیگر خیبر و داد ایشانرا
از فضل عمیم خود غنیمت ہای بسیار فرا گیرند آن را از ضیاع و عقار و امتعہ و نقود غنایم
ہوازن کہ بعد از فتح مکہ بود و ہست خدای غالب بر ہمہ چیز ہا پس دوستان خود را نصرت
دہد و بر دشمنان غالب گرداند و آن را بحکم و مصالح بندگان وعدہ کردہ ست شما را خداے
اے ہمت عالی ہمت غنیمت ہاے بسیار در بلاد فارس و روم وغیرہ از بلاد شرق و
غرب کہ خواہید گرفت آن را تا روز قیامت پس تعجیل فرمود براے شما این یک غنیمت را
کہ غنیمت خیبر ست و باز داشت دست ہاے مردمان را از شما کہ خوف در دل آنہا افگند
تا باشد آن غنیمت معجلہ نشانہ مر مؤمنان را و تا بنماید شما را راہ راست و وعدہ خداے شما را غنیمت
ہاے دیگر کہ ہنوز قادر نشدہ اید در حرب وعدہ داد شما را یا قریہ و بلاد دیگر تا روز قیامت
بدرستیکہ احاطہ کردہ ست علم خدائے بآن غنایم و یا فتح مکہ و یا فتح دیگر کہ عنقریب بدان دست
یابید و ہست خداے بر ہمہ چیز از فتح مداین و عطاے غنایم وغیرہ توانا چہ قدرت او
ذاتیہ ست انتہی شان نزول اس آیت شریف کی یہ ہے کہ حضرت پیغمبر برحق نے
عمرہ کا ارادہ فرمایا تھا پس حضرت نے اعراب اور بادیہ نشینوں کو دعوت کی تا کہ اس
سفر مین ہمراہ ہوں یہ اندیشہ حضرت کا اس پیش بینی کی راہ سے تھا کہ مبادا کفار اشرار

مکہ معظمہ مین جدال وقتال کرین اور اندر مکہ کے جانے سے مانع ہوں لیکن اکثر اعراب
نے آپکی دعوت قبول نکی اور اس سفر مین جناب کی ہمراہ نہوئے مگر وہی خالص مخلص
صحابؓ جو سراپا ایمان تھے ہمراہ ہوئے جب مکہ کے قریب پہونچے قریش مانع ہوئے
تب حضرت نے حراش کو اہل مکہ کے پاس بھیجا مگر کفار اوسکے قتل کے درپے ہوئے
وہ واپس آیا پھر حضرت عثمان غنی کو بھیجا مگر مکہ والون نے حضرت عثمان غنیؓ کو قید
کر لیا اور تمام مین آپکے قتل ہونے کی خبر مشہور ہوئی حضرتؐ نے اپنے سچے اور پکے یارون
کو جنکی تعداد باختلاف روایات چار سو سے دو ہزار تین سو تک تھی جمع فرمایا پھر حضرتؐ
نے ایک درخت کے تلے بیٹھکر جسکو سمرہ کہتے ہین بیعت لی کہ قریش سے خوب جنگ
کرین اور کسیطرح سے منہ نہ پھیرین چنانچہ اون تمام ہمراہیان جان نثار نے بدل
خوشی بیعت کی اور سوائے قید بن قیس منافق کے کسینے اس کار خیر مین مخالفت نکی
چونکہ اس سفر مین منافقون کا نفاق اور مخلصون کا اخلاص صاف صاف کھل گیا
اسی سبب سے اسکو بیعت الرضوان کہتے ہین فقط اس آیت شریف مین جو حضرات شیعہ
تاویلات کرتے ہین معہ اونکے مجتہدون کے اختلافات کے بیان کیجاتی ہین قاضی نور اللہ
شستری نے مجالس المومنین مین لکھا ہے ازان فعل خاص کہ بیعت ست و کسے
منکر این نیست کہ بعضے از افعال حسنہ مرضیہ از الشان واقع ست سخن درین ست کہ
بعضے افعال قبیحہ از الشان بوجود آمدہ کہ مخالف آن عہد و بیعت ست چنانکہ در امر
خلافت اور صاحب تقلیب المکاید بجواب کید نود و نہم تحفہ اثنا عشری کے یہ لکھتا ہے
کہ اما بودن ابو بکرؓ و عمرؓ در اہل بیعت الرضوان پس فائدہ بحال شان نمیرساند زیرا کہ
حق سبحانہ تعالی مے فرماید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ الخ این کلام معجز نظام دلالت
میکند برانکہ اہل بیعت رضوان نکث بیعت خواہند کرد دیکھو ان متعصبون نے
کیسے کلام الٰہی کے معنی بدلے ہین اور کیسی تاویلین بیجا کی ہین کہ جسکا سر نہ پانون

بقول شخصے مارے جنبو اڑ جائے خیر آباد اگر شیعہ بموجب آیہ لا تبدیل لکلمات اللہ
وانا لہ لحافظون کے مجبور اور معذور نہ ہوتے تو بیشک مثل یہود و نصاری کے ضرور تحریف
تبدیل قرآن مجید مین کر ڈالتے ہان اب اون صاحبون کا بھی قول سنیئے جو مخالف ان
دونون قول مذکورہ بالا کے ہے اور موافق ہماری تفسیر کے چنانچہ تفسیر علامہ کاشانی
مین یون مرقوم ہے کہ آن حضرت فرمودند بدوزخ نرود یک کس از ان مومنان کہ در
زیر شجرہ بیعت کردند اور ترجمہ کشف الغمہ مین یون لکھا ہے کہ از جابر بن عبد اللہ انصاری
روایت ست کہ ما در آن روز ہزار و چہار صد کس بودیم دران روز من از حضرت پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم شنیدم کہ آن حضرت خطاب بہ حاضران نمود و فرمود کہ شما بہترین
اہل روئے زمین اید و ما ہمہ دران روز بیعت کردیم وکسے از اہل بیعت نکث نمود مگر
جد بن قیس کہ آن منافق بیعت خود را شکست اس روایت سے چند فوائد حاصل
ہوئے اول یہ کہ بیعت الرضوان مین چودہ سو صحابہ تھے دوم یہ کہ حضرت نے اونکو
اپنی زبان مبارک سے بہترین اہل زمین کا فرمایا سوم یہ کہ سوائے ایک منافق کے
کسی نے بیعت نہین توڑی اگر شیعونکے شہید ثالث زندہ ہوتے تو ہم اونکو حضرت
جابر کی روایت دکھلاتے اور اون سے ہی اونکے انصاف اور ایمان داری کی داد
چاہتے اور کہتے ع اگر تو مے ندہی داد روز دادے ہست۔ ہان یہ امر بھی اس موقع
پر لکھنا ضرور ہے کہ شاید شیعہ طعن کرین کہ بیعت الرضوان مین حضرت عثمان تو شریک
ہی نہ تھے تو ہم یہ جواب دین کہ اگرچہ حضرت عثمان شریک بیعت الرضوان
نہ تھے مگر حضرت رسالت پناہ کو اون سے اس قدر محبت تھی کہ باوجود عدم موجودگی
کے اون کو بیعت کے وقت شریک فرمایا اور کیسا شریک کہ خاص اپنے
دست پاک کو دست عثمان بتایا چنانچہ روضہ کلینی کی حدیث اسپر دال ہے
فلما انطلق عثمان لقی ابان بن سعید فتاخر عن السرج فحمل عثمان

بین یدیه و دخل عثمان فاعلمہم و کانت منادشہ مجلس سہل بن عمرؓ عند رسول اللہ صلعم وجلس عثمان فی عسکر المشرکین و بایع رسول اللہ المسلمین وضرب صلعم باحدی یدیہ علی الاخری لعثمان وقال المسلمون طوبیٰ لعثمان طاف بالبیت وسعیٰ بین الصفا و المروۃ واحد فقال رسول اللہ ما کان یفعل فلما جاء عثمان قال رسول اللہ اطفت بالبیت فقال ما کنت لا طوف بالبیت و رسول اللہ لم یطف بہ ثم ذکر القصۃ وما کان فیہا الحدیث

ترجمہ پس جسوقت چلا عثمانؓ ملا ابان بن سعید پس ٹھہرا زین سے پس سوار ہوا عثمانؓ آگے اوسکے اور داخل ہوا عثمانؓ پس معلوم کیا اونھون نے اور تہا چلنا پس بیٹھا سہل بن عمرو رسول اللہ کے پاس اور بیٹھا عثمانؓ مشرکین کے لشکر مین اور بیعت لی رسول اللہ نے مسلمانون کی اور مارا ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے عثمانؓ کے اور کہا مسلمانون نے کہ خوشاحال عثمانؓ کا کہ اونکو طواف خانہ کعبہ کا نصیب ہوا حضرت نے فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ عثمانؓ بغیر ہمارے طواف کرے پس جسوقت آیا عثمانؓ فرمایا رسول اللہ نے کہ تو نے کعبہ کا طواف کیا عرض کی کہ مین بغیر حضور کے کسطرح سے طواف کرتا اور اسی طرح سے حملہ حیدری مین منظوم ہے ابیات

طلب کرد پس اشرف انبیا	زصحابؓ عثمانؓ صاحب حیا
باو ہم ہمان گفتہ خیر البشر	کہ زان پیشتر گفتہ بد باعمرؓ
بہ و سید عثمانؓ زمین و زمان	بمقصد روان شد چو تیر از کمان
چو او رفت اصحابؓ روز دگر	بگفتند چندین بہ خیر البشر
خوشا حال عثمانؓ با احترام	کہ شد قسمتش حج بیت الحرام
رسول خدا چون شنید این سخن	بپاسخ چنین گفت با انجمن
زعثمانؓ نداریم ما این گمان	کہ تنہا کند طوف آن آستان

عثمانؓ

اے گروہ ابن سبا خدا اور رسولؐ کے واسطے ذرا تو اپنے جی مین انصاف کرو کہ تمہارے مورخ اور مفسر اور محدث کیسے کیسے فضائل اور کمال صحابہؓ رسول اللہ صلعم کے لکھتے ہین اور اونکے ایمان اور اسلام کو تسلیم کرتے ہین اور پھر بھی تم اپنے علما کی مخالفت پر کمر باندھتے ہو حق یہ ہے کہ اسے نیش عقرب نہ از پے کین است مقتضای طبیعتش اینست اس حدیث موصوفہ بالا سے چند فوائد حاصل ہوئے **اول** یہ کہ حضرت عثمانؓ غنی کی اطاعت پر کمال درجہ رسولؐ اللہ کو اعتماد تھا کہ آپنے لوگون سے فرمایا کہ عثمانؓ بغیر ہمارے ممکن نہین کہ طواف حرم کرے **دوم** یہ کہ اپنے دست اقدس کو دست عثمانؓ فرمایا بموجب (ید اللہ فوق ایدیھم) **سوم** یہ کہ حضرت عثمانؓ کو مشرکین مکہ نے قید بھی کیا مگر اسلام پر مستقل رہے **چہارم** آیت رکوع و پارہ و سورہ الفتح

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

ترجمہ جب رکھی کافرون نے اپنے جی مین نادانی کی ضد پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف سے چین اپنے رسولؐ پر اور مسلمانون پر اور لازم کردیا اونکو کلمہ تقوی کا (یعنی کلمہ شہادت کا کہ کبھی اون سے جدا نہو گا) اور یہی تھے اسکے لایق اور اہل اسکے اور رہے اللہ ہر چیز سے خبردار **خلاصۃ المنہج** یاد کن اے محمدؐ چون گذرانیدند آنانکہ نگرویدند و مقر نشدند در دلہاے ایشان حمیت را یعنی آن چیزے را کہ دل را گرم و افروختہ گرداند از خشم و غضب کہ از ہم تعصب و تکبر و غیرت ناشے شدہ باشند حمیت و غیرت و تعصب زمان جاہلیت را کہ باعث غضب و خشم ایشان بجہت آن گفتند کہ چون محمدؐ در بدر و احد پدران و براوران و خویشان ما را کشت سوگند بلات و عزی خوردند کہ او را در منازل خود در حمیت بیا وریم با آنکہ چون پدران و براوران با منقاد او نشدند ما نیز برسالتؐ او ایمان نیا وریم و چون جاہلیت مرعی داشتند پس فرو فرستاد

خدائے طمانیت و آرامش شود یعنی آن چیزے را کہ سبب طمینان و آرام دل بود از نزد خود انزال فرمود بر فرستادۂ خود و بر گرویدگان باو ترک مقاتلہ کردہ بمصالحہ راضی شدند و با وجودیکہ سہیل بن عمرو و حویطب بن عبد العزی و مکرز بن حفص راضی نشدند کہ عنوان صلحنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم و محمد رسول اللہ باشد مومنان خواستند کہ ازان اباکنند و با ایشان در مقام مقاتلہ و منازعہ در آیند حق تعالیٰ انزال سکینہ فرمود در قلوب ایشان و بجہت آن اصلح شعار خود ساختہ قبول آن نمودند و لازم گردانید یعنی ثابت ساخت مومنان را خدائے تعالیٰ سخنے کہ سبب پرہیزگاری ست از طغیان و عدوان و اساس وے و وے ازان مراد کلمہ شہادت ست یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نگذاشتند کہ در عنوان نامہ نویسند و یا محمد رسول اللہ و کلمہ وفا انتہیٰ اس آیت مین حق سبحانہ تعالیٰ نے اون سب اصحاب کے حق مین جنمین حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہم بہی یقیناً داخل ہین چار باتین ارشاد فرمائین **اول** یہ کہ وے بیشبہ ایمان والے ہین **دوم** یہ کہ نزول سکینہ مین وے رسول مقبولؐ کے شریک تہے **سوم** یہ کہ کلمہ تقویٰ کا اونکو لازم تہا **چہارم** یہ کہ کلمہ تقویٰ کی اونکو لیاقت کامل تہی پس جو شخص ایسے بزرگان دین کو برا جانے و یا اونکو مخالف سمجھے وہ قطعی بنص قرآنی مردود ہے **پانزدہم** آیت رکوع ۱۲ سورہ ۴۸ پارہ ۲۶ ایضاً مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا **ترجمہ** محمد رسول اللہ کا ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھہ ہین (یعنی صحابؓ باصفا)

زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھتے اونکو رکوع مین اور سجدے مین
(یعنی اکثر اوقات اونکی نمازہی مین گذرتی ہین) ڈہونڈتے ہین اللہ کا فضل (یعنی ثواب
آخرت) اور اوسکی خوشی پانا اونکا اونکے منہ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ کہاوت ہے
اونکی توریت مین اور کہاوت ہے اونکی انجیل مین جیسے کہیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی
کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کہڑا ہوا اپنے نال پر خوش لگتا ہے کہیتی والون کو تا
جلاوے اونسے جی کافرون کا وعدہ دیا ہے اللہ نے اونکو جو یقین لائے ہین اور کئے
ہین بہلے کام معافی کی اور بڑی نیگ کی **خلاصۃ المنہج** محمد فرستادہ خداست و
آنانکہ با اویند از مومنان صادق العقیدت و راسخ الایمان سخت و لانند بر اہل کفار
نرم دل و مشفق و مہربان میان یکدگر ہمچنانکہ در جای دیگر میفرماید کہ اذلۃ علی المومنین
اعزۃ علی الکافرین مرویست کہ تشدد ایشان نسبت کفار بروجہی بود کہ لباسہا
و اشیای خود را از ایشان باز داشتند تا بجامہای و بدن ایشان نرسد و رافت
مہربانی ایشان نسبت با اہل اسلام بمثابہ بود کہ چون یکدگر بدیدندی سلام کردندی
و بمصافحہ و معانقہ یکدگر مشغول شدندی و شبہ نیست کہ لازم جمیع اہل ایمان ست
می بینی اے بینندہ آن مومنان صادق الاعتقاد را رکوع کنندگان سجدہ نمایندگان
بجہت اشتغال ایشان بنماز و اکثر اوقات و می بینی ایشان را کہ پیوستہ می طلبند افزونی
مرتبہ و زیادتی مثوبہ از حق تعالی و خوشنودی او را در جمیع حالت مراد آن ست کہ
طاعت ایشان برای قربت ست برضای حضرت عزت بدون شایبہ ریا و یا عجب
و سمع غلبیت علامت ایشان در رویہای ایشان ست یعنی علامت در پیشانی
ایشان ظاہر ست از نشانہ سجدہ کردن یعنی از پیشانی کہ سجود میسر ایشان ست و این
مستلزم کثرت سجود ایشان ست این وصف عظیم الشان کہ مذکور شد صفت ایشان ست
در کتاب موسی ع و صفت ایشان ست در کتاب عیسی ع یعنی مومنان در کتاب بصفت عجیبہ

مذکور اند و باصفوت غریبہ مذکور ہیچ دانہ کشتہ است کہ در حال اول بیرون آورد
شاخہای خورد خود را کہ در نہایت باریکی و ضعیفی باشد پس معاونت دہد و قوی و تنومند
گرداند پس سطبر و غلیظ شود پس راست بایستد بر ساقہا و اصول خود یعنی از گیاہ
ضعیف نحیف بتدریج نشو و نما یابد و در آخر بر وجہی قوی گردد کہ شگفت آورد مزارعان
را بجسامت و قوت و سطبری و حسن این مثل برائے حال حضرت رسالت و صحابہ
ہمچنانکہ دانہ مزروع در بدایت حال شاخہائے ضعیف ازو پیدا شود و بتدریج تربیت
می یابد تا کہ قوی و جسیم میشود و بسبب تعجب مزارعان گردد حضرت رسالت و صحابہ نیز
در بدایت حال در نہایت سخافت و ضعف حال بودند و بعد ازان بتدریج قوت
میگرفتند تا قوت تمام کردند بر جمیع آدمیان فایق آمدند و سبب تعجب مردمان شدند
و یا زرع آنحضرت کہ در بدایت اسلام بے یار و معاون بود و شطا اصحاب او کہ دست او را
قوی کردند یعنی ہمچنانکہ زرع در اول دقیق و رقیق است و بتدریج غلیظ میشود و شاخہا
براو متلاحق می شود و بہ حیثیتے میگردد کہ مزارعان از قوت و کثرت او تعجب کردند بہر
تقدیر حق تعالی برائے اہل ایمان دین اسلام این تشبیہ فرمودہ تا بخشم آورد بایشان
یعنی بقوت و کثرت ایشان ناگرویدگان را وعدہ کرد خدا آن را کہ گرویدہ اند بخدا و
رسول و کردند کارہائے ستودہ از ایشان یعنی آنانکہ سمت ذکر یافتہ اند آمرزش گناہان
و مزدی بزرگ بے پایان غرض از ذکر این وعدہ برائے مومنان کہ در اعمال صالحہ
بیشتر رغبت کنند و در جہاد کہ رکن اسلام است و بسبب مقہوریت اہل کفر کہ مستلزم
غلبیت و قوت اسلام است انتہی اس آیت شریف مین اللہ جل جلالہ اصحاب جناب
رسالت پناہ صلعم کی تعریف و توصیف فرماتا ہے کہ یہ لوگ (یعنی صحابہ) کافرون پر
بڑے زور آور اور آپسمین بہت ہی مہربان اور نماز مین بکثرت مشغول اور ثواب
اور رضامندی خدا کے طالب ہین پس جو شخص کہ دعوی اسلام کرے و صحابہ باصفا

کو اس صفت مین موصوف نجانے وہ بیدین بالیقین گمراہ ہے شانزدھم
آیت رکوع ا سورہ حجرات پارہ ایضاً وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ
وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ
ترجمہ ولیکن اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو
تمہارے دلون مین اور برا لگایا تمہاری طرف کفر اور گناہ اور بیحکمی کو (یعنی تم سے ہرگز
کفر اور گناہ اور بیحکمی سرزد نہو گی) وہ لوگ وہی ہین نیک چال خلاصۃ المنہج لیکن
خدا تعالی دوست گردانیدہ است بسوی شما ایمان را کہ تصدیق ست بخدا و رسول او
و بجمیع ما جاء بہ النبی و آراستہ ست ایمان را در دلہاے شما بسبب آیات و معجزات
باہرہ و مکروہ گردانیدہ و دشمن ساخت بسوے شما پوشیدن حق را کہ آن توحید ست
بہ نبوت و سایر ارکان ایمان و بیرون رفتن از طاعت سفر و ضعہ و عدم اتیان بآن و
نافرمانی از روئے عناد و طغیان آن گروہ مستثنی اند از اہل جسارت ایشانند راہ یافتگان
بطریق صلاح و فلاح و محاسن امور بر وجہی کہ راسخ اند در ان و این تزئین ایمان
و تکریہ کفر و عصیان کہ دادہ شدہ است بایشان رحمت تفضل ست از جانب خداے
و نعمت و رحمت از طرف او انتہی اس آیت متبرک مین اللہ عم نوالہ صاف صاف
اوصاف حمیدہ صحابہ رسول مقبول کے بیان فرماتا ہے کہ اللہ پاک نے اصحاب
رسول اللہ کے دلون مین محبت اور خوبی ایمان کی اور نفرت اور زشتی کفر اور گناہ
اور بیحکمی کی ایسی نقش کالحجر کر دی تھی کہ تا دم زیست راہ مستقیم پر ثابت قدم سے رہے
(یعنی ہمیشہ اونکا چال چلن ٹھیک ہا) پس جو اونکو کافر اور بیحکم جانے وہ خود ہی کافر
اور بیحکم ہے ہفتدہم آیت رکوع ا سورہ حشر پارہ ۲۸ لِلْفُقَرَاءِ الْمُھٰجِرِیْنَ
الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّ
یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ

وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا
وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

ترجمہ واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے گئے اپنے گھرون اور
مالون سے (یعنی کفار مکہ نے اصحاب رسول اللہ کو جبراً مکہ سے نکال دیا تھا اور تمام مال
اونکا ضبط کر لیا تھا) ڈھونڈھتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی (یعنی اونکا
ہجرت کرنا تجارت کی راہ سے نہ تھا بلکہ محض رضامندی خدا اور رسول کی مطلوب ہے)
اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی (یعنی اپنی جان اور مال سے) وہ لوگ وہی
سچے ہین (یعنی دین مین از روئے قول وفعل کے) اور جو گھر پکڑ رہے ہین (یعنی انصار
مدینہ منورہ کے) اس گھر مین اور ایمان مین اونسے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن
چھوڑ کے آوے اونکے پاس (یعنی اونکا آنا نہین ناگوار جانتے بلکہ اپنے گھرون مین اوتارتے
ہین اور اپنے مالون مین شریک کرتے ہین) اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز
سے جو اونکو ملے اور اول رکھتے ہین اونکو اپنی جان سے اگرچہ ہو اپنے اوپر بھوک اور جو
شخص کہ بچاتا ہے حرص سے نفس اپنے کو پس وہ لوگ وہی فلاح پانے والے ہین خلاصۃ المنہج
یعنی مر درویشانی راست که هجرت کننده اند از مکه بمدینه آنانکه بیرون کرده شده اند ایشانرا
از سراهای خود که داشتند و از مالهای خود یعنی دور گردانیده شدند و منع کردند ایشانرا
از برداشتن اموالیکه آنجا داشتند در حالتیکه این مهاجران طلب میکنند بسبب هجرت
افزونی و مزیت عطائی از خداوند خود و خوشنودی حضرت او و یاری میکنند دین
خدایرا بانفس و اموال خود و نصرت مینمایند پیغمبر او را ایشانند راست در دین اسلام
هم بقول و هم بفعل و دیگر مرکسانی راست که جای گرفتند در سرای که مدینه است
و در ایمان بخدا و رسول و ایمان را موطن و مستقر خود ساختند و متمکن شدند و این هر دو آنهارا
کهف و ملاذ خود گردانیدند پیش از مهاجران و دوست میدارند انصار هر کرا که هجرت کند

بسوی دار ایشان و نیابند در سینہای انچہ احتیاج داعی باشد از حسد و حقد و غیظ و طلب از انچہ دادہ شدند مہاجران رضی اللہ عنہم ذوق ایشان از مال غنیمت و اختیار میکنند یعنی مقدم میکنند مہاجران رضی اللہ عنہم را بر نفسہای و اموال و منازل از خود باز گیرند و بایشان بدہند و اگرچہ در حالیکہ ہست ایشان را احتیاج و فقر بانچہ ایثار میکنند ایثار عبادتست و ہر کہ نگاہ داشتہ شود از بخل نفس خود را یعنی منع کند نفس خود پس آن گروہ رستگارانند انتہیٰ ان آیتون مین ارحم الراحمین اصحاب خاتم النبیین کی بہت بڑی مدح فرماتا ہے اور مہاجرین اور انصار کے حق مین چہ عمدہ صفتین ارشاد کرتا ہے **اول** یہ کہ ہجرت مہاجرین طمع دنیا کے لیے نہ تھی بلکہ خاص خدا و رسول کی اطاعت کے سبب سے تھی **دوم** یہ کہ وے لوگ اپنی جان اور مال سے رسول خدا کے مددگار تھے **سوم** یہ کہ دین داری مین قولاً اور فعلاً سچے تھے **چہارم** یہ کہ انصار کو مہاجرین سے بدرجہ اتم مروت و محبت تھی حتی کہ آپ نہ کھاتے اور مہاجرین کو کھلا دیتے **پنجم** یہ کہ اگر مہاجرین کو کوئی چیز ملتی تو انصار بہت خوش ہوتے تھے اور مطلق رشک نہ کرتے تھے **ششم** یہ کہ انصار اپنے سے مہاجرین کو ہر کام مین اول اور مقدم جانتے تھے گو آپ کیسے ہی حاجتمند ہون فی الحقیقت یہ چہ خواص لطیف علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہین اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوگی کہ رب اکبر اونکی کیسی کیسی کلام مجید مین توصیف فرماتا ہے اگر تمام آیات جو صحابہ عالی صفات کی شان مین نازل ہوئی ہین لکھی جاوین تو یقین ہے کہ دفترین بھی نہ سماوین اب تھوڑی سی روایات آئمہ کرام کی جو شیعون کی کتب مستندہ مین مرقوم ہین لکھی جاتی ہین سنیئے **اول قول** حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نہج البلاغت مین جو شیعون کے نزدیک بڑی معتبر کتاب ہے مرقوم ہے للہ در فلان فلقد قوم الاود و داوی العمد اقام السنة و خلف البدعة ذهب نقی الثوب قلیل العیب اصاب خیرها و سبق شرها ادی للہ طاعته

واتقاه بحقه رحل وترکهم فی طرق متشعبة لا یهتدی فیه الضال ولا یستیقن المهتدی
ترجمہ انعام کرے خدا فلان نے پر البتہ اوس نے کجی کو سیدہا کیا اور ستونون کی
اصلاح کی اور سنت کو کہڑا کیا اور بدعت کو پیچہے ڈالا پاکدامن گیا کم عیب پائی اوسنے
خوبی خلافت کی اور آگے گیا فساد خلافت سے اور کی خدا کیطرف بندگی اوسکی اور
پرہیزگاری کی جیسے کہ چاہیے ہے کوچ کیا اور چہوڑ گیا راہون پیچ در پیچ کو کہ
اونمین گمراہ راستہ نہین پاتا اور راہ پانیوالا یقین کرتا ہے واضح ہو کہ لفظ فلان
سے موافق مختار اکثر شارحین نہج البلاغت کے جو متعصب شیعہ ہین حضرت ابوبکرؓ
مراد ہین اور موافق مختار بعض کے حضرت عمرؓ ہان خوب یاد آئی اسمقام پر یہ فکر
بہی کردینا ضرور ہے کہ شیعیان حسادنے ہرچند کہ بجاے لفظ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت
عمرؓ کے لفظ فلان بنادیا مگر اونہین کے شارحون نے اونکی جعلسازی اور دغابازی
کو اپنی شرحون مین کہولدیا پس اس قول مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
ذیل صفتین حضرت ابوبکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی بیان فرمائی ہین حق یہ ہے
کہ یہ سب اوصاف ستودہ ان دونون بزرگان دین مین یقینی تہے پس صرف یہ ایک
ہی قول جناب امیرؑ کا ثبوت ایمان حضرت شیخینؓ کے لیئے کافی ہے دوم
کشف الغمہ مین جو تصنیف علی بن عیسی اردبیلی شیعہ کی ہے اور علماء شیعہ بہی
اوسکو عالم معتمد جانتے ہین یہ منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیه السلام عن حلیة
السیف هل یجوز قال نعم قد حلی ابو بکر الصدیق سیفه وقال الراوی اتقول هکذا
فوثب الامام علی مکانه فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لم یقل له
الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة ترجمہ سوال کیئے گئے امام ابو
جعفرؑ (یعنی امام محمد باقر علیہ السلام) تلوار کے زیور سے آیا جائز ہے پس فرمایا آپنے ہان
ابوبکر صدیق نے اپنی تلوار کو آراستہ کیا تہا زیور سے پس کہا راوی نے آیا تم کہتے ہو

ایسا (یعنی کیا آپ بھی ابوبکر کو صدیق کہتے ہین) پس اوچھل پڑے امام اپنی جگہہ سے پس فرمایا ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق ہان مین کہتا ہون صدیق پس جو کوئی نہ کہے اونکو (یعنی حضرت ابوبکرؓ کو) صدیق نہ سچا کرے اللہ اوسکے قول کو دنیا اور آخرت مین دیکھو حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکرؓ کو صدیق فرمایا سائل جو شیعہ تہا اوسنے بطور تعجب کے عرض کی کیا آپ بھی اونکو صدیق کہتے ہین امام اوسپر خفا ہوکر تین بار فرمایا کہ ہان مین اونکو صدیق کہتا ہون اور جو اونکو صدیق نہ جانے اللہ اوسکو دنیا اور آخرت مین جھوٹا کرے جب موافق قول حضرت امام محمد باقرؓ کے حضرت ابوبکر صدیق ٹھہرے تو یقیناً اونکی صدیقیت کا منکر دو جہان مین جھوٹا ہے کیونکہ مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے اسی ضمن مین ہم اور بھی حضرت ابوبکر صدیق کی صدیقیت معتبر کتب شیعہ سے ثابت کئے دیتے ہین تاکہ منکرین کو موقع چون چرا کا نہ ملے وہو ہذا اول معتبر تفسیر مجمع البیان طبرسی شیعہ مین ہے قال اللہ تبارک وتعالی وَالَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ترجمہ اور جو شخص آیا ساتھ صدق کے اور جسنے تصدیق کی اوسکی وہی لوگ متقی ہین اسکی تفسیر مین مفسر علامہ طبرسی لکھتا ہے قیل الذی جاء بالصدق رسول اللہ وصدق ابوبکر عن ابی عامیہ والکلبی ترجمہ جو شخص کہ آیا ساتھ صدق کے اوس سے مراد رسول خدا ہین اور جسنے تصدیق کی اونکی اوس سے مراد ابوبکرؓ ہین دوم فضیل عالم شیعی سے منہج المقال مین روایت ہے قال سمعت ابا داؤد یقول حدثنی بریدة الاسلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یقول ان الجنة مشتاق الی ثلثة فجاء ابوبکرؓ فقیل له یا ابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذ هما فی الغار فلو سالت رسول اللہ من هولاء ثلثة ترجمہ بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سنا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جنت تین آدمیون کی مشتاق ہے کہ اتنے مین ابوبکرؓ آئے لوگون نے

اونسے کہا کہ اے ابوبکر تم صدیق ہو اور تم ثانی اثنین اذہما فی الغار ہو دوسری ہجو
حضرت سے کہ وہ تین کون ہیں سوم علامہ طبرسی شیعہ نے احتجاج طبرسی میں
حضرت امیر المومنین سے روایت کی ہے کنا معہ ای مع النبی صلی اللہ علیہ
واٰلہ وسلم علی جبل حراء اذ تحرک الجبل فقال لہ قر فانہ لیس علیک الا نبی و صدیق و شہید
ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ
جبل حرا پر تھے کہ یکایک پہاڑ نے جنبش کی تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قرار پکڑ کوئی
نہیں ہے تجھ پر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت صدیقیت
کا ہوگا ذرا انصاف سے اپنی کتب معتبرہ کو دیکھو تعصب پر خاک ڈالو بیت راستی
موجب رضای خداست * کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست * سوم حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے جو خط کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا شارحین نہج البلاغت نے
حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے حق میں یہ عبارت نقل کی ہے لعمری
ان مکانہما من الاسلام لعظیم و ان المصاب بہما لجرح فی الاسلام شدید
رحمہما اللہ و جزاہما اللہ باحسن ما عملا ترجمہ اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونوں کا
(یعنی حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا) اسلام میں بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق و مصیبت
اونکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام میں ہے اللہ دونوں پر رحم کیجیو اور
اونکے نیک عملوں کا بدلہ نیک دیجیو دیکھو حضرت علیؑ دونوں صاحبوں کا مرتبہ
اسلام میں بڑا بتلاتے ہیں اور اونکے لیے نیک دعا فرماتے ہیں پس جو کوئی حضرت
شیخینؓ کا مرتبہ اسلام میں کمتر جانے یا اونکے حق میں بددعا کرے وہ بیشک حضرت
علیؑ کی مخالفت پر کمر باندھتا ہے چہارم صاحب فصول جو فرقہ شیعہ کا بڑا
مستند عالم ہے امام محمد باقرؑ سے ایک روایت یوں نقل کرتا ہے انہ قال لجماعۃ
خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم

واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا وينصرون الله ورسوله قالوا لا
قال فانتم من الذين تبوؤ الدار والايمان من قبلهم يحبون من هاجر اليهم قالوا لا
قال اما انتم فقد برئتم ان تكونوا احد هذين الفريقين وانا اشهد انكم لستم
من الذين قال الله تعالى والذين جاؤ من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف الرحيم
ترجمہ تحقیق فرمایا امام محمد باقرؑ نے واسطے ایک گروہ کے جو باہم کرتے تھے ابوبکرؓ او
عمرؓ اور عثمانؓ کے حق مین کیا تم خبر نہین دیتے مجھکو آیا تم مہاجرین ہو جو نکالے
گئے اپنے گھرون اور مالون سے ڈھونڈتے تھے فضل اللہ کا اور اوسکی رضامندی
اور مدد کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسولؐ کی اوس گروہ نے کہا نہین پھر امامؑ نے
فرمایا پس تم اون لوگون سے ہو جو جگہ پکڑتے ہین (یعنی انصار) اس گھر مین (یعنی
مدینہ مین) اور ایمان مین اون کے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ آوے
اونکے پاس اوس گروہ نے کہا نہین امامؑ نے فرمایا تم تحقیق آپ ہی الگ ہوے
اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقون مین سے ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم
نہین اون لوگون سے جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اور جو آئے اون سے پیچھے
کہتے ہوے اے رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیون کو جو ہم سے آگے پہونچے ایمان مین
اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی بڑائی والا مہربان ہے پھر
اس گروہ کو امامؑ صاحب نے گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج فرمایا جو اصحاب ثلٰثہؓ کے
حق مین گفتگو کرتے تھے شاید وہ لوگ بھی شیعہ ہی ہون گے تعجب ہے اوس
تفسیر مین جسکو شیعہ حضرت امام حسنؑ عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ
روایت مرقوم ہے لما بعث اللہ موسیٰ بن عمران واصطفاہ نجیا وفلق لہ البحر و
نجی بنی اسرائیل واعطاہ التوراتہ والالواح رای مکانہ من ربہ عزوجل فقال

یارب لقد اکرمتنی بکرامة لم تکرم بها احد من قبلی فهل فی انبیاءک عندک من هو اکرم منی فقال اللہ تعالیٰ یاموسیٰ ما علمت ان محمد افضل عندی من خلقی فقال موسیٰ فهل فی آل الانبیاء اکرم من آلی فقال عزوجل یا موسیٰ اما علمت ان فضل آل محمد علیٰ آل جمیع النبیین کفضل محمد علی جمیع المرسلین فقال یارب الکان فضل آل محمد عندک کذالک فهل فی صحابة صحابة الانبیاء عندک اکرم من اصحابی فقال یاموسیٰ اما علمت ان فضل صحابة محمد علی جمیع الصحابة المرسلین کفضل آل محمد علیٰ آل جمیع النبیین فقال موسیٰ ان کان فضل محمد وآل محمد و اصحاب محمد کما وصفت فهل فی امم الانبیاء افضل عندک من امتی ظللت علیهم الغمام و انزلت علیهم المن والسلویٰ فلقت لهم البحر فقال اللہ یاموسیٰ ان فضل امة محمد علیٰ امم جمیع الانبیاء کفضلی علیٰ خلقی

ترجمہ جبکہ خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ بن عمران کو مبعوث فرمایا اور اون کو برگزیدہ کیا اور اونکے سبب سے دریا کو پل بنایا اور بنی اسرائیل کو نجات دی اور توریت اور لوح اونکو عطا کی تب حضرت موسیٰؑ نے اپنا رتبہ دیکھکر خدائے عزوجل سے عرض کی کہ یا الٰہی تو نے مجھکو ایسی بزرگی دی ہے کہ کسی اور نبی کو پہلے نہین دی تیرے یہان مجھہ سے زیادہ اور کسی کی بھی بزرگی ہے خداوند تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ تمہین معلوم نہین کہ محمدؐ میرے نزدیک تمام مخلوقات سے افضل ہین تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ کسی نبی کی آل میری آل سے بزرگتر ہے جواب ہوا کہ تم نہین جانتے کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیاؑ کی آل پر ایسی ہے جیسے کہ اونکو فضیلت سب پیغمبروںؑ پر ہے تب حضرت موسیٰؑ نے عرض کی کہ یا الٰہی میرے اصحاب سے زیادہ تیرے نزدیک اور کسی نبی کے اصحابؓ کا رتبہ ہے جواب ہوا کہ اے موسیٰؑ تم نہین جانتے کہ فضیلت اصحابؓ محمدؐ کی تمام انبیاؑ کے اصحابؓ پر ایسی ہے

جیسی کہ فضیلت آل محمدؐ کی سب انبیاؑ کی آل پر ہے تب حضرت موسیٰؑ نے عرض
کی کہ فضیلت محمدؐ اور آل محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کی ایسی ہے جیسی کہ تو نے ارشاد
فرمائی پس کسی نبی کی امت میری امت سے زیادہ افضل ہے جن پر تو نے بادل کا
سایہ کیا جنپر من و سلویٰ نازل کیا جنکے لیے دریا کو پل بنا دیا خداوند کریم
نے فرمایا کہ فضیلت امت محمدؐ کی سب انبیاؑ کی امت پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت
مجھکو میری خلق پر ہے دیکھو جناب امام حسن عسکری صاحب اصحاب رسول
اور امت رسول اللہ کے کیسے فضائل بیان فرماتے ہین اگر تم امام صاحب
کے قول کو بھی جھوٹا جانو تو تمکو خدا سمجھے ششم دیکھو صفحہ ۳۴۲۸ جلد سوم بحث ابوت
حدیقہ سلطانیہ مولفہ میرن صاحب مین جو شیعون کے قبلہ و کعبہ ہین اصحاب کے
حق مین یہ عبارت لکھی ہے کہ جب زمانہ وفات پیغمبر خدا قریب ہوا حضرتؐ نے
منبر پر کھڑے ہوکر اصحاب سے پوچھا کہ مین کیسا پیغمبر تھا سب اصحابؓ نے عرض
کی جو صبر خدا کی راہ مین آپنے ادا کیا اسکی جزا دے خیر خدا آپکو تب حضرتؐ
نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ خدا تمہارا نیز جزا دے خیر دیکھو آپکے مجتہد لکھتے
ہین کہ اوس جمع غفیر صحابہؓ کو وقت وفات حضرتؐ نے دعای خیر سے یاد فرمایا
ہفتم جامع اخبار مین کہ مستند کتب شیعون سے ہے یون منقول ہے قال النبی
من سبنی فاقتلوہ ومن سب اصحابی فاجلدوہ ترجمہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو کوئی
مجھکو برا کہے پس اوسکو قتل کرو اور جو کوئی میرے اصحابؓ کو برا کہے پس اوسکو
کوڑے مارو تم (یعنی ۸۰ درے) دیکھو تمھاری معتبر کتاب مین صحابہؓ باصفا کے
برا کہنے والون کو کیسی سزا سخت کا حکم ہے پھر بھی نہ مانو تو تمکو خدا کی مار ہشتم
ملح الحقیقت اور مفتاح الشریعت اور بحار الانوار ملا باقر مجلسی اور
مجالس المومنین نوراللہ شستری مین حضرت امام جعفر صادقؑ کی طرف سے

یہ لکھا ہے کہ غیبت بہت بڑا عیب ہے اور بہتان و افترا اوس سے بھی بڑھکر ہے اور
عوام آدمیون کے حق مین غیبت اور بہتان گناہ کبیرہ ہے نہ کہ اصحاب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین کتنا بڑا گناہ ہوگا پس اونکے ساتھہ اعتقاد نیک رکھنا ضروریات
سے ہے اونکے فضائل کے بیان کرنے مین رطب اللسان رہنا چاہیے اور اونکے
دشمنون کی صحبت سے نفرت رکھنا چاہیے کہ اوس سے نفاق خفی دل مین پیدا ہوتا ہے
نہم کتاب الخصال مین شیخ صدوق نے امام جعفر صادق سے یہ روایت کی
ہے اور اسکا ترجمہ ملا باقر مجلسی نے کیا ہے کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
اثنی عشر الفا ثمانیة الاف من المدینة والفین من غیر المدینة والفین من الطلقاء
لم یر فیھم قدری ولا مرجی ولا حروری ولا معتزلی ولا صاحب الرای
وکانوا یبکوا اللیل والنھار ویقولون اقبض ارواحنا قبل ان ناکل خبز الخمیر
ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ اصحاب رسول اللہ کے بارہ ہزار تھے
آٹھہ ہزار مدینہ سے اور دو ہزار غیر مدینہ یعنی مکہ سے اور دو ہزار رہا کردہ اور آزادون سے
اور ایک بھی اونمین سے قدری نہ تھا کہ جبر کے قائل ہون اور مرجی نہ تھی کہ کہین
ایمان ایک قسم ہے اور حرورہی نہ تھی کہ جناب امیر کو برا کہین اور معتزلی نہ تھی
کہ کہین خدا کو بندہ کے عمل مین کچھہ دخل نہین ہے اور خدا کے دین مین اپنے نفس کے
واسطے کوئی بات نہین کہتے تھے اور رات دن رویا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوندا
قبض کر روحین ہماری آگی اوس سے کہ روٹی خمیری کہاوین ہم الخ دیکھو شیعو
تمہارے مجتہدو امام صحابۂ باصفا کے حق مین کیا لکھتے ہین اسپر بھی تم انصاف کی
نظر بکرو توصریح تمہاری ہٹ دھرمی ہے بیت چشم بداندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنر
ہنر دہم نہج البلاغت مین ہے کہ ایکدن لوگون نے جناب امیر سے
حال گذشتہ اصحاب رسول اللہ صلعم کا دریافت کیا اوس وقت امام عادل نے

بلوائیہم و ولایت صحابۂ مغفور کی صفت مین یہ حدیث فرمائی قال امیر المومنین کانوا اذا ذکر اللہ واللہ هملت اعینهم حتی تبتل جباههم ومادوا کما یمید الشجر یوم الریح العاصف خوفا من العقاب ورجاء الثواب ترجمہ فرمایا جناب امیر نے کہ صحابۂ گذشتہ کا وہ حال تھا کہ جب ذکر خدا ہوتا قسم اللہ کی جاری ہوتی تھین آنکھین اونکی یہان تک کہ تر کرتی تھین پیشانی اونکی کو (یعنی اس قدر روتے کہ پیشانی پر عرق آجاتا) اور وجد مین آجاتے تھے جیسا کہ سخت آندھی کے دن درخت جنبش کرتا ہے اور ڈرتے تھے عذاب الٰہی سے اور امید رکھتے تھے ثواب کی خدا سے الحمد دیکھو شیعو جناب امیرؑ صحابۂ رسالتمآبؐ کی شان مین کیا فرماتے ہین افسوس جنکی جناب امیرؑ مدح و ثنا کرین تم اونکی مذمت کرو پس مخالفت معصومؑ کی البتہ کفر ہے اگرچہ خود را سید گویا نسبت ہرگز نرسی بہ کعبہ اے اعرابی ٭ کین رہ کہ تو میروی بترکستانست ٭ یازدہم صحیفۂ کاملہ مین جسکے ہر ایک لفظ کو شیعہ باعتبار صحت کے کلام الٰہی سے کم نہین جانتے ہین حضرت امام زین العابدینؑ اصحابؓ اور تابعین رسالتؐ پناہ کے حق مین یہ دعا مرقوم ہے جسکو آپ خلوت خاص مین پڑھا کرتے تھے اور راز و نیاز کے وقت آپ اصحابؓ رسول اللہؐ کی توصیفین اور تعریفین روبرو شہنشاہ عالم الغیب کے اظہار کیا کرتے تھے اگر کوئی بوالفضول اس دعا کو بھی تقیہ پر محمول کرے تو ہم کہہ سکتے ہین کہ آپکو خلوت مین کسکا خوف اور ڈر تھا کہ جسکے سبب سے ضرورت تقیہ کی ہوئی پس اس دعاے صادق مین ہرگز تقیہ کی گنجایش نہین ہے وہ دعا یہ ہے اللهم واصحاب محمد صلی اللہ علیه وسلم خاصة الذین احسن الصحابة والذین ابلوا البلاء الحسن فی نصره وکانفوه واسرعوا الی وفادته وسابقوا الی دعوته واستجابوا له حیث اسمعهم حجة رسالاته وفارقوا الازواج والاولاد فی اظهار کلمته وقاتلوا الآباء والابناء فی تثبیت نبوته وبنصره ابه ومن کانوا

منطوین علی محبته یرجون تجارة لن تبور فی مودته والذین هجرتهم العشائر اذ تعلقوا
بعروته وانتفت منهم القرابات اذ سکنوا فی ظل قرابته فلا تنس لهم اللهم ما ترکوا لک
وفیک وارضهم من رضوانک وبما حاشوا الخلق علیک وکانوا مع رسولک دعاة لک
الیک واشکرهم علی هجرهم فیک دیار قومهم وخروجهم من سعة المعاش الی
ضیقه ومن کثرت فی اعزاز دینک من مظلومهم اللهم واوصل الی التابعین لهم
باحسان الذین یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان خیر
جزائک الذین قصدوا سمتهم وتحروا وجهتهم ومضوا علی شاکلتهم لم یثنهم ریب
فی بصیرتهم ولم یختلجهم شک فی قفو آثارهم والایتمام بهدایة منارهم مکانفین وموازرین
لهم یدینون بدینهم ویهتدون بهدیهم یتفقون علیهم ولا یتهمونهم فیما ادوا الیهم اللهم
وصل علی التابعین من یومنا هذا الی یوم الدین وعلی ازواجهم وعلی ذریاتهم

ترجمہ اے خدا رحمت نازل کر اوپر صحابۂ محمدؐ کے درود اللہ کے اوپر او سلام خاص کر
ان صحابہؓ پر جنہوں نے حق صحبت نہایت ہی خوبی سے ادا کیا اور جنہوں نے
سب طرح کی مصیبتوں اور ایذاؤن کو اوسکی اعانت مین گوارا کیا اور جنہوں نے
ملکر اوسکی مدد مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا اور جنہوں نے اوسکی رسالت قبول کرنے
مین بڑی جلدی کی اور اوسکی دعوت کی اجابت مین سبقت کی جب اونکو پیغمبرؐ خدا
نے اپنی پیغمبری کی حجتین تبائین اونہوں نے بلا توقف قبول کین اور اونکے کلمہ کی
(یعنی لا الہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ) ظاہر کرنے مین اپنے لڑکے بالون جورو بچون کو چھوڑا
اور اونکی نبوتؐ کے ثابت کرنے مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کیا جب اونہون نے
پیغمبرؐ کا دامن پکڑا تو اونکے کنبے قبیلے کے لوگون نے اونکو چھوڑ دیا اور جب وہ پیغمبرؐ
کی قرابت کے سایہ مین آئے تب اونکے رشتہ دارون نے اون سے رشتہ توڑ دیا
پس اے خدا تو نہ بھولنا اون باتون کو جو پیغمبرؐ کے صحابہؓ نے تیرے واسطے اور

تیرے پیچھے چھوڑا اور راضی کر دینا تو اونکو اپنی رضامندی سے اسلئے کہ اونہون نے
خلق کو تیری طرف جمع کر دیا اور تیرے پیغمبرؐ کے ساتھ دعوت سلام کا حق ادا کیا
اے اللہ وے شکر کرنیکے لائق ہین کہ اونہون نے اپنی قوم اور کنبے کے گھر اور اپنے وطن
کو تیرے پیچھے چھوڑا اور عیش اور آرام کو ترک کرکے تنگی معاش کو تیرے لیئے اختیار
کیا اور اے خدا اونکے تابعین کو جزائے خیر دے جو کہ دعا کیا کرتے ہین کہ پروردگار ہماری
مغفرت کر اور ہمارے اون بھائیون کی جو ہم سے ایمان مین سبقت لیگئے ہین اور
اونکی ہدایت کی نشانیون کی اقتدا کرتے ہین جنکو کوئی شک اونکی نصرت مین نہین ہوتا
اور جنکے دل مین کوئی شبہ اونکے آثار کی پیروی مین نہین آتا ہے تابعین جو
معاون اور مددگار صحابہؓ کے ہین اور جو اپنا دین اونکے دین کے موافق رکھتے
ہین اور جو اونکی ہدایت کے موافق ہدایت پاتے ہین اور جو صحابہؓ سے اتفاق
رکھتے ہین اور جو کچھ صحابہؓ نے اونکو پہونچایا اوس مین اونپر کچھ تہمت نہین کرتے
ہین اور اے خدا رحمت نازل کر اون صحابہؓ کی نسبت کرنیوالون پر آجکے
دن سے جسمین ہم ہین قیامت تک اور اونکی ازواجؓ اور ذریاتؓ پر فقط اے
مقلدان ابن سبا قسم ہے تمکو حیدر کرار کی اور قسم ہے تمکو سید الشہدا کے
مزار کی اور قسم ہے تمکو عباسؑ علمبردار کی اور قسم ہے تمکو امام غائب فی الغار
کی ذرا عدالت کی نظر سے دیکھنا کہ اس دعا سید الساجدین مین تقیہ کو تو
لگاؤ نہین ہے کیونکہ یہ دعا امامؑ صاحب کی مخصوص بخلوت ہے اور خلوت مین
ایمان چھپانے کی کوئی ضرورت نہین ہوتی ہے پس اس دعائے مکرم سے چند در
چند فوائد پیدا ہوئے اول امامؑ صاحب کا صحابہؓ کے حق مین دعائے خیر کرنا
دوم صحابہؓ پر درود بھیجنا اور اون سے گمان نیک کرنا سوم صحابہؓ سابق
الایمان کا سب سے افضل ہونا چہارم صحابہؓ کا خدا کی راہ مین اپنے اہل و عیال و

مکان و مال کو چھوڑ کر ہجرت کرنا پنجم صحابہؓ کا رسولؐ اللہ کو پوری پوری مدد دینا ششم صحابہؓ کا خدا کی راہ مین قسم قسم کی مصیبتین اور تکلیفین اوٹھانا ہفتم صحابہؓ کا دین امین داخل کرنیکو مخلوق کو دعوت اسلام کرنا ہشتم صحابہؓ کے تابعین کی بھی فضیلت اور نشانیان اور اونکا صحابہؓ کو مدد دینا نہم اصحابؓ اور تابعین کی بیبیون اور بچون کے لیئے امامؑ صاحب کا خدا سے رحمت چاہنا دہم صحابہؓ کا اللہ اور رسولؐ کی محبت مین اپنے باپون اور بیٹون کو قتل کر ڈالنا یازدہم صحابہؓ کا خدا کے لیئے کنبہ قبیلہ ناتا رشتہ قطعی چھوڑنا وغیرہ اس موقع پر یہ امر بھی قابل اظہار ہے کہ جب شیعہ فضائل کامل صحابہؓ رسالت مآب کے قرآن کی آیتون اور اپنی حدیثون اور تفسیرون اور تاریخون اور نیز دیگر کتب مستندہ مین لکھے ہوئے پاتے ہین انگشت حیرت دانت مین دبالیتے حسرت سے چھاتی پیٹتے سینہ کوٹ آہ سرد دل پر درد سے بھر نہایت بدحواس ہوکے بے سمجھے بوجھے بلاسوچے کہہ بیٹھتے ہین کہ صحابہؓ وہی تو ہین جو جنگ احد مین خائف ہوکر بھاگ نکلے تھے غرض ایسی باتون سے اپنے دل محزون کو سمجھاتے ہین اور اپنی طبیعت مغموم کو بہلاتے ہین بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد * چارہ جز پیرہن دریدن نیست جواب ہر عاقل اس بات سے از روئے علم الیقین کے بخوبی ماہر ہے کہ کیفیت طبیعت انسان ضعیف البنیان کی ہمیشہ ایک حالت پر نہین رہتی ہے بلکہ بسا اوقات اوسکو تغیر و تبدل ہے لاحق ہوا کرتا ہے اسیکا نام بشریت ہے اور بشر کے واسطے غفلت بھی ضروری لازمی ہے اس مین نبی وغیر نبی ولی وغیر ولی متقی وغیر متقی سب برابر ہین ہان اس قدر فرق بیشک ہے کہ انبیا علیہم السلام بہ فضل خدائے کریم بہت جلد متنبہ ہوجاتے ہین دوامی غفلت مین نہین رہتے بخلاف عوام الناس کے کہ اونکو تنبیہ قریبی لاحق نہین ہے اب ہم اپنے اس دعوی قوی کو بچند دلائل معقول ثابت کرتے ہین

اول جبکہ حضرت موسی علیہ السلام نے درخت سے آواز انا اللہ کی سنی بہ یقین
تمام معلوم کیا کہ درحقیقت یہ تجلی خاص قادر ذوالجلال کی ہے اور حکم کی بعد گرانے
عصا کا زمین پر جونہیں عصا زمین پر گرا بصورت مار خونخوار نظر آیا باوجود حضوری
حافظ حقیقی کے اوسکی ہیبت سے خائف ہوکر ایسے مضطر ہوئے کہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھا چونکہ
فضل خدا آپکے شامل حال تھا فوراً تنبیہ ہوئی لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون
ترجمہ یعنی نہ خوف کر تو البتہ میرے پاس رسول خوف نہیں کرتے دیکھو حضرت موسیٰ
باتفاق معصوم تھے اور اپنے خالق کے روبرو کھڑے تھے اور یہ بھی یقیناً جانتے تھے
کہ اپنے مالک کے حفظ و امان میں ہوں پھر بھی بمقتضائے بشریت آپ پر ایسا غلبہ
غفلت کا ہوا کہ ایک سانپ کی صورت دیکھکے بے اختیار بھاگ نکلے اگر بعض صحابہ
رسالتمآب سے بھی غفلت جنگ احد میں ہوگئی تو کیا تعجب ہوا یہ تو معصوم بھی
نہ تھے دوم جسوقت حضرت موسی نے جادوگران فرعون سے مقابلہ کیا ہر چند کہ
آپکو یقینی معلوم ہو چکا تھا کہ ہم ضرور غالب ہونگے حسب وعدہ خداے تعالیٰ بآیاتنا
انتما ومن اتبعکما الغالبون ترجمہ یعنی ساتھ نشانیوں ہماری کے تم دونوں
اور وہ شخص کہ تابعداری کرے تم دونوں کی غالب ہونے والے جب اون جادوگرن
نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں بہیئت مجموعی سانپ اژدہا بنا کر حضرت موسیٰ
کی طرف دوڑائیں اور بہت کچھ شور و غوغا مچایا اوسدم حضرت موسیٰ بمقتضائے
بشریت نہایت خائف ہوئے لقولہ تعالیٰ فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ قلنا لا تخف انک انت الاعلی
ترجمہ یعنی ڈالا اپنے جی میں خوف موسی نے کہا ہمنے مت ڈر تحقیق تو غالب تر سوم
جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے اور امت کو گوسالہ پرستی
کرتے ہوئے دیکھا اس قدر آپ پر غفلت غالب ہوئی کہ اپنے بھائی معصوم کا سر پکڑ کر
ہلا ڈالا اور داڑھی کھسوٹ ڈالی اگر یہ بشریت نہ تھی تو کیا تھا چہارم جبکہ حضرت

موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے عہد باندھا کہ کبھی سوال نکرونگا پھر ہر مرتبہ عہد شکنی
واقع ہوئی حتی کہ ہمراہی سے علحدہ کر دئیے گئے اگر یہ فعل جناب کا بمقتضای بشریت
نہ تھا تو کیا کہنا چاہیئے پنجم جب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے فرشتونؑ کو کہ بصورت
انسان متمثل تھے دیوار کی طرف سے اوترتے ہوئے دیکھا نہایت ڈرے اور گھبراکر
گھر مین گھس گئے کچھہ دیر بعد گوشت تلاہوا بچھڑے کا لیکر باہر تشریف لائے اور
اون مہمانان انجان کے روبرو رکھا جب اونھون نے نہ کھایا از بس خائف ہوئے
اور اونکا آنا از حد آپکو ناگوار گذرا تب فرشتونؑ نے آپکو تسلی دی کہ آپ نڈر ہین ہم
فرشتےؑ ہین عذاب خدا کا قوم لوط پر لائے ہین کہ وہ رغبت دخول فی الدبر کی رکھتے
ہین جب آپنے یہ بات فرشتون سے سنی جی مین جی آیا کقولہ تعالےٰ ولقد جاءت رسلنا
ابراہیم بالبشریٰ قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنیذ فلما رآ ایدیہم لا
تصل الیہ نکرہم واوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط ترجمہ اور البتہ تحقیق لائے رسول ہمارے
ابراہیمؑ پاس خوشخبری کہا اون لوگون نے سلام کہا سلام پس نہ ٹھہرا لایا بچھڑا
تلاہوا پس جسوقت دیکھا کہ اونکے ہاتھہ اوسکی طرف نہین پہونچتے برا جانا اونکو اور
پڑا اون سے خوف کہا اون لوگون نے نہ خوف کر تو تحقیق بھیجے گئے ہم طرف قوم لوط
کے ششم حضرت یونسؑ نے جبکہ اپنی قوم گمراہ کے واسطے بد دعا کی اور عذاب
کے آنے مین کچھہ دیر ہوئی آپ غصہ مین آکر وہان سے دریا کی طرف بھاگے جب ناو
مین سوار ہوئے ناؤ نچلی تب ملاحون نے پانسا ڈالا تو آپ ہی کے نام پڑا ملاحون نے
آپکو دریا مین گرا دیا اوسیدم آپکو ایک مچھلی نگل گئی کقولہ تعالےٰ اذ ابق الی الفلک المشحون فساہم فکان
من المدحضین فالتقمہ الحوت وھو ملیم ترجمہ جسوقت بھاگ گیا طرف کشتی
بھری ہوئی کے پس قرعہ ڈالا پس ہو گیا ڈھکیلے گیون سے پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ
ملامت مین پڑا ہوا تھا ہفتم جناب امیرؑ کا مدینہ سی مقدس جگہہ کو چھوڑ کر کوفہ مین بھاگ جانا

اور حضرت امام حسن کا خلافت کو جسکی حسرت مین حضرت امام حسین اپنی ناک تک کٹوانے پر راضی تھے امیر معاویہ کے بخشش یا سپرد کر دینا اور امام غایب منتظر شیعیان کا تیسری صدی چودہوین صدی تک مثل عنقا معروف الاسم و مجہول الجسم کے مشہور چلے آتے ہین سرداب سرمن رای مین چھپ رہنا وغیرہ خاص دلائل خوف و غفلت کے ہین جب معصوم کا یہ حال ہو تو غیر معصوم کا ایسے بوچ لزام سے بالکل بری ہونا چاہیئے افسوس کا تم دوسرے کی پھلی او کٹتے ہو اور اپنے شہتیر پر نظر نہین کرتے اب سنیئے اپنی ہی معتبر تفسیر سے قرآن مجید کی فضیلت کا حال خلاصۃ المنہج ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اگر نصرت دہد خدائے شما را چنانکہ در بدر واقع شد پس ہیچ غلبہ کنندہ نباشد بر شما وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ و اگر فرو گذارد شما را چنانکہ در احد پس کیست آن کہ یاری دہد شما را از پس فرو گذاشتن او و علی اللہ و بر کرم خدائے نہ بر غیر او فلیتوکل المؤمنون پس باید کہ توکل کنند گرویدگان بدانکہ نصرت دو قسم ست یکے بغلبہ در معرکہ کارزار بر کفار دوم بحجت چہ حق تعالی ہدایت اہل ایمان کردہ بدلیلہائے روشن پس مومنان کہ ہمیشہ نصرت یافتہ اند اگر غالب شدند بر کفار در کارزار پس نصرت یافتند بر ایشان اگر شہید شدند و مغلوب گشتند پس بحجت و دلیل بر ایشان نصرت یافتہ دیکھو شیعو انصاف کی آنکھ سے اپنی مستند تفسیر کو کہ تمہارا معتبر مفسر کیا لکھتا ہے کہ بفضل خدا ایمان والون کو ہر حال مین فتح و نصرت حاصل ہوا کرتی ہے خواہ غالب ہون خواہ مغلوب بقول شخصے مومن مرے تو شہید اور جیئے تو غازی لے بخبرو خدا سے ڈرو کہ تم اوسکی آیات بینات مین خلاف اپنے مفسرین کے کیسی بیجا تاویلین کرتے ہو اور اپنی صحیح حدیثون اور روایتون کو بہ نسبت صحابہ کرام غیر مفید بتاتے ہو حق یہ ہے کہ ہمارے دلائل مدلل کا ہرگز جواب نہین کیونکہ جھوٹ

بولنا سوائے حضرات شیعہ کے کسی مشرب مین ثواب نہین ؏ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

مجملاً ذکر صحت ترتیب قرآن پاک کا

اگرچہ بعض شیعہ خلاف ترتیب کلام الٰہی کے قائل ہوئے ہین مگر اونکا قول جمہور علمائے محققین شیعہ ہی کے نزدیک بالکل ساقط عن الاعتبار ہے اسمقام پر بخوف طوالت علمائے شیعہ کے چند قول نقل کیے جاتے ہین باقی ذکر مفصل مطاعن مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اول شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ نے جو اس فرقہ کا بڑا عالم ہے لکھا ہے اعتقادنا فی القرآن ان القرآن الذی انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ ہو ما بین الدفتین وہو ما فی اید الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورۃ عند الناس مائۃ واربعۃ وعشر سورۃ وعندنا والضحیٰ والم نشرح واحدۃ ولایلاف والم ترکیف سورۃ واحدۃ ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فہو کاذب ترجمہ راوی مذکور کا بیان ہے کہ اعتقاد ہمارا قرآن مین یہ ہے کہ تحقیق قرآن جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا ہی ہے جو دو دفتون مین موجود ہے اور وہی ہے جو لوگون کے ہاتھون مین پایا جاتا ہے اس سے زیادہ نہین ہے اور اوسکی سورتین لوگون کے نزدیک ایک سو چودہ ہین اور ہمارے نزدیک والضحیٰ والم نشرح ایک سورت ہے اور لایلاف اور الم ترکیف ایک سورت ہے اور جو شخص ہماری طرف نسبت کرتا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ قرآن اس سے زیادہ تہا وہ جہوٹا ہے دیکھو علامہ قمی نے صحیح روایت کی ہے کہ یہ قرآن جو لوگونکے پاس موجود ہے اصلی ہے اس سے کچہ کم زیادہ نہین ہوا پس جو لوگ کم ہو جانے قرآن کے قائل ہین وہ جہوٹے ہین دوم مجمع البیان مین یہ عبارت مرقوم ہے ان العلم بصحۃ القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقایع العظام المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وبلغت الی حد لم تبلغ الیہ فیما ذکرناہ لان القرآن

معجزة النبوة ومأخذ العلوم الشرعية والاحكام الدينية وعلماء المسلمين قد بلغوا الغاية
في حفظه ورعايته الغاية حتى عرفوا كل شيء فيه من اعرابه وقراءته وحروفه وآياته
فكيف يجوز ان يكون مغيرا او منقوصا مع العناية الصادقة والضبط الشديد
ترجمہ الخ قرآن کی صحت کا علم ایسا ہے جیسا شہرون اور بڑے بڑے مشہور حادثون
اور واقعون اور عرب کے شعرون لکھے ہوئے کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن مین بڑی
کوشش اور بہت سبب تھے اور شے قرآن کے تئین مین اس حد تک پہونچے
تھے جو اشیاء مذکور مین اوس حد کو نہین پہونچے اسلئے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ
ہے اور شرعی علمون اور دینی حکمون کا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت
اور نگہداشت مین نہایت کے درجہ کو پہونچے ہین یہانتک کہ جو قرآن مین حرکتون اور
قراتون اور حرفون اور آیتون سے تھا اوسکو انھون نے سمجھ کر رکھا ہے پس
ایسی سچی محافظت اور بڑی نگہداشت مین کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس مین تغیر یا نقصان
ہوگیا ہو سوم محمد بن الحسن حر عاملی جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع مین گذرا ہے اوس نے
ایک رسالہ اپنے بعض ہمعصر کی رد مین لکھا ہے اوس رسالہ مین ہے کہ ہرکسیکہ تتبع اخبار
وتفحص تواریخ نمودہ بعلم الیقینی میداند کہ قرآن در غایت واعلی درجہ تواتر بودہ وآلاف
صحابہ حفظ ونقل میکردند آن را ودر عہد رسول خدا مجموع مولف بود دیکھو تمہارا محدث قرآن کو
صحیح بتلاتا ہے کہ صحابہ نے رسول اللہ کی حیات مبارک مین بصحت تمام حفظ اور
نقل کر رکھا تھا پس اس روایت سے فضیلت صحت قرآن اور فضیلت حفظ قرآن اور
فضیلت صحابہ ذیشان کی بھی پائی جاتی ہے چہارم حدیقہ سلطانیہ کے صفحہ ۲۶ مین
ہے از انجملہ ست آنچہ از حضرت صادق علیہ السلام ماثور است کہ فرمود ان هذا القرآن
فیه منار الهدی ومصابیح الدجی یعنی درین قرآن انوار ہدایت وچراغ ہاے
دور کنندہ تاریکی ضلالت وغوایت است پنجم اسی کتاب مین یہ عبارت ہے

کہ از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ست کہ در ہنگامیکہ فتنہا بر شما ملتبس شوند مانند پارہائے شب تار پس رجوع آرید بقرآن کہ شفاعت کنندہ و مقبول الشفاعت ست ہر کسیکہ آن را پیش نہد امام او را براہ جنت می برد پس ان سب روایتون مستندہ سے اون جہال کے قول کی ہی جو کہتے ہین کہ ترتیب صحیح نہین ہے کما ینبغی تکذیب ہوتی ہے اگر بنظر انصاف اپنے مقتداؤن اور مجتہدون کے قول کو سچا سمجھین تو اس منافی کا جواب سوای خاموشی اور کیا ہو سکتا ہے ع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی ششم سورہ حجر مین حافظ لوح محفوظ کا یہ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ترجمہ تحقیق ہمنے آپ ہی اتارا اس قرآن کو اور تحقیق ہم آپ ہی اسکے نگہبان ہین ہفتم سورہ حم سجدہ مین احکم الحاکمین فرماتا ہے لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ترجمہ اسپر باطل (یعنی تحریف اور تناقض) کا دخل نہین آگے سے نہ پیچھے سے اتاری ہے حکمتون والے سب خوبیون سراہی کی چنانچہ مدارک میں اس آیت شریف کی تفسیر اسطرحسے ہے لا یاتیه الباطل لتبدیل والتناقض من بین یدیه ولا من خلفه یعنی اس کتاب مستطاب مین تبدیل و نقیض کو ہرگز کبہی کسی وجہ سے دخل نہ ہو گا اے مقلدان ابن سبا اگر تمہارے مجتہدون کی روایتین جہوٹی ہین کلام الہی کو تو سچا جانو کیونکہ اسی قرآن پاک کو تم نماز مین پڑہتے ہو اور اسی قرآن کا ثواب تم اپنے مردون کو بخشتے ہو ورنہ تمہاری نماز و ثواب دونون فعل عبث ہین اور اگر وہ قرآن جسکو باعتقاد تمہارے حضرت مظہر العجائب والغرائب نے جمع کیا تہا تمہارے پاس موجود ہے تو اہلسنت کو دکہلاو تا کہ وہ اوسکی قدر و منزلت کرین اور اوس سے دارین کی منفعت اوٹہاوین کوئی حفظ کرے کوئی ترجمہ پڑہے بیت

قدر گوہر شہ بداند یا بداند جوہری
گر قدر شش چہ داند سیفر و شد بنگری

بدیہ اعتقاد پر فساد شیعون کا از روئے عقل و نقل کے ایسا مجہول و بے اصل ہے کہ اسکا ثبوت مثل

حاشیہ: (۱) تفاسیر مجمع البیان ... طبرسی ... تفسیر حسن عسکری ... تفسیر علی بن ابراہیم ... کتاب احتجاج ...

دعوی کذب تثلیث اہل کتاب کے قیامت تک نہ دیکھینگے سولے اسکے کہ ایسے فتنے
دیگر اہل مذہب کو گمراہ کریں اور ناحق اون ناواقفون کے دین و ایمان کو تباہ مصرعہ
او خویشتن گم ست کرا رہبری کند۔ افسوس شیعون نے اس وسواس من الجنۃ والناس
لے اسلام میں شیرینی ڈال پائے بلکہ خناس نے جو یوسوس فی صدور الناس سے
نور قرآنی مطلق سینون پر کینون اہل نفاق سے نکال دیا ہے بیت

نیش عقرب نہ از پی کین ست	مقتضائے طبیعتش این ست

مجملاً ذکر خلافت کا

غرض اصلی شیعون کی وجوب امامت علی اللہ عقلا سے صرف یہ ہے کہ جسطرح سے ہوسکے خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کو باطل کریں نہ امامت اور کچھہ معنی نہیں کہتی ہے شیعہ کہتے ہین کہ امامت درحقیقت نیابت و خلافت رسول اللہ صلعم کی ہے چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب مین مرقوم ہے کہ مراد از امام کسے ست کہ مقتدائے و پیشوائے امت باشد در جمیع امور دنیا و دین بہ نیابت و جانشینی پیغمبر نہ بر سبیل استقلال الخ اسی بنا پر شیعہ آیتون اور حدیثون مین قسم قسم کی تاویلات واہیات کرتے ہین جسکے مضمون ہمیشہ اطفال ابجد خوان سنکر خندہ زن ہوتے ہین جانتے ہین کہ کسطرح سے جناب امیر کو صحابہ رسول اللہ پر کسی فضیلت نص قرآنی ثابت ہے تصحیح دین تاویل اول منہج الفاضلین کے باب ۳ منہج ۲ دلیل میں ہے کہ جب رسول خدا نے حجۃ الوداع سے مراجعت کرکے جانب مدینہ منورہ توجہ فرمائی غدیر مین بحکم الٰہی جناب امیر کو اپنا وصی کیا اور عمر ابن الخطاب نے آنحضرت کو مبارکبادی بخ بخ یا علی اصبحت مولائی و مولا کل مومن و مومنۃ ترجمہ بہت خوش ہوا مین اے علی تیرے واسطے کہ تو میرا اور تمام مومنین و مومنات کا صاحب ہوا اور مصائب النواصب رابعہ چند طائفہ میں ہے کہ دو بار جبرئیل رسول الثقلین پر وحی لائے

کہ علیؑ کو منصب امامت پر مقرر کرو مگر حضرت رسول مقبول نے جبرئیلؑ سے انکار کیا اور کہا
کہ اے جبرئیلؑ حق تعالی تو خود ہی جانتا ہے میرے اصحابؓ کی عداوت کا حال جو
علیؑ کے ساتھ رکھتے ہیں اون سے نہایت ہی ڈرتا ہوں کہ کہیں مجتمع ہو کر مجھ کو ایذا نہ دیں
پس میری طرف سے تعمیل اس امر دشوار میں استعفا کرو اب جب تیسری مرتبہ جبرئیل امر الٰہی کا
عتاب لائے تب رسول اللہ نے بمجبوری غدیر میں حضرت امیرؑ کو خلیفہ بنایا کیا اور عمرؓ پہلا
اوس گروہ کا ہے جسنے امیر المومنین کو مبارکبادی دی جواب جناب امیرؑ کا خلیفہ بلا فصل
ہونا اہلسنت کے نزدیک کسیطرح سے ثابت نہیں ہے نہ از روے قرآن اور نہ از روے احادیث
کے بلکہ برعکس اسکے معتبر کتب شیعوں سے حق ہونا خلافت خلفاء ثلثہ کا ثابت ہوتا ہے
اول معتبر تفسیر مجمع البیان میں تفسیر آیہ کریمہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا
کی یون مرقوم ہے کہ رسول اللہ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابوبکرؓ اور تیرا باپ
(یعنی عمرؓ) مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہؓ اس بات کو سنکر خوش ہوئے
اور یہ دونوں بھید عائشہؓ سے کہدیئے تب یہ آیت نازل ہوئی اسی طرح سے
خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے حاشیہ پر ہے دوم احقاق الحق معتبر کتاب شیعوں
میں حضرت امام جعفر صادق سے یہ روایت منقول ہے کہ ہما امامان عادلان قاسطان
کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمة الله یوم القیامة ترجمہ وہ دونوں تھے امام عادل عدل
کرتے تھے حق پر اور مرے اوس پر پس اونپر رحمت خدا کی قیامت کے دن تک ثابت ہوا
کہ شیعہ باتباع اپنے مجتہدین متعصبین کے اس حدیث صحیح میں بھی تاویلات واہیات
کرتے ہیں جیسا کہ رسالہ ادلۂ ثانیہ میں مرقوم ہے یہ رسالہ ۱۲۸۲ھ کو بتصنیف
سید محمد مجتہد لودہیانہ میں طبع ہوا ہے جو تاویلات کہ رسالہ مذکور میں کی گئیں ہیں بخوف طوالت
محض لغو ہیں اول یہ قاعدہ نحوی تاویل امامان کی امامان اہل نار کرنا مضاف علیہ کا ناحق نحو کا
پٹتا ہے کیونکہ حذف مضاف علیہ کا بغیر حالت تنوین یا بنا مضاف یا اضافت ثانیہ

ہرگز چاہئے نہیں اگر شتاب ہو تو صحیح کھولکر دیکھو اور سمجھو کہ جب لفظ امام مطلق ہے تو حق
اوسکا یہی معنی ہونگے یعنی خواص بیچ صفت کے اسلیئے کہ لفظ مطلق فرد کامل مراد ہوتا ہے
بخلاف آیہ آئمۃ یدعون الی النار کے کیونکہ یہان یہ لفظ مقید ہے نہ مطلق - اور لفظ
عادل کی تاویل عدول کرنا آئمہ کو بھی مسند اہلسنت او نارات کیونکہ شیعون کے
نزدیک عدل بھی ایک رکن اصول دین سے ہے ضرور ہے کہ امام حق بھی لفظ عدل
کے معنی عدول کے لیئے جاوین - اور لفظ قاسطون کہ مقابلہ مسلمون قرآن مین وارد ہے
لقولہ تعالی واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین دیکھو اپنی تفسیرون کو بالخصوص مجمع
ومجمع البیان وغیرہ کو کہ اونمین آیہ شریف کے معنی عدل کے ہین پس خلاف قرینہ
قاسطون کے معنی سمجھنا صریح صحیح کلام الہی کا جھٹلانا ہے - اور لفظ علی کو بمعنی استیلا
استعمال کرنا اور استیلا مرادف استعلا ٹھہرانا زبردستی معنی بنانا ہے - اور لفظ حق سے
مراد علی مرتضی لینا بغیر ذکر سابق حدیث کو ستاد چیستان ٹھہرانا ہے - اور جو تاویل کہ
علیہا رحمۃ اللہ لیوم القیامۃ مین کی گئی ہے کہ علیہ کی مراد مخالفت رسول ہے اور
رحمت اللہ سے مراد رسول اللہ ہین اسپر کسی ظریف نے خوب ہی لطیفہ کہا ہے
کہ جب حضرات شیعہ اپنے پیشواؤن کی شان مین رحمت اللہ علیہ کہتے ہین تو ہم بھی مراد
رحمت اللہ سے رسول اللہ لیتے ہین اور علیہ سے مراد مخالفت رسول اللہ افسوس
ایسے افترا سے ایسی حدیث صحیح کو مضحکہ طفلان بناتا ہے اور توبہ توبہ امام صادق کو کاذب
ٹھہراتا ہے بیت دست بیچارہ چون بجان نرسد * چارہ جز پیرہن دریدن نیست
دوھم جبکہ شیعون کی کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ حضرت امام صادق تقیہ سے ممنوع
تھے چنانچہ بحار الانوار مین ملا باقر مجلسی نے اور کافی مین ملا یعقوب کلینی نے لکھا
ہے کہ جو صحیفہ امام جعفر صادق کا تھا اوس مین اونکے لیئے یہ حکم تھا حدث الناس
وافتہم ولا تخافن الا اللہ وانشر علوم اہلبیتک وصدق آبائک الصالحین فانک فی حرز وامان

ترجمہ یعنی یہ حدیث بیان کر تو تمام آدمیون اور قبیلون سے اور اونکو کسی سے سواے
خدا کے نہ ڈرا اور اپنی اہلبیت کے علمون کو پھیلا اور اپنے آبار صالحین کی تصدیق کر
اسلیے کہ تو حفظ و امان مین ہے پس جب ایسے اطمینان کا ہے کہ جو بحکم خدا امام موصوف
کو حاصل تھا پھر جھوٹ بولنے کی آپکو ضرورت کیا تھی سواے اسکے آپ کے زمانہ
مین حضرت شیخین بھی تو موجود نہ تھے جو آپ بھی مثل شیر خدا ڈرتے افسوس شیعون کی
عقلون پر کیا پردہ غفلت پڑا ہے کہ پیرایہ محبت مین آئمہ کی کیسی کیسی ہجو کرتے ہین
اور اونکی نسبت کلمات ترک ادب و لغو بکتے ہین بیت نے فروعت محکم آمد نے اصول
شرم بادت از خدا و از رسول * سوم امام صاحب موصوف خود ہی ایسی تاویل
کرنے والون پر لعنت و ملامت فرماتے ہین اور اون سے اپنی بیزاری ظاہر کرتے
ہین چنانچہ ابو عمرو نے کشی مین امام موصوف سے یہ حدیث نقل کی ہے ان الناس اولعوا
بالکذب علینا ان اللہ افترض علیہم لا یرید منہم غیرہ وانی احدث احدہم بالحدیث
فلا یخرج من عندی حتی یتاوله علی غیر تاویله ذالك انهم لا یطلبون بحدیثنا وبحبنا ما عند الله وانما
ترجمہ یعنی آدمیون نے بہت زیادتی کی ہے ہم پر جھوٹ لگانے کی مین جو حدیث اون
کہتا ہون وہ میرے پاس سے نکلنے نہین پاتی ہے کہ وہین اوسکی دوسری خلاف تاویل
کر ڈالتے ہین اور اوسکا سبب یہ ہے کہ وے میری احادیث سے اوس چیز کے
طالب نہین ہو خدا کے پاس ہے بلکہ صرف دنیا کے طلبگار ہین دیکھو جب صحابہ
اگلون کو جو ہر دم ہمنشین رہتے تھے امام موصوف نے سخت تر ملامت کی ہے تو
پچھلے جو اسدم تک اونکا اتباع کرتے ہین از بس سزاوار عتاب امام عالیجناب کے
ہین بیت چو تیر اندازی برنے دشمن * چنان دان کاندر آماجش نشستی آیات بینات
سوم مستند کتاب اطواق الحمایت کے آخر بحث امامت مین امام موید باللہ یحیی بن
حمزہ شیعہ نے سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک قوم جسکا سرگروہ عبد اللہ

بن سبا تھا نسبت حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے کلمات حقارت آمیز کہتے تھے
مین نے اس بات کی خبر حضرت علیؓ کو دی حضرت علیؓ نے فرمایا اعوذ باللہ
ترجمہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے (یعنی حقارت کرنے سے حضرت شیخین سے)
رحم کرے اللہ اون دونون پر (یعنی حضرت شیخینؓ پر) سوید نے کہا کہ حضرت علیؓ میرا
ہاتھ پکڑ کر مسجد مین لیگئے جب آدمی جمع ہوگئے منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا کہ کیا حال
ہون مین اوس قوم سے جو نسبت دو برادر رسول اللہ اور اونکے دو وزیر اور اونکے دو رفیق
اور دو سردار قریش اور دو باپ مسلمانون کے گستاخی کرتی ہے یہ دونون وہ ہین
جنکی رائے کو رسول اللہ صلعم پسند فرماتے تھے وفاداری رسول اللہ مین ثابت قدم تھے
دونون دوست صادق تھے رسول اللہ کے کوئی کام خلاف افعال رسول اللہ کے
نہین کرتے تھے نہ حیات حضرتؐ مین نہ بعد وفات کے خلافت کے کامون مین سعی کی یہانتک
کہ دونون اسی حالت مین وفات کر گئے خوب ہی اونہون نے خدا اور رسول و مسلمانون
کو رضامند رکھا اچھی حکمرانی کی (یعنی حضرت شیخینؓ نے خلافت کاملہ کا حق پورا
پورا ادا کیا یہ فرماتے تھے اور روتے تھے اس قدر کہ ریش مبارک تر ہوگئی اگرچہ اس
خطبہ مین جناب امیرؓ نے اور بھی بہت کچھ اوصاف حمیدہ حضرت شیخینؓ کے بیان
فرمائے ہین ہم بجنسہ خطبہ جناب امیرؓ کو مع ترجمہ عبداللہ بن سبا کے ذکر مین نقل کرینگے انشاء اللہ
تعالی دیکھو شیعو تمھاری ہی روایتون سے خلافت و امامت و وزارت بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق
کی ثابت ہوئی بعد اونکے حضرت عمرؓ کی اب سنو خلافت اصحاب ثلثہ کا حق ہونا انہی ہی
کتب معتبرہ سے **اول** خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا
الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کی یہ لکھی ہے کہ وعدہ داد خدای آنان را کہ گرویدہ اند از شما و کردند
کارہای شایستہ ہر آئینہ ایشان را در زمین کفار از عرب و عجم خلیفہ گرداند **دوم** اسی
تفسیر مین تفسیر آیہ کریمہ ان مکنٰہم فی الارض کی یہ لکھی ہے یعنی آن جماعت از نان آنند

کہ اگر جائے وہیم الشان را تمکین و اقتدار بخشیم الشان را در زمین و زمان حکومت بکف کفایت
ایشان دہیم سوہم شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل بالبدع والراے مین ہے ان نبینا صلعم
خرج عن الدنیا کان دینہ تماما والا یلزم ان یکون الامۃ علی اللہ تعالیٰ حجۃ وکذا فی وقت الخلفاء
ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم دنیا سے رحلت فرما گئے اوس وقت کہ اونکا دین تمام ہو چکا تھا
ورنہ لازم آتا امت کے واسطے نزدیک خدا تعالیٰ کے عذر ایسا ہی زمانہ خلفاء الراشدین
کا تھا دیکھو تمھاری ان روایتون سے خلافت خلفاء ثلثہ ثابت ہوئی پس قرآن کی آیتون
اور شیعون کی روایتون سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ دعوی امامت غدیر وغیرہ شیعونکا
نسبت آئمہ کے محض باطل ہے اگر اس بات کا کچھ بھی اثر ہوتا تو خلاف اپنے حکم محکم کے
خدا تعالیٰ آیہ اذا اسر النبی کو حضرت شیخین کے حق مین نازل نہ فرماتا اور نہ حضرت ما ینطق
عن الھوا حضرت حفصہ کو مژدہ خلافت حضرت شیخین کا سناتے اور نہ مفسر شیعون کے
آیات بینات قرآنی مین درباب خلافت صحابہ ثلثہ تفسیر کرتے اور نہ مجتہدین شیعہ
خلافت خلفاء الراشدین پر کہ اونہون نے بڑی عمدہ خلافت کے شہادت دیتے سوائے اسکے
جب جناب امیر استحقاق خلافت رکھتے تھے تو کیون انکار خلافت سے کرتے تھے بلکہ
وزارت کرنے دوسرے خلیفہ وقت پر اصرار کرتے تھے جیسا کہ نہج البلاغت معتبر کتاب
شیعہ مین وہ قول جناب امیر سے منقول ہے اول واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ رغبۃ ولا فی
الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا وحملتمونی علیہا ترجمہ قسم ہے خدا کی خود تو مجھکو خلافت کی
خواہش نہین ہے اور نہ ولایت کی حاجت لیکن تم مسلمانون نے مجھکو خلافت کی
طرف بلایا اور سر پر خلافت پر بٹھایا۔ یہ قول جناب امیر کا حضرت طلحہ اور حضرت
زبیر سے اوس وقت مین تھا جبکہ آپ خلیفہ تھے دوم اسی کتاب مین کلامہ لما
اراد الناس علی بیعۃ بعد قتل عثمان مین ہے کہ جب حضرت عثمان نے شہادت پائی مسلمانون
نے چاہا کہ جناب امیر خلیفہ ہون آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانون مین امارت کے قابل نہین

بہتر ہے کہ جو تم مجھکو کسی دوسرے خلیفہ کا وزیر ہی بنا لو بقول ... انا لکم وزیرا
خیر لکم منی امیرا ترجمہ یعنی مین تمہارے واسطے وزیر ہون بہتر اوس سے کہ امیر بنون اگر
تو جو بات صحیح ہے یہی دعوی غدیر بالکل غلط معلوم ہوتا ہے اور خلافت جناب امیر کا بھی
حق ہونا علی الترتیب ثابت ہوتا ہے ہان اگر شیعہ یہ بات کہین کہ خلفاء ثلثہ ظاہری
خلیفہ تھے اور آئمہ باطنی جیسا کہ شارح شافی کلینی نے کتاب الحجت کے باب ان الله
عز وجل و رسولہ نصا علی الائمہ واحدا فواحدا مین لکہا ہے تا ان اصحاب ثلثہ خلفاء ظاہریہ بودند و علی
علیہ السلام خلیفہ باطنیہ اس صورت مین تو کیسقدر معنی غدیر درست بھی ہو سکتے ہین اس سے انکار
اہلسنت بھی نہین کر سکتے ہین کیونکہ صوفیہ کرام بھی سلسلہ تصوف جناب امیر تک
پہونچاتے ہین پس بقول شارح شافی یقینًا ثابت ہوا کہ آئمہ کو خلافت ظاہریہ سے کچہہ
بھی تعلق نہ تہا صرف خلافت باطنیہ کا استحقاق رکہتے تھے اس دلیل سے تو اب بھی
خلفاء ثلثہ ہی خلیفہ برحق ٹھہرے تاویل دوم حق الیقین کے سم باب ۹ قسم ان
معراج مین مرقوم ہے کہ حق تعالی نے شب معراج مین حضرت رسول مقبول صلعم
کو ایکسو بیس مرتبہ آسمان پر لیگیا اور ہر ہر مرتبہ حضرت سے درباره امامت و ولایت
امیر المومنین و دیگر آئمہ معصومین کے تمام فرائض سے زیادہ تاکید و مبالغہ کیا جواب یہ
دعوی بھی شیعون کا عقلًا و نقلًا محض باطل ہے کہ خدا نے تعالی دنیا مین تو اپنے رسول
مقبول پر نسبت خلافت خلفاء ثلثہ وحی نازل فرمادے جیسا کہ اول مین مذکور ہوا
پھر کیونکر ممکن ہے کہ معراج مین خلاف اپنے حکم لا یخلف المیعاد کے نسبت خلافت
و ولایت آئمہ کے تاکید و مبالغہ کیا ہو اس سمجھ کا تو جاہل بھی یقین نہین کر سکتے
علاوہ برین اور معاملات مین تو خدا نے تعالی کا ایک ہی مرتبہ حکم کافی ہے پس درباب
ولایت و خلافت جناب امیر کے خدا تعالی کا معراج مین اپنے رسول صلعم سے اسقدر
مبالغہ کرنا کیا ضرور تہا شاید باعتقاد شیعان معاذ الله خدا نے اندیشہ لیا ہو

کہ اگر دنیا مین ظاہر احکام ولایت و امامت نسبت آئمہؑ کے نازل کیا جاتے تو ایسا ہو کہ
شیخین خبر پاکر مجھکو تخت جبروت سے اوتار دین یا غضب مین آکر میری لاہوت کی
کیفیت بگاڑ دین کلا و اللہ ہذا بہتان عظیم تاویل سوم جلاء العیون کے باب فصل
۱۵ مین ہے کہ جب امیر المومنینؑ نے حضرت رسول خداؐ کو قبر مین اوتارا رسولؐ نے
فرشتون علیہم السلام سے سفارش کی کہ تم کبھی امیر المومنینؑ کو بیٹھہ نہ دینا ہر حال مین اونکے مددگار رہنا
فرشتون نے بھی اقرار واثق کیا کہ ہم جناب امیرؑ کی ہمیشہ خدمت گذاری و مددگاری اور
خیر خواہی کرینگے وہ ہمارے صاحب و پیشوا و امام ہین بعد آپکے ہم برابر اونکی خدمت مین
حاضر ہوا کرینگے اور اونکے دکھہ درد مین شریک ہوا کرینگے اگرچہ بعد اسکے وہ ہمکو
نہ دیکھینگے اور نہ ہماری آواز سنینگے جواب کیا خوب باوصف ایسے مستقل وعدون کے
بھی فرشتون علیہم السلام نے جناب امیرؑ کے اون مصائب و معائب مین جنکو شیعہ بڑی شد و مد سے
در باب غصب خلافت اپنی معتبر کتب مین نقل کرتے ہین کچھہ معاونت نکی اور نہ اپنے وعدون
جو حضرت سے کئے تھے کچھہ وقعت کی اور نہ حضرتؐ کے ارشاد کی تعمیل کی اس عقاید مذکور
شیعون سے یہ بات ثابت ہوئی کہ توبہ توبہ فرشتے بھی مثل شیر خداؑ کے صحابۂ رسولؐ اکرم سے
ڈرتے تھے اسی وجہ سے کسی فرشتہ کا حوصلہ نہ پڑا جو جناب امیرؑ کی مدد کرتا یا مسند
خلافت بلافصل پر بٹھا دیتا ایسے صریح افترا سے فرشتے معاذ اللہ معصوم نہ ٹھہرے
کیونکہ معصوم وعدہ خلاف نہین ہوتے تاویل چہارم اسی کتاب کے باب فصل ۹
مین ہے کہ جب ابوبکرؓ نے غصب خلافت کے امیر المومنینؑ نے کہا کہ آیا تجھکو رسول اللہؐ
نے میری اطاعت کے واسطے حکم نہین کیا ہے ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ اگر مجھکو حکم ہوتا
تو البتہ مین اطاعت کرتا حضرتؑ نے فرمایا چل تو میرے ساتھہ جب مسجد قبا مین پہونچے
دیکھا حضرت رسول خداؐ بیٹھے ہوے ہین امیر المومنینؑ نے کہا کہ یا رسول اللہ ابوبکر میری
اطاعت سے انکار کرتا ہے کیا آپنے اوسکو میری اطاعت کا حکم نہین دیا رسول اللہؐ نے

فرمایا کہ اے ابوبکرؓ مین نے تجھکو بار بار حکم کیا ہے کہ تو امیر المومنینؑ کی اطاعت کرنا اور تیرے تئین
نہین یہ بات حضرتؐ سے سنکر ابوبکرؓ بہت ڈرا اور وہان سے اوٹھا یا نہین پہرا اثنائے
راہ مین عمرؓ سے ملاقات ہوئی عمرؓ نے کہا کہ اے ابوبکرؓ اسوقت تیرا کیا حال ہے ابوبکرؓ
نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ابہی مسجد قبا مین مجھسے چنین بیان فرمایا عمرؓ نے کہا کہ اے ابوبکر
امتی جو تجھسے کو اپنا والی بناوین کیا تو سحر بنی ہاشم سے آگاہ نہین ہے اور کتاب
نخبۃ المومنین مولفہ محمد تقی مجتہد لکہنوی مین اس قدر او مضمون ہے کہ حضرت امام جعفر
صادق سے روایت ہے کہ جب امیر المومنینؑ کو واسطے بیعت ابوبکرؓ کے مسجد قبا مین کہ
لیگئے حضرتؑ نے منہ قبر رسول اللہؐ کی طرف کر کے کہا کہ یا ابن ام ان القوم استضعفونی
وکادوا یقتلوننی ترجمہ اے بہائی اس قوم نے مجھکو ضعیف سمجہا اور قریب ہے کہ مجھکو جان
مار ڈالین پس ایک ہاتھ قبر سے نکلا اور ابوبکرؓ کی طرف بلند ہوا پہچانا کہ ہاتھ حضرتؐ کا ہے
اور ایک آواز قبر سے پیدا ہوئی پہچانا کہ آواز حضرتؐ کی ہے اور اسکا مضمون یہ تہا کہ
اکفرت بالذی خلقک من تراب ثم من نطفۃ ثم سواک رجلا ترجمہ آیا کافر ہوا تو اوس
خدا سے جسنے تجھکو خاک سے پیدا کیا پہر نطفہ سے پہر حد رجولیت کو پہونچایا اور آدمی بنایا
اور دوسری حدیث مین یون ہے کہ جب ہاتھ ظاہر ہوا اوسپر یہ آیت لکہی تہی غرض
اسیطرح سے بہت کچھ روایات واہیات مختلف یکدیگر سے معتبر کتب شیعہ مین درج
ہین **جواب** یہ سب روایات بچند دلائل محض لغو ہین **اول** بعد وفات حضرتؐ
صلعم کا بنفس نفیس مسجد قبا مین تشریف رکہنا یا دست مبارک کا قبر سے باہر نکالنا یا آواز
دینا کسی جاہل کی بہی سمجھ مین نہین آسکتا ہے اور نہ کوئی عاقل ایسے مالیخولیا کو پسند
کر سکتا ہے اور نہ اسکا کچھہ اثر اہل سنت کی کتب مین ہے **دوم** جب باعتقاد شیعان
حضرت مظہر العجائب والغرائب کو ایسی قدرت حاصل تہی کہ بزور خرق عادات معاذ اللہ
رسول اللہؐ کو مسجد قبا مین بیٹہا ہوا دکہا دیا بلکہ قطعی اپنی اطاعت کا حکم صدیق اکبرؓ کو

سنوادیا اس تکلفت کی آپکو کیا ضرورت تہی صرف آپ بزور کرامات وخرقہ عادات مسند خلافت پر بیٹھ جاتے اور اپنے شیعون کو اور تمام بنی ہاشم کو اپنا حامی بناتے جو کوئی آپکی اطاعت نکرتا تو اوسکی خبر ذوالفقار سے جسنے حضرت جبرئیلؑ کے پر کاٹ لیتے آپکی خوارق کا کون مقابلہ کرسکتا تہا سوم یہ کہنا بہی شیعون کا کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حکم رسولؐ خدا کو نہ مانا قرین قیاس نہین اسلیئے کہ شیعہ خود ناقل ہین کہ حضرت صدیق اکبرؓ حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہین مانتے تہے چنانچہ مجالس المومنین کی ۲ مجلس مین مرقوم ہے کہ عمرؓ کے کہنے سے ابوبکرؓ نے خالدؓ کو موقوف نہ کیا اور ۳ مجلس مین ہے کہ عمرؓ حذیفہؓ بن الیمان انصاری سے انتقام لینا چاہتا تہا ابوبکرؓ نے اوسکے کہنے سے انتقام لیا پہر کیونکر ہوسکتا ہے کہ باوجود دیکہنے ایسے انتجربہ کے حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے سے حضرت رسولؐ خدا کے حکم کو نہ مانا ہو سوا اسکے شیعون کی تواریخ مین ہے کہ ابوبکرؓ صرف کاہن کے کہنے سے رسولؐ اللہ پر گرویدہ ہوئے اور ایمان لائے چنانچہ حملہ حیدری مین ہے۔

ابیات

ابوبکرؓ زان پس بره پا گذاشت
که گفتار کاہن بدل یاد داشت

بدو داده بد کاہن این خبر
که مبعوث گردد یکے نامور

ز بطحا زمین در ہمین چند گاه
بود خاتمؐ انبیاء اله

تو با خاتمؐ انبیا بگروے
چو او بگذرد جانشینش شوے

ز کاہن چو بود شنبا این نوید
بیاورد ایمان نشان چون بدید

پس جو شخص کہ کاہن سے سنکر آپ کو حکم بردار بنے اور صدق دل سے ایمان لاوے پہر کیونکر ممکن ہے کہ وہ حکم اطاعت رسولؐ سے انحراف کرے اس اتہام کا تو کوئی نادان بہی یقین نہین کرسکتا ہے اسلیئے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی حکم برداری وتابعداری کا حال اطاعت شب ہجرت سے مانند آفتاب روز کے روشن ہے

تاویل پنجم شیعہ مدعی ہین کہ حدیث مقبول الطرفین من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے حضرت
علی کی خلافت ثابت ہوتی ہے جواب اول مولی بمعنی اولی ہین نہ بمعنی خلیفہ بلکہ بہت سے
اسکے تفسیر خلاصۃ المنہج مین مولی بمعنی غلام لیے گئے ہین شیعون کو چاہیے کہ سورہ مائدہ قریب
نصف پارہ لایحب اللہ کو بنظر غیرت معاینہ کرین ہان اس حدیث سے برتری جناب امیر
کی ثابت ہوتی ہے نہ خلافت دوم یہ امر بھی مسلمہ فریقین ہے کہ حضرت صدیق اکبر
نے خود دعوی خلافت نہین کیا بلکہ جو کوئی آپ سے دربارہ خلافت کہتا اوس سے آپ
یہ فرماتے کہ حضرت علی کے روبرو مین خلافت قبول نہین کرتا چنانچہ خواجہ نصیر نے
قول حضرت صدیق برحق کا تجرید العقائد مین اسطرح سے نقل کیا ہے اقیلونی اقیلونی
لست بخیرکم وعلی فیکم ترجمہ واپس کرو تم بیعت میری نہین ہون مین نیک تمھارا
حالانکہ علی تم مین موجود ہے اس قول سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت صدیق برحق ہرگز
طالب خلافت نہین ہوئے بلکہ تاریخ طرفین سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلافت صدیق
اکبر بالتحقیق بمشورہ اصحاب باصفا واقع ہوئی قصہ مختصر خلافت صدیق برحق کا یہ ہے
کہ جب حضرت رسول خدا نے دنیا سے سفر آخرت کا فرمایا تمامی صحابہ نے اندیشہ کیا
کہ بسبب نہونے کسی سرپرست کے مبادا صورت غدر پیدا ہو جاوے یا لشکر کفار بلاد اسلام
پر چڑھ آوے پس ایسی پیش بینی سے تمام مہاجرین و انصار و اہل بیعت رضوان و قریش
و بنی ہاشم نے سقیفہ بنی سعد مین شورہ کیا کچھ دیر تک باہم گفتگو مین اختلاف رہا ایک
فرقہ اپنی قوم سے ولی کرنا چاہتا تھا کوئی فرقہ حضرت عباس عم رسول اللہ کے سر دیتا
تھا کوئی نسبت حضرت علی کے اپنی خوشی ظاہر کرتا تھا کوئی کہتا کہ لایق حضرت ابوبکر
صدیق ہین آخرکار یہی قریش کی غالب پڑی اسی پر تمام فرقون کا بالاتفاق اتفاق ہوا
اسلیے کہ تمام اصحاب باصفا بچشم خود دیکھتے تھے کہ ہمیشہ رسول مقبول صدیق اکبر کی
بہ نسبت دوسرون کے زیادہ تر عزت و حرمت فرماتے تھے اور ہم اونکو اپنا پیشوا

جلیس کہتے تھے حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم بصفات سابق الایمانی موصوف و جان فدائے
محبت حبیب خدا مین معروف لہذا بموجب حدیث صحیح لا یجمع امتی علی الضلالۃ کے
جمیع صحابہؓ کا اتفاق اسی پر ہوا کہ حضرت صدیقؓ ہی ولی مقرر ہوں اوس وقت کسی نے
حدیث غدیر پیش نکی پس یہ فعل اصحابؓ پاک کا اس مصلحت پر مبنی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نہ
قوم بنی ہاشم سے تھے اور نہ قوم بنی امیہ سے اگر ان دونون فرقون مین سے کوئی بھی خلیفہ
مقرر ہوتے تو شروع سے ہی حالت اسلام کی بگڑ جاتی اور مسلمانون مین وسیدم سے
پھوٹ پڑ جاتی جیسے امامت دستگاہ کے شروع ہی زمانہ خلافت مین واقع ہوئی پس
حضرت صدیق اکبر نے محض بنظر شفقت و رحمت امت مرحومہ پر فرما کے خلافت کو قبول
کیا اور اسی مصلحت خاص سے حضرت صدیق اکبر نے بعد اپنے نسبت خلافت حضرت
عمر فاروق کے جمیع صحابہؓ کرام سے وصیت فرمائی اور اسی خیر خواہی کی راہ سے
حضرت عمرؓ نے بعد اپنے معاملہ خلافت کو پانچ اصحابؓ اخیار کی رای پر موقوف رکھا
چنانچہ اونہین بزرگان دین کے اتفاق سے امر خلافت کا حضرت عثمانؓ ذی النورین کے
واسطے مقرر ہوا جب حضرت عثمانؓ غنی شہید ہوئے پھر تمام اصحابؓ عظام نے حضرت
علیؓ کو امیر المومنین بنایا اس لئے کہ بالاتفاق اس مرتبہ آپ ہی کا حق تھا مگر آپکا قول
یہی تھا کہ اے مسلمانون مجھکو خلیفہ نکرو مین وزیری کے قابل ہون دوسرا قول یہ ہے
کہ آپ فرماتے کہ مین خلافت و ولایت کی مطلق خواہش نہین رکھتا چنانچہ یہ دونون
قول جناب امیرؓ کی معذرت کے نہج البلاغت مین مرقوم ہیں جو مذکور ہو چکے
غرض جب آپ خلیفہ ہوئے لشکر اسلام مین تفرقہ پڑ گیا اکثر ملک مفتوحہ صحابہؓ ثلثہ قبضہ
مسلمانون سے نکل گئے کوفیون نے آپ سے بدمعاملہ کیا شامیون نے آپکا مقابلہ
کیا غرض آپکو اتفاق لڑنے کا ہمیشہ مسلمانون سے پڑا چنانچہ قول جناب امیرؓ کا
نہج البلاغت مین اپنے اصحابؓ سے یہ تھا کہ مین اپنے بھائیون سے لڑتا ہون اونکو

میری خلافت پر شبہ ہوا ہے کوئی اونکو برا نکہے دیکہو ان اقوال سے یقینی ثابت ہوتا ہے
کہ خلافت خلفائے ثلثہ محض مصلحت پر مبنی تہی اس لیئے کہ اونہین ایام مین کہ نئی بات سے
بیخ کنی مشرکین مرتدین کی قرار واقعی ہوئی بلکہ تمام رسومات کفر کا نام جہان سے
مٹ گیا الغرض اگر شروع ہی سے جناب امیر خلیفہ بلافصل مقرر کیئے جاتے تو حالت
اسلام کی قطعی بگڑ جاتی پس ایسی ہی دور اندیشیون کے سبب سے جناب امیر بھی خلافت سے
انکار فرماتے تہے اور اپنے واسطے خلافت کی کسی سے درخواست نہین کرتے تہے
چنانچہ یہی اعتقاد متقدمین شیعہ کا ہے مگر متاخرین متعصبین نے البتہ یہ عبارت پر حقارت
نسبت جناب امیر کے لکہی ہے کہ معاذ اللہ جب صدیق برحق نے غصب خلافت
کی اوسوقت تو بہ تو بہ حضرت علی حضرت زہرا کو دراز گوش پر سوار کر کے اور ایک
ہاتھ مین حضرت حسن کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ مین حضرت حسین کا ہاتھ پکڑ کے
در در مارے پہرتے تہے اور ہر ایک بنی ہاشم و مہاجرین و انصار کے گہر گہر پہر کر
طلب یاری کرتے تہے صبح کو سوائے چار آدمیون کے کہ وہ سلمان و ابوذر و مقداد
و عمار تہے اور کوئی گہر سے باہر نہ نکلا اور دوسری روایت مین بجائے عمار کے زبیر ہین
یہ مضمون فضیحت مشحون کتاب حق الیقین کے ۵ باب ۲ فصل کا لب لباب ہے اور
مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین ہے کہ عیاذا باللہ تمام بنی ہاشم و صحابہ مرتد شدند
الا سہ نفر کہ آن ابوذر و مقداد و سلمان بودند و عمار در تردد بود شکر ہے کہ اس صریح افترا
کی تردید بہی شیعون کی ہی مستند کتاب مین موجود ہے چنانچہ احقاق الحق کے مسئلہ خامس
مین یہ حدیث منقول ہے۔ کانوا فی هذا السکوت مراعین لما وصی بہ النبی علیہا من الصبر وعدم مجادلة
الثلثة ابقاء فی ذالک علی المسلمین مستضعفین وحفظ الدین ترجمہ یعنی تمام بنی ہاشم اس
بارے مین رعایت سکوت کی کرتے تہے اس لیئے کہ رسول اللہ نے حضرت علی کو
وصیت صبر اور نکرنے جنگ خلفائے ثلثہ کے ساتھ کی تہی خاص واسطے وفاداری

بہرحال مسلمانان ضعیف دخلادین کے دیکھو اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت
امیرؑ و تمام بنی ہاشمؑ سکوت میں تھے ہرگز اپنی ناموس کو کسی صاحب کے لئے برباد نہیں کیا نہیں
کے در پر گئے نہ کسی کے گھر رہے غرض اہل تشیعون کی ایسے موضوعات و اہیات سے
صرف یہ ہے کہ پردہ محبت میں جہان تک ممکن ہو اہلبیتؑ رسولؐ اللہ کی ہتک کرین
پس اس حدیث سے بھی خلافت خلفاء ثلثہؓ بچند دلائل ثابت ہوئی **اول** حضرتؐ
ما ینطق عن الھویٰ کا بنص اذا اسر النبی وان یمکنھم فی الارض بمقبول الطرفین حضرت امیرؑ و بنی ہاشمؑ
کو تاکید اکید صبر و سکوت کی فرمانا دوسرے خلفاء ثلثہؓ سے جنگ نکرنیکی وصیت کرنا
سوم صحابہؓ اسی دین مسلمانون کی خلافت خلفاء ثلثہؓ میں دیکھنا اگر خلافت خلفاء ثلثہؓ حق نہ
تھی تو رسولؐ خدا نے کیون ایسی حدیث فرمائی جس سے جناب امیرؑ بالکل مجبور الارث
ہوگئے تعجب ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے اپنے استحقاق نبوت پر تو اسقدر کوشش کی کہ
جسکا کچھ شمار نہیں بلکہ حد شمار سے دور ہر چند آپ کو کفار قسم قسم کا آزار پہونچاتے تھے اور ظلم
پتھر دنکے مارے ساقین شریفین زخمی و خون آلودہ کرتے تھے مگر آپ اظہار دین حق و دعوے
رسالت سے باز نہیں رہتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ اپنے وصی کو سکوت کی وصیت کی ہو
اس افترا سے معاذ اللہ مثل شیر خدا رسولؐ اللہ کا بھی خلفاء ثلثہؓ سے ڈرنا ثابت ہوتا ہے
تاویل ششم نہج الفاضلین کے ۸ باب اول فصل میں مرقوم ہے کہ بعض صحابہؓ اخیار نے
ابوبکرؓ کو نصیحت کی جبکہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے وعظ کہتے تھے ابوبکرؓ شرمندہ ہوئے و سیدھے
منبر سے اوترپڑے اور اپنے گھر میں چلے گئے تیسرے روز باہر نکلے پھر گھر گھر پھر کر آدمیون
سے اپنی بیعت کی گفتگو کرتے تھے **جواب** اس افترا کا اگرچہ ہم بحوالہ مستند کتاب
تجرید العقائد مولفہ خواجہ نصیر تحریر کر چکے ہیں حضرت صدیق اکبرؓ ہرگز طالب بیعت نہیں ہوئے
بلکہ ہر ایک آدمی سے آپکا قول یہی تھا کہ مین بمقابلہ حضرت علیؓ کے بہتر نہیں ہوں پس کیونکر
ہوسکتا ہے کہ وہ طالب بیعت ہوئے ہون علاوہ اسکے اس بہتان عظیم ہی کی مضمون کہ دشمنان

صاف موضوعیت ابن سبا کی بجنبہ قرائن ظاہر ہوتی ہے اول بموجب تسمیت بعض اصحاب
کے حضرت صدیق اکبر کا منبر سے اوتر کر گھر مین چلے جانا اور تین روز برابر پنہان رہنا عدم
طلب بیعت صدیق اکبر پر دال ہے دوم جب انعقاد بیعت کا اہم وفات رسالت پناہ پر
موقوف تھا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ جو شخص تین روز برابر گھر سے باہر نہ نکلا وہ طالب بیعت
ہوا ہو اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت صدیق ہرگز طالب بیعت نہین تھے سوم
یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ معاملہ بیعت کا رائے صحابہ پر موقوف تھا نہ رائے صدیق اکبر اگر
بفرض حضرت صدیق اکبر طالب بیعت بھی ہوتے تو بمقابلہ جمہور کے اونکی کون سنتا اس سے
بھی یہی بات نکلی کہ حضرت صدیق اکبر ہرگز طالب بیعت نہین ہوئے ہونگے سوائے اسکے
جب جناب امیر استحقاق بیعت رکھتے تھے تو کیون نہ منبر پر کھڑے ہو کر بمقابلہ حضرت صدیق
اکبر اوتر کے تین روز برابر گھر مین چھپ رہے تھے حدیث غدیر کو پڑہا اور وقت سکوت فرمانا
اور تمام بنی ہاشم کا اس کار خیر مین شریک ہونا کیا معنی رکھتا ہے اور دن ذوالفقار کو کیون
نیام مین بند کر رکھا کچھ تو جوہر دکھلائے ہوتے افسوس مجتہدین شیعون پر کہ بظاہر اپنے زعم مین
اہانت صحابہ کی کرتے ہین اور در حقیقت وہ باطن مین صریح مذمت آئمہ کی ہوتی ہے بعض
شیعہ کہتے ہین کہ خلافت خلفاء ثلثہ طمع دنیا کے لیے تھی ہم شیعون کی ہی کتب سے ثابت
کرتے ہین کہ جناب امیر بھی طمع سے خالی نہ تھے جو کچھ مال غنیمت سے آتا تھا برابر جناب
امیر کو حصہ پہونچتا تھا چنانچہ تواریخ فریقین مین ہے کہ عہد خلافت حضرت
صدیق مین خولہ بنت جعفر غنیمت مین آئین جناب امیر نے اونکو اپنی خدمت کے
واسطے قبول فرمایا حضرت ابو حنیفہ اونکے شکم محترم سے پیدا ہوئے اور کتاب کامل البہائی
کے باب اموات الخلفاء فصل قتل عمر مین مرقوم ہے کہ جنگ فارس عمر نے بموجب
مشورہ امیر المومنین کے اور جناب موصوف کے بے عمدہ تدبیر بتلانے کے موافق عمر
نے عمل کیا چنانچہ شہربانو بنت یزدجرد شاہ ملک عراق غنیمت مین آئین عمر نے چاہا کہ

فروخت کرے حضرت امیرؑ لیے ہوے شہر بانوؑ نے خود مختار ہوکر زوجیت حضرت حسینؑ
کو قبول کیا فقرہ خود مختاری شیعون نے اس خیال سے موضوع کیا ہے تاکہ الزام کسی قسم کی
نسبت ائمہؑ وسادات کے عائد نہو جاوے مگر یہ صریح افترا کسی جاہل کی بہی سمجھ مین نہین آسکتا
ہے کہ حضرت عمرؓ سے عادل نے خلاف شرع حضرت شہر بانوؑ کو خود مختار ہونے دیا ہو
عمرؓ ابن الخطاب کتخدائی شہر بانوؑ مین امام حسینؑ کو گہوڑے پر سوار کرکے اور غاشیہ اپنے
کندہے پر رکہکے تین دن مدینہ مین لیے پہرا شہر بانوؑ ہررات کو مانند حوران بہشت کے
پاکیزہ معلوم ہوتی تہی الخ یہ قصہ صحیح تواریخ مین اسطرح ہے کہ ملک فارس حضرت عمرؓ
کے عہد خلافت مین بعد بڑے جدال وقتال کے دار الاسلام ہوا اور فتح عظیم اور بکثرت
زر وسیم نصیب غازیان عرب کی ہوئی مزید بران اسباب بیشمار و اسیران قطار در قطار آنجملہ
سہ دختر یزدجرد شاہ عراق کی بہی تہین ایک کا نام مہر بانو دوسری کا نام ماہ بانو تیسری کا
نام شہر بانو تہا حضرت عمرؓ نے ہنگام تقسیم غنیمت مہر بانو و ماہ بانو محمد بن ابوبکرؓ و عبد اللہ کے
صاحبزادے کے حوالہ کین اور حضرت شہر بانوؑ حضرت امام حسینؑ کو دین ہر چند شیعہ اس
معاملے سے بخوبی آگاہ ہین مگر بخیال ہتک و قومی ہمدردی اہل ایران و عراق کی حالات
مہر بانو و ماہ بانو سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہین بقول خذ ما صفا ودع ما کدر دیکہو
طرفین سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عباؑ برابر زمانہ خلافت خلفاء ثلثہ مین مال غنیمت سے حصہ
پاتے تہے اگر جہاد خلفاءؓ بر حق نہ تہا تو کیون امامین شریفین نے توبہ توبہ مال ناجائز مین
تصرف بیجا فرمایا سوا اسکے جب جناب امیرؑ جانتے تہے کہ معاذ اللہ خلافت خلفاء
الراشدین کی دنیا کی طمع سے ہے تو کیون آپ اونکے مشورے مین شریک ہوتے تہے
اور کیون اونکو رائے نیک دیتے تہے چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد مین لکہا ہے
امر عمر برجم حاملة اخری المجنونة فنهاه علی فقال عمر لولا علی لهلك عمر ترجمہ
یعنی حکم کیا عمرؓ نے سنگسار کرنے عورت حاملہ اور مجنونہ کا پس رد کیا علیؑ نے پس کہا عمرؓ نے

اگر نہوتا علیؓ ہلاک ہوتا عمرؓ اور نہج البلاغت مین ہے کہ جب عمرؓ نے بذات شریف خود روم
مین جانیکا ارادہ کیا اور حضرت علیؓ سے مشورہ لیا جناب امیرؓ نے خلیفہ وقت کو روم کے
جانے سے قطعی ممانعت کی قول جناب امیرؓ کا یہ ہے لیس بعدک مرجع یرجعون الیہ فابعث
علیہم رجلا مجربا ترجمہ یعنی نہین ہے کوئی بعد تیرے جائے رجوع خلق کی کہ رجوع لاوین اوسکی طرف
پس بھیج اونپر یعنی روم والون پر مانند اوس مرد کے کہ وہ کار آزمودہ ہو القصہ اس قسم
کی روایات کہ جناب امیرؓ ہر حال مین مشیر خلفاء الراشدینؓ کے رہتے تھے بکثرت معتبر
کتب شیعہ مین مندرج ہین ان وجوہات مین سے بھی بخوبی معلوم ہوا کہ خلافت خلفاء محض
مبنی حق پر تھے اور اوسکو موجب الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے خاص تعلق آخرت سے تھا
پس ان دلائل معقول سے یقیناً ثابت ہوتا ہے کہ نہ کبھی جناب امیرؓ مدعی خلافت ہوئے
اور نہ کبھی خلفاء برحق سے رنج رکھا جیسا کہ شیعان متعصب کو بدگمانی ہے ہم جہانتک غور
کرتے ہین شیعون کی معتبر کتب مین سوائے اسکے شکایت نہین پاتے کہ اصحابؓ شورے
نے ہنگام بیعت صدیق اکبرؓ جناب امیرؓ کو کیون نہ داخل شورہ کیا جواب اس الزام ناقص
کا تمام اہل البصیرت پر پوشیدہ نہین ہے کہ جناب امیرؓ بسبب کسی مشغلہ ضروری مصروف
کے خود ہی شریک جلسہ شورہ نہوے ہون تو اس مین صحابہؓ کا قصور کیا ہے سوائے
اسکے مدار بیعت تو جملہ اصحابؓ کے اجماع پر منحصر تھا اگر اوس اجماع مین ایک صاحب شریک
نہوئے تو بیعت تامہ مین کیا نقص واقع ہو سکتا ہے ہان اگر جناب امیرؓ بھی تا دیر بیعت
بیعت نکرتے تو بھی کسی قدر حجت لاطائل شیعون کا اثر پیدا ہو سکتا تھا پس باقرار شیعان
بیعت کرنا جناب امیرؓ کا خلفاء ثلٰثہؓ کی خلافت حقہ پر برہان قاطع ہے تاویل بعضے شیعہ
کہتے ہین کہ خلافت بحکم ربی منصوص بحدیث ہے جواب شیعون کے اس افترا کا
کوئی نادان بھی یقین نہین کر سکتا ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتاب مجالس المومنین کی
سوم مجلس حال عمرؓ ابن مکتوم القریشی العامری مین یون لکھا ہے کہ رسولؐ اللہ نے چند بار اونکو

مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر کیا اور کتاب علل الشرائع کے باب العلۃ التی من اجلہا لم یبق الرسول اللہ ولد مین لکھا ہے کہ رسول اللہ کا کوئی پسر باقی نہ رہا اس سبب سے کہ اگر آپکے کوئی پسر ہوتا تو نزدیک رسول اللہ کے بہتر ہوتا امیر المومنین سے دیکھو ان دونون روایتون سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ خلافت بحکم الٰہی منصوص بحدیث نہ تھی اگر ہوتی تو ہرگز رسول خدا سوائے جناب امیر کسی اور کو اپنا خلیفہ نہ مقرر کرتے تاویل ہشتم شیعہ کہتے ہین کہ شروع بیعت صدیق اکبر مین جناب امیر و نیز دیگر چند صحابہ تو شریک نہ تھے اس لیے اونکی بیعت ناقص ہے جواب جب باقرار شیعہ جناب امیر وغیرہ بھی اوسیدم یا بعد چندے شریک بیعت ہو گئے تو تمام نقص بیعت قطع ہوئے اگر اسپر بھی صیغہ جبر یہ وضع کیا جاوے تو دوسری دلیل ساطع یہ ہوگی کہ جب حضرت صدیق اکبر نے حضرت عمر فاروق کو لائق انجام مہام خلافت جانکر اپنی حیات ہی مبارک مین امر خلافت سپرد کیا اوسیدم جناب امیر نے بلا اکراہ بیعت کی اس مرتبہ جناب امیر نے نہ خطبہ غدیر کی کسی کو یاد دلائی اور نہ معاذ اللہ حضرت زہرا کو دراز گوش پر سوار کرکے بحالت تباہ کسی بنی ہاشم و دیگر صحابہ کے گھر لیے پھرے اور نہ کسی دوسرے نے اس بیعت تامہ سے انحراف کیا اگر شیعہ اسپر بھی چون وچرا کرین تو ہم تیسری دلیل مین قول جناب امیر کا لکھے دیتے ہین کہ اونھون نے حضرت عثمان غنی کی بیعت بخوشی خاطر کی چنانچہ تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نے امر خلافت اپنے بعد پانچ اصحاب اخیار کی راے پر چھوڑا تھا چنانچہ اونھین شیران بالنصاف کی راے جہان آراے سے حضرت عثمان ذوی النورین قابل خلافت تصور کیے گئے اس دفعہ بھی بلا اختلاف سب نے خلیفہ ثالث کی بیعت کی جب بعض نے جناب امیر سے عرض کی کہ اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ نہوئے جناب موصوف نے نہایت ہی خوش ہو کر یہ ارشاد فرمایا وہ ارشاد خیر بنیاد آپ کا باین عبارت نہج البلاغۃ من کلام ع بیعت عثمان مین مرقوم ہے

لقد علمتم انی احق بها من غیری واللہ لاسلمن ما سلمت امور المسلمین ترجمہ یعنی فرمایا حضرت
علی نے کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں خلافت کے واسطے لائق تر ہوں غیر اپنے سے
لیکن قسم خدا کی میں سونپتا ہوں میں اوس چیز کو (یعنی امر خلافت کو) تا کہ سلامتی قائم رہے
امورات ایمان والوں میں انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عثمان
کی بیعت جناب امیر نے خوشی سے کی اور تمام کام مسلمانوں کے اونہوں نے حضرت
عثمان کے سپرد کیے تا کہ ایمان والوں میں امن قائم رہے اور کسیطرح کا فساد اسلام میں
پیدا ہونے پائے غرض یہ کہ بطیب خاطر بیعت کرنا جناب امیر کا خلافت خلفاء
ثلثہ کے تمام نقصان پر خط نسخ کھینچتا ہے بخلاف بیعت حضرت معاویہ کہ اس میں جناب
امیر نے نہ وصیت رسول اللہ پر عمل کیا اور نہ پابند تقیہ کے ہوئے بلکہ جناب موصوف نے
استیصال حضرت معاویہ میں کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا اس لیے کہ نوبت چہارم بالاجماع
خلافت آپ ہی کا حق تھا اگر مجبوری ہوتی تو بمقابلہ حضرت معاویہ کے بھی تقیہ واجب
سمجھا جاتا پس اس مرتبہ تقیہ نکرنا جناب امیر کا خلافت حقہ خلفاء ثلثہ پر حجت قوی ہے

تاویل نہم شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت مخصوص دوازدہ آئمہ تھی اور جو کوئی سوائے
آئمہ موصوفہ کے مدعی امامت ہو ملعون ہے اگرچہ اولاد علی ہی کیوں نہو **جواب**
حق یہ ہے کہ زمانہ خلافت کبری صرف تیس برس کا تھا بموجب حدیث الخلافۃ بعدی
ثلاثون سنۃ ثم یکون ملکا عضوضا ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ خلافت بعد میرے
تیس برس ہوگی پھر ہوگا ملک کاٹنے والا (یعنی زمانہ پادشاہت میں قسم قسم کے ظلم و
ستم برپا ہونگے بخلاف زمانہ خلافت حقہ خلفاء الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے
کہ اوس میں سوائے عدالت کے کوئی کام خلاف شریعت کے نہوگا نہ کوئی کسی پر
غضب کریگا نہ کوئی کسی کا حق غصب کریگا) الحق جو صاحب کہ اس نعمت عظمی کو
پہونچے وے بلاشک و شبہ خلیفہ برحق تھے اونکا مخالف البتہ دارین میں روسیاہ ہے

اگر شیعہ کہین کہ یہ حدیث اہلسنت کی ہے شیعون پر حجت نہین ہوسکتی ہم جوابمین اسکے چند احادیث مستند کتب شیعہ سے نقل کرتے ہین تا کہ تصدیق حدیث اہلسنت کی ہو اول صحیفہ کاملہ مین جسکی تعریف حق الیقین معتبر کتاب شیعہ کے ۵ باب سے مقصد مین یہ ہے کہ صحیفہ کاملہ کتاب سماوی و انجیل اہلبیت و زبور آل محمد است یہ عبارت مرقوم ہے کہ جبرئیل امین نے رسول اللہ کو خبر دی تھی کہ بعد چالیس برس رحلت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے سامان گمراہی کے پیدا ہونگے دوم جامع الاخبار کے ۷ باب ۴ فصل مین یہ عبارت نقل کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ میری امت چالیس برس بے خار ہوگی اور دو سو برس تک برگ و خار دونون ہونگے بعد ازان برگ نہونگے تمام خار ہونگے سوم شافی شرح کافی کلینی کی کتاب العقل و البدع و الرای مین یہ مضمون مرقوم ہے ان نبینا صلعم خرج عن الدنیا کان دینہ تماما والا یلزم ان یکون الامۃ علی اللہ تعالی حجۃ و کذا فی وقت الخلفاء ترجمہ یعنی رسول اللہ صلعم نے دنیا سے رحلت فرمائی اوس وقت مین کہ دین اونکا تمام ہوچکا تھا ورنہ لازم آتا امت کے واسطے نزدیک خدا تعالی کے کہ عذر ہو اور ایسا ہی زمانہ خلفاء کا تھا چہارم منہج الصادقین کے ۷ جز و تفسیر آیہ کریمہ الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض مین یہ حدیث قدسی نقل کی ہے خیر کم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ترجمہ یعنی بہترین زمانہ زمانہ رسول اللہ کا ہے بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو بعد اوسکے جو زمانہ کہ قریب ہو یعنی زمانہ خلفاء الراشدین و زمانہ تابعین و تبع تابعین کا پنجم سورۂ مائدہ مین ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام ترجمہ یعنی آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین اپنا اور تمام کین مینے اپنی نعمتین تم پر اور راضی ہوا مین تم سے سبب اسلام کے خدا تعالی اس آیت شریف مین امت مرحومہ کی توصیف فرماتا ہے کہ اے مسلمانون مین تمسے بسبب اسلام کے راضی ہون

واقعی تمام صحابہ اسلام پر ثابت قدم و راسخ دم رہو گے یہی معنی آیہ موصوفہ کے نقل از تفسیر عسکری معتبر تفسیر شیعوں میں مرقوم ہیں لے شیعو دیکھو تمہاری ہی کتب مستندہ اور تفسیر معتبر دونے کیسی تصدیق حدیث اہلسنت کی ہوتی ہے غرض ان الائل معقول اسلمہ فریقین سے صاف معلوم ہوگیا کہ تمام اصحاب کرام بلا خصوصیت و رعونت باہم کریمانہ شیر و شکر ملت رکھتے تھے اور ترقی دین و اشاعت اسلام میں دل و جان سے حمایت و اعانت کرتے تھے پس عیان ایمان پر واجب بلکہ فرض ہے کہ حقوق آداب جناب رسالت مآب صلعم کو ضرور ہی ملحوظ رکھیں اور اپنے منہ اور زبان کو کلمات ترک ادب سے محفوظ رکھیں اور جو بدنصیب ازلی کار بندا اس پند دلپسند کا نہوگا وہ بالیقین بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری قطعی جہنمی ہے چنانچہ معتبر تفسیر شیعوں میں جسکو حضرت امام حسن عسکری کی طرف منسوب کرتے ہیں اوس میں وہ روایت اس طرح سے مرقوم ہے

ان اللہ اوحی الی آدم لیفیض تعالیٰ کل واحد منهم من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدهر الی آخرہ وکانوا کفارا لاداهم الی عاقبة محمودة و ایمان باللہ حتی یستحقوا به الجنة وان رجلا من یبغض آل محمد و اصحابه او واحدا منهم یعذب اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاهلکهم اجمعین

ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالیٰ نے آدم کیطرف یہ کہ البتہ محمد و آل محمد و اصحاب محمد کے دوستوں سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا کہ اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالیٰ نے شروع زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہوں تقسیم کریں البتہ اونکو عاقبت نیک ہو اور ایمان کو پہونچاوے تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہو جاویں اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے آل محمد یا اصحاب محمد سے یا ایک سے بھی اون میں سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ اس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی

برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کر ڈالے انتہی دیکھو بموجب روایت حضرت امام حسن عسکری
دوستی و محبت آل و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی برابر رکھنا فرض عین ہے اور دشمنی
اور بغض دونون مین سے ایک کا بھی باعث ہلاکت کا ہے اسلیے امام صاحب موصوف
نے مقام محبت مین او واحد منہم نفر یا بلکہ مقام بغض مین کلمہ واحد منہم کو بڑہایا جب عام
اصحاب رسالت مآب کی نسبت ارشاد رشاد امام ممدوح کا یہ ہے کہ آل و اصحاب مین
سے کسی ایک کی بھی دشمنی نرکھے تو خاص اصحاب بدر بدرجہا مستحق دوستی ہین پس بقول
امام صاحب موصوف دشمن آل محمد و اصحاب محمد کا یقینی دوزخی ہے اور دوست اونکا
قطعی جنتی ہے الحمد اللہ والمنة یہی مذہب ہے اہلسنت والجماعت کا بیت

بہفتاد و دو ملت گردشِ چشمِ تو بیسازد | بیک پیمانہ رنگین کردی یک شہر محفلہا

مجملاً ذکر امامت کا

علماء اسلام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ واسطے انتظام جہان و ہدایت گمراہان
مسلمانون پر امامت مقرر کرنا واجب ہے مگر فرقہ شیعہ اسکے خلاف ہے کہتے ہین کہ بسبب
لطف کے امامت خداوند تعالیٰ پر واجب ہے عقلاً چنانچہ خواجہ نصیر نے تجرید العقائد
کے باب رابع قسم ثانی مین یہ عبارت نقل کی ہے ان الامامة لطف فهو واجب على الله عقلاً
ترجمہ تحقیق امامت لطف ہے اور وہ واجب ہے اللہ پر از روئے عقل کے
اس اعتقاد پر فساد کو شیعون نے اپنے اصول دینی مین داخل کیا ہے اور اصول
دین شیعون کے پانچ ہین اول توحید دوم عدل سوم نبوت چہارم امامت پنجم
قیامت چنانچہ تحفة العوام کے صفحہ ۲ سطر ۱ مین مرقوم ہے لہذا امامت کے
واجب ہونے پر اس آیۂ کریمہ کو سند لاتے ہین ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا
فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثين ترجمہ ارادہ رکھتے ہین ہم یہ کہ احسان کرین

اون لوگون پر جو ضعیف جانے گئے زمین مین اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث بفرض تسلیم آیتہ کریمہ سے صرف لطف الٰہی ثابت ہوتا ہے نہ وجوب امامت اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ مین ہے ان الارض لا یخلو من حجۃ ترجمہ تحقیق زمین امام سے خالی نہین رہتی ہے اور اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد اول مین مرقوم ہے اسی وجہ سے شیعہ معتقد ہین کہ اس وقت کے امام حضرت مہدی ہین جو کہ وہ حاضر مین غائب ہین غرض اس عقیدہ فاسد سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ خلافت خلفاء الراشدین باطل ہے اور اونکا جہاد فی سبیل اللہ بھی لا حاصل ہے اس لیے امامت کو بچند شرائط مشروط کرتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر فاجر جانتے ہین ۔ شرط اول شیعون کے نزدیک امامت اصول دین سے ہے اس لیے اوسکو واجب جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر کہتے ہین جواب حق یہ ہے کہ تمام کتب سماویہ مین امامت کے واجب ہونے کا مطلق اثر نہین ہے اور اگر ہے تو شیعونکو چاہیے کہ ہمکو جملہ کتب سماویہ سے صرف ایک ہی آیت دکھلا دین شرط دوم شیعہ معتقد ہین کہ مومن و مومنہ کو امام کا پہچاننا ضروریات دین سے ہے لیکن جسنے پہچانا اوسکے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوئے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب من عرف امام مین لکھا ہے قال ابو عبد اللہ اعرف امامک فانک اذا عرفتہ لم یضرک ما تقدم ہذا الامر او تاخر ترجمہ فرمایا حضرت امام حسین نے پہچان تو اپنے امام کو پس تحقیق تو نے جسوقت اپنے امام کو پہچانا ہرگز نہ نقصان دینگے تجھکو اگلے گناہ اور جو کچھ کہ پیچھے اوس سے کریگا جواب اس مجہول دعوے شیعون کا بھی کوئی ثبوت کتب سماویہ مین نہین ہے غرض اس فقرہ موضوعہ ابن سبا سے اوسکے مریدون کی صرف یہ ہے کہ خلافت اصحاب ثلثہ کا حق جاننا ضرور نہین ہے بلکہ معاذ اللہ اونکے ساتھ معرفت حاصل کرنا باعث عذاب ہے بخلاف معرفت آئمہ کے کہ مومن پاک جی چاہے جیسے گناہ کرے

مثل کفر و شرک و فسق و فجور وغیرہ کے گروہ ہر حال ہین مستحق ثواب ہے شرط سیوم
یہ کہ امام افضل و معصوم و شجاع و نسل بنی ہاشم سے مثل پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے ہو چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۳ مین مذکور ہے جواب تردید
ان سب دعاوی کی قرآنی آیتون اور شیعون کی روایتون سے ہوتی ہے جواب
افضل ہونے امام کا تمام زمانہ سے یہ ہے کہ امام کے واسطے کوئی ضرور نہین ہے
کہ عند اللہ تمام جہان سے افضل ہو جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے ان اللہ قد بعث لکم
طالوت ملکا ترجمہ تحقیق اللہ نے بھیجا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ دیکھو
طالوت مفترض الطاعت تھے بالاتفاق افضل و معصوم نہ تھے اسلیئے کہ حضرت شمویل
و حضرت داؤد علیہما السلام بھی اوسی زمانہ مین موجود تھے بلکہ ایک ہی کام پر مقرر
تھے بلا شبہ وہ اون سے افضل تھے اور معصوم ہونے کا یہ جواب ہے کہ آدم علیہ السلام
قبل از نبوت خلیفہ و امام تھے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے انی جاعل فی الارض خلیفہ
ترجمہ تحقیق بنایا مین نے زمین مین خلیفہ دیکھو بالاجماع حضرت آدم علیہ السلام
مصدر گناہ ہوے فرمایا خدا تعالیٰ نے وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ ترجمہ اور نافرمانی کی
آدم نے اپنے رب کی پس گمراہ ہوا پھر فرمایا ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ وھدیٰ ترجمہ
پھر قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے پس رجوع کی اوسپر اور ہدایت کی لیکن یہ معاملہ
اوس وقت کا ہے کہ حضرت آدم صرف امام ہی تھے نبی نہ تھے اور قول جناب
امیر کا نہج البلاغت مین یہ ہے لا بد للناس من امیر برّ او فاجر الخ ترجمہ چارہ نہین ہے
آدمیون کو امیر سے نیک ہو یا بد کہ عمل کرے اوسکی حکومت مین مومن اور بہرہ پاوے
اوسمین کافر اور پہونچ جاوے اوس حکومت مین تا زیست اور امن ہووین اوس
حکومت مین راہین اور پکڑا جاوے واسطے ضعیف کے حق قوی سے یا آرام پاوے
نیکبخت بدبخت سے اور راحت پائی جاوے دور کرنے بدبختی سے اور کافی کلینی مین

بروایت صحیحہ مرقوم ہے کہ حضرت امیرؑ نے اپنے یارون سے فرمایا کہ تم لوگ لا تکفوا عنی مقالۃ بحق او مشورۃ بعدل فانی لست من ان اخطی الخ ترجمہ کنارہ نکرو مجھ سے گفتگو کرنے سے ساتھ حق اور سکے اور مشورہ دینے سے ساتھ عدل کے پس تحقیق نہیں ہون مین امن مین اس سے کہ خطا کرون مین ان وجوہات منقولات سے صاف معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اور امام کا معصوم ہونا ضرور نہیں ہے اور صحیفہ کاملہ مین امام سجادؑ سے بروایت صحیحہ مروی ہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن وضعف الیقین وانی اشکو سوء مجاورتہ لی وطاعۃ نفسی لہ ترجمہ تحقیق پکڑ لی ہے شیطان نے باگ میری بدگمانیون اور ضعف یقین مین اور مین فریاد کرتا ہون بدگوئیون اوسکی سے جو کہ میرے ساتھ رکھتا ہے اور مطیع ہونے نفس سے خاص واسطے اوسکے اور شجاعت کی نسبت یہ جواب ہے کہ جب باعتقاد شیعان آئمہ کرامؑ نے اپنی تمام عمر تقیہ مین گذرانی اور ہمیشہ پابند تقیہ کے رہے اور کبھی ایسا موقع نہ پایا کہ اپنے مذہب شیعگی کا اظہار کرتے یا مسائل واجب الاطاعت مثل متعہ دوریہ شریفہ و دخول فی الدبر لطیفہ وتحلیل فرج عفیفہ وغیرہم کو رواج دیتے بلکہ باوجود حصول خلافت کے بھی مطیع اعمال وافعال خلفاء الراشدین المہدیینؓ ہی کے رہے چنانچہ اس امر کی تصدیق کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مصنفہ شریف مرتضی شیعہ سے ہوتی ہے وہو ہذا انکہ حضرت امیرؑ و شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند و در پردہ دین مخالفین گذرانیدہ اند وامن کامل وعدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ اصل امامت ایشان را بلاد کثیرہ واقطار طویلہ مثل شام ومصر ومغرب منکر بودند چہ جائے قبول احکام ایشان الخ دیکھو تمہارا ہی مجتہد صاف صاف لکھتا ہے کہ آئمہؑ نے اپنی عمر کو حالت خوف وخطر مین معاذ اللہ مانند خوار گان رائگان بسر کیا اور کبھی کسی نے اونکے حکم کو کچھ حقیقت نسمجھا پس آئمہؑ خائف کی نسبت کسکو گمان شجاعت کا ہو سکتا ہے بلکہ بقول علامہ حلّی

امام اعظم شیعون کے ڈرپوک آدمی مستحق امامت کا نہین ہوتا ہے الجبان لا یستحق الامامة
حق تو یہ ہے کہ اگر شیعہ اس جبانت سراپا اہانت کا نام تقیہ رکھین تو توبہ توبہ تمام ائمہ
معتقد و پر فساد شیعان پاک کافر اور مرتد اور مشرک اور نامرد سمجھے جاوین ورنہ قضیہ منعکسہ
ہو کہ شجاعت کا نام جبانت رکھا جاوے اور نسل کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ
تمام بنی ہاشم رضہ پر فرض تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم کو اپنا امام بنا لیتے
اسلیئے کہ وہ بعد رسول اللہ ع کے تمام بنی ہاشم رضہ مین مکرم تر تھے اور ہمیشہ اونکی تعظیم و تکریم
رسول اللہ ع کرتے تھے اور نیز آپ اونکی شان مین فرماتے تھے کہ عباس رضہ بمنزلہ پدر منست
پس اس فضل قربت سے تو بمقابلہ حضرت علی ع کے حضرت عباس رضہ زیادہ تر مستحق امامت
تھے بموجب العم اقرب من ابن العم عرفاً و شرعاً ترجمہ چچا قریب تر ہے بیٹے چچا سے
از روئے عرف و شرع کے سوائے اسکے حضرت امام حسن ع اور بھی زیادہ از روئے
نسب بمقابلہ حضرت علی ع کے افضل تھے بنی ہاشم رضہ و معاونان بنی ہاشم رضہ اونہین کو بعد
رسول اللہ صلعم کے امام کر دیتے اگر شیعہ حضرت عباس رضہ و حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کی
نسبت اپنی معتبر کتب سے ثابت کر دین کہ معاذ اللہ یہ دونون صاحب ع موصوف
باعتقاد شیعان خاطی و عاصی تھے اسلیئے امامت کے لائق نہ سمجھے گئے تو اس پر ہم یہ
حجت باصواب لاوین کہ حضرت حسین ع تو ہر حال مین افضل الانساب جہان تھے
پھر کیون نہ امام بنائے گئے تخصیص حضرت علی ع کی امامت پر کیا ہے اگر نسب
ہی پر امامت موقوف ہوتی تو وقت نصب امامت غیر بنی ہاشم کے تمام بنی ہاشم رضہ
مدعی امامت کے ہوتے اور ہرگز ہرگز امامت صدیق اکبر خلیفہ برحق پر بیعت نکرتے
پس بیعت بنی ہاشم رضہ کی واسطے غیر بنی ہاشم کے تردید دعوے نسل بے اصل مدعیان
کے کرتی ہے **شرط چہارم** کہ شیعہ معتقد ہین جہاد عند اللہ و عند الرسول ع خاصہ
ائمہ اثنا عشرہ کا ہے سوائے انکے اگر اور کوئی دعوی امامت کرے یا خروج کرے

تلوار نکالکر کفار اشرار پر وہ ملعون و کافر ہے غرض اس افترا سے شیعوں کی فقط یہ ہے کہ
جہاد و فتوحات خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کا معاذ اللہ بالکل باطل ہے اور اونکی امامت بھی تو یہ تو بے
لااصل ہے جواب اس غدر کا یہ ہے کہ بموجب اس اصول حضرات شیعہ کے
اکثر اولاد آئمہ علیہم السلام سزاوار لعنت و ملامت کی ٹھہرتی ہے کیونکہ اولاد آئمہ میں بہتیرون نے
دعوی امامت کا کیا ہے چنانچہ دو ایک مقام مناسب پر انشاء اللہ تعالی معتبر کتب
شیعہ سے بیان کیا جائیگا اب سنیے صحیح اثبات اس بات کا کہ اکثر اولاد آئمہ باعتقاد
شیعیان ملعون و کافر ٹھہری چنانچہ اصول کافی کلینی کی کتاب الحجۃ میں ادعاء امامت
میں ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ امام نہو تو اوسکا کالا ہوگا منہ قیامت
کے دن اگرچہ سید علوی اور اولاد علی ابن ابیطالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے
پس بموجب اس روایت کے امت ابن سبا پر فرض ہوا کہ جن صاحبون نے
اولاد دوازدہ آئمہ سے دعوی امامت کیا ہے اون پر بموجب اپنے فرض مذہبی
کے ضرور ہے تبرا کیا کرین کیونکہ اس سے بڑھکر انکے نزدیک کوئی عبادت نہین
ہے غرض اس دعوی سے اہل جبن کی صرف یہ ہے کہ اسی بہانہ سے مومنین
اپنی جان عزیز کو آتش جانگاہ جہاد سے بچاوین گو نامرد ہی کیون نہ کہلاوین
اسلیے جہاد کو مخصوص دوازدہ آئمہ کرتے ہین اور اونکی اولاد مین سے جس کسی نے
دعوی امامت کیا معاذ اللہ اونکو ملعون و کافر کہتے ہین شرط پنجم یہ کہ شیعہ امامت
کو اصول دین اور منصوص اللہ کی طرف سے جانتے ہین اور اوسکے منکر کو کافر
کہتے ہین جواب اس افترا کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمام کتب سماویہ مین کسی
مقام پر امامت کو منصوص من اللہ و اصول دین سے نہین فرمایا ہے بلکہ اس
بارے مین جسقدر آیات نازل ہوئی ہین اون سے حسب عقیدہ اہل حق کے
یہی مطلب مفہوم ہوتا ہے کہ امت پر واجب ہے کہ ایسے شخص کو جو محتاط صغیرہ

وکبیرہ کا ہوا امام مقرر کرے تاکہ لوگوں کو خلاف شرع نہونے دے اگر وہ شخص عدالت کریگا
عادل کہلائیگا ورنہ ظالم اس مین کوئی قصور اہل نصب کی جانب نہوگا چنانچہ بعض
فرقے بنی آدم کے حق مین خدا تعالی فرماتا ہے اول آیت شریف ونجعلهم آئمة
و نجعلهم الوارثين ترجمہ اور کرین ہم اونکو امام اور کرین ہم اونکو وارث
دوم آیت وجعلكم ملوكا واتكم ما لم يؤت احدا من العالمين ترجمہ اور کیا تمکو
بادشاہ اور دین تمکو وہ چیزین کہ نہین دیا گیا کوئی جہان والون مین سے سوم آیت
هو الذي جعلكم خلائف في الارض ترجمہ اور وہ شخص ہے کہ بنایا تمکو خلیفہ
بیچ زمین کے دیکھو ان آیات بینات سے صاف معلوم ہوگیا کہ امامت منصوص من اللہ
واصول دین سے نہین اگر ہوتی تو کہین نہ کہین کتب سماویہ مین اسکا ذکر ضرور ہی
ہوتا اگر شیعہ اپنے دعوے مین سچے ہین تو ہمکو کتب سماویہ سے ثابت کرکے دکھادین اگر
کہین کتب شیعہ مین اسکا بہت کچہ ثبوت موجود ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ کتب
شیعہ مین تو آئمہ کو معاذ اللہ خدا و رسول سے بھی بڑہکر لکھا ہے تو کیونکر اہل ایمان اوس
عتقاد لغو کو مان سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ معنی امام اور بادشاہ اور خلیفہ کے یہی ہین کہ
جب خدا تعالی عز اسمہ کسی کو اپنے بندون مین سے اس مرتبہ اعلی پر پہونچاتا ہے
تو اپنی مشیت و حکمت ازلی سے آدمیون کے دلون مین ڈالدیتا ہے کہ فلانیکو
اس منصب پر مقرر کرو پس بموجب القاء ربانی کے آدمی مصلحت وقت دیکھکر
جسپر اکثر کی رائے اتفاق کرے اوسکو اپنا سردار بناتے ہین جیسا کہ نہج البلاغت
مین قول جناب امیر المومنین کا ہے من انما بالشوری والبیعة من المهاجرين
والانصا کما سبق خلفاء ترجمہ فرمایا جناب امیر المومنین نے کہ وہ شخص بالتحقیق امام
شوری ہے اور اوسکی بیعت مہاجرین و انصار نے کی جیسی سبقت کی خلفا نے
یعنی صحابہ ثلثہ نے دیکھو اگر امامت شوری نہین ہوتی تو جناب امیر کبھی تصدیق نفرماتے

غرض اس جہل مرکب مفتریون کی یہ ہے کہ نعوذ باللہ خلافت حقہ خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم باطل ہے
اور سعادۃ اللہ انکو خلیفہ جاننا لا اصل ہے شرط ششم یہ کہ شیعہ معتقد ہین کہ آئمہ علیہم السلام
کو علم ما کان و ما یکون کا ہوتا ہے چنانچہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب علی میں مرقوم ہے
جواب حالانکہ اسی کتاب کے باب نادر مین بسند صحیح مرقوم ہے کہ علم غیب کا مخصوص
بذات الٰہی عالم الغیب مطلق کے ہے جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنی شان مین عالم الغیب
والشہادۃ والعلم عند اللہ غرض اس تمہید بے اصل سے مفتریون کی خلافت حقہ خلفاء
راشدین مین بٹا لگانا ہے شرط ہفتم یہ کہ شیعہ مجبوری تمام طوعاً و کرہاً
حضرت خاتم النبیین صلعم کو ہمرتبہ آئمہ علیہم السلام کے جانتے ہین مگر معراج و کلمہ شہادت مین شریک
کہتے ہین اور دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل چنانچہ حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۵ مین
یہ عبارت ہے کہ اکثر علماء شیعہ را اعتقاد آنست کہ حضرت امیر و سائر آئمہ علیہم السلام
افضل اند از سائر پیغمبران الخ اور اس بارہ مین بہت سی احادیث متواترہ آئمہ معصومین سے
نقل کرتے ہین خلاصۃ المنہج ۲۳ پارہ سورہ والصافات مین تفسیر آیۃ کریمہ
وان من شیعتہ لابراہیم کی یون مرقوم ہے کہ بدرستیکہ پیروان نوح ع ابراہیم خلیل است
پھر آگے اس سے لکھا ہے کہ ابراہیم ع گفت خداوندا مرا از شیعیان علی ع ابن ابیطالب
گردان حق تعالیٰ دعاء او را اجابت فرمود و او را داخل شیعیان امیر المومنین ع گردانید
و رسول خود را ازان خبر داد باین آیۃ کریمہ الخ حالانکہ نسق عبارت کلام الٰہی سے صاف
ظاہر ہے کہ آیۃ موصوفہ فضائل مین نوح ع کے ہے اس سے کچھ بھی علاقہ حضرت
امیر ع کو نہین ہے اور کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الآئمہ مین بعبارت مطول
مرقوم ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ آئمہ ع افضل ہین تمام انبیاء سے بعد خاتم المرسلین
کے اس وجہ سے کہ مرتبہ آئمہ ع کا بحیثیت ولایت مرتبہ انبیاء ع سے افضل ہے الخ
اہتمام اس موضوعات ابن سبا کا صرف اس وجہ سے ہے کہ کہین آئمہ پر فضیلت

حضرت شیخین کی ثابت نہو جاوے کیونکہ رسول مقبول نے قول حضرت شیخین کو قول
انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی ہے چنانچہ منہج الصادقین ۱۰ پارہ سورۂ انفال مین تفسیر آیۃ کریمہ
ان یکن منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین کی یہ لکھی ہے
قال رسول اللہ مثلک یا ابابکر مثل ابراہیم اذ قال فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک
غفور الرحیم ومثلک یا عمر مثل نوح اذ قال رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اے
ابوبکر کہاوت تیری کہاوت ابراہیمؑ کی ہے جبکہ انہون نے کہا کہ جسنے تابعداری کی میری پس
تحقیق وہ میرے گروہ سے ہے اور جسنے نافرمانی کی میری پس تو بخشنے والا ہے مہربان اور
اے عمر کہاوت تیری کہاوت نوحؑ کی ہے جبکہ کہا اے پروردگار نہ چھوڑ تو زمین پر ایک
کافر بسنے والا شیعون نے جو اپنی مستند و معتمد تفسیر مین یہ صحیح حدیث لکھی ہوئی دیکھی
جی چھوٹ گئے فوراً بموجب یوسوس فی صدور الناس کے روایات موضوعہ کی بابت
مصنوعہ کو تجدیداً تیار کرکے اپنی معتبر کتب مین درج کرلیا تاکہ اہل سنت کے ہاتھ
دستاویز نہ لگجائے کہ وہ شیعون پر حجت معقول لاوین اس لیے بنظر پیش بندی
روایات مذکورہ بالا کو وضع کیا کہ اہلسنت تو بعد خاتم المرسلینؐ کے علی الترتیب خلفاء
اربعہ کو خلیفہ برحق جانتے ہین مگر شیعہ آئمہ اثنا عشرہ کو ہمرتبہ خاتم المرسلینؐ بلکہ افضل
تمام فرشتون اور انبیاء اللہ سے جانتے ہین جواب ہم اس اعتقاد فاسد کی بھی تردید
شیعون کی ہی معتبر کتب سے کرتے ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب التوحید باب
الکون والمکان مین امام جعفر صادقؑ سے بسند صحیح مروی ہے قال امیر المومنین
انما انا عبد من عبد الرسول ترجمہ فرمایا امیر المومنینؑ نے کہ بالتحقیق مین غلامان رسولؐ
سے ایک غلام ہون پس بنظر انصاف مرتبہ غلام کا ہرگز برابر مرتبہ شاہ وجہان
کے نہین ہوسکتا ہے اور نیز قول جناب امیرؑ کا نہج البلاغت من کلام للخوارج
مین اس طرح سے مرقوم ہے سیہلک فی صنفان محب مفرط تذہب بہ الی غیر الحق

ومبغض مفرط تذهب به البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حالا النمط الاوسط ترجمہ حضرت امیرؑ نے
فرمایا کہ دو گروہ میرے لیئے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ زیادتی کرے میری محبت مین اوس
حد تک کہ محبت میری اوسکو ناحق کی طرف کھینچے دوسرا وہ کہ کمی کرے میری محبت مین
اوس حد تک کہ کمی محبت میری کی اوسکو کھینچے طرف ناحق کے بلکہ بہترین آدمیونکا
وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو الحمد للہ یہی مذہب ہے اہل سنت والجماعت کا

شرط ہفتم اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت خیر البشرؐ معصوم مطلق اور
تمام مخلوقات سے افضل ہین بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر حق یہ ہے کہ
آنحضرتؐ کا مثال عالم مثال مین بہی پیدا نہین ہے اور آپکا نظیر بہی عالم خیال مین ہویدا
نہین ہے وصلوا علیه وسلموا تسلیما ورفعنا لک ذکرک ولولاک لما خلقت الافلاک
بہی آپہی کی شان مین وارد ہے بلا شرکت غیری اس لیئے اہل سنت
آپکے قول کو حدیث اور فعل کو سنت جانتے ہین مگر شیعہ برعکس حکم الٰہی کے آئمہؑ کو
عصمت و علم و معجزات و معراج وغیرہ مین شریک جانتے ہین اور قول رسول خدا
کو حدیث اور فعل آئمہؑ کو سنت کہتے ہین اور آئمہؑ کے اوپر صلواۃ اور تسلیمات بہیجتے ہین
اور کچہہ بہی فضیلت رسول الثقلینؐ کی معاذ اللہ آئمہؑ پر نہین رکہتے جواب فریقین
سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ نے جو کچہہ کہ فیض پایا وہ سب طفیل تعلیم و ترتیب و تفہیم
و صحبت حضرت رسولؐ خدا سے اور از طفولیت و الصبی سے پایا تا بدیگران چہ رسد چنانچہ
نہج البلاغت کے سن کلامہ علیہ السلام مین یہ قول جناب امیرؑ کا منقول ہے فقال لہ
بعض اصحابہ لقد اعطیت یا امیر المومنین علم الغیب فضحک وقال للرجل وکان کلبیا یا
اخا کلب لیس ہو بعلم الغیب وانما ہو تعلم من ذی علم علمہ ما لم تعلم وانما علم الغیب
علم الساعة وما عددہ اللہ سبحانہ ترجمہ پس کہا امیر المومنینؑ کو بعض اصحاب اونکے
نے کہ تمکو علم غیب عطا ہوا ہے پس ہنسے جناب امیرؑ اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ ہمین

اوسکو علم غیب کا مگر وہ علم ہے کہ اوسکو سیکھا ہے مین نے صاحب علم سے جسنے ہمکو تعلیم
کیا ہے اوس چیز پر کہ اوسکی خبر نہ رکہتے تہے اور علم غیب علم قیامت کا ہے اور اوس
چیز کو خدا تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کے واسطے مخصوص کیا ہے دیکہو جناب امیرؑ نے
مثل دیگر صحابہؓ رضی اللہ عنہم کے رسولؐ کریم ہی کی بدولت تعلیم پائی تو پہر علم غیب
کہان رہا اور کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین پند و نصائح تعلیم فرمانا
رسولؐ اللہ کا جناب کو مذکور ہے دیکہو اس صورت مین بہی علم غیب نسبت جناب امیرؑ
کے تصور نہین کیا جاتا ہے اور اسی کتاب کے آخر کتاب الطلاق مین معاذ اللہ آداب
جماع رسولؐ اللہ کا جناب امیرؑ کو تعلیم کرنا اور اوسکی اونچ نیچ اور الٹ پلٹ استغفر اللہ
سعہ ترکیب صحبت حرف بحرف اپنے داماد کو سمجہانا جسکے مضمون کو ہم بسبب شرم اہل
حیا کے اپنے رسالہ تہذیب مین داخل نہین کرتے ہین جسکا جی چاہے وہ تحفۃ العوام
معتبر کتاب شیعہ کے صفحہ ۱۱۰ سے تا ختم کتاب نثر و نظم کہ اوس طول فواحش کا تہوڑا اسا اجمال
ہے بنظر عبرت ملاحظہ کرے یہ اردو رسالہ شیعون کا ہر جگہہ پہونچ سکتا ہے اہل سنت
کی تمام کتب مین ایسی عبارت پر حقارت کا مطلق اثر نہین ہے کہ معاذ اللہ حضرت
رسولؐ خدا نے قواعد عیاشی حضرت عثمانؓ ذی النورین یا حضرت علیؑ کو تعلیم فرمائے
ہون دیکہو ان وجوہات مسلمہ شیعہ سے صاف معلوم ہوگیا کہ ہرگز ہرگز جناب امیرؑ کو
علم غیب نہ تہا اور صاحب کیونکر اس اعتقاد پر فساد کا گمان ہو سکتا ہے کہ عالم الغیب نے
تو اپنے خاتم رسل کی شان مین وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی صاف صاف
فرما دیا کہ اے بندو میرے جو کچہہ میرا رسولؐ کلام تم سے کرتا ہے وہ از روئے وحی
ہے نہ اوسکی طرف سے تمکو چاہیئے کہ تم ایمان لاؤ اس بات پر کہ ہمارے رسولؐ کو
علم غیب مطلق نہین ہے بلکہ عالم الغیب والشہادۃ خاص ہم ہین پس بموجب حکم
عالم الغیوب کے بہی آئمہ غیب دان نہ ٹہہرے اگر علم لدنی سے جسکے معنی وہ علم ہے

جو کسی کو بغیر کوشش کے حق تعالے اپنے نزدیک سے عطا فرماتا ہے یا بدون تعلیم و تدبر
کے اوسکی طبیعت یا ذہن مین ڈالدے اس مین تخصیص آئمہ کی کیا ہے یہ فضل خدا
کا عام ہے جسپر چاہے فرماوے جیسا کہ قرآن پاک مین ہے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
ترجمہ یہ فضل اللہ کا ہے جسپر چاہے کرے شرط ششم حق الیقین مین [illegible] ہے کہ
جسوقت امام مہدی پیدا ہوے امام حسن عسکری اونکے باپ کو [illegible] امام مہدی نے
کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور قرآن پڑہا آدمی اس واقعہ عجیبہ [illegible] کو دیکھکر
ڈرگئے اور کہنے لگے کہ یہ کون بشر ہے اوسدم امام حسن عسکری نے فرمایا کہ ہم آئمہ کی
اولاد اسیطرح پیدا ہوتی ہے اور چہلنے لوٹنے [illegible] سے خوارق [illegible]
لگتی ہے تعجب کیون کرتے ہو اور کتاب علل الشرائع مین ہے کہ امام مہدی نے بچپن ہی
مین دعوے امامت کیا تھا مگر بسبب خوف جان کے سرداب سرمن راے مین غائب
ہوگئے اور حق الیقین مین ہے کہ سن شریف جناب کا وقت امامت بنابر قول
اول قریب پانچ برس وبنابر قول دوم چہار برس بنابر قول سوم دو برس کا تھا
پیدا ہوتے ہی آپنے ایسے معجزے وخوارق دکہلائے کہ لوگون کے ہوش اوڑ گئے
اور اوس حضرت کو دو غیبت تہے صغری وکبری اور غیبت صغری مین حضرت ایک جماعت
سفیر ونواب کی رکہتے تہے اور آدمی عرضیان دیتے تہے اور مسائل پوچہتے تہے جواب
بخط شریف باہر آتا تھا الخ اسیطرح سے حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۸ و ۹ مین ہے کہ
امام مہدی کے واسطے دو غیبت ہین صغری وکبری جواب غرض اس موضوعات دور از قیاس
سے صرف اہل فساد کی یہ ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہین ہے پس خلافت اور
بادشاہت جو شروع اسلام سے قائم ہوتی چلی آئی ہین تا قیام قیامت بے سود ہین
اسی بنا پر شیعہ اولی الامر کے معنی سے مراد صاحب زمان لیتے ہین افسوس بیچارے
شیعون کی انتظار کرتے کرتے آنکہین پتہرا گئین اور ہاے مہدی ہاے مہدی کہتے کہتے

آوازین پڑگئین کہ کروڑون اسی انتظار مین واویلا وامصیبتا کرکے مر گئے اور لاکھون اسی خیال
محال مین واحسرتا والہفا کہتے ہوسے مرتے چلے جاتے ہین مگر جناب صاحب زمان کو
ذرہ برابر بھی اپنے منتظرون مظلومون پر کہ جور و تعدی ناصبیون سے کیسے کیسے ظلم و ستم
اوٹھا رہے ہین رحم نہین آتا ہے اور باوجود علم کثرت معاونان شیعیان ایران و لکھنؤ وغیرہ
کے پھر بھی آپ سرداب سے نہ آج نکلتے ہین نہ کل کہین سرداب کے دروازہ پر مکڑی نے
جالا تو نہین پوردیا جسمین اولجھکر مجبور ہو گئے ہون یا قاصد صبا نے چپکے سے جاکے
آپکے کان مین پھونک دیا ہو کہ ابھی شیعون کے سنی بہت زیادہ ہین شاید یہ خبر وحشت اثر
سنکر سرداب کے کونے مین سر دبا کر بیٹھ رہے ہون یا خواب خرگوش نے ایسے کان
چھپکا ہین کہ باوصف واویلا و استغاثون شیعون کے آپ غفلت سے اوٹھ نہین سکتے ہین
نہ اب کسی کی عرضی لیتے ہین اور نہ کسی کے مسئلہ کا جواب دیتے ہین اگر ہماری رائے
مانین تو شیعہ تمام روئے زمین کے سرمن راے مین ہو چکر چارون طرف شہر کو رکے
سرنگین لگاوین جہان کہین اپنے مطلوب کو پاوین قدمون پر گر پڑین اور کہین کہ آپکے
طالب تو کمرین باندھے مستعد ہو کر آموجود ہوئے اب آپ بھی جہاد کی تیاری کیجیے
اور ذوالفقار اپنے دادا کی جسنے جبرئیلؑ کے پر کاٹے ہین ہاتھہ مین لیجیے اور ہمکو اجازت
میدان کی دیجیے دیکھیے تو ہم کیسے جوہر دکھلاتے ہین ایک دفعہ تو قسم حضرت عباسؑ
علم بردار کی سنیون کے چھکے چھوڑا دینگے بلکہ اونکا اور اونکے علما کا نام و نشان تمام
روئے زمین سے مٹا دینگے پھر آگے جو چاہے سو ہو شاید اس ہمت بلند ہانے سے امام صاحب
مردے بنکر میدان مین نکل کھڑے ہون طریق دوسرا متصور نہین ہے غرض
اس عقیدہ کو نداکے موضوع کرنے سے صرف طائفہ ابن سبا کی یہ ہے کہ بعد رسالت
پناہ کے زمانہ خروج امام مہدی تک جو کچھ کہ خلافت و امامت و جہاد و غنیمت سے
اہل سنت و الجماعت کو حاصل ہوا وہ سب معاذ اللہ فعل عبث ہے شرط ظلم

اے شیعو قسم ہے تمکو اپنی ہٹ دہرمی کی ایکدم تعصب کو بالائے طاق رکھکر
زنگ آلودہ دل مین بنظر انصاف غور تو کرو کہ جناب امیرؑ کس وجہ سے سزاوار امامت تھے
آیا بسبب الوہیت یا کثرت ظہور خوارق عادت یا رکھنے قدم پر شانہ رسول اللہ
رحمت یا معصومیت یا لیٹنے بستر رسول صلعم اللہ پر شب ہجرت یا شرکت
قرابت یا صدور کرامت یا نسبی فضیلت یا پیدا ہونے خانہ کعبہ سے یا برکت سے
مستحق امامت تھے یا اور کوئی دعوے ہے تو اوسکو بھی ظاہر کر دیجیے ہم انشاءاللہ تعالی
اوسکا بھی جواب دندان شکن تحریر کرینگے اب سنیے اپنے کلام کا جواب اگر
کہین کہ بسبب الوہیت کے جناب امیرؑ مستحق امامت تھے تو یہ عقیدہ
عقیدہ یہود و نصارا کے ہے اس عقیدہ فاسدہ کی تردید تمام کلام الہی مین موجود ہے
مثل سبحانہ وتعالی عما یشرکون شیعون کو چاہیے کہ کسی اہل سنت سے صرف معنی سورہ
اخلاص کے دریافت کر لین اگر سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون اگر کہین کہ بسبب ظہور خوارق
عادت کے حقدار امامت تھے جب بنائے کار اس دعوی کا خوارق ہی پر موقوف ہے تو اکثر
خوارق جوگیون اور اتیتیون اور حکماء یونان اور اہل طلسم وغیرہ سے بھی سرزد ہوتے
ہین چاہیے کہ وہ بھی نعوذ باللہ اس فضیلت کے مستحق سمجھے جاوین اگر کہین کہ حضرت
علیؑ نے دوش اقدس رسول صلعم اللہ پر اپنا قدم رکھا اس سبب سے لائق امامت تھے
تو حضرت صدیق اکبرؓ نے بار نبوت چند کوس تک واسطے رفع تکان اور نہ ظاہر ہونے
قدم کے نشان کے اپنی پشت پر اوٹھایا جسکی تصدیق آیندہ حملہ حیدری و تاریخ
شیعون سے ہوگی پس حضرت صدیق اکبر زیادہ سزاوار امامت ہوئے اگر کہین کہ
معصومیت کی وجہ سے امامت کے مستحق تھے تو قول جناب امیرؑ کا صحیفہ کاملہ مین
یون مرقوم ہے قد ملک الشیطان عنانی فی سوء الظن و ضعف الیقین انی اشکو سوء
مجاورته وطاعته نفسی له دیکھو نفس اور شیطان کا غالب ہونا دونون منافی

حضرت جناب موصوف کی ہین اگر کہین کہ بسبب جان فدائی شب ہجرت کے امامت
کے لائق تھے تو اس سے بڑھکر صدیق اکبر نے یہ کام کیا کہ اپنی جان و مال و اہل و عیال
قطعاً دست بردار ہو کر بے خوف و خطر حضرت خیر البشر صلعم کے ہمراہ ہو لیے اور جو جو مصائب
و مناقب کہ اثناے راہ و غار مین گذرے وہ کتب طرفین سے ثابت ہین اس صورت
مین بھی مستحق امامت حضرت صدیق اکبر ہی ٹھہرے اگر کہین کہ جناب امیر
نور نبوت مین شریک تھے بموجب حدیث موضوعہ شیعیان کنت انا و علی ابن ابیطالب
بین یدی اللہ تو اسکے مقابل مین حدیث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کی یون مروی ہے
کنت انا و ابابکر و عمر و عثمان و علی بین یدی اللہ قبل ان یخلق آدم بالف عام پس اس حدیث
صحیح سے بھی علی الترتیب امامت ثابت ہوئی چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اگر کہین کہ
بسبب قریبی قرابت کے قابل امامت تھے تو حضرت عثمان ذی النورین زیادہ تر لائق
تھے اسلیے کہ رسول اللہ کی دو صاحبزادیان آپکے نکاح مین آئی تھین اگر کہین کہ بسبب
صدور کرامات کے امامت کی فضیلت رکھتے تھے تو بالاتفاق صدور کرامات کا حضرت
امام مہدی سے بکثرت ہوگا پس صدور کرامات حضرت امام مہدی کا باعث تفضیل
آبا و اجداد و امجاد پر غیر ممکن ہے اگر کہین کہ جناب امیر نسب مین افضل ہین اس سے امامت
کے لیے اولی سمجھے گئے تو حضرت عباس عم رسول اللہ بدرجہا لائق تھے بموجب
العم اقرب من ابن العم عرفاً و شرعاً سوا اسکے حضرت حسنین اور بھی زیادہ جناب
امیر سے از روئے نسب کے افضل تھے پھر کیون نہ امامت کے لائق تصور کیے گئے
اگر کہین کہ جناب امیر کعبہ شریف مین پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے امامت کے لیے
خاص کیے گئے پس حکیم ابن حزام بن خویلد بھتیجے حضرت خدیجۃ الکبری کی بھی
تو خانہ کعبہ مین پیدا ہوئے تھے لائق تھا کہ وہ بھی امامت پر مقرر کیے جاتے اب
مریدان ابن سبا کو چاہیے کہ جناب امامت دستگاہ کے امام بلافصل ہونے کی

کوئی تازہ بتازہ نو بنو ولیلی قوی پیش کرین مہیت عشق چہ آسان نمود آہ چہ دشوار بود
ہجر چہ دشوار بود یار چہ آسان گرفت ٭ انشاء اللہ تعالیٰ اوسکے جواب باصواب مین کمی
نکی جاویگی بلکہ بہت جلد اہتمام اس کام نیک کا کیا جاویگا ع رسانیدن امر حق طاعت ست
ہم تو دیکھین کہ آپ کتنا او سکتے ہین ع تا من قلم انداز م و گیرید قلم را ٭ اب سنیے گوش
ہوش سے کہ کارگذاریان حضرات صحابہ ثلثہ کی تواریخ فریقین سے بطریق اختصار کے
کہ اونھون نے حمایت و اعانت رسول احمد مین کیا کیا کام کیا اور اپنے
زمانہ خلافت مین کیا نام کیا بعد اوس کے آئمہ اثنا عشری کا حال
بھی علی الترتیب بے کم و کاست معتبر تواریخون سے قلمبند کیا جاویگا واللہ المستعان

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

ذکر خلیفہ اول

اصلی اسم شریف حضرت صدیق اکبر کا عبد اللہ ہے اور کنیت ابو بکر لقب مشہور صدیق ہے
پیدا ہوئے مکہ معظمہ مین قوم قریش قبیلہ بنی تمیم نسب آپکی نسب رسول اللہ سے پشت مرہ
بن کعب مین ملتی ہے بایں سلسلہ ابو بکر بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تمیم
بن مرہ بن کعب دو برس چند ماہ بعد ولادت رسول اللہ سے پیدا ہوئے اور پندرہ برس
کی عمر سے بصدق ارادت رفاقت اور مصاحبت آنحضرت مین مستعد و ممتاز تھے
حضر مین ہمدم سفر مین ہمقدم آپکے چال و چلن کا وہ حال تھا کہ کبھی ایام جاہلیت مین بھی
مرتکب ملاہی و مناہی مثل میخواری و زناکاری و ظلم و خیانت و دروغگوئی و عہد شکنی
و بیحیائی و عیب جوئی وغیرہ کی نہوئی تھی اگرچہ یہ سب منہیات قریش مین بکثرت
شایع و رائج تھین اعبادت اصنام سے نہایت بیزار تھے پکے موحد نیکو کار رہے سب سے پہلے
رسول اللہ پر ایمان لائے اور بہت سے عظمائے قریش کو ترغیب لائی چنانچہ جماعت کثیر
آپکی ہدایت او دلالت سے مشرف باسلام ہوئی سب سے پہلے آپنے نہایت شجاعت اور

حسن عقیدت سے کہ معظمہ مین مسجد بنائی پھر اوس مین باعلان تمام تلاوت کلام الٰہی کی نیز
بجائی حمایت دین و اشاعت اسلام و اعانت خیر الاناس مین اس درجہ کوشش کی کہ امکان
بشر سے دور ہے سارا مال و منال محبت رسول مقبول مین لٹا دیا حتی کہ نوبت بہ فقر و فاقہ
پہونچی ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند پ جب کفار مکہ نے رسول اللہ کو بہت ہی ستایا
بلکہ قتل کا مصمم ارادہ کیا آپنے بمعیت سرور عالم کی مدینہ منورہ کو ہجرت کی اور جو جو مصائب اور
تکالیف آپکو اثناء راہ مین پیش ہوئے کتب فریقین مین مشرح مرقوم ہین مانند غار حرا مین مار
خونخوار کا کاٹنا اور واسطے رفع تکان سفر حضرت کو چند کوس پشت پر سوار کر کے لیجانا وغیرہ
اس مقام پر ایک امر تنقیح طلب ہے وہ یہ ہے کہ شیعہ فخریہ کہتے ہین کہ حضرت علی نے نبی صلعم
کے دوش مبارک پر قدم رکھا ہے قصہ ایجاد بندہ شیعون کا یہ ہے کہتے ہین کہ جب مکہ معظمہ
فتح ہوا حضرت رسول خدا اندر کعبہ مقدسہ کے جاکے تمام اصنام کفار اشرار کے توڑ ڈالے مگر چند بت
جو اونچے طاقون مین رکھے تھے باقی رہگئے تب حضرت نے فرمایا کہ اے علی تم میرے دوش
پر چڑھکر طاقون کے بتون کو توڑ ڈالو جناب امیر نے عرض کی کہ مجھسے ایسی بے ادبی نہوگی
اوس وقت حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اے علی تم سے بار نبوت ہرگز ہرگز نہ اوٹھ
سکیگا لیکن مجبوری جناب امیر نے دوش اقدس سرور عالم پر چڑھکر طاقون کے بتونکو
توڑ کے نیچے ڈالا اب یہان سے قیاس کیجائے فضیلت حضرت صدیق اکبر کی کہ اوس
بار مشکل کو جسکو حضرت علی کل غالب نہ اوٹھا سکے کیسی آسانی سے چند کوس تک اوٹھایا
چنانچہ تصدیق اسکی حملہ حیدری معتبر تاریخ شیعون مین موجود ہے **ابیات**

چو رفتند چندین براهان دشت	قدوم فلک سائے مجروح گشت
ابوبکر انگه بدوشش گرفت	ولے زین حدیث ست جائے شگفت
که در کس چنان قوت آمد پدید	که بار نبوت تواند کشید

آپکی راے بھی اکثر پیغمبر خدا کی راے کے موافق ہوا کرتی تھی اسلیے کہ سعادت فہمی مین آپکی فکر بلند خوب ہی لڑا کرتی تھی حالت علالت مین رسول اکرم نے آپ ہی کو امام المسلمین بنایا اور خود بھی امام الہدی نے آپکے پیچھے نماز ادا کی حدیث اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر ترجمہ پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابوبکر یا عمر کو حدیث لا ینبغی لقوم ان امام غیرہ ترجمہ نہین لائق کوئی قوم مین سوائے اوسکے (یعنی ابوبکر کے) کہ امام ہو چنانچہ اسی حجت ساطعہ پر مہاجرین و انصار نے آپکو خلیفہ بنایا اور تمام حل و عقد کا بار خلافت نے آپہی کی راے جہان آرا پر قرار پایا حق یہ ہے کہ آپنے اپنے زمانہ خلافت مین وہ وہ کار نمایان کیے کہ باید و شاید کثرت سے مرتدین عرب مثل مسیلمہ کذاب اسود عنسی و طلیحہ وغیرہ کو تہ تیغ فرمایا اور بہت سے مانعین زکواۃ کا بار سر دوش ہستی سے گرایا اور اون ہفت گروہون کا جو آپ ہی کے زمانہ خلافت سراپا عدالت مین مرتد ہوگئے تھے قتل عام کیا اور بقیۃ السیف کو داخل سلام کیا وہ یہ ہین اول بنو فزارہ قوم عیینہ بن حصن دوم غطفان قوم قرہ بن سلمہ سوم بنو سلیم قوم شوم ابن عبد یالیل چہارم بنو یربوع قوم مالک بن نویرہ پنجم یعنی بنو تمیم قوم سجاح بنت المنذر متنبئہ زوجہ مسیلمہ کذاب ششم بنو کندہ قوم اشعث بن قیس کندی ہفتم بنو بکر بمقام بحرین مین سوائے انکے بزور شمشیر لاکھون کفار اشرار کو مسلمان کیا اور افواج کثیرہ مؤمنین جان نثار کی جانب روم و فارس کے تعین فرماکے لاکھون سے جزیہ لیا بہت سے ملکو نپر فتح پائی چنانچہ ہر ملک سے بیشمار غنیمت ہاتھ آئی آپنے کبھی خلاف سنت رسول اللہ کوئی کام نہ کیا اگر پانی بھی پیا تو بحکم شریعت پیاسے

چنان حکمت و معرفت کار بست	کہ در امر و نہیش درونے نخست

قصہ فدک

صحیح قصہ صرف اس قدر ہے جو کتب معتبرہ اہل سنت سے لکھا جاتا ہے۔ فدک ایک موضع ہے

نصیر میں وہ بغیر جدال قتال کے دار الاسلام ہوا اوسمین کچھہ درخت خرمے کے تھے اوسکو
باغ فدک کہتے ہین رسول مقبول نے موضع اور باغ کی آمدنی کو واسطے مصارف اپنے
اہل و عیال کے مقرر فرمایا تھا ہمیشہ حضرت صلعم اوسکے محاصل کو بموجب آیت ذوی القربی
و الیتامی و المساکین و ابن السبیل کے اپنے اعزا و اقربا پر صرف کرتے اور جو کچھ بچتا
اوسکو یتیموں و محتاجوں اور مسافروں کو ایثار فرماتے تھے جب حضرت رسالت
پناہ نے دنیا سے رحلت فرمائی اور حضرت صدیق اکبر مسند آرائے خلافت ہوئے
حضرت خاتون قیامت نے اپنے دولت خانہ ملائک آستانہ پر حضرت صدیق اکبر
کو طلب فرما کے درخواست فدک کی اگرچہ اور ورثا بھی فدک کے موجود تھے
اور ابھی تک کسینے اونھوں میں سے مطالبہ بھی نہین کیا تھا لہذا نائب رسول نے یہ حدیث
شریف جواب مین پیش کی قال قال رسول اللہ صلعم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ
ترجمہ کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے ہمارا کوئی وارث نہین اور جو کچھ چھوڑین ہم صدقہ
ہے یہ جواب سنکر حضرت زہرا کو بہ مقتضائے بشریت کسیقدر ملال ہوا اور پھر کبھی اپنے
دعوی وراثت نہ کیا حضرت صدیق اکبر نے دوسری مرتبہ حضرت سیدۃ النساء کے حضور
مین حاضر ہو کے اور حضرت شیر خدا کو درمیان مین دیکے معذرت کی اور حقیقت حال کہ
موافق حکم خدا اور رسول کی تھی عرض کی چنانچہ حضرت فاطمہ نے کہ بنت رحمۃ العالمین
کی تھین خلیفہ برحق کے عذر معقول کو بدل و جان قبول فرمایا اور فوراً رنج بشری کو اپنے
سینہ رحمت گنجینہ سے نکال ڈالا پس عمل فدک کا حضرت ابوبکر کے زمانہ سے حضرت
امام حسن کے زمانہ تک مطابق دستور حضرت رسالت پناہ کے رہا یعنی ہمیشہ حاصل
فدک کا قبائل و عشائر رسول اکرم پر تقسیم کیا جاتا تھا اور ما بقی صرف محتاجان ہوتا تھا
فقط اب تھوڑی سی جوڑ بندیان جو حضرات شیعہ بطور طعن اہلسنت سے کیا کرتے ہین
مع جواب کے سنئے طعن اول خواجہ نصیر شیعہ تجرید العقائد مین لکھتا ہے کہ ابوبکر نے

مانع ارث حضرت زہرا کے ہوئے جواب اسکا بھی ہم کتب مستندہ شیعوں ہی سے بتلاتے
ہین چنانچہ کافی کلینی کی کتاب العقل والجہل باب صفت العلم مین حضرت امام جعفر صادق
سے روایت ہے ان الانبیاء علیہم لم یورثوا درہما ولا دینارا وانما ورثوا من احادیثہم فمن
اخذ بشیء منہا فقد اخذ حظا وافرا ترجمہ اس عبارت کلینی کے شارح شافی
اس طرح پر شرح کی ہے از انبیاء ہرچہ باقی ماندہ اگرچہ ترکہ است وران حکم ترکہ نیست اور
آخر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین اسی مضمون کی روایت حضرت
علیؑ سے حضرت ابو حنیفہ کی وصیت مین مروی ہے چون فدک وراثت حق سیدۃ النساء
بلا شرکت دیگر وارثان رسولؐ مستند گشتہ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی تصدیق
حدیث شریف کی جو حضرت صدیق اکبر نے حضرت زہرا کے جواب مین پیش کی
ہوتی ہے پس یہ کہنا تمہارا کہ یہ حدیث موضوع ہے محض لغو ٹھہرا اور انہین روایتون
سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت صدیق اکبر نے بارو رعایت سب حقداران کے
حق عادلانہ ملحوظ و محفوظ رکھا طعن دوم مجالس المومنین کی مجلس اول مین تحریر ہے
کہ حضرتؐ نے بموجب حکم ذوی القربیٰ کے فدک حضرت زہرا کو دیدیا تہا اسی سبب
سے دعوے فدک کا کیا جواب دیکہو تفسیرون مین کہ آیۂ ذوی القربیٰ مکی ہے جب
یہ آیت نازل ہوئی تہی فدک کہان تہا پس یہ دعویٰ قاضی صاحب کا کہ فدک حضرت
نے بموجب آیۂ موصوفہ کے زہرا کو دیدیا تہا محض باطل ٹہرا مزید بران یہ حکم بہی عام
نہ خاص پس تخصیص وراثت حضرت زہرا کی کس معنی سے ہوتی ہے بلکہ دوراز عقل
یہ بات ہے کہ خلاف نص قرآنی حضرتؐ ما ینطق عن الہوٰی نے کیونکر خاص حضرت زہرا کو
فدک دیا اور دوسرے حقداران کو باوجود حکم خدا کس لیے محروم کیا یہ امر بالکل
مخالف شان ہادی انس وجان کے ہے طعن سوم شیعہ کہتے ہین کہ خلیفہ اول
حضرت زہرا سے گواہ طلب کیے حضرت علیؑ اور ام ایمن نے شہادت دی مگر خلیفہ نے

قبول نکی پس تکذیب معصوم کفر ہے جواب اول تو نص قرآنی شہادت سے جناب امیرؑ
کی ناقص تھی اسلیئے کہ قرآن پاک مین ہے کہ دو مرد شہادت دین یا ایک مرد اور دو عورت
برعکس اسکے محض خلاف شرع ہے تعجب کہ جناب امیرؑ مظہر العجائب والغرائب نے باوصف
معصومیت کیون غلط گواہی دی اس شہادت نامشروع سے معصوم نہ ٹھہرے بلکہ
جناب امیرؑ کی اوس وصیت کی جو طعن اول مین ثبت ہوئی تکذیب ہوتی ہے اگر حضرت
صدیق اکبرؓ نے معقول عذر شرعی کے سبب سے حضرت امیرؑ کی شہادت ناقص کو
قبول نہ فرمایا تو گناہ کیا کیا یہ تو عین اطاعت خدا و رسولؐ کی تھی وجہ کشف الغمہ
مین مذکور ہے کہ حضرت علیؑ نے جبکہ آپ منصب خلافت پر مشرف تھے اپنی زرہ
ایک یہودی کے پاس دیکھی دعوے اپنا شریح قاضی مدینہ منورہ کے روبرو پیش کیا
قاضی نے حضرت امیر المومنین سے شہادت طلب کی جناب امیرؑ حضرت امام حسنؑ
اور غلام قنبر کو شہادت کے واسطے لیگئے قاضی نے گواہی نامنظور کی اس لیے کہ ایک
حضرت امیرؑ کے صاحبزادے تھے اور دوسرے غلام اور اسیطرح سے کتاب القضا
من لایحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے دیکھو تو قاضی شریح نے شہادت دو امامؑ معصوم سے
کیون نہ کافر ہوا اور اگر کافر ہوا تو حضرت امیر المومنینؑ نے کہ خلیفہ وقت تھے کیون نہ
قاضی کافر کو معزول کیا اس لیے کہ کافر کو قضا جائز نہین ہے اہلسنت کی کتابون مین
اس قدر عبارت زیادہ ہے کہ حضرت امیرؑ نے قاضی شریح کے حق مین دعا خیر کی
طعن چہارم حق الیقین کے شیعہ لکھتے ہین کہ وکلاء حضرت زہراؑ کو ابوبکرؓ نے آدمی
بھیجکر اوٹھا دیا جواب اول کتاب مذکور مین نام وکلاء حضرت زہراؑ اور حضرت ابوبکرؓ کے
آدمیون کا جنھون نے وکلاء کو باغ سے نکال دیا تھا نہ لکھنا ضعف دعوی کے واسطے
حجت قوی ہے دوم حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالبؑ نے کیون اپنے شیعونکو
ہمراہ لیجا کے روک ٹوک نہ کی سکوت سوائے جبانت کے کیا معنی رکھتا ہے اور اگر

باعث سکوت تہا تو غالب علی کل غالب کی صفت آپکی ذات پر صادق نہو آپ کی ...
طعن پنجم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت کی کتابون مین ہے کہ حضرت زہرا حضرت ابوبکر
سے رنجیدہ ہوئین پس رنجیدہ ہونا حضرت معصومہ موصوفہ کا مستلزم کفر ہے
جواب رنجیدہ ہونا اور چیز ہے اور رنجیدہ کرنا اور چیز ہے حضرت صدیق اکبر
کو پاس حقوق دیگر ورثائے ذوی القربیٰ مثل حضرت عباس عم رسول اللہ و ازواج مطہرات
کے تھا نہ رنجیدہ کرنا حضرت زہرا کا اگر بالفرض محال کفر ہے تو اس اتہام اور الزام
سے حضرت علی بھی بری نہین ہو سکتے بلکہ نعوذ باللہ آپکی جانب اطلاق کفر کا زیادہ
عائد ہوتا ہے اسکی تین دلیل مستند معتبر کتب شیعہ ہی مین موجود ہین **اول**
حق الیقین مین ہے کہ حضرت فاطمہ خطابہاے شجاعانہ ودرشت با سید اوصیا نمود کہ
مانند جنین رحم پردہ نشین شدہ ومثل خائبان درخانہ گریختہ خود را ذلیل کردہ در روز
کردست از سطوت خود برداشتی گرگان میدرند ومے برند توانجائے خود حرکت نمی کنی
امیر المومنین فرمود صبر کن و بآتش خود افروانشان الخ ایسے مضمون ترک ادب بنسبت
حضرت شیر خدا و سیدہ النساء رضی اللہ عنہما کے لکھنا شیعون ہی کا کام ہے ہماری نوبت
کا ہیتی ہے استغفر اللہ **دوم** جبکہ حضرت علی نے ایک کنیز حبشیہ کی طرف التفات
فرمائی حضرت زہرا آزردہ ہوئین حتی کہ شکایت حضرت رسول اکرم سے کی اور وقت
حضرت جبرئیل وحی لائے کہ شکایت فاطمہ کو قبول نکریہ عبارت کتاب علل الشرائع
کے باب العلت مین ہے **سوم** جب حضرت زہرا نے سنا کہ حضرت شیر خدا
قصد نکاح کا ابوجہل کی دختر کے ساتھہ رکھتے ہین آپ نہایت درجہ آزردہ ہوئین
اور حضور مین سید الانبیا کے حاضر ہوکے شکایت کی حضرت صلعم نے ابوبکر و عمر و طلحہ
کو بہیجکر حضرت علی کو گہر سے طلب کر کے فرمایا یا علی ما علمت فاطمة الضیعة دانا منہا
فمن اذاہا فقد اذانی ترجمہ اے علی تمکو معلوم نہین کہ فاطمہ میری جگر گوشہ ہے

پس جسنے اوسکو ایذا دی اوسنے مجھکو ایذا دی یہ عبارت بھی جلد اول باب العلت کتاب علل الشرایع
کی ہے دیکھو بالاتفاق آزردہ ہونا رسول اللہ کا کفر ہے پس ایذا دینا حضرت علیؑ کا رسول
خدا کو کیا معنی پیدا کرتا ہے کیونکہ کلمہ ایذا کا بمقابلہ لفظ آزردہ کے بدرجہا اہانت مین بڑہا
ہوا ہے پس حضرت زہراؓ کا آزردہ ہونا حضرت ابوبکرؓ سے ایسا تھا جیسا کہ ازروے
بشریت کے آزردہ ہونا حضرت موسیٰؑ کا حضرت ہارونؑ علی نبینا وعلیہما السلام سے تھا
قصہ مختصر یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر تشریف لیگئے اور اپنی جگہ پس پشت
اپنے حضرت ہارونؑ کو نائب بنا کر گئے تاکہ انکی امت کی رہے اور کوئی کفر و شرک نہ کرنے
پاوے چنانچہ آپکو چالیس دن گذر گئے اس مدت مین سامری کے بہکانے سے بہت
لوگ گمراہ ہو گئے ہر چند کہ حضرت ہارونؑ پند و نصیحت فرماتے مگر کوئی بھی نہ سنتا جب حضرت
موسیٰؑ طور سے تشریف لائے اور امت کو دام ضلالت مین پھنسا پایا نہایت ہی درجہ
آزردہ ہو کے وہ تختیان جنپر کلام الٰہی لکھا تھا زمین پر پھینک دین اور حضرت ہارونؑ کا
سر پکڑ کے ہلایا اور داڑہی کھسوٹ ڈالی جب حضرت ہارونؑ نے امر واقعی بیان
کر کے معذرت چاہی حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو حق بجانب سمجھکر در گذر
کی اسیطرح سے حضرت زہراؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو حق بجانب معلوم کر کے
در گذر کی اور معاملہ فدک کا خلیفہ برحق کی راے پر موقوف رکھا چنانچہ اس کا ثبوت
خود حضرت فاطمہؓ کے قول سے ہوتا ہے محجاج السالکین مین جو شیعون کی مستند کتاب
ہے یہ لکھا ہے کہ چون ابوبکرؓ بمعذرت آمد خاتونؑ قیامت فرمود افعل فیہا کما کان
ابی رسول اللہ صلعم یفعل فیہا ترجمہ کر تو اوس مین (یعنی فدک مین) جیسے میرے
باپ رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور صاحب حضرت زہراؓ کیون نہ درگذر فرماتین
کہ آپ تو خاص الخاص رحمت اور جگر گوشہ رحمت العالمین تہین اگر آپ ہی الکاظمین الغیظ
کی تعمیل نکرتین تو پہر کون تعمیل کرتا کیونکہ آپ تو عین چشم مروت کی پتلی تھین اور حق الیقین

یون ہے کہ ابو بکرؓ بفاطمہؓ گفت کہ خدا تعالیٰ راست گفتہ و رسول خدا صلعم راست گفتند و تو
دختر او ہی راست میگوئی تو معدن حکمتی و موطن ہدایت و رحمتی و رکن دینی و عین حجتی لیکن بر
ندانم صدق گفتار ترا و انکار نمی کنم خطاب ترا اور کتاب علل الشرائع میں ہے کہ ابو بکرؓ عہد کرد
بود کہ تا رضائے فاطمہؓ زیر سایہ سکان نیاید و شب ہمین حال گذرانید و امیر المومنینؓ پیش
حضرت زہراؓ بمصالحت پرداخت پس اقرار فضیلت سیدۃ النساءؓ کا کمال عذر خواہی
حضرت صدیق اکبرؓ کی سے ہے اسپر بھی کینہ رکھنا حضرت سیدہؓ کا محض خلاف شان
معصومیت و رحمت کے ہے اور یہ بات بھی دور از قیاس ہے کہ خاتون جنتؓ نے تھوڑی
سی حرص دنیا کے لیئے اس قدر رنج کیا ہو کہ تا زندگی دور نہوا ہو جیسا کہ شیعہ بدگمانی
کرتے ہین **طعن ششم** حق الیقین میں یہ عبارت ثبت ہے کہ ابو بکرؓ نامہ در باب
فدک نوشتہ بحضرت فاطمہؓ داد عمرؓ حاضر شدہ گفت این چہ نامہ است ابو بکرؓ گفت کہ
فاطمہؓ دعوے فدک کرد و ام ایمنؓ و علیؓ برو گواہی دادند من این نامہ را نوشتم عمرؓ نامہ
را از دست فاطمہؓ گرفت و پارہ کرد حضرت فاطمہؓ گریان شدہ و بیرون رفت اور ایسے طرح
سے نہج الکرامتہ معتبر کتاب شیعون میں ہے کہ ابو بکرؓ فدک بفاطمہؓ نوشتہ داد و سیدہ
گرفتہ بیرون رفت تا ملاقی شد عمرؓ کتابت را پارہ کرد **جواب** حضرت صدیق اکبرؓ
ان دونون روایتون کی شہادت سے بہرکیف الزام رد دعوی حضرت زہراؓ اور
رد شہادت حضرت علیؓ سے جو طعن اول و سوم میں مرقوم ہوئے بری ہوئے
اور حکم حضرت عمرؓ کا کہ مخالف حکم خلیفہؓ وقت کے تھا قابلیت نفاذ کے نہین رکھتا
اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بھی مثل حضرت شیر خداؓ حضرت فاروقؓ سے
ترسان و لرزان رہتے تھے تو یہ بات بھی ہم شیعون کی معتبر کتابون سے ثابت
کرتے ہین کہ بارہا حضرت صدیق اکبرؓ نے حضرت عمرؓ کے کہنے کو نہ مانا چنانچہ
مجالس المومنین کی مجلس دوم میں ہے کہ ابو بکرؓ نے کہنے عمرؓ کے خالد کو معزول

نہ کیا اور مجلس سوم مین ہے کہ عمرؓ حذیفہؓ بن الیمان انصاری سے انتقام چاہتے تھے
ابوبکرؓ نے اونکے کہنے سے انتقام نہ لیا پس کیا ضرور تھا کہ حضرت ابوبکرؓ خلاف اپنے
فرمان و پیمان کے کہ جسمین کسرشان خلافت کے بھی متصور تھی حضرت عمرؓ کی مرضی کو
مقدم رکھتے بلکہ یہ امر زیادہ تر باعث اشتعال طبع رفیع خلیفہ دوران کا تھا طعن ۱۱
بعض میر صاحب یون فرماتے ہین کہ فدک اگرچہ حق زہراؓ کا نہ تھا مگر ابوبکرؓ کو ضرور مناسب
تھا کہ دیدیتے جواب حق الیقین مین مرقوم ہے کہ ابوبکرؓ نے فاطمہؓ سے گفت کہ اموال و
اتقال خود از تو مضایقہ نمیکنم انچہ خواہی بگیر تو سیدہ امت پدر خودی و شجرہ طیبہ از
برائے فرزندان خود نمی انکار فضل تو کسے نمیتوان کرد حکم تو نافذ است در مال من اما در
مال مسلمانان مخالفت گفتہ پدر تو نمیتوانم کرد الخ پس اس عبارت سے صاف ظاہر ہے
کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت زہراؓ کی دلداری اور احترام مین کوئی دقیقہ باقی نہ اوٹھا
رکھا تھا اگر در صورت ایسے اعتذار اور انکسار کے بھی حضرت زہراؓ کے دل مین بغض
رہا تو حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت مین کہ نص قرآنی ثابت ہے کیا نقص پیدا
ہوسکتا ہے البتہ یہ بات نہایت تعجب انگیز ہے کہ باوجودیکہ سیدہ بالیقین جانتی
تھین کہ فدک مین ازواج مطہراتؓ و عمؓ رسولؐ کائنات وغیرہ بھی حقوق شرعی
رکھتے ہین پھر اس درجہ اصرار و تکرار امر ناحق پر کیون کیا اور باوصف علم حق بجانب
ہونے خلیفہ برحق کے سیدہؓ نے اپنے سینہ رحمت گنجینہ کو کینہ سے کیون نہ صاف
و پاک کیا کیونکہ تین دن سے زیادہ مسلمان سے کینہ رکھنا کفر ہے پس حضرت ابوبکرؓ
کہ امیر المومنینؓ و سید المسلمینؓ تھے بہت بڑہکر مستحق عفو تھے کیونکہ حضرت صدیق
اکبر کا فدک تنہا حضرت زہراؓ کو نہ دینا عذر شرعی کے سبب سے تھا نہ ازراہ غصب کے
ہان جو مال کہ بلا شرکت غیری تھا مثل دلدل و زرہ و شمشیر وغیرہ سب حضرت علیؓ کے
سپرد کردیا چنانچہ کتب سیر مین بشرح مذکور ہے طعن ہشتم اکثر شیعہ یہ کہتے ہین

کہ حضرت رسول خدا نے وصیت کی تھی کہ فدک حق زہرا کا ہے جواب قرآن سے ثابت ہے کہ وصیت ثلث مال مین ہوتی ہے نہ تمام مین چنانچہ استبصار کے باب ہما یا مین کہ شیعون کی بڑی معتبر کتاب ہے لکھا ہے لا یجوز الوصیة باکثر من الثلث ترجمہ نہین جائز ہے وصیت زیادہ تہائی سے فرض کردم اگر حضرت نے وصیت بھی کی تھی تو حضرت امیر نے فدک کو کیون نہ حوالہ حسنین کیا اس صورت مین جناب امیر محض خلاف وصیت رسول خدا کے ٹھہرا بلکہ وصیت کا نہ ماننا جسکی فرضیت نص قرآنی ثابت ہے بہت ہی بڑا گناہ ہے پس گناہ خانہ برانداز جناب امیر کے حصوصیت کا طعن نہ ہم شیعہ کہتے ہین کہ مضمون اوس حدیث کا جسکو ابو بکر نے زہرا کے روبرو پیش کیا تھا وہ مخالف نص قرآنی ہے کما قال اللہ تعالی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ترجمہ وصیت کرتا ہے اللہ تمھاری اولاد کے حق مین مرد کے لئے مثل دو حصون عورتون کے ہے جواب تحقیق یہ ہے کہ معترض اس حکم خدا کو مطلق نہین سمجھے کیونکہ اس حکم سے ذات پاک صاحب لولاک کی قطعا مستثنی ہے یہ حکم عام ہے نہ خاص چنانچہ فرمایا خدا نے آباؤکم و ابناؤکم لا تدرون ایہم اقرب لکم نفعا ترجمہ باپ تمھارے اور لڑکے تمھارے نہین جانتے تھے تم کون اونکا قریب تر ہے تمھارے لئے از روئے نفع کے اور پھر فرمایا کہ تلک حدود اللہ ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ترجمہ یہ حدین اللہ کی باندھی ہوئی ہین اور جو شخص تابعداری خدا اور اوسکے رسول کی کرتا ہے داخل ہوگا جنت مین جاری ہین اوسکے نیچے نہرین ہمیشہ اوس مین رہے گا اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس حکم سے رسول اللہ مستثنی ہین پھر فرمایا رب اکبر نے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ترجمہ نہین ہے محمد باپ کسی کا تم آدمیون مین سے البتہ یہ آیت شریف خاص

نبی صلعم کی شان مین نازل ہوئی ہے پس ان آیتون سے معلوم ہوا کہ مضمون حدیث کا
مخالف نصوص قرآنی نہین ہے یہ سب سمجھ کا قصور ہے ع پڑین پتھر سمجھ پر آپکی سمجھے تو کیا
سمجھے ہمکو کمال ہی تعجب ہے کہ جب شیعونکے نزدیک عموماً عورات کا زمین مین حصہ
نہین ہے تو امر نامشروع پر کیون اس قدر جد و کد کرتے ہین چنانچہ یہ حدیث کتاب معتبر
من لایحضرہ الفقیہ کے باب نوادر الوصایا مین موجود ہے فالارض لعقبا فلا میراث لهن
ترجمہ عورتون کا زمین و اسباب وغیرہ مین کچھ حق نہین ہے البتہ یہ حدیث مخالف
نص قرآنی ہے جیسا کہ آیہ اول مین مذکور ہے واضح ہو کہ یہ تمام مطعونات و اقوال
مخالف شیعون کے محض اغراض معدوم کرنے حقوق الارث ازواج مطہرات کے ہین
حالانکہ اونکی شان مین خدائے تعالے جلشانہ وازواجہ امہاتہم فرماتا ہے خصوصاً حق ملتقی
حضرت عائشہ صدیقہ کی کہ محبوبہ خاص رسول اکرم ہین زیادہ تر مدنظر رکھتے ہین سوائے
اسکے قضیہ فدک کا اور معنی نہین رکھتا ہے پس ہم تردید اس رد و بدل کی ابن بابویہ
کے قول سے کہ بڑے مجتہد شیعون کے ہین کرتے ہین واما فاطمة بنت محمد فبکت علی
رسول الله صلعم حتی تاذی بها اهل المدینة وقالوا لها قد اذیتنا بکثرت بکاؤک
فکانت تخرج الی مقابر الشهداء فتبکی حتی تقضی حاجتها ثم تنصرف
ترجمہ فاطمہ بیٹی محمد کی اپنے باپ کے غم مین اس قدر روتی تھی کہ مدینہ کے لوگون کو
تکلیف پہونچتی تھی اور کہا لوگون نے اوسکو کہ رونا تیرا ہمکو بہت ستاتا ہے پس
نکلجاتی طرف قبرستان شہدا کے اور روتی یہانتک کہ پوری کرتی اپنی حاجت
(یعنی جی بھر کر روتین) پھر واپس آتی اب ناظرین انصاف دوست غور فرماوین کہ جب
حضرت سیدہ کی غم مفارقت والم مہاجرت سید الانبیا مین وہ حالت ہو کہ جنکے
آہ و نالہ سے مدینہ کے لوگ بیچین ہون تو پھر فکر معیشت کیسا اور فکر وراثت کیسی اور
یہ اعتقاد بھی شیعون کا کہ حضرت زہرا اپنے دربار حضرت ابوبکر مین جاکے دعوے

فدک کیا محض منافی شان جناب عصمت مآب کے ہے عقل سلیم ایسے بالکل قبول
نہین کرتی ہے ع بدنام کنندہ نکونامے چند ۔ غرض اصل مطلب خوبیت اس
کا اسی پر مبنی ہے کہ پیرایہ دشمنی مین اصحاب باصفا پر تبرا کیا اور پیرایہ دوستی مین
عبا کو بہلا برا کہنا جسکو ذرا بہی عقل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت
زہرا نے تہوڑے سے فدک دنیا کے واسطے اپنی عصمت و رحمت کو ہاتھ سے دیا ہوگا بلکہ
ہمارا اعتقاد نسبت آپکی عصمت اور رحمت کے یہ ہے کہ اگر دو جہان آپکے قبضہ تصرف مین
ہوتے اور اگر اونکو کوئی کمترین خلایق مین سے طلب کرتا یا کوئی بدترین خلایق مین سے
غصب کرتا تو بہی آپکی شان کرامت عطا و عفو مین سبقت فرماتی کیونکہ خود بہی رحمت
تہین اور بہی رحمة العالمین کی پیاری بیٹی اور اسیطرح سے اگر صدیق اکبرؓ
حق کی رعایت مین محض مجبور نہوتے تو ضرور فدک حضرت زہراؓ کو عطا کر دیتے کیونکہ
آپکی فیض رسانی مسلمہ فریقین ہے چنانچہ آپکی فیاضی کا حال علامہ طبرسی نے اپنی
کتاب مجمع البیان مین یون لکہا ہے عن ابن زبیر قال ان الله نزلت فی ابی بکر
لانه اشترى المماليك الذين اسلموا مثل بلال و عامر بن فهيرة و غيرهما فاعتقهم نزلت وسيجنبها
الاتقی الذی شان مین ابو بکرؓ کے نازل ہوئی کہ وہ غلامون کو جو اسلام مین داخل ہوتے
مول لیتے اور خدا کی راہ مین آزاد کرتے مثل بلالؓ و عامرؓ وغیرہ کے افسوس جسکی
شان مین خدا تعالی آیتین نازل کرے اور اونکو اتقی الناس کہے اور اہل بغض اوس سے
عداوت رکہین اس سے بڑہکر اور کون سا ظلم ہوگا ۔ باقی حال حضرت صدیق اکبرؓ
برحق کا یہ ہے کہ آپنے دو برس تین ماہ دس دن خلافت کی آپکے نگینہ مہر پر نقش
نعم القادر الله کا کندہ تہا آپنے اپنے آخری وقت مین حضرت عمر رضی الله عنہ
کو لایق انصرام مہام اسلام کا معلوم کرکے واسطے خلافت کے اصحاب رسول الله سے
وصیت فرمائی وقت شام بروز دوشنبہ ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری کو بسبب اثر

زہر سانپ کے کہ غار مین کاٹا تھا مدینہ منورہ مین وفات پائی عمر شریف آپکی تریسٹھ برس ۶۳
کی ہوئی روضہ مقدسہ مین ہمپہلوے رسول اللہ کے دفن ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون
اب ہم شیعون کی معتبر کتاب سے ایسی حدیث نقل کرتے ہین جس سے خاص صدیق اکبر
کی فضیلت ثابت ہو تفسیر حسن عسکری علیہ السلام مین ہے کہ حضرت رسول خدا
نے ہجرت کی شب کو حضرت ابوبکر سے فرمایا جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر
والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن ترجمہ یعنی خدا نے تجھکو بمنزلہ میرے سمع اور
بصر کے کیا اور بجاے سر کے جسم سے اور بجاے روح کے بدن سے
شیعون کو چاہیے کہ تفسیر مذکور کو بغور ملاحظہ فرماوین اور انصاف سے دیکھین کہ حق کسکی طرف ہے

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا عمرؓ ہے اور کنیت ابو حفص اور لقب مشہور فاروق قوم قریش قبیلہ بنی عدی
مولد شریف مکہ معظمہ نسب آپکا نسب رسول اللہ سے پشت کعب مین ملتا ہے
باین سلسلہ عمرؓ ابن الخطاب بن عمر بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ
بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی رسول اللہ کی ولادت کی تیرہ ۱۳
برس بعد پیدا ہوے اور آپنے رسول اللہ علیہ التحیۃ والسلام کی دعا کی برکت سے
اسلام قبول کیا حق یہ ہے کہ جسدن آپ ایمان لائے پشت دین کی مضبوط ہوگئی
اور کمر کفر کی ٹوٹ گئی قصہ مختصر آپکے ایمان لانے کا یہ ہے کہ ابوجہل نے جسکو
پیغمبر خدا سے کمال ہی دلی عداوت تھی اپنے بھائیون سے کہا کہ جو کوئی پیغمبرؐ کو
قتل کرے اور انکا سر لاوے اوسکو اسکے صلہ مین ہزار شتر سرخ بال والے اور
بہت سے درہم و دینار دون چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کام کو بعد لینے اقرار نامہ
کے ابوجہل سے اپنے ذمہ لیا اور وہان سے بارادہ قتل رسول خدا کے چلے

ادہر حضرت عمرؓ کا چلنا ہوا ادہر جناب باری سے فرشتون کو حکم ہوا کہ اسکو ہماری
طرف بلاؤ اور جسکے سر کے لینے کو جاتا ہے اوسکے قدمون پر گرا دو ہمیری قدرت
کاملہ کا تماشا دیکھو کہ شقی ہوکر جاتا ہے اور سعید ہوکر لوٹیگا کافر بنکر نکلا ہے اور مومن پاک
ہوکر پہریگا ہماری دشمنی سے آمادہ و مستعد ہوکر اوٹہا ہے اور ہماری ہی محبت کے
دام مین ابھی پہنستا ہے اگرچہ وہ اپنی خوشی سے ہمارے دوست کے قتل کو چلا ہے
اور ہم زبردستی اوسکو کافرون کے قتل کو پہیرتے ہین تم شتابی سے سطح زمین پر جاؤ
اور اوسکا ہاتہہ پکڑکر ہمارے دین مین لے آؤ کہ گر نیاید بخوشی موے کشان کشان آید
غرض جب حضرت عمرؓ تلوار کو گلے مین حمائل کرکے نہایت غصہ اور طیش مین رسول اللہ
کی جانب چلے فرشتگان ملاء اعلیٰ نے غلغلہ شادی کا بلند کیکے طرقوا طرقوا کا شور
مچایا حضرت عمرؓ نے اثناء راہ مین بہت سے معجزے دیکھے اتفاقاً راہ مین ایک
مسلمان ملا اوسکے مارنے کا قصد کیا اوس نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو
کہ وہ مسلمان ہوگئے ہین تب اورون کی خبر لینا سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ اپنی
بہن کے گہر گئے دروازہ بند پایا مگر آواز جانگداز قرآن پڑہنے کی باہر سے سنی دروازہ
کہٹکہٹایا آپکی بہن نے دروازہ کہولا حضرت عمرؓ نے اندر جاکے اپنی بہن بہنوئی سے
کہا کہ تم جو کچہہ کہ پڑہتے تہے ہمکو دو دیکہین تو کیا ہے اونہون نے دینے سے انکار کیا
آپنے اپنی بہن بہنوئی کو مارپیٹ کر بہت کچہہ آزار دیا جب آپکی بہن نے یہ زیادتی
دیکہی کہنے لگین کہ اے عمرؓ بلا اشتباہ ہم صدق دل سے مسلمان ہوگئے اب کلمہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کا ہمارا حرز جان ہے اور اشہد ان محمدؐ الرسول اللہ ہر دم ورد
زبان ہمکو جو کرنا ہے سو کرو جب حضرت عمرؓ نے ایسا سخت جواب اپنی ہمشیرہ سے
سنا نرمی سے کہا کہ اے بہن تمنے محمدؐ سے کیا دیکہا کہا اونپر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے
کہا ہمکو بہی تو کچہہ سناؤ آپکی بہن نے سورہ طٰہٰ سنائی اوسکی فصاحت اور

بلاغت سنتے ہی آپ کو غش آگیا جب ہوش آیا فرمایا کہ یقیناً یہ سچا خدا ہی کا کلام ہے
جو ہر وو ازلی اس مین کلام کرے وہ شقی ابدی لا کلام ہے پھر تو آپنے صدق دل
سے کلمۂ شہادت پڑھا اور قصد حضوری حضرت رسول خدا کا کیا جب حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کی آمد آمد کا شور مچا اصحاب رسالت مآب مین تھلکہ پڑ گیا اس لئے کہ آپ کی
ہیبت اور شوکت مشہور عالم تھی جون ہی در اقدس پر پہنچے کسیکا حوصلہ
نہ پڑا کہ دروازہ کھولے یا کچھ منہ سے بولے سکتہ کا عالم تھا مگر حضرت امیر حمزہ رضی
اللہ عنہ عم رسول اللہ صلعم شجاعانہ اوٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ اگر عمر
نیک نیتی سے آیا ہے تو بہتر ہے ورنہ اوسی کی تلوار اور اوسیکا سر ہے جب دروازہ
کھولا حضرت عمر اندر آئے اور مضمون اس شعر کا زبان صدق ترجمان پر لائے

شعر: مرحبا سید مکی مدنی العربی ۞ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حضرت رسول خدا نے دیکھا کہ عمر ایمان کے ساتھ آئے بنفس نفیس کھڑے ہو گئے
اور اونکو آغوش رحمت مین ایسا دبایا کہ اونکا سینہ نور ایمان کا گنجینہ بن گیا حضرت
صلعم آپکے ایمان لانے سے بہت ہی شاد ہوئے اور آپکی طرف دیکھکر مسکرانے لگے
حضرت عمر نے صدق دل سے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ
کا نعرہ مارا مسلمان آپکے ایمان لانے سے حمد و ثنا خدا کی کرنے لگے اور نہایت ہی خوشی
سے باآواز بلند تکبیر پڑھنے لگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسی دم رسول اللہ صلعم
سے عرض کی کہ یا حضرت بتون کی عبادت تو علانیہ ہو اور خدا کی عبادت خفیہ
خانۂ کعبہ مین چلئے اور باعلان نماز ادا کیجئے چنانچہ حضرت نے آپکے معروضہ کو قبول
فرمایا اور بڑی شان اور دبدبہ سے صحابۂ باصفا کو ہمراہ لیکر داخل خانۂ کعبہ
ہوئے کافر کہ منتظر رسالت پناہ کے تھے حضرت عمر کو ہمراہ رسول اللہ کے دیکھکر
پوچھنے لگے کہ اے عمر یہ کیا کیا حضرت عمر نے جواب دیا کہ سنو اے اشرار

مین صدق دل سے خدائے واحد پر ایمان لایا اور رسول اللہ صلعم کی غلامی کا غاشیہ اپنے دوش پر اوٹھایا جو اطاعت خدا و رسول آپکے سے ظہور مین آئی وہ سیر اخبار اور احادیث سے ظاہر ہے چنانچہ اوسی دن آپکی شوکت فاروقی دیکھکر اٹھارہ ہزار کفار داخل اسلام ہوئے پھر آپکی حمایت و اعانت کے سبب سے رسول اللہ صلعم نے مع اصحاب باصفا بے خوف و خطر نماز بالجہر خانہ کعبہ مین ادا کی اصل حقیقت آپکی ایمان کی یہ ہے اور ملا باقر مجلسی شیعہ نے بحار الانوار کی چودھوین جلد مین جسکا نام کتاب السماء والعالم ہے مسعود عیاشی سے آپکی کیفیت اسلام کے باب مین یہ روایت کی ہے روی العیاشی عن الباقر علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بابی جہل بن ہشام یعنی امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے دعا کی کہ الٰہی عزت دے اسلام کو عمر ابن الخطاب کے اسلام لانے سے یا ابوجہل کے مسلمان ہونے سے غرضکہ حضرت رسول صلعم مقبول کی دعا حضرت عمر کی نسبت قبول ہوئی اور حملہ حیدری والا مورخ جو بڑا متعصب شیعہ ہے آپکے ایمان کی حقیقت بڑی دہوم سے اس طرح پر نظم کرتا ہے شیعون کو چاہیے کہ نقل کو اصل سے ملا دیکھین

مصرعہ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے

نظم

چنان بد کہ بوجہل ازان سرزنش	بگفتی شد عداوت منش
کہ جز قتل پیغمبر ذوالجلال	نبودش دگر ہیچ فکر و خیال
یکی روز می گفت با اشقیا	کہ آرد کسی گر سر مصطفا
ہزار اشتر از خود بہ بخشم باو	دو کوہان سپیدہ و سرخ مو
ز دیبائے مصری و برد یمن	دگر سیم و زر بخشمش چند من
عمر چون شنید این سخن گفتنش	بجنبید عرق طمع در تنش
باو گفت سوگند اگر میخوری	کہ از گفتہ خویشتن نگذری

من امروز خدمت رسانم عجب   بیارم سر پشت سر مصطفا
گرفت از ابوجهل اول قسم   پس آنگاه زد در ره کین قدم
بآن کار چون رفت بیرون عمر   یکی گفت با او ندا هی تهی
که همشیره ات نیز با ختنت خویش   گرفتست دین محمد به پیش
بر آشفت با حفص ازین گفتگو   بگفتا بریزم کنون خون او
سوی خانه خواهر خویش رفت   چو آمد بنزدیک در پیش رفت
چو آمد به پیش در اوستاد   صدائی شنید و بآن گوش داد
شنید آنکه میخواند هر دو نکو   کلامی که نشنیده بد پیش او
عمر زد در خواهرش باز کرد   چو آمد درون شور آغاز کرد
در افتاد با ختنت خواهر بجنگ   گرفتش ز حلق و بفشرد تنگ
گلویش بتنگی فشرد آنچنان   که نزدیک شد تا شود قبض جان
بیامد دوان خواهرش نوحه گر   بگفتش چه خواهی ز جان عمر
اگر شاد گردی ز ما ور ملول   نمودیم دین محمد قبول
کنون گر کشی سر بداریم پیش   ولی بر نگردیم از دین خویش
چو بشنید از و این حکایت عمر   ندانست کو بر چه گردد دگر
بگفتش چه دیدی تو از مصطفا   که گشتی بدینش چنین مبتلا
بگفتا کلام خدای جلیل   که آرد با و حضرت جبرئیل
شنیدیم و گردیده بر با یقین   که هست این کلام جهان آفرین
عمر گفت از آن قول معجز اساس   اگر یاد داری بخوان بی هراس
برو خواهرش آیه چند خواند   عمر گوش چون کرد حیران بماند
ولش زان شنیدن بسی نرم شد   بسوی اسلام سرگرم شد

وزان پس بگشتند باہم روان — بہ نزد رسول خدائے جہان
بدولت سراے پیمبر شدند — چو در بستہ بد خانہ بر در زدند
یکے آمد و دید از پشت در — کہ استادہ با تیغ بر در عمر
نبزد نبی رفت و احوال گفت — بماندند اصحاب اندر شگفت
چنین گفت پس عم خیر البشر — کہ غم نیست بر وے کشائید در
گر از راہ صدق آمد مرحبا — وگر باشد او را بجز خاطر دغا
بہ تیغے کہ دارد حمائل عمر — تنش را سبکبار سازم ز سر
چو در باز کردند بر روے او — در آمد عمر با لب عذر گو
گرفتش بہ بر سرور انبیا — نشاندش بجائیکہ بودش سزا
بگفتند اصحاب ہم تہنیت — وزان بشتر یافت دین تقویت
پس اصحاب دین راشدین مدعا — کہ از خدمت سرور انبیا
بسوے حرم آشکار آورند — نماز جماعت بجا آورند
رسید این سخن چون بعرض رسول — ز خیر البشر یافت عز قبول

رسول خدا کو آپکے ایمان لانے سے کمال ہی درجہ کی خوشی حاصل ہوئی اور دعوت ایمان کی آشکار فرمائی ہجرت کے وقت آپ مکہ سے مدینہ کو علانیہ تشریف لے گئے کسی کافر کا حوصلہ نہوا کہ آپکا مقابلہ کرے تمام مصائب اور محارب اور اعانت اور حمایت اسلام مین ثابت قدم و راسخ دم رہے وحی الٰہی اکثر آپکی رائے کے مطابق نازل ہوتی تھی چنانچہ ہمارے اس دعوی کی بہی تصدیق معتبر کتب شیعون مین بکثرت موجود ہے چند نمونے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہین اول آپکی دعا سے شراب اور جوئے اور بت پرستی اور پانسونکا شغل منعہ قیامت تک کو حرام ہونا چنانچہ منہج الصادقین مین مرقوم ہے کہ حضرت عمر یہ دعا کرتے تھے اللھم بین بیننا فی الخمر بیانا شافیا

یعنی اے خدا ظاہر کر تو درمیان ہمارے بابت شراب کے بیان صاف تب یہ آیۃ نازل
ہوئی انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان ترجمہ بتحقیق کہ شراب
و جوا و بت و پانسے پلید کی ہین عمل شیطان سے دوم منہج الصادقین مین ہے کہ ایک مرتبہ
حضرت رسول خدا واسطے عیادت ابن ابی منافق کے کہ نزع مین مبتلا تھا تشریف لیگئے
اوسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ اپنا پیراہن میرے کفن کے واسطے عطا فرمایئے اور
جب مر جاؤن تو میرے جنازہ کی نماز بھی آپ ہی پڑھیئے حضرت نے پیراہن دیدیا
جب وہ مر گیا حضرت نے ارادہ اوسکے جنازہ پر نماز پڑھنے کا کیا حضرت عمر نے آپکو
اس ارادہ سے باز رکھا اور اوسکی حرکات ناشایستہ و اطوار نابایستہ کو حضور مین
رسول خدا کے عرض کیا معاً یہ آیت شریف نازل ہوئی ولا تصل علی احد منہم مات ابدا
ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون ترجمہ اور نہ نماز پڑھ تو اوپر کسی کے اونھون مین سے
جو مرا ہمیشہ اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اوسکی کے تحقیق اونہون نے کفر کیا ساتھ اللہ اور رسول
اوسکے کے اور مرے وہ لوگ اور وہ فاسق ہین سوم تفسیر مجمع البیان مین ہے کہ
ایکروز رسول اللہ سے آدمیون نے بہت سے سوال کیئے حضرت کو غصہ آیا حضرت عمر
نے کسی بہانہ سے اوٹھکر معافی چاہی حضرت کا غصہ فرو ہو گیا تب یہ آیت شریف
نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم ترجمہ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو مت پوچھا کرو اون چیزون سے کہ اگر ظاہر کیجاوین واسطے تمہارے ناخوش
لگین تمکو چہارم خلاصۃ المنہج مین ہے کہ حضرت عمر کی دعا سے یہ آیت نازل ہوئی
احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم ترجمہ حلال کیا گیا واسطے تمہارے رات مین روزونکی
صحبت کرنا طرف عورتون تمہاری کے پنجم منہج الصادقین مین تفسیر آیہ کریمہ ان یکن
منکم الف یغلبوا الفین باذن اللہ واللہ مع الصابرین کی لکھی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر
قول تیرا قول ابراہیم کا ہے اور اے عمر قول تیرا قول نوح کا ہے چنانچہ بعد نزول وحی

تحقیق ہوا کہ سارے حضرت عمرؓ کی ثواب پر تھی اسی طرح سے کثرت احسانات حضرت عمرؓ
کے راست ہر جو سپرد عام ہین مگر ایک احسان خاص اہلسنت پر یہ ہے کہ رمضان مین
آپ ہی کے حسن سعی سے بیس رکعت تراویح سنت نبوی سے باجماعت قیامت تک
کو رواج پایا آپ بموجب وصیت صدیق اکبرؓ اور باتفاق جماعت صحابہ امیر المومنین
و خلیفۃ المسلمین ہوئے آپنے اپنے زمانہ خلافت مین ایسے مشکل کام آسان کر دکھائے
انسان ضعیف البنیان کی عقل سے باہر ہین ایک ہزار چھتیس شہر کلان کفار اشرار کے
فتح اور ملکے توابع کے دار الاسلام بنایا اور ہزارون تبخانون اور گرجا گھرون کو گرا دیا
حق یہ ہے کہ آپ ہی کی کوشش اور علو ہمت نے مشرق سے مغرب تک اور
جنوب سے شمال تک مثل خورشید تابان کے نور ایمان کا پھیلا دیا اور سرگردان
صحراے ضلالت مین چراغ ہدایت کا جلا دیا آپکے صولت فاروقی نے لشکر قیصر و کسریٰ
کو ہزیمت دی اور عجم و عراق سے بیشمار غنیمت لی سارے عرب سے رسم کفر و شرک
کی دور کی اور غلغلہ لا الہ الا اللہ سے تمام دنیا معمور کی کرورون کو مسلمان کیا
کرورون سے جزیہ لیا چار ہزار مساجد تعمیر کین اور تمام رسومات جہالت کی مٹادین
آپکی عدالت کا وہ حال تہا کہ آپ بمقابلہ خدا اور رسولؐ کے کسیکی رورعایت نکرتے
تہے جیسا جو کرتا تہا اوسکو بموجب قرآن و حدیث کے ویسی ہی سزا دیتے تہے چنانچہ
شاہد حال ہمارے اس دعوی صادق کا معاملہ حضرت ابو شحمہؓ کا ہے قصہ حضرت
ابو شحمہؓ کا اس طرح پر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے تہے
عبد اللہ نام عرف ابو شحمہ نہایت ہی خوبصورت نیک سیرت خوش الحان قاری
قرآن جب کبھی صحابہ کو بعد رحلت رسالتپناہ کے کلام ربانی کی قرأت سننے کا
ذوق ہوتا آپ ہی کی زبان فصیح البیان سے پڑہوانے کا شوق ہوتا اتفاق سے
آپ بیمار ہوگئے حضرت عمرؓ نے دعا کی اور ایک ماہ کے روزے خدا کیواسطے نذر مانے

نوراً دعا کا اثر پیدا ہوا یعنی حضرت ابوشحمہؓ نے شفا پائی حضرت عمرؓ نے شکر خدا ادا کی جب
بخوبی چلنے پھرنے لگے روضۂ مقدسہ رسول مقبول کی زیارت کو گئے اور لوگون مین
شہرت کروادی کہ جسکو قرآن پاک سننا ہے چلا آوے یہ خبر سنکر کثرت سے آدمی
جمع ہوگئے بعدہٗ حضرت ابوشحمہؓ نے تلاوت شروع کی چارون طرف سے مرحبا کی
صدا آنے لگی گنبد گردون گونج گیا اور سامعین کے دلون پر خوف قیامت کا چھا
گیا گناہون کے ڈر سے ہر کسی کی آنکھون سے آنسو روان اور خدا کے خوف سے مرغ
دل سینہ مین تپان بعد ختم تلاوت صحابہؓ سے رخصت ہوکے آپنے دولتسرا کی جانب
منہ کیا اثنائے راہ مین ایک یہودی جو کہ پیشہ حکمت مین لاثانی تھا ملا وہ یہ کہنے
لگا کہ اے ابوشحمہؓ آج تو تمنے مزار شریف پر قرآن شریف کیا پڑھا سامعین کو بےچین و
بےقرار کردیا مگر اس مشقت سے تم دوبارہ علیل ہوجاؤگے اگر تم استعمال کرو تو ایسی
نوشدارو پلاؤن کہ بہت جلد ضعف رفع ہو بدن مین طاقت آجاوے اور چہرہ کی زردی
سرخی سے بدل جاوے آپنے پوچھا کہ وہ کیا دوا ہے جواب دیا کہ شراب مصفا
آپنے کہا نعوذ باللہ مین عمرؓ کا بیٹا ہوکر ہرگز خلاف فرمان خدا اور رسولؐ کے نہین کرسکتا ہون
اگر زیادہ فریب دیگا تو اپنے باپ سے کہدونگا اسیدم تجھپر بلا آجاویگی پھر اوس نے
بڑی لجاجت اور سماجت سے کہا کہ صاحبزادے مین تمہارے بھلے کو کہتا ہون اور
حق دوستی ادا کرتا ہون اگر نشہ کا خیال ہے تو اسکا دور کرنا کیا محال ہے ذرا سے
سفوف مین کیفیت بدل جائیگی کتنی ہی آپ پئین ہرگز نشہ نہ لائیگی غرض اوسنے
پھسلایا اور شیطان و نفس نے بہکایا اوس ابلیس پر تلبیس کے دھوکے مین آگئے
اوسکے گھر مین جاکے چند پیالے چڑھا گئے جسدم طبیعت پر سرور ہوا ہوش سر سے
دور ہوا یہودی نے گھر سے آپ کو باہر نکال دیا شیطان نے انسان کی صورت بنکے
اور گناہ مین مبتلا کرنے کو راہ مین آلیا اور بہت سی چکنی چپڑی باتین بنا کر کہا کہ

لے ابوشحمہ اس کیفیت مین آپکا گھر جانا مناسب نہین چلو مین تمکو میدان کی طرف لیجاؤن
جب نشہ جاتا رہے گھر کو چلے جانا غرض ایسے ہی دم جھانسے دیتا ہوا باغ بنی نجار تک
لے پہونچا باغ مین دیکھتے کیا ہین کہ ایک پری پیکر شنگ قمر سو رہی ہے اتفاق اوسپر طالب ہوا
اور وسوسہ شیطانی غالب بے اختیار لپٹ کر بوس و کنار کیا اوس خفتہ بخت نے آنکھ
کھولکر دیکھا کہ ایک نوجوان حسین ہمبستر ہے اور خلوت بھی میسر ہے صورت تصویر
سکوت کر گئی ابوشحمہ نے دامن عفت کو گرد معصیت سے آلودہ کیا شیطان اس
حرکت بیجا سے بہت خوش ہوا جب آپکا نشہ کم ہوا خیال گناہ کا زیادہ ہوا بار
بار توبہ استغفار کرتے اور زار زار رو رو کر اوس عورت سے کہتے کہ اے عورت ابلیس
نے مجھکو فریب دیا تب تیرے ساتھہ ایسی خطا کا کام کیا امیدوار ہون کہ میرے عیب
کو پوشیدہ رکھنا یہ راز کسی پر ظاہر نکرنا غرض اسیطرح سے معذرت کرکے گھر گئے رات
بھر نسوئے اپنی حرکت ناقص پر کثرت سے روئے درگاہ مجیب الدعوات مین توبہ استغفار
کرتے رہے دل افسردہ سے آہ سرد بھرتے رہے اس فعل ناجائز کے سبب سے دن رات
ایسی خجالت اوٹھائی کہ کسی دم سوا رنج و غم کے طبیعت پر خوشی نپائی قضا عند اللہ
اوس عورت کو حمل رہگیا نو مہینے بعد لڑکا پیدا ہوا وہ عورت اپنی قوم کی لعن طعن کے
خوف سے سوچی کہ جسکا نطفہ ہے اوسیکے باپ کے سپرد کردون یہ خیال کرکے مسجد مین
آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس وقت وعظ فرماتے تھے عورت نے لڑکا روبرو
آپکے رکھکے کہا کہ اے خلیفہ برحق مین بےقصور ہون یہ بچہ آپکے بیٹے کے نطفہ کا ہے آپنے
فرمایا حلال سے یا حرام سے کہا حرام سے فرمایا تو اس بات پر قسم دیسکتی ہے کہا ہان
سنتے ہی اس خبر کے حضرت عمرؓ کو جلال آیا اوسیدم اوٹھکر گھر گئے ابوشحمہ اوسوقت
کھانا کھاتے تھے والد ماجد کو غضب مین دیکھکر ڈر گئے اور پدر بزرگوار سے دریافت
کرنے لگے کہ باعث غصہ کا کیا ہے کہا جلد کھانا کھا تجھکو سفر آخرت درپیش ہے عرض کی

کیا سبب فرمایا کہ تو فلان تاریخ کو مزار مبارک پر قرآن پڑھکر کدہر گیا تھا حضرت ابو شحمہؓ
نے امر واقعی جو تھا عرض کرکے اپنی خطاے فاش کا اقرار کیا حضرت عمرؓ ابو شحمہؓ کے سر کے
بال پکڑ اندر سے باہر گھسیٹتے ہوئے لائے اور فرمایا کہ تو نے نفس و شیطان کی اطاعت کی
ہے اور قہر و غضب عالم الغیب کو بھول گیا اس مقدمہ مین تو مصداق آیہ شریف کا بنا
قال اللہ تعالی اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ابو شحمہؓ نے عرض کی کہ اے
پدر بزرگوار مین تابع فرمان خدا کا ہون جو حکم ہے کیجیے اور مجھکو میرے کیے کی سزا دیجیے
مگر یہ چاہتا ہون کہ دنیا کے لوگون مین میری رسوائی نہو فرمایا کہ اے بیٹے تو آخرت کی
بدنامی سے نہین شرماتا اور احکم الحاکمین کی حکومت و جبروت سے نہین ڈرتا عزت
و ذلت سراے بے بقا کی کیا چیز ہے حضرت ابو شحمہؓ قضاے الہی پر راضی ہوکر
خاموش ہو گئے حضرت عمرؓ عادل ابو شحمہؓ کو مسجد کے دروازہ پر لائے تمام شہر
مین شور پڑ گیا جسنے اس ماجرہ عبرت ناک کو سنا ڈر گیا صحابہؓ کو چونکہ ابو شحمہؓ
سے محبت دلی تھی حضرت عمرؓ کی خدمت مین حاضر ہوکر بتمام التماس کی
کہ آپ جانتے ہین کہ ابھی ہمارے اوپر مفارقت و مہاجرت سید الثقلینؐ کا
کیسا صدمہ گذرا ہے کہ جسکے سبب چشم گریان و دل بریان ہین اس غم تازہ
کے کیونکر متحمل ہو سکین جو سزاے شرعی کہ نسبت ابو شحمہؓ کے مقرر ہو تھوڑی
تھوڑی ہم سب پر جاری کر دیجیے اور اونکو اس مصیبت سے خلاصی دیجیے حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ایک کے عوض دوسرے پر حد مارنا جائز ہوتا تو مین البتہ
ایسا ہی کرتا ہر چند لوگون نے خوشامد و آمد کی لیکن آپنے کسی کی نہ سنی افلح نام
جلاد کو فرمایا کہ ابو شحمہؓ کے کپڑے اوتار اور حد مار افلح نے جسد مع لباس اوتارا
بے اختیار نعرہ مارا اور روکر یہ عرض کی کہ اے خلیفہ برحق مین ایسے نازک بدن
پر کہ جسکے مقابلہ مین گلاب و برگ سمن شرماتے ہین کسطرح سے کوڑے مارون آپنے

فرمایا تمکو خدا اچھا دے اس بے رحم سخت کمان قلعہ نے منہ لگانا شروع کیا ابو شحمہ بیتاب
ہوکر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے انا للہ وانا الیہ راجعون عجب حضرت عمر نے ایسی
عدالت کی ہاتف غیب سے یہ ندا سنی کہ حسنت حسنت یا عمر یعنی بہت اچھا
کیا تونے بہت اچھا کیا تونے اے عمر فقط آپکی سخاوت اور غیرت کا وہ حال تھا
کہ حضرت شہربانو محض برعایت خاندان نبوت کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو
معہ زیور کے عطا کردین **قصہ** حضرت شہربانو کا یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے
لشکر اسلام کو بھیجکر بہت سے ممالک عجم پر فتحیابی حاصل کی چنانچہ وہان سے بکثرت
غنیمت آئی زر و جواہر بیشمار اسیران پارس قطار در قطار ازانجملہ شہربانو شاہ
یزدجرد فارس کی بیٹی بھی تہین تقسیم غنیمت کے وقت آپ گھبرا کر بار بار حضرت امام حسین
کا منہ تکتی تہین حضرت عمر نے دیکھا کہ شہربانو کا میل حضرت امام حسین کیجانب ہے
فرمایا کہ اے حسین شہربانو آپکے واسطے خاص کی گئی معہ زیور اپنے گھر لیجاؤ اوسوقت
آپنے یہ لطیفہ بھی ارشاد فرمایا کہ چونکہ شہربانو اپنی قوم کی سیدہ ہے لہذا یہان بھی اس نے
سید ہی کو قبول کیا حضرت امام حسین عطیہ خلیفہ برحق سے خوش ہو گئے اور حضرت
شہربانو کو اپنے گھر لیگئے اس قصہ سے چند فوائد حاصل ہوئے اول یہ ہے کہ حضرت
عمر کو اہلبیت سے مطلق کینہ نہ تھا اگر نعوذ باللہ کچھ بھی ہوتا تو آپ حضرت شہربانو کو
ہرگز حوالہ حضرت امام حسین کے نکرتے دوم آپکو رعایت اہلبیت نبوی کی
بہ نسبت اورون کے زیادہ تر منظور نظر تھی سوم اوس مجمع کثیر مین جو آپکے دربار
مین حاضر تھا حضرت امام حسین کے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ تمام حضار مین سب سے
زیادہ آپکو افتخار ہوا اب اس موقع پر ہمکو دوسری شہادت کا لانا بھی ضرور رہا
کہ اگر اہلبیت کو آپ سے عیاذا باللہ کینہ ہوتا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی دختر
فرخندہ اختر حضرت عمر کو ندیتے **قصہ** شادی حضرت ام کلثوم کا جو خاص

حضرت فاطمہؓ کے شکم مبارک سے پیدا تھین یہ ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ اے علیؓ ہمنے سنا ہے رسولؐ اللہ سے کہ سب پہلے سیری اہلبیت بہشت مین داخل ہو گی چونکہ ہم اہلبیتؐ سے نہین اس لئے دل مین بڑا ارمان ہے کہ اگر ہم بھی اہلبیت سے ہوتے تو خوب ہوتا یہ بات سنکر حضرت شیر خدا مکان پر تشریف لیگئے بطیب خاطر و خوشی دل و رضاے طبیعت کے امیر المومنین حضرت عمرؓ کو اپنے دردولت پر طلب فرما کے بوکالت حضرت عباسؓ عم رسول صلعم کے حضرت ام کلثومؓ کے ساتھ بمہر مناسب عقد کر دیا حضرت عمرؓ حضرت شیر خداؓ کے اس التفات اور توجہات سے کمال درجہ ممنون احسان و مرہون امتنان ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہم اس اپنے دعوے صادق کا بھی ثبوت معتبر کتب شیعون سے دیتے ہین تا کہ منکر اس فضیلت کو موقع انکار کا ہاتھ نہ آوے شارح ابوالقاسم قمی نے شرح شرایع مین جسکو مالک بھی کہتے ہین شرایع کے اس مضمون یجوز نکاح العربیۃ بالعجمی والھاشمیۃ بغیر الھاشمی وبالعکس کے نیچے لکھا ہے زوج علیؑ بنتہ ام کلثومؓ من عمرؓ ترجمہ نکاح کیا علیؑ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا عمرؓ کے ساتھ سوا اسکے مجالس المومنین و تہذیب و کافی کلینی اور مصائب النواصب وغیرہ کتب مستندہ شیعون سے اس نکاح کی اصلیت صحیح پائی جاتی ہے اس کارخیر سے تین مطلب ہاتھ آئے **اول** یہ کہ باہم حضرت عمرؓ و حضرت علیؑ کے کوئی عداوت نہ تھی بلکہ ایسی محبت دلی تھی کہ اپنی بیٹی دینے مین بھی جناب امیرؓ نے دریغ نہ فرمایا **دوم** یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ کے ایمان مین کچھہ نقصان نہ تھا اگر ہوتا تو حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب ہرگز ہرگز اپنی پیاری صاحبزادی جو خاص شکم محترم حضرت زہراؓ سے پیدا تھین نہ دیتے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت علیؑ کو حضرت عمرؓ کے تقویٰ و دینداری و زہد و پرہیز گاری پر کمال درجہ کا اعتقاد و اعتماد تھا **سوم** اس نکاح سے یہ بھی یقینی معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ نے کبھی کسی طرح کا رنج حضرت

ناظرین کو جیسا کہ ... ہے ... کتب شیعوں میں ...
حضرت علی قیامت تک ... شیخین ... حضرت امام جعفر ...
سے ... کی ... قیامت ... حال حضرت ...
یہ ہے کہ آپنے دس برس چھ مہینے اور سات روز بڑے کروفر سے خلافت کامل کی اور
روز پنجشنبہ ۲۸ ذوالحجہ ۲۳ھ کو رحلت ... ابو لؤلؤ مجوسی ... شہادت
کبریٰ حاصل کی عمر شریف جناب کی تریسٹھ برس کی ہوئی روضہ رسول ...
ابو بکر صدیق اکبر کی ... چنانچہ ...
ایک قول حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا جس سے فضیلت حضرت شیخین رضی
اللہ عنہما کی ثابت ہوتی ہے معتبر کتاب شیعہ سے نقل کیا جاتا ہے ارباب ہوش
گوش جان سے سنیں هما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیه فعلیهما رحمة
الله یوم القیامة ترجمہ وہ دونوں امام عادل تھے اور دونوں انصاف کرنے والے حق پر تھے
اور مرے حق پر اون دونوں پر رحمت خدا کی ہو قیامت کے دن اس حدیث سے چند فوائد
حاصل ہوئے اول یہ کہ اگر خلافت و امامت حضرت شیخین کی حق نہ ہوتی تو حضرت امام
جعفر صادق ہرگز اون کو امام نہ کہتے دوم یہ کہ حضرت امام صادق کا حضرت شیخین
کو عادل اور منصف کہنا تمام مطاعن شیعوں کو کالعدم کرتا ہے سوم حضرت شیخین کا
حق پر ہونا اور حق پر مرنا ثابت ہوتا ہے چہارم یہ کہ قیامت کے دن مستحق رحمت
کے ہونگے سوا اسکے بہت بڑی فضیلت حضرت شیخین کی دفن ہونے خاص روضہ
مقدسہ رسول اللہ صلعم سے ثابت ہے بسبب جذب مائیت کے اس لیے کہ تعلق فرع
کا اصل سے لازمی ہوا کرتا ہے حق یہ ہے کہ جیسے حضرت شیخین حالت حیات رسول اللہ
مین مصاحب رہتے تھے ویسے ہی بعد وفات بھی قریب رہے پس مرتبہ نزدیک والون
کا البتہ دور والون سے بڑا ہوا ہونا ضروری ہے ؎ تا فرق مدارج نہ کنی زندیقی

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ سوم رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا عثمانؓ کنیت زمانہ جاہلیت مین ابو عمر تھی اور زمانہ اسلام مین ابو عبداللہ ہوئی آپکا مشہور لقب ذی النورینؓ ہے بسبب تعلق تزویج دو صاحبزادیون سرور کائنات کے سوا مکہ معظمہ قوم قریش قبیلہ بنی امیہ نسب آپکا نسب رسولؐ اللہ سے پشت عبد مناف مین ملتا ہے یعنی سلسلہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف والدہ آپکی دختر عاتکہ عمہ رسولؐ اللہ کی تھین ولادت آپکی رسول اکرمؐ سے چھ برس بعد ہوئی شروع ہی زمانہ اسلام مین آپ حضرت خیر الانامؐ پر ایمان لائے اور حسب الارشاد سرور دوجہان کے دو مرتبہ ہجرت کی اول بطرف حبش دوم بسمت مدینہ آپ نے کثرت سے زر و سیم خدا اور رسولؐ کی راہ مین صرف کیا اور بہت سامان حرب و ضرب کا لشکر بے سر و سامان اسلام کو خرید دیا چاہ رومہ جسکو اب بیر عثمانی کہتے ہین رقم معتد بہ یہودیان بے رحم کو دیکر اوس مصیبت کے وقت مین کہ مسلمانون کو مثل تشنگان میدان کربلا کے پانی میسر نہوتا تھا خرید کر کے وقف کر دیا چنانچہ یہ چشمہ فیض آپکا اسوقت تک جاری ہے اور وہ زمین بھی جسپر مسجد نبویؐ تعمیر ہے آپ ہی کی زرخرید ہے حمایت و عنایت امت مرحومہ کی جان و مال سے کی امیرون سے سلوک کرتے غریبون کو بے طلب دیتے روایت ہے کہ آپ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے اس حساب سے آپنے اپنی زندگی مین دو ہزار چارسو غلام آزاد کیے رسولؐ پاک آپکی نہایت ہی عزت و وقعت کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ مین کیون نہ شرماؤن اوس سے کہ جس سے فرشتے شرماتے ہین آپ کبھی زمانہ جہالت مین بھی مرتکب سیئات کے نہوئے تھے جب زمانہ وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قریب پہونچا آپنے چند معتمد بزرگ تر صحاب باصفا مین سے انتخاب فرماکر امر خلافت اونکی رائے پر موقوف رکھا چنانچہ آپ بہ تجویز اونہین بزرگون کے

امیر المومنین ہوئے آپکے زمانہ خلافت مین تمام مسلمان نہایت ہی رضامند اور خوشنود ہے اور بکثرت فتوحات غیبی و تائیدات لاریبی نصیب اولیاء اہل اسلام کی ہوئین ممالک روم و توابع روم و سلطنت فارس و توابع فارس و بلاد خراسان و توران و اکثر مضافات ہند و سندھ و جزائر و بنادر و بیشمار وغیرہ آپ ہی کے حسن انتظام عدالت التیام کے سبب سے قبضہ اسلام مین آئے بہت سے کافر مسلمان کیئے اور بہت سنکڑون جزیے لیے آپنے گیارہ برس گیارہ ماہ اٹھارہ دن خلافت کی حق یہ ہے کہ آپنے خوب ہی داد حکومت کی دی اٹھارہ ذی الحجہ روز جمعہ ۳۵ ہجری کو بلوہ اہل مصر کے ہاتھ رومان بن سرحان یا باختلاف روایت کنانہ بن بشر تجیبی کے صائم و قاری شہادت پائی عمر شریف بیاسی برس کی ہوئی حش کوکب مین قریب بقیع دفن ہوئے اس مقام پر ہم ایک معتبر کتاب شیعون سے حدیث لکھتے ہین جس سے فضیلت اصحاب ثلثہ کی ثابت ہو۔ شیخ ابن بابویہ قمی نے کتاب معنی الاخبار مین حضرت امام موسی رضا سے روایت کی ہے عن الحسن ابن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابا بکر منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفواد ترجمہ امام حسن بیٹے علی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر بمنزلہ میرے سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ میری بصر کے ہے اور عثمان بمنزلہ میرے دل کے ہے اب ناظرین کرامات اصحاب ثلثہ کو بنظر انصاف ملاحظہ فرماوین کہ تمام جہان مین کیسا دین اسلام پھیلا دیا اس سے بڑھکر اور کیا کرامات ہوگی جسکو مفصل دیکھنا ہو وہ تواریخ فریقین مین دیکھ لے اس مجمل مین گنجایش تطویل نہین ہے

مجملاً ذکر امیر المومنین خلیفہ چہارم رضی اللہ عنہ کا

نام اصلی آپکا علی ہے اور کنیت ابو الحسن ہے اور مشہور لقب اسد اللہ ہے ولادت

آپکی خانہ کعبہ ہے قوم قریش قبیلہ ہاشم نسب آپکا نسب رسول اللہ صلعم سے بہت ہی قریب ہے یعنی آپکے والد اور رسول اللہ کے والد برادر حقیقی ایک باپ عبد المطلب سے پیدا تھے ولادت آپکی ولادت رسول اللہ سے تیس سال بعد ہوئے زمانہ طفولیت مین بہ تربیت رسول خدا کے پرورش پائی دس برس کی عمر مین مشرف بسلام ہوئے شب ہجرت کو واسطے پردہ داری رسول اللہ کے بستر مبارک پہ آرام فرمایا محبت و اطاعت رسول مقبول صلعم مین جان عزیز کا کچھ خیال نہ کیا تین روز بعد آپنے بھی مدینہ کو ہجرت فرمائی آپنے غزوات بدر و احد و خندق و خیبر و حنین وغیرہ مین کارہاے شایان شجاعت و جوانمردی کے کیے اور حسن اعمال و صدق مقال سے خدا و رسول کو راضی رکھا بعد شہادت حضرت عثمان غنی کے بجماع تمام صحابہ کرام آپ امیر المومنین ہوئے آپکے نگینہ مہر نقش الملک للہ کا کندہ تھا عمل خلافت آپکا مطابق امر خلافت خلفاء ثلثہ کی تھا بالیقین تادم زیست کبھی کسی کام مین آپنے صحابہ باصفا کی مخالفت نکی آپکے شروع ہی زمانہ خلافت مین ایسے قضیے نامرضیے درپیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع ہوگئی اور بڑا نزاع و تفرقہ پیدا ہوگیا اکثر ملک مقبوضہ و مفتوحہ صحابہ ثلثہ کے آپکے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپ سے بے قصد و رضاے فریقین کے باہم حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت ام المومنین کہ جنکی تعریف بہ فضل الٰہی سورہ نور سے روشن ہے اتفاقاً لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پھر اوسی دم باہم اہل صفا کے صفائی ہوئی اسیطرح سے آپکو بسبب خطائی اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا جانبین سے باہم مسلمانون مین مقاتلہ ہوا غرض آپنے انہین مکروہات کے سبب سے مدینہ کو چھوڑکر کوفہ کو دار الخلافت اپنا بنایا زمانہ آپکی خلافت کا چار برس نو ماہ ہین روز شنبہ ۲۱ رمضان مبارک ۴۰ھ ہجری کو ہاتھ عبد الرحمٰن ابن ملجم سے زخمی ہوکے جام شہادت نوش فرمایا عمر شریف ۶۳ سال کی ہوئی کوفہ مین بالاے کوہ نجف مدفون ہوئے

تجلّی ذکر امام المومنین خلیفۂ پنجم رضی اللہ عنہ

نام آپکا حسن رضی اللہ عنہ ہے اور کنیت ابو محمد لقب سبط اکبر نسب آپکا اشرف الانساب جہان سے یعنی والد ماجد آپکے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا بنت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم مولد شریف مدینہ منورہ حضرت رسول خدا کو آپکے پیدا ہونے سے کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی حضرت آپکو اپنا فرزند ارجمند فرماتے تھے اور یہی اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ خدا تعالی اصلاح کرادیگا میرے حسن بیٹے کے سبب دو فرقہ بزرگ مسلمانون مین اکثر اوقات حضرت آپکو براہ شفقت اپنے دوش اقدس پر چڑہا لیتے تھے اور کبھی اپنے شکم صحبت کے سینہ مبارک پر لٹاتے کبھی سر و سے بوسہ لیتے اور کبھی زبان اطہر آپکے منہ مین دیتے رسول اللہ ہمیشہ آپکے واسطے دعاے خیر و برکت کی فرماتے اور کبھی فرماتے کہ اے خدا مین اس فرزند کو دوست رکھتا ہون تو بھی اسکو دوست رکھ اور جو کوئی اوسکو دوست رکھے تو اوسکو بھی دوست رکھ اور کبھی فرماتے کہ جسنے اس ثمرہ دل میرے کو ایذا دی مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھکو ایذا دی خدا کو ایذا دی اسیطرح سے آپ کی شان مین بہت سی حدیثین صحاح ستہ مین وارد ہین جب عمر شریف آپکی آٹھ برس کی ہوئی حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی آپ کا اخلاق خلق محمدی سے مناسبت تمام رکھتا تھا اور آپکا قامت بالا بالا قامت خواجہ قیامت سے مشابہت اکثر اصحاب باصفا آپکو دیکھکر حضرت بے شبہ و نظیر کی یاد کرتے تھے بخاری شریف مین روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما مسجد نبوی سے باہر تشریف لائے دیکھا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے ہین حضرت صدیق اکبر نے آپکو دیکھتے ہی اپنے دوش مبارک پر چڑہا لیا اور فرمایا کہ اے علی یہ بچہ تو بعینہ ہمشکل

جنوال مصطفوی ہے حضرت مرتضیٰؑ نے اسباب کو سنکر تبسم فرمایا غرض آپ کی سیرت
اور صورت رسول اللہ کی صورت اور سیرت سے بہت کچھ ملتی تھی فی الواقع جب
آپ کے حالات اور کمالات و واقعات و حالات و افعال و اقوال پر نظر کیجاتی ہے تو اکثر
از روے صورت و سیرت و خُلق اور خلق کے بہت کچھ نسبت رسول اللہ سے پائی
جاتی تھی ازانجملہ یہ کہ رسول اللہ صلعم نے برعکس سارے تمام مہاجرینؓ و انصار کے
باوصف حصول شوکت و صولت محض بہ رعایت شفقت و رحمت برحال مجاوران
حرم محترم کے ترک قتال و جدال قوم قریش سے فرمائی اسیطرح سے آپنے بھی اپنی
خلافت میں باوجود حصول قوت و طاقت کے اپنے نانا کی امت مرحومہ پر رحم کر کے
بالاخر یہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی چنانچہ اس امر شدنی کی نبی
نے پہلے سے پیشین گوئی اپنے اصحابؓ باصفا سے فرمائی تھی ازانجملہ جیساکہ خیر البشر کسی
سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتے تھے ویسے ہی آپ بھی سائل کو اپنے در دولت سے محروم
نہیں جانے دیتے تھے چنانچہ شاہد حال ہمارے اس دعوی کا معاملہ تفویض
خلافت ظاہری بہ حضرت معاویہؓ کا ہے کہ آپنے ایک ہی طلب میں تمام ملک عرب و عجم کا
سپرد حضرت معاویہؓ کر دیا ازانجملہ جیساکہ رحمت العالمین اپنے ذاتی معاملہ میں
بنظر رحمت کسی سے انتقام نہ لیتے تھے ویسے ہی آپ بھی اپنے نفس کے واسطے کبھی بدلہ نہ لیتے
تھے بلکہ بمقابلہ بدی کے نیکی کرتے تھے اگر آپکو کوئی بدانجام دشنام بھی دیتا تو بھی آپ
اوسکے حق میں دعاے خیر کرتے ازانجملہ جیساکہ رسول اکرم گنہگاران امت کے
لیے دعاے مغفرت فرماتے تھے ویسے ہی آپنے باوجود سراپا حلم کے اپنے قاتل
کی پردہ پوشی کر کے دعاے خیر کی روایت ہے کہ ایکدن حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ آپکی خدمت میں حاضر ہوے دیکھا کہ آپ بسبب اثر زہر کے نہایت ہی
تکلیف میں ہیں اور آنتیں آپکی کٹ کٹ کر دستون میں نکلتی ہیں عرض کی کہ اے بھائی

برادر مکرم فرمائیے تو کہ آپکو کسنے زہر دیا فرمایا کہ اے عزیز شان اہل بیت سے بعید ہے کہ کسی کی پردہ دری کرین مین اوسکا نام نہ بتاؤنگا بلکہ حشر مین اوسکے لئے شفاعت چاہونگا جب عمر شریف آپکی ۶۳ برس کی ہوئی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے شہادت پائی آپنے تمام اصاغر و اکابر مسلمانان کوفہ کو جمع فرما کر ۲۲ رمضان شریف کو ارشاد فرمایا اسی درمیان مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر فرمایا کہ اے مسلمانون یہ نبیرہ رسول اللہ ہے اور فرزند رشید خلیفہ چہارم برحق کا ہے تمکو لازم ہے کہ اسکی بیعت قبول کرو سنتے ہی اسبات کے کچھ اوپر چار ہزار آدمیون سے کہ اوس وقت موجود تھے بلا توقف بیعت کی اور آپکی خلافت پر بدل و جان فدا شدہ ہو بعدہ اوسکے بہتیرون نے بیعت کی جنکی تعداد معتبر کتب شیعون مین چالیس ہزار ہے آپکی خلافت مطابق خلافت خلفاء اربعہ کے تھی آپنے کسی امر مین ذرا بھی مخالفت نکی

قصہ تفویض خلافت ظاہریہ بہ امیر معاویہ جب خبر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بیعت لینی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہونچی ناگاہ حضرت معاویہؓ نے بمقتضاء بشریت طالب بادشاہت دنیاوی کے ہوکر خلیفہ وقت پر لشکر کشی کی حضرت امام حسنؑ بھی بعد دریافت اس حال کے معہ چالیس ہزار لشکر اسلام کے کوفہ سے باہر تشریف لائے سوا اسکے اور بھی اپنے محکومان طاعت نشان کو رسل و رسائل بھیجکر طلب فرمایا جانبین سے دونون لشکر صف آرا ہوئے قریب تھا کہ باہم جنگ شروع ہو حضرت معاویہؓ نے بصلاح و صوابدید حضرت عمرو بن العاصؓ کے دو آدمی حضرت حسنؑ کی خدمت مین روانہ کرکے عرض کی کہ اب زمانہ خلافت باطنی کا بموجب اس حدیث شریف کے منقضی ہوا الخلافۃ ثلاثون عاما ثم یکون بعد ذالك الملك ترجمہ خلافت کا زمانہ تیس ۳۰ برس کا ہے پھر ہوگا بعد اسکے ملک (یعنی سلطنت ظاہری) اور زمانہ حکومت ظاہری کا پہونچا لیس آپ حکومت ظاہری

مجھکو مراہ کرم مرحمت فرماوین جسقدر مصارف ضروری اہلبیت کا ہوا کرینگا مین اوس کا کفیل ہون جب یہ پیغام گوش گذار حضرت امام حسنؑ خلیفۂ وقت کے ہوا آپنے اوسدم مضمون اوس حدیث کا جو رسول اللہ اکثر آپکی شان مین اپنے اصحابؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرا فرزند دو بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کروا دیگا پڑہا اور اوسی کے مطابق عمل کیا یعنی آپنے بغیر حرب و ضرب کے حکومت ظاہری حضرت امیر معاویہ کے سپرد کردی اور بہت بڑا ہنگامہ فساد کا مسلمانون سے دور کیا آپنے ہنگام تفویض سلطنت ظاہریہ کے حضرت امیر معاویہؓ کو یہ نامہ لکھا کہ اے امیر معاویہ ہم نے تم سے اس شرط پر صلح کی کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء الراشدین المہدیین کے رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی رائے پر چھوڑنا حضرت معاویہ اس جواب سراسر صواب کے سننے سے نہایت ہی شاد ہوئے اور تمام شرائط حضرت امام حسنؑ کی بسر و چشم قبول و منظور فرمائین اول سب مسلمانون مین سے یہی شخص کہ بادشاہ ہوا وہ حضرت معاویہؓ ہین یہ صلح ربیع الاول ۴۱ھ مین کہ پورے تیس برس وفات سرور کائنات کو گذرے تھے واقع ہوئی اس حساب سے آپنے خلافت پانچ مہینے ۲۲ دن کی آپ بعد ترک خلافت ظاہریہ کے کہ منافی شان آنجناب کے تھی اور اوس مین بہت سے شر و فساد شامل تھے صرف خلافت باطنیہ پر اکتفا فرماکے کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور احکام نبیان شریعت مصطفوی و اشاعت احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقۂ معرفت اور سلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم و تفہیم فرمایا ہمیشہ قرآن پاک و حدیث صاحب لولاک کے معنی بیان کرتے اور گمراہان کو ہی ضلالت کو ہدایت فرماتے آپنے پاپیادہ پندرہ حج ادا کیے اور دو مرتبہ تمام نقد و جنس خانگی ضروری راہ خدا مین لٹا دیا مزید بران لاکھون ہی درہم و دینار

فرمایا ہے ... [illegible] ... اہلبیت ... [illegible]
[illegible] ... حضرت ... [illegible]
[illegible] ... کوئی ایسا نہ تھا کہ آپ سے ...
زیادہ ... [illegible] ... جناب کا سنہ ۴۹ ہجری میں چند ماہ کا ہوا آخر
ماہ صفر ۵۰ھ یا ۵۱ھ میں بشہادت سمی وفات پائی روایت ہے کہ جب آپکو زہر
دیا گیا تو آپکو اس درجہ اسہال کبدی لاحق ہوئے کہ جگر کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو کر دستوں میں آتے تھے آخر کار اوسی سم قاتل کی بدولت واصل
بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون روایت ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے
اپنی حالت حیات میں ہی حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس
امر کی اجازت لے لی تھی کہ آپکے حجرہ مقدسہ میں قریب اپنے نانا کے روضہ مبارک
کے دفن ہوں چنانچہ صدیقہ برحق نے آپکو بخوشی تمام اجازت دی جب آپنے رحلت
فرمائی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بنظر احتیاط دوبارہ اذن طلب کیا حضرت
صدیقہ نے اونکو بھی اذن دیا جب جنازہ قریب روضہ مبارک کے پہونچا مروان بن
حکم ازراہ شرارت کے مانع ہوا اور بقول حضرت ام المومنین کی کچھ وقت نکر کے
شمشیر و تفنگ تک سے جنگ کا تہیہ کر کے اس قدر اصرار و تکرار کی کہ حضرت امام حسین
نے بمشورہ بعض اصحاب مصلحت اندیش کے جنازہ کو بقیع میں لیجا کے اونکی والدہ
ماجدہ حضرت ... کے پاس دفن کیا اس مقام پر تھوڑا سا حال عقائد محبان اہلبیت کا
نسبت جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے رکھتے ہیں بیان کیا جاتا ہے تو وہ یہ ہے کہ حضرت
امام حسن رضی اللہ عنہ نے سلطنت ظاہری جو حضرت معاویہ کو بخوشی سپرد کر دی
اس سبب سے شیعان پاک آپ سے انحراف باطنی رکھتے ہیں چنانچہ شہادت اس امام متقی
کی اہتمام عشرہ محرم کا دیتا ہے پہلی تاریخ سے دسویں تک کیسے کیسے برگ و ساز نذر و نیاز

حضرت امام حسینؑ کے لیے کیجاتی ہین کہین سبیل ہے کہین تعزیہ کہین نوحہ ہے کہین فرش
بہر حال ہر کوچہ و بازار مین ہا و ہو ن عید رات شب برات پا گئی
امام حسنؑ کے واسطے کوئی سامان عزاداری و گریہ و زاری کا نہین کیا جاتا
آپکا تابوت اوٹھاتا ہے نہ کوئی دُلدل بناتا ہے غرض ہین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا
امر واقعی تو یہ ہے کہ متعصب شیعہ حضرت حسنؑ کے نام پر اپنی اولاد کا
نام بھی نہین رکھتے ہین بلکہ حضرت علیؑ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے
نام پر نام رکھنے کو علامت و کرامت شیعگی تصور کرتے ہین ❊❊

مجملاً ذکر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

اسم مبارک آپکا حسینؑ ہے اور کنیت ابو عبد اللہ اور مشہور لقب زکی و سبط ثانی
ہے اور برادر عینی حضرت امام حسنؑ کے چہارم یا پنجم ماہ شعبان سال چہارم ہجری کو
مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے رسول اکرم صلعم کو آپکی پیدایش سے بڑی خوشی
حاصل ہوئی آپکی ولادت کے وقت کثرت سے فرشتے آتے تھے اور رسول اللہ صلعم کو
مبارکباد سناتے تھے اہل سنت کی صحیح کتب مین ہے کہ رسول خدا صلعم آپکو
کمال دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسینؑ مجھسے ہے اور مین حسینؑ سے
جو کوئی حسینؑ کو دوست رکھتا ہے خدا اوسکو دوست رکھتا ہے کبھی حضرت آپکو
دوش پر چڑھاتے اور کبھی سینہ اقدس سے لگاتے کبھی سر و رو کا بوسہ لیتے
اور کبھی آپکے مقتل کی خبر بطریق پیشین گوئی اپنے صحابہ و الاصفات و ازواج
مطہرات کو دیتے چنانچہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کی کہ مینے
دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونیوالا
ایک دن دوپہر کو پریشان بال غبار آلودہ اونکے ہاتھ مین ایک شیشہ کہ اوس مین

خون ہے تو مین نے عرض کی کہ تصدق تجھ پر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ
خون ہے حسین کا اور اوسکے یارون کا بٹورتا ہون مین اسکو آج کے شروع دن سے
ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہون مین اوس دن کو کہ پاؤن قتل اوس دن کا اور طبرانی
نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جو کوئی حضرت حسن و حسین کو دوست
رکھتا ہے مین اوسکو دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون خدا بھی اوسکو
دوست رکھتا ہے اور جسکو خدا دوست رکھتا ہے اوسکو داخل کریگا بہشت مین اور
جو کوئی کہ حسن و حسین کو دشمن رکھتا ہے یا اونکے مراتب مین تفاوت کرتا ہے
مین اوسکو دشمن رکھتا ہون اور جسکو مین دشمن رکھتا ہون اوسکو خدا بھی دشمن رکھتا
ہے اور جسکو دشمن رکھتا ہے داخل کریگا اوسکو دوزخ مین اور ہمیشہ وہ عذاب مین رہیگا
اور ترمذی نے ذکر کیا اور یعلے بن مرہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ حسین مجھ سے ہے اور مین حسین سے ہون دوست رکھے اللہ اوسکو جو دوست
رکھے حسین کو حسین ایک سبط ہے سبطون مین سے ف سبط کہتے ہین اولاد کو اور اسباط
حضرت یعقوب ع کی اولاد کو کہتے ہین کہ وہ بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی بہت سی اولاد
ہوئی سو فرمایا کہ حسین کا ویسا ہی حال ہے اس مین اشارہ ہے کہ انکی بہت اولاد
جاری ہوگی خلاصہ یہ ہے کہ اسیطرح سے آپکی شان مین بہت سی احادیث مستندہ
اہلسنت کی کتب معتبرہ مین موجود ہین آپ کو سینہ سے پا تک حلیہ مبارک سرور عالم
سے مشابہت تمام تھی جب عمر شریف آپکی قریب سات برس کے ہوئی حضرت
سیدہ کونین نے دنیا سے وفات پائی آپنے علوم ظاہریہ و باطنیہ مثل معانی قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک و احکام شریعت و معرفت و طریقت و حقیقت
اپنے والد مکرم و دیگر صحابہ معظم سے حاصل کیئے غرض کہ تمامی صفات مثل حسن خلق
و غیرت و زہد و عبادت و تقوی و شجاعت و عرفان و سخاوت و تصوف و معرفت

کہ آپ متصوف تھے اور دن رات بندگی خالق انس و جان مین مصروف تھے پاپیادہ
پچیس ۲۵ حج ادا کیے بہت درہم و دینار حقدارون و مساکینون کو دیے رات دن مین
ہزار رکعت نماز پڑہتے تہے اور بعد رحلت والد ماجد کے اپنے بہائی مکرم کی خدمت مین حاضر
رہتے بعد صلح حضرت معاویہ حضرت حسنؑ کوفہ سے مدینہ مین تشریف لائے آپ بہی اونکی
ہمراہ آئے جب حضرت حسنؑ راہی اعلی علیین ہوئے آپ امام المتقین ہوئے قصہ
بیعت لینے حضرت معاویہؓ کا آدمیون سے واسطے یزید کے تواریخون مین مذکور ہے کہ
حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ نے بمشورہ بعض اپنے خیر خواہون کے چاہا کہ اپنی زندگی
ہی مین یزید کو اپنا ولیعہد کرین اور تمام آدمیون سے اوسکے لیے بیعت لین چنانچہ
آپنے ۵۰ سنہ ہجری مین مروان ابن الحکم عامل مدینہ کو لکہا کہ مدینہ کے لوگونکو جمع کرکے
واسطے یزید کے بیعت لے اور سبہون کو خبر دے کہ امیر المومنین کی یہ مصلحت ہے کہ
اپنی حیات مین خلفاء اربعہ کے طریق پر یزید کو تمہارا بادشاہ کرین جب نامہ مروان پاس
پہونچا اوس نے اہل مدینہ کو اکٹہا کرکے اوسی مضمون مرقومہ بالا کے مطابق ایک
خطبہ پڑہا بمجرد سننے اس امر کے حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ یہ بیعت خلفاء راشدین کے طریقہ پر نہین ہے بلکہ طریق
سلاطین روم و عجم کے ہے کیونکہ قیصر و کسری اپنے بعد مین اپنی اولاد ہی کو اگرچہ نالائق
ہو بادشاہ کیا کرتے تہے اگر یہ امر اسلام مین بہی روا ہوتا تو ضرور تہا کہ خلفاء اربعہ بہی
اپنی اولاد ہی کو اپنے ہی روبرو خلیفہ کرجاتے چونکہ یہ بات معقول اہل مدینہ نے سنی
قطعی بیعت یزید سے انکار کرکے اپنے اپنے گہر کو چلے گئے ناچار مروان نے یہ خبر
انکار مسلمانون کی بیعت کرنے یزید سے حضرت معاویہؓ کو لکہی جب حضرت معاویہ
کو خبر انکار بیعت مدینہ کے لوگون کی پہونچی جانا کہ یہ کام مروان سے انجام نہ ہوگا
چنانچہ ۵۱ سنہ ہجری مین خود ہی بارادہ حج کعبہ شریف و زیارت مدینہ لطیف کے حرمین

مین تشریف لائے اور اسی ضمن مین اکابر و اصاغر اہل مدینہ کو ترغیب دیکے یزید کی بیعت
کے لیے خطبہ پڑہا اسوقت یزید کی بیعت کی بابت پانچ بزرگون نے صاف انکار کیا
اول حضرت عبدالرحمنؓ ابن صدیق اکبرؓ دوم امام حسینؓ سبط پیغمبرؐ سوم عبداللہ ابن
عمرؓ چہارم عبداللہ ابن عباسؓ پنجم عبداللہ ابن زبیرؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعض نے
ان صاحبون مین سے فرمایا کہ اے امیر بعد اپنے بیعت کیجئے یزید سے آپکی
موجودگی مین کیونکر بیعت کرین کیونکہ ایک وقت مین دو بیعت جمع نہین ہوسکتی ہین
جب تم نہوگے سب مسلمان اتفاق کرینگے اوس سے بیعت کرنے مین ہمکو دریغ
نہوگا جب حضرت معاویہؓ نے حجت معقول سنی سکوت کر گئے پہر دوسرے وقت
مین ان پانچون بزرگون کو علیحدہ علیحدہ گوشہ مین طلب فرماکے درخواست بیعت یزید
کی کی اور بہت کچھ مال و منال دینے کا وعدہ کیا لیکن پانچون صاحبونؓ نے کچھ
پروا انکی نکی مطلق بیعت یزید سے انکار کیا اور ہرگز متاع دنیا کے لئے راضی نہو
جب حضرت معاویہؓ کو یقین ہوا کہ یہ پانچون بزرگ بیعت نکرینگے تب بنظر قدرشناسی
مراتب اونکے اور اونکے بزرگون کے مشفقانہ فرمایا کہ اے صاحبزادگان والا تبار جسدم
مین خطبہ پڑہون تم مین سے کوئی میرے کلام کو قطع نکرے ورنہ اہل شام تمکو قتل
کر ڈالینگے جب شامیون نے جو ہمراہ تھے حال بیعت پانچون بزرگون کا حضرت
معاویہؓ سے دریافت کیا آپنے مصلحتاً فرمایا کہ عبداللہ ابن عمرؓ و عبداللہ ابن زبیرؓ و
عبداللہ ابن عباسؓ نے خلوت مین یزید کی بیعت کی اور امام حسینؓ نے وعدہ کیا ہے
کہ جسوقت عبدالرحمنؓ ابن ابی بکرؓ بیعت کرینگے ہم بہی بیعت کر لینگے پس تم درپے
اس بات کے نہو کہ یہ لوگ علانیہ بیعت کرین انکی بیعت خفیہ بہی کافی ہے اب بیعت
یزید کی تمام ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت معاویہؓ اس کام سے فراغت پاکے
ملک شام مین پہونچے آدمیون کو جمع کرکے ایک خطبہ اس مضمون کا پڑہا کہ اے

خداوند عالم الغیب ہین مینے یزید کو اپنا ولیعہد کیا اس سبب سے کہ مینے اوسکو اپنی دانست
مین بزرگ پایا ہے جب مرتبے کو پہونچا تو اوسکو اوس فضل پر بٹھایا کہ مین نے خیال کیا ہے
اور اے حق تعالی اگر مین اوسکو محض برعایت شفقت پدری کے مسلمانون کا حاکم
کرتا ہون تو تو پہلے اس سے کہ وہ حکومت کرے اوسکو دنیا سے اوٹھا لے بعد اختتام
خطبہ پھر آپنے یزید کی طرف متوجہ ہو کر یہ نصیحت فرمائی کہ اے یزید مرتبہ امام حسین رضی اللہ عنہ
کا اسلام مین بہت ہی بڑا ہے اور تمام مسلمان اونکو بسبب آل نبی صلعم ہونے اونکے نہایت ہی
دوست رکھتے ہین تو بھی اونکے ساتھ ہمیشہ سلوک نیک رکھنا اور اونکی تعظیم و تکریم کرنا
ورنہ باعث بیزاری خدا و رسول صلعم کا ہوگا بعد چندے قریب زمانہ رحلت پھر حضرت
معاویہؓ نے یزید کو طلب کرکے یہ وصیت فرمائی کہ مینے تجھکو اپنا ولیعہد کیا اور امر حکومت
مسلمانون کا تیرے ہاتھ مین دیا کوئی کام خلاف نکرنا ہمیشہ متبع شرع شریف رہنا اور
اون پانچون کے ساتھ جنہون نے تیری بیعت نہین کی یہ معاملہ کرنا عبدالرحمنؓ ابن
ابوبکرؓ کو کچھہ دینا اور کبھی اونکا مزاحم نہونا وہ مرد عافیت طلب ہے کبھی تجھسے نہ لڑیگا اور
عبداللہ ابن عمرؓ اور عبداللہ ابن عباسؓ سے کچھ اندیشہ نکرنا کیونکہ یہ دونون صاحب
رات دن خدا کی عبادت اور جمع کرنے احادیث مین مشغول ہین اونکو خیال ملکی مطلق
نہین اور عبداللہ بن زبیرؓ سے غافل نرہنا اور حسینؓ ابن علیؓ اگر تیری بیعت کرین بہتر
ورنہ آپکو اون سے بچانا اور ہرگز ہرگز اونکا متعرض نہونا یزید بمجرد سننے اسبات کے کہ
امامؑ برحق نے بیعت نہین کی باطن مین سخت تر کوفتہ ہوا اسلیے کہ اوسکو آپ سے پہلے ہی سے
کینہ تھا اور سبب اوس کینہ کا یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی بی بی کو طلاق
دی تھی یزید نے اوسکو پیغام دیا کہ تو مجھسے اپنا نکاح کرلے اوس بی بی نے اوسکو
صاف انکار کردیا اور اپنا نکاح حضرت امام حسینؑ سے کرلیا سوا اسکے بہ نسبت یزید
کے تمام مسلمان امام الہدیٰ کی زیادہ تر وقعت اور عزت کرتے تھے یہ امر اور بھی باعث

شغال اوس پلید کا تھا اگرچہ ظاہر بیعت یزید گوارا نکی قبول کرتے تھے لیکن ہمیشہ
مگر دل میں آتش عداوت و نفاق کو ہر ساعت ترقی دیتا تھا جب ۲۳ برس حکومت کر کے
کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں قضا کی آنحضرت کا فرمایا امر حکومت مسلمانونکا
یزید کے ہاتھ آیا۔

معرکہ کربلا

جب یزید پلید پادشاہ ہوا اول تمام اہل شام سے بیعت لی بعد اوسکے خطوط تمام شہرات
اور عاملون ولایت کے پاس بھیجے تاکہ سب اوسکے لیے بیعت لیں چنانچہ ایک خط
بنام ولید بن عقبہ بن ابی سفیان چچا حاکم مدینہ کو بھی لکھا کہ اہل مدینہ سے بیعت یزید
کے لیے ولید نے بمشورہ مروان بن الحکم کے اور آدمی حضرت امام حسین و حضرت عبد اللہ
ابن زبیر کو طلب کیا تاکہ بیعت لے دونوں صاحب مطلب ولید کے طلب کرنیکا
سمجھ گئے فوراً چند احباب جان نثار اپنے ہمراہ لیکر مسلح و مستعد ولید پاس پہونچے بعد
ولید سے مضمون خط یزید کا کہ حسین ابن علی و عبد اللہ بن زبیر کو بغیر بیعت لیئے
نچھوڑنا اور جسطرح سے ممکن ہو بیعت لینا سنا اوسکی مجلس سے بلا اقرار و انکار اپنے گھر
کو چلے آئے زان بعد امام الہدیٰ مصلحت قیام مدینہ کی نہ دیکھکے بصلاح بعض خیر
خواہون کے تاریخ ۴ شعبان ۶۰ھ کو معہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر اور اہلبیت اپنی کے
خفیہ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے وہان آپکے پاس خطوط ایک سو پچاس ۱۵۰ متواتر
سرداران کوفہ کے باین مضمون پہونچے کہ اے حضرت امام حسین آپ کوفہ
میں تشریف لائیے ہم سب جان و مال سے آپکی مدد کرینگے اور کبھی آپکو پیٹھ
نہ دینگے چونکہ حضرت امام حسین کو شیعان کوفہ کی بیوفائی کا حال خوب معلوم
تھا سوا اسکے آپنے بمشورہ حضرت عبد اللہ ابن عباس کے مسلم بن عقیل بن ابی طالب
کو بجانب کوفہ روانہ فرمایا اور کہا کہ اگر تو اہل کوفہ کو اپنا مطیع اور فرمانبردار پاوے

تو ہمکو اطلاع دینا تاکہ ہم بھی معہ اہلبیتؑ کے کوفہ مین پہونچین اور اپنی سکونت اختیار کرین
حضرت مسلمؑ معہ اپنے دونون نور العین کے کوفہ مین پہونچے اور حسب الارشاد امامؑ برحق کے
مختار نامی شخص کے گھر مین پوشیدہ مقیم ہوئے اور اپنے آنے کی خبر کوفہ کے لوگونکو دی
سنتے ہی اس خبر کے شیعان کوفہ قریب بارہ ہزار ۱۲ کے خوشی خوشی حضرت مسلمؑ کے حضور
مین آئے اور حضرت امام حسینؑ کے واسطے حضرت مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کی اوسوقت
حضرت مسلمؑ نے ایک خط لکہکر معہ سرداران کوفہ کے بھی خطوط مبنی بر اطاعت ملفوف
تھے حضرت امام حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا کہ آپ تشریف لائیے تمام کوفی آپکی
بیعت کرنے پر راضی ہین حضرت امام المسلمین نے جب نامہ حضرت مسلمؑ و خطوط سرداران
کو پڑھا باغ باغ ہو گئے اوسیدم آپنے سب کے جواب مین ارقام فرمایا کہ اطمینان رکھو ہم
عنقریب پہونچتے ہین جب خبر بیعت حضرت مسلمؑ کی کوفیون مین مشہور ہوئی حضرت
نعمان ابن بشیر کہ صحابۂ صغار رسولؐ اللہ سے تھے اور عہدہ امارت کوفہ پر قیام رکھتے
تھے پاس آداب مراتب حضرت حسینؑ کا کرکے عمداً چشم پوشی کر گئے اور مطلق معترض بیعت
حضرت مسلمؑ کے نہوئے مگر مسلم ابن یزید حضرمی و عمارہ ابن ولید بن عقبہ و عبداللہ ابن مسلم
نے کہ تینون خیر خواہ یزید کے تھے اس واقعہ کی خبر یزید کو دی یزید پلید سنتے ہی اس
قضیہ نامرضیہ کے نہایت ہی حیران و پریشان ہوا اور ایک خط عبداللہ ابن زیاد عامل
بصرہ کو باین مضمون لکھا کہ مینے تجکو بجاے نعمان ابن بشیر کے عہدہ امارت کوفہ پر
مقرر کیا فوراً آپکو کوفہ مین پہونچا اور قضیہ بیعت مسلمؑ کو دور کر ابن زیاد شتابی سے
کوفہ مین پہونچا اور کوفیون کو مدینہ کیطرف سے بہت کچھ خوف دلایا اہل کوفہ بیچیا
نے کہ اوس زمانہ تک تخمیناً قریب اٹھارہ ۱۸ ہزار یا چالیس ۴۰ ہزار آدمیون کے باختلاف
روایات بیعت کر چکے تھے سب نے قطعی بیعت توڑ دی اور ابن زیاد کے ساتھی ہو گئے
اور حضرت مسلمؑ ابن عقیلؑ سے برگشتہ ہو گئے پھر ابن زیاد نے ہانی ابن عروہ کو جسکے

مکان مین حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادے مقیم تھے طلب کرکے شہید کیا
بعد اوسکے حضرت مسلمؑ اور اونکے دونون صاحبزادون محمدؑ و ابراہیم رضی اللہ عنہم کو جام
شہادت پلایا اور اون چارون مظلوم بزرگون کے سرون کو کوچہ و بازار کوفہ مین واسطے
عبرت کوفیون کے جسکی نقل ہندوستان مین بجنسہ ہوتی ہے نیزون پر لٹکا کر پھرا کے
یزید کے پاس روانہ کرے یہ واقعہ ۳ ماہ ذالحجہ ۶۰ھ کو واقع ہوا یا باختلاف روایت ۹ ذالحجہ
سنہ الیہ کو چنانچہ اسی تاریخ کو حضرت امام المومنینؑ نے حسب طلب حضرت مسلمؑ سفر اران
کوفہ کے سامان سفر کرکے ارادہ روانگی کوفہ کا مکہ معظمہ سے فرمایا وقت رخصت کے ہرچند کہ
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور عبداللہ ابن عمرؓ و دیگر صحابہ کرام رسول اکرمؐ نے کہ واسطے
ادائے حج کعبہ شریف کے تشریف لائے تھے منع کیا اور کہا کہ حضور وہ سب اہلبیت کے
صرف کوفیون بے وفا کے اعتماد پر ہرگز ہرگز نجاوین ورنہ جناب کو وہ کمبخت بیجا سخت
ایذا دینگے مگر حضرت امام المتقینؑ نے اصلا ترک عزیمت نہ فرمائی اور جواب مین فرمایا
کہ میرے پدر بزرگوار نے حدیث فرمائی ہے کہ مکہ مین ایک مینڈھا ہوگا اوسکے سبب سے
حرمت مکہ کی حلال ہوگی کاش وہ مینڈھا مین ہی نہون نہین چاہتا ہون کہ میرے
سبب سے مکہ مین خونریزی ہو غرض آپ باصرار تمام اہل مکہ سے رخصت ہوکر اوسی
تاریخ کو معہ بیاسی آدمیون اہلبیتؑ و اہل محبت کے و باختلاف روایت بہ الفہم سوار
اور نوے ۹۰ پیادون کے آپ کوفہ کو روانہ ہوئے اثناء راہ مین آپنے حال شہادت حضرت
مسلمؑ اور بے وفائی شیعان کوفہ اور تفرقہ جماعت بیعت گرفتہ کا فرزدق شاعر سے
سنا نہایت ہی تعجب کیا ہرچند دل مبارک مین گذرتا تھا کہ واپس چلین مگر آپنے
بعد مشورہ اپنی اہلبیتؑ و دیگر ہمراہیان جانانے سے لیا بعض نے اونمین سے کہا
کہ ہم جبتک عوض خون مسلمؑ کا بیوفایان ظالم سے نہ لینگے ہرگز نہ لوٹینگے اگرچہ حضرت
سجادین سنتے ہی اس بات کے امام برحق کے بھی صلہ رحمی جوش پر آگئے فرمایا کہ

ہمکو بھی بعد تمہارے زندگی گوارا نہین بہتر ہے آگے بڑہو جب کوفہ سے تخمینا دو منزل کا
فصل باقی رہا حضرت حر معہ بارہ ۱۲ ہزار سوار مسلح کہ فوج ابن زیاد سے تھے وہان آپ سے
ملاقی ہوئے اور عرض کی کہ ابن زیاد نے مجھکو حاکم کیا ہے کہ آپکو گرفتار کرکے اوسکے آگے
لیجاؤن مگر مین حضور کا صد مراتب نگاہ رکھتا ہون نہین چاہتا ہون کہ ایسا کرون حضرت
نے فرمایا کہ ہم اپنی خوشی سے نہین آئے ہین بلکہ کوفہ کے لوگون نے ہمکو خطوط اشتیاقیہ
بھیجکر طلب کیا ہے اگر اپنے قول فعل پر ثابت قدم ہین تو ہم چلین ورنہ یہان سے ہی
واپس جاوین حضرت حر نے التماس کی کہ حضور مجھکو سلسلہ اسبابات کی خبر نہین ہے
نہایت ہی حیران ہون نہ جناب کو وہان لیجا سکتا ہون اور نہ چھوڑ سکتا ہون چونکہ
نام حضرت حر کا دفتر ازل مین سعید لکھا تھا سوائے گفتگو با تہذیب کے مرتکب سوء
ادبی کے نہوے اور ہمراہ رکاب حضرت امام الہدی کے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے
جسوقت حضرت امام المومنین دشت کربلا مین پہونچے دریافت فرمایا کہ اس مقام کا
کیا نام ہے عرض کی کہ کربلا فرمایا کہ یہی مقتل ہے ہمارا اور ہمارے ہمراہیونکا
اب ہم اس جگہہ مقیم ہونگے چنانچہ حضرت ۲ محرم سنہ ۶۱ ہجری کو میدان کربلا مین
فروکش ہوئے حضرت حر بھی معہ اپنے لشکر کے حضرت کے مقابل مین ٹھہرے
رہے ہی اثنا مین ایک خط ابن زیاد کا یزید کی بیعت کے لیے حضرت امام حسین کی
خدمت مین پہونچا حضرت نے خط دیکھکر قاصد سے فرمایا کہ اس خط کا جواب
ہمارے پاس نہین ہے قاصد نے یہ خبر ابن زیاد کو پہونچائی سنتے ہی ابن زیاد
کمبخت سخت غضبناک ہوا اور بہت جلد کثرت سے فوج جمع کرکے بسپہ سالاری
عمر ابن سعد حاکم رے کے واسطے قتل امام الہدی کے روانہ کی عمر سعد بمعہ لشکر کے
کربلا مین پہونچا اور اپنا ڈیرہ دریاے فرات کے کنارے پر کیا اور لشکر کو حکم دیا کہ لشکر
حضرت امام کا محاصرہ کرے حضرت امام نے بھی بنظر حفاظت کے ایک خندق اپنے

لشکر کے گرد کھودوائی اوسکا ایک ہی دروازہ آمد و رفت کا تہا اوس مین انھی بڑھنا ہو کے
ضابر اور شاکر بیٹھے پھر آپنے ایک خط ابن سعد کو لکھا کہ اے ابن سعد تو ان تینون امر لون
مین سے ایک اختیار کر یا ہمکو حجاز کی طرف جانے دے یا یزید کے پاس بھیجدے یا
ہم ترکستان کی جانب جاوین تاکہ کفار ترک سے جہاد کرکے جام شہادت نوش
کرین ابن سعد نے نامہ ابن زیاد پاس بھیجدیا ابن زیاد نے عمر سعد کو جواب لکھا کہ
جبتک حسینؑ واسطے یزید کے میرے ہاتھ پر بیعت نکریگا اوسکا کوئی عذر پذیرا نہوگا
ابن سعد نے خط ابن زیاد کا حضرت حسینؑ کی خدمت مین روانہ کیا حضرتؑ نے فرمایا کہ
یہ امر غیر ممکن ہے مین ہرگز ابن زیاد کے پاس نجاونگا اسی درمیان مین دوسرا خط
ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس پہونچا کہ ملنے تجھکو سوال جواب کے لیے نہین بھیجا ہے
بلکہ تجھکو لڑائی کے لیے سپہ سالار کیا ہے جلد لشکر حسینؑ پر پانی بند کر ورنہ تیرے
عہدہ پر دوسرا مقرر کیا جاویگا ابن سعد ظالم نے ۹ محرم کو درمیان فرات و لشکر امام
برحق کے اپنی فوج عصیان موج یک صف باندھ کے کھڑی کردی تاکہ اہلبیتؑ ساقی
کوثر کو ایک بوند پانی نملے نعوذ باللہ من ذالک بعد ازان بائیس ۲۲ ہزار سوار و پیادہ شیعان
کوفہ و فوج یزید سے اپنے زیر کمان لیکر مستعد جنگ ہوا چونکہ شجاعت اہلبیت رسول اللہ
سے بخوبی آگاہ تھا اس لیے ۹ تاریخ کی مہلت حضرتؑ کو دی کہ ظاہر اپنے معاملہ مین
اندیشہ فرماوین اور خود باطن مین وہ بد باطن سامان حرب کر رہا اور عمر ابن حجاج
کو پانسو ۵۰۰ سوار دیکر روانہ کیا تاکہ دریا کے کنارے پر جاکے ہر دم گشت کرتا ہے حضرتؑ
کے لشکر مین سے کوئی چلو بھر پانی نہ لینے پاوے حضرات اہلبیتؑ اور لشکر جان نثار کا
غلبہ تشنگی سے وہ عالم تہا کہ مثل ماہی بے آب کے پھڑکتے تھے اور مانند مرغ
بسمل تڑپتے تھے جب جنگ مین تاخیر ہوئی ابن زیاد نے شمر ذی الجوشن کو
طلب کرکے کہا کہ عمر سعد جنگ مین تساہل کرتا ہے تو اوسپر افسر کرکے بھیجا جاتا ہے

اگر وہ جنگ کرے بہتر ورنہ تو اوسکی جگہہ سپہ سالار ہے جلد جا اور حسینؑ سے مقاتلہ کر اور
اوس کا سر میرے پاس بھیج شمر اوسی دم کوفہ سے روانہ ہوا عصر کے وقت کربلا میں
پہونچا اور ابن زیاد کی جانب سے عمر سعد کو نہایت ہی تہدید کرکے کہا کہ مین ایک
ساعت لڑائی مین توقف نہین کرسکتا ہون چونکہ شام قریب تھی لہذا شمر نے بھی
لڑائی کو صبح ہی پر موقوف رکھا رات بھر محاصرہ کیئے رہا اوس شب کو حضرت نے
ایک لمحہ بھی آرام نہ فرمایا کیونکہ صدائے العطش العطش کی ہر دم اہلبیتؑ و اہل
محبت سے گوش مبارک مین پہونچتی تھی آپ بڑے استقلال سے درستی آلات حرب میں
جو کچھ کہ موجود تھے مصروف رہے ہر دم بیبیون اور بچون کو کہ پیاس سے ہلاکت
کے قریب پہونچے تھے دلاسا دیتے اور گریہ وزاری سے منع فرماتے تین روز برابر
حضرت او متعلقان حضرتؑ نے تیمم سے نماز پنجگانہ ادا کی کسی کو ایک قطرہ پانی کا
میسر نہ ہوا بعض صحابہ اہلبیتؑ نے کہ طاقت سے طاق ہوئے تھے عمر سعد سے
پانی طلب کیا اوس شقی موذی نے ایک بوند پانی نہ دیا اوسی شب کو ایک خط تاکیدی
ابن زیاد کا ابن سعد کے پاس باین مضمون پہونچا کہ حسینؑ کے لشکر مین ایک بوند
پانی نجانے دینا اور لڑنے مین بہت عجلت کرنا جسدم حسینؑ کو قتل کرے نعش کو
گھوڑون کے سمون کے تلے روندوانا اور سر نیزہ پر رکھکر میرے پاس بھیجنا عیاذ
باللہ جب رات گذر گئی اور صبح روشن ہوئی ۱۰ محرم کی اور دن جمعہ کا تھا عمر سعد
نے اول اپنے لشکر کو آراستہ کرکے اہلبیتؑ کا محاصرہ کیا امامؑ الہدا ے کو
یقیناً معلوم ہوا کہ دشمن تشنۂ خون اہلبیتؑ رسول اللہ کے ہین آپنے واسطے قطع
محبت کے شتر پر سوار ہوکر ایک خطبہ پڑھا پھر فرمایا کہ اے لوگو اول میری طرف
دیکھو کہ مین کون ہون بعد اوسکے اپنی طرف دیکھو کہ تم کون ہو کس حجت پر تم مجھکو
بے گناہ قتل کرتے ہو آیا مین رسول خدا کا نواسا اور خلیفہ چہارم سید الانبیا کا

کہا پیا اپنا نہیں ہون آیا نصوص قرآنی و احادیث محبوب سبحانی ﷺ مین میری خونریزی
کی نہین ہین خدا و رسول ﷺ نے مجھکو قطعی جنتی فرمایا ہے اسیطرح سے آپ نے اپنے فضائل
مین بہت کچھہ دلائل پیش کئے اعدا کی طرف سے سواے سکوت کے کوئی جواب
نہ دیا فرمایا کہ الحمد للہ حجت خدا اتم پر تمام ہوئی یہ فرما کے آپ منبر سے اوترے اور
اسپ پر سوار ہوکے جوانان اہلبیت ؑ و مردان صداقت کیش کو طلب فرما کے دشمن کے
مقابل مین صف آرائی کی منتظر تھے کہ آغاز جنگ کا دشمن کیطرف سے ہو تہوڑے
سے توقف کے بعد ایک ظالم لشکر دشمن سے نکلا اور حضرت ؑ کے لشکر سے اپنا مقابل
چاہا حضرت نے اوسکے مقابلہ کو ایک جوان اہلبیت ؑ سے روانہ فرمایا جوان موصوف
نے اوسکو اور مثل اوسکے بہتیرون کو قتل کرکے خود بہی جام شہادت نوش کیا
اسیطرح سے حضرت ؑ کے عزیزون اور دوستون سے ایک ایک صاحب خندق سے
باہر جاتے اور بہت سے ظالمون کے سر زمین پر گراکر آپ بہی شہادت پاتے
جب زیادہ پچاس آدمیون لشکر حضرت ؑ سے شہید ہوئے اوس وقت حضرت ؑ نے
ایک نعرہ مارا کہ آیا کوئی ہے کہ اس وقت ہماری مدد کرے اور دشمن کو
اہلبیت ؑ رسول ﷺ اللہ سے باز رکہے سنتے ہی اس بات کے حضرت حُر لشکر ابن سعد سے
جدا ہوکے معہ اپنے بہائی اور بیٹے اور غلام کے امام الہدیٰ ؑ کے حضور مین حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ اے ابن رسول ﷺ اللہ صرف اس امید پر کہ حضور کے نانا قیامت کے
دن میری شفاعت فرماوین اپنا جان و مال و اہل و عیال قربان کرتا ہون یہ کہکے
حضرت کی جانب سے ابن سعد کے لشکر پر حملہ آور ہوے بعد بڑی حرب و ضرب
کے معہ اپنے بہائی اور بیٹے اور غلام کے شہید ہوئے جب حضرت حر بہی شہید ہوگئے
حضرت امام الہدیٰ ؑ نے بذات خود ارادہ جنگ کا فرمایا اوسدم باقی ماندہ ہمراہیون
نے عرض کی کہ جب تک ہم مین سے ایک شخص بہی باقی رہیگا حضرت کو میدان

جنگ مین بجا نے دیگا غرض کہ یہ سب صاحب بھی بڑے بڑے کار نمایان دکھلا کر
شہید ہوگئے اور سوا بیبیون اور بچون اور بعض زخمیون اور حضرتؑ علی اوسط کے
کہ خیمہ مین بیمار پڑے ہوئے تھے کوئی بھی باقی نہ رہا اوس وقت حضرتؑ امام برحق نے
دشمنون کی طرف گھوڑا بڑہایا اور رجز فخریہ اپنے آبا و اجداد کی شان مین بقاعدہ
اہل عرب کے پڑہکے شمشیر برہنہ کی مخالف کے لشکر سے جسنے حضرتؑ کے مقابلہ مین
قدم بڑہایا سر اوسکا آپنے شمشیر بُران سے زمین پر گرایا القصہ لشکر مین
کسی کا حوصلہ نہ پڑا کہ حضرتؑ سے تنہا جنگ کرے آپکی شجاعت دیکھکر تمام لشکر
اعدا مانند بید کے لرزان تھا یہ جرأت دیکھکر شمر گھبرایا اور اپنی فوج یاجوج مشرب
کو جمع کرکے حضرتؑ پر کثرت سے تیر بارانی کی کہ جسم اطہر صورت غربال مجروح ہوگیا
اوسی اثنا مین ایک گروہ نے حرم محترم کی طرف بغرض غارت منہ کیا حضرتؑ نے
بآواز بلند فرمایا کہ اے بیحیاؤ دشمنون بےخرد و یہ کیا حمیت ہے کہ تم اہلبیتؑ رسول اللہ
کے ساتھ کرتے ہو اگر تمکو خوف عقبی نہین ہے تو دنیا کی ہی ملامت سے شرماؤ کیونکہ
تمسے عورتون اور بچون نے لڑائی نہین کی ہے اس حرکت ناشائستہ سے باز رہو
اور ہمسے لڑو شمر نے جو یہ کلام سنا اپنے یارون کو لوٹا لیا اور کہا کہ تم عورتون او
بچون سے مزاحمت نکرو اور حسینؑ سے کہ شدت تشنگی و کثرت زخمون سے بیتاب
ہے جنگ کرو سنتے ہی اسبات کے دل کے دل سوار و پیدل ہمراہ ہوکر حضرتؑ
پر ٹوٹ پڑے اگرچہ حضرتؑ امام بھی بضرب تیر و شمشیر لشکر اعدا سے خوب ہی لڑے
مگر کثرت زخمون سے طاقت حرب نہ رہی اوس وقت ایک ظالم نے حضرتؑ کے
گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور دوسرے ظالم نے ایسا خنجر مارا کہ دوش مبارک
کٹکر زمین پر گر پڑا اوسی حالت مین روح شریف واصل بحق ہوئی اور جسم لطیف خاک پر
گر پڑا یہ معرکہ ۱۰ محرم روز جمعہ کا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون اس حال کو دیکھکر

نصر ابن خرشنہ نابکار نے شمشیر نکالکر ارادہ کاٹنے سر مبارک کا کیا ایسی ہیبت غالب
ہوئی کہ اوسکے لئے پاؤن پہرا گئے تب خولی نابکار ابن سعد کے حکم سے اپنے گھوڑے سے
اوترا اور حضرت کے سر اقدس کو کاٹ کر آگے شمر و ابن سعد کے لیگیا اوس وقت
شمر و ابن سعد نے واسطے غارت کرنے حرم محترم کے اجازت دی جو چیز کہ اہلبیت
کی تھی سب و کل لوٹ لی ظالمون نے بیبیون اور بچون اہلبیت کو قید کرکے آگے دشمنان
خدا کر لیگئے پہر اپنے کشتون کی نعشین تلاش کرکے زمین مین دفن کین اور نعشین
شہدائے عظام و اولاد سید انام کی میدان مین پڑی رہنے دین اور بعضے اشقیا
نے بموجب کہنے ابن زیاد کے بے ادبیان جسم پاک حضرت کے ساتھ کین قابل
تحریر نہین اوس بیان سے روح کانپتی ہے اور بال بدن پر کھڑے ہوتے ہین
زان بعد ابن سعد نے سر اقدس کو مع اسیران اہلبیت ہمراہ بشیر بن مالک و
خولی بن یزید کے کوفہ کو ابن زیاد کے پاس روانہ کیا ابن زیاد بیحیا نے سر مبارک
کو نیزہ پر رکھکر اور بیبیون اور بچون اہلبیت کو شتران بے ہودج پر بٹھا کر کوچہ و
بازار کوفہ مین پہرایا چنانچہ اوس کی نقل اسوقت تک شیعان پاک ہر محرم مین کیا
کرتے ہین غرض اوس مردود نے کوئی دقیقہ ہتک اہلبیت مین باقی نچھوڑا نعوذ باللہ
بعد ذالک بعد اوسکے سر مبارک کو مع اہلبیت کے اوسی حالت ناگوار سے ہمراہ
شمر شقی و فوج عصیان موج کے پاس یزید عنید کے بجانب دمشق روانہ کیا
جس وقت خبر آنے سر اقدس اور قیدیان اہلبیت کی یزید پلید کو پہونچی نہایت خوش
ہوکر اپنے دربار عام مین بیٹھا اور واسطے حاضر ہونے امرا و غربا و اہل شام کے
حکم دیا جب سر مبارک اوس خبیث کے آگے رکھا گیا اور اسیران اہلبیت سامنے
کھڑے کرے گئے وہ مردود لکڑی لب مبارک حسین پر کہ بوسہ گاہ رسالت پناہ کا
تہا مارکر حضرت زین العابدین ابن حسین سے کہنے لگا کہ تیرے باپ نے میرا حق نپہچانا

اور مدعی ملک خدا او سیرے کا ہوا دیکھ مین نے اوسکے ساتھ کیا کیا اب تو مختار ہے جہان
چاہے جا حضرت زین العابدینؑ نے مدینہ منورہ کی سکونت اختیار کی بارہ دن بعد
یزید پلید نے حضرت زین العابدینؑ کو معہ اہلبیتؑ کے اونٹون خشک پالان پر سوار
کرکے مدینہ کو روانہ کیا پھر بعد چند روز کے سر اقدس حضرت حسینؑ کا بھی مدینہ مین
بھیجدیا حضرت زین العابدینؑ نے کفن دیکر قریب مقبرہ حضرت سیدۃ النساءؑ کے
دفن کیا۔ مگر شیعہ اسکے خلاف روایت کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب اسماء شریف
شہداء اہلبیتؑ کے یہ ہین حضرت عباسؑ و حضرت عثمانؑ و حضرت محمدؑ و حضرت عبداللہؑ
و حضرت جعفرؑ پسران حضرت علیؑ و حضرت ابوبکرؑ و حضرت عمرؑ و حضرت قاسمؑ و حضرت
عبداللہؑ فرزندان حضرت حسنؑ و حضرت علی اکبرؑ ابن حضرت حسینؑ اور دو صاحبزادے
حضرت عبداللہ ابن حضرت جعفرؑ اور تین ابناء کے حضرت عقیلؑ بن ابیطالب اور حضرت
عبداللہؑ و حضرت عبدالرحمنؑ و جعفرؑ لخت … و حضرت محمدؑ بن عقیلؑ کے رضوان اللہ علیہم
اجمعین باقی شہداء دیگر احباب … سے تھے ان سب بزرگون کی لاشین
مع سرمان وہی قرب جوار … کے تیسرے دن ایک قبر کلان کھود کے
دفن کردین اور تن اقدس … امام الہدیؑ کو ایک قبر مین علیحدہ دفن کیا عمر شریف
برحق کی چھپن برس … ہوئی میدان کربلا مین معہ اعزا و احباب کے مدفون ہوئے

آ … ب عشرہ محرم

جب مسلمان محرم … دیکھین اس ماہ کو متبرک سمجھین اور بعد حمد خدا و نعت سید الانبیاء
کے اپنی دنیا و آخرت … کی خیر چاہین اور عمل نیک کرین خصوصاً عاشورہ کے دن روزہ
رکھین نوافل پڑھا … غسل کرین علماء سے ملین وعظ و پند سنین بیمارون کو پوچھین یتیمون پر
رحم کھاوین فی سبیل اللہ محتاجون کو صدقہ دین مسلمانون سے ملین تلاوت قرآن مین

مشغول رہیں عمل بد سے بچیں مثل تعزیہ وتربت وضریح بنانے عرضی باندھنے زیارت
پڑھنے شربت چڑھانے مرثیہ سننے سینہ کوٹنے سر پیٹنے تاشے ڈھول گھنگھی بانسری بجانے
سیاہ سبز کپڑے پہننے کلاوہ ڈالنے بچوں کو فقیر جوانوں کو پیک بنانے سر کھولنے
بھس اوڑانے ماتم کرنے نذر حسینؑ سبیل رکھنے فاقہ کرنے پابرہنہ پھرنے زمین پر لیٹنے
نیچے شدے علم طوق براق دلدل تخت مہدی نکالنے اکھاڑہ اوٹھانے نعرہ مارنے
وغیرہ سے کیونکہ یہ دن قدیم سے برکت والا ہے اکثر انبیاؑ و اولیاء کے اسی دن رنج وغم
دور ہوئے ہیں اور فضل خدا سے اونکو بڑے بڑے درجے ملے ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام
کی دعا اسی روز مقبول ہوئی تھی اور حضرت موسی علیہ السلام نے اسی دن فرعون کے
ظلم سے نجات پائی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی بھی اسیدن جودی پہاڑ پر ٹھہری
تھی اور حضرت امام حسینؑ رضی اللہ عنہ نے بھی بطریق قدیم اسی دن درجہ مظلومیت و
شہادت کا حاصل کیا اوس کا سبب یہ تھا کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل سے تمام مراتب
اپنے محبوب پاکؐ کو عطا کئے تھے صرف مرتبہ شہادت کی کمی تھی وہ حضرت حسنینؑ کی
شہادت کے سبب سے پوری کردی مگر عوام الناس بجز اسکے کہ تقلید فاسقوں اور تائید
شیعوں کی کریں قدر اس مراتب بلند ومناصب ارجمند کی نہیں جانتے ہیں بلکہ قسم قسم
کی بدعات سیئہ ایجاد کرکے محبت اہلبیتؑ کا دم مارتے ہیں غرضکہ عشرہ محرم کا جہلا
کے نزدیک مثل ہولی دوالی کے میلے تماشے کا دن ہے افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ
دعوی تو کریں اہلسنت ہونے کا اور عمل کریں شیعوں کے اللہ تعالی ہر مسلمان کو صحبت
نیک نصیب کرے بیت صحبت صالح ترا صالح کند ✦ صحبت طالح ترا طالح کند ✦

مجملاً ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک جناب کا علی اصغر ہے اور لقب زین العابدین اس سبب سے آپ

باین لقب ملقب ہوئے کہ آپ بہت عابد وزاہد تھے دن رات مین ہزار رکعت نفل پڑھتے
تھے ایک ساعت بھی یاد خدا سے غافل نہ رہتے تھے کنیت آپکی ابوالحسن تھی ۵ شعبان سنہ ۳۸ھ
کو شکم محترم حضرت شہربانو بنت شاہ یزدجرد شاہ فارس سے جو حضرت عمر خلیفہ ثانی
رضی اللہ عنہ نے بطریق عطیہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دی تھین کوفہ مین پیدا ہوئے
اور اپنے جد امجد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کنار مبارک مین پرورش پائی اور حضرت
فاطمہ بنت حضرت حسن کے ساتھ کتخدا ہوئے جب عمر شریف جناب کی بائیس ۲۲ برس
کی ہوئی معرکہ کربلا مین مقید ہوکر شام کو بھیجے گئے وہان سے بعد اوٹھانے
تکالیف و مصیبت کے پنجہ ظالمون سے خلاص ہوکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے
بعد چند روز کے وہان سے بھی سکونت ترک کر کے ایک موضع مین کہ متصل مدینہ
منورہ کے تھا تا زیست قیام فرمایا ہمیشہ حصول ثواب عقبیٰ مین مصروف رہتے تھے
دنیا کے لوگون کے جھگڑون مین نہ پڑتے تھے اوقات عزیز کو تلاوت قرآن پاک
و روایت احادیث صاحب لولاک مین گذارتے ۸ محرم سنہ ۹۴ یا سنہ ۹۵ کو دنیا سے رحلت
فرمائی عمر شریف ۵۶ یا ۵۷ برس کی ہوئی جنت البقیع قبہ حضرت عباس مین دفن
ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بھی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب

مجملاً ذکر حضرت امام محمد باقر ابن زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا محمد ہے اور لقب باقر اس لفظ کے معنی لغت مین توسع کے ہین چونکہ
آپکو وسعت علم و فضل کی کثرت سے حاصل تھی لہذا باین لقب ملقب ہوئے
کنیت آپکی ابوجعفر ہے ۳ ماہ صفر سنہ ۵۷ ہجری روز جمعہ کو بطن فاطمہ بنت امام حسن
رضی اللہ عنہ سے مدینہ شریف مین تولد ہوئے معرکہ کربلا مین آپ تین برس کے
تھے صفائی قلب و طہارت نفس و ذکاوت طبیعت و کثرت علم و وسعت فضل مین آپکو

دسترس تمام تھی شریعت و طریقت کے شاغل معرفت و حقیقت مین کامل حلیۃ کلام خدا و حدیث سید الانبیا کے معنی بیان فرماتے اور مسائل اصولی و فروعی فقہ کے لوگون کو بتاتے روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز مین رسول خدا کے حضور مین بیٹھا تھا اوس وقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ عنہ تھے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا نام اوسکا علی قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ اے سید عابدین اوٹھ اوس وقت پسر حسین کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھے گا اوسکے ایک لڑکا ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوسکا زمانہ پاوے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اسیطرح سے آپکے فضائل بہت مین معتبر کتب شیعون سے مثل احقاق الحق کے ثابت ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت کے آپ ہی کے شاگرد ہین جیسا کہ مسائل شیعہ مین بیان ہوگا آپنے آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۴ ہجری مین رحلت فرمائی عمر شریف ۵۷ سال کی ہوئی قبہ حضرت عباس مین دفن ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ آپ بھی زہر سے شہید ہوئے واللہ اعلم بالصواب

مجملا ذکر حضرت امام جعفر صادق ابن محمد باقر رضی اللہ عنہ کا

اصلی نام آپکا جعفر ہے اور لقب صادق اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مرتبہ صدیقین کا عطا کیا تھا کنیت آپکی ابو عبداللہ ہے ۸۳ ہجری مین بطن ام فروہ سے مدینہ طیبہ مین پیدا ہوے جمیع علوم ظاہریہ و باطنیہ آپنے اپنے والد ماجد سے حاصل کئے آپکی سعی تبلیغ سے دین کا علم اسلام کے تمام شہرون مین پھیل گیا چنانچہ اکثر علماء اہلسنت آپکے شاگرد ہین مثل امام ابو حنیفہ و یحیی ابن سعید و ابن جریج و مسعر و سفیان و مالک و شعبہ و ابو ایوب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اسیطرح سے بہت سے بزرگ صوفیہ نے بھی آپ ہی کے در سے علم سلوک و معرفت کا حاصل کیا کثرت سے آپکی روایات مشہورہ اہل ایمان کی کتب

مقبرہ مین موجود ہین حاجت بیان کی نہین آپنے ۱۵ رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۴۸ ہجری با
باختلاف روایت ماہ شوال مدینہ مین انتقال فرمایا اور قبہ عباس مین پہلو اپنے والد کے دفن ہوئے
عمر شریف ۶۸ سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو بھی زہر دیا گیا مگر اہلسنت کے نزدیک ثابت نہین

مجملاً ذکر حضرت امام موسی کاظم ابن امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا

اسم شریف اصلی آپکا موسیٰ ہے اور لقب کاظم باین سبب کہ آپ غصہ کو کہا جاتے تھے
چونکہ آپ بکثرت حلیم مزاج و سلیم طبع تھے لہذا باین لقب ملقب ہوئے کنیت آپکی ابو الحسن ہے
۷ ماہ صفر سنہ ۱۲۸ ۱۲۹ ہجری کو موضع ابوا کہ درمیان مکہ و مدینہ کے واقع ہے بطن
ام ولد جنکا حمیدہ نام تھا اور اونکو اندلسیہ بھی کہتے تھے پیدا ہوئے اور جمیع کمالات
ظاہریہ و باطنیہ مین مثل اپنے آبا و اجداد کے موصوف تھے اور فضل و علم و زہد و تقوی و
عبادت و سخاوت و اجابت دعا و صبر و شکر وغیرہم مین معروف تھے اتفاقاً ہارون رشید
کہ خلفائے عباسیہ سے تھا مدینہ مین آیا آپکی کرامت و شجاعت کا حال سنکر خائف
ہوا اور اپنے ساتھ بغداد مین لیگیا وہان آپکو بغیر سرزد ہونے کسی امر کے قید کر دیا
چنانچہ آپنے اوسی حبس کی حالت مین ۲۵ رجب روز جمعہ سنہ ۱۸۳ ہجری کو رحلت فرمائی
اور مقبرہ شونیزیہ مین مدفون ہوئے عمر شریف جناب کی ۵۵ سال کی تھی
بعض کہتے ہین کہ آپکو زہر دیا گیا بعض کہتے ہین کہ آپ زیادہ رطب کہا گئے تھے

مجملاً ذکر حضرت امام علی رضا ابن امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا علی ہے اور لقب رضا باین سبب کہ آپ ہمیشہ راضی برضائے
رب رہتے تھے اور ہر کام مین آپ اللہ ہی کی رضا کو مقدم رکھتے تھے لہذا باین لقب ملقب
ہوئے کنیت آپکی ابو الحسن ہے ۱۱ ربیع الثانی روز پنجشنبہ سنہ ۱۵۳ ہجری کو بطن خیزران مریسیہ

ملقب بطاہرہ کہ ام ولد تھین مدینہ منورہ مین تولد ہوے فضل و کمالات ظاہری و باطنی
مین مثل اپنے بزرگونکے تہے اکثر علماء اہلسنت نے آپسے علم شریعت و معرفت کا
حاصل کیا چنانچہ شیخ معروف کرخی آپ ہی کے ہاتھون پر مسلمان ہوے مامون
بادشاہ آپکی بڑی تعظیم و تکریم کرتا تہا حتی کہ اپنی دختر ام طیبہ نام کو آپکے عقد مین دیا
اور نہایت ہی حسن عقیدت سے ایک عہدنامہ ۲۰۱ ہجری مین لکھدیا کہ بعد میرے
حضرت علی رضا بادشاہ ہونگے اور اپنی زندگی مین ہی آپکو شریک مملکت کا جانتا
تہا چونکہ جناب کی عمر نے وفا نکی آپ مامون سے پہلے ہی انتقال فرماگئے اس
سبب سے آپ بادشاہ ہوئے آپنے آخر ماہ صفر سنہ ۲۰۲ یا ۲۰۳ ہجری مین وفات
پائی شہر طوس مین متصل قبر ہارون رشید دفن ہوے عمر شریف جناب کی تخمینًا
پچاس برس کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو مامون نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک یہ محض خلاف ہے

مجملا ذکر حضرت امام محمد تقی ابن امام علی رضا رضی اللہ عنہ کا

آپکا اصلی نام محمد ہے اور لقب تقی و جواد اور کنیت ابو جعفر ۱۹ رمضان سنہ ۱۹۵ ہجری روز
جمعہ و بقولی ۱۰ رجب سنہ ۱۹۵ ہجری کو بشکم ام ولد سبنہ المریسیہ نام کے سے لیف ادین
پیدا ہوے جب آپکی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی آپکے والد ماجد نے انتقال
فرمایا چونکہ اللہ تعالے نے آپکو ایسا ذکی و عقیل پیدا کیا کہ آپنے تھوڑی سی ہی فرصت
مین تمام علوم خفی و جلی مثل اپنے آبا و اجداد کے حاصل کئے اپنے زمانہ مین آپ
کثرت فضل و کمال مین عدیم المثال تہے نقل ہے کہ ایک روز سواری مامون
بادشاہ کی گذری تھی حضرت کو ایک کوچہ مین کہڑے ہوے دیکھا جب واپس آیا پہر
آپکو وہین کہڑے ہوے دیکھا مامون آپکے پاس آیا پوچھا کہ اے محمد بتاؤ تو
میرے ہاتھ مین کیا ہے فرمایا اے امیر المومنین تمہارے ہاتھ مین چھوٹی مچھلیان

ہین جنکو بانے شکار کیا ہے سنتے ہی اسبات کے مامون حیران رہگیا اور اپنے دل مین یقین کیا کہ جب حضرت کے کشف کا تین برس کی عمر مین یہ حال ہے تو آگے کیا کچھ نہوگا آپکو ہمراہ اپنے گھر لیگیا اور بڑی توقیر و عزت سے پیش آیا اور کہا کہ محمدؑ بیشک علی رضاؑ کے صاحبزادے ہین ہر دم آپ سے ایسے فضل و کمالات و کشف و کرامات سرزد ہوتے تھے کہ مامون ہزار جان سے آپ پر فدا ہوتا تھا بدل چاہتا تھا کہ اپنی دختر کا نکاح آپکے ساتھ کرے اور امر علامت آپکو سپرد کرے مگر اوسکی قوم کے لوگ یعنی عباسی اس امر سے مانع ہوئے لیکن مامون نے مطلق اونکے کہنے کی پروا نکر کے جواب دیا کہ مین محمدؑ کو علم شریعت و معرفت مین تمام فضلا و علما اس زمانہ سے بہتر و برتر جانتا ہون جسکو شک ہو امتحان کرلے چنانچہ عباسیون نے آپکے ساتھ مباحثہ کرنیکے لیے یحییٰ بن اکثم کو کہ عالم جلیل القدر و سر برآوردہ عالم تھے مقرر کیا یحییٰ نے آپ سے بہت سوال کیے آپنے تمام مسائل کے کافی و وافی جواب دیے حضار کو سکتہ تھا ہر ایک حیرت سے آپکے منہ کو تکتا تھا جب آپنے یحییٰ سے ایک مسئلہ دریافت کیا اوس سے کچھ جواب نہ آیا اور نہایت ہی انصاف سے آپکے جامع الکمالات ہونے کا اقرار کیا مامون اس بات سے نہایت ہی خوش ہوا اور از بس حسن عقیدت سے اپنی دختر ام الفضل کا نکاح آپکے ساتھ کردیا آپ نے مامون سے درخواست مدینہ جانے کی کی اوس نے فوراً آپکو معہ اونکی زوجہ کے مدینہ کو بھیجدیا پھر آپکو معتصم باللہ نے اپنے عہد حکومت مین بغداد طلب کیا آپ بموجب اولی الامر کے ۲۶ محرم سنہ ۲۲۰ ہجری مین داخل بغداد ہوے چنانچہ وہین بتاریخ ۵ یا ۶ ذی الحجہ روز سہ شنبہ سنہ مذکور کو وفات پائی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظمؑ کے پہلو مین دفن ہوے عمر شریف پچیس ۲۵ برس کی تھی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو معتصم باللہ نے زہر دلوایا اہلسنت کے نزدیک بالکل دروغ ہے

مجملاً ذکر حضرت امام علی نقی ابن امام محمد تقی رضی اللہ عنہما

آپکا اصلی نام مبارک علی ہے اور لقب نقی و ہادی و عسکری ہے باین سبب آپکا
نام عسکری ہوا کہ آپنے لشکر متوکل باللہ مین سکونت اختیار فرمائی تہی لہذا اسی لقب سے
ملقب ہوئے نصف شعبان سنہ ۲۱۲ھ یا ۱۳ رجب سنہ ۲۱۴ ہجری کو مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے
آپکی والدہ مکرمہ مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ام الفضل دختر مامون ہین
اور بعض کے نزدیک سمانہ مغربیہ ہین بعض کے نزدیک شقرا ہین بہرحال آپ بہی آل
بزرگون کے موصوف بجمیع صفات تھے متوکل باللہ بادشاہ وقت آپکی بہت کچھہ عزت
و وقعت کرتا تہا نقل ہے کہ ایکدن ایک عورت متوکل باللہ کے پاس آئی اور
دعویٰ کیا کہ مین سیدہ ہون بادشاہ دانا نے اوسکو قرینہ سے جہوٹا سمجھا واسطے امتحان
کے حضرت امام علی النقی کو طلب کرکے عرض کی کہ آپ بتائیے یہ عورت سیدہ ہے
یا نہین آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گوشت اولاد حسین کا درندون پر حرام کیا ہے
اگر سچی ہے تو درندون مین جا کہڑی ہو سنتے ہی اس بات کے عورت ڈر گئی اور اپنی
دروغگوئی کا اقرار کرنے لگی نقل ہے کہ چند روز بعد بادشاہ نے بہی اس امر کا امتحان
کیا کہ تین درندے خونخوار مردم آزار گرسنہ کہ طلب گوشت مین نالان تھے طلب
کرکے ایک بلند مکان کے صحن مین چہوڑ دیے اور دروازہ بند کروا کے آپ اوسکی
چہت پر جا بیٹھا اور اوسدم امام صاحب کو اپنے پاس بلایا آپ کواڑ کہولکر صحن مین
تشریف لیگئے درندے دیکھ کے آپکو دم ہلانے لگے اور بڑے عجز و محبت کے ساتھہ
اپنے بدنون کو حضرت کے جسم اطہر سے ملانے لگے حضرت بہی اونپر دست شفقت پہیرتے
ہوئے بادشاہ پاس تشریف لیگئے تہوڑی دیر ٹہہر کر پہر اوسیطرح سے تشریف نیچے
لائے بادشاہ مشاہدہ اس حال سے حیران رہگیا اور آپکی نہایت درجہ تعظیم و تکریم

کرتا تھا آپنے سرمن راے مین آٹھ یا دس برس قیام فرمایا اور وہین ۲۵ جمادی الثانی یا رجب روز دوشنبہ کو انتقال کیا اور شارع ابو احمد رشیدی خاص اپنے گھر مین مدفون ہوے عمر شریف چالیس یا بیالیس سال کی ہوئی شیعہ کہتے ہین کہ آپکو معتمد یا معتز نے زہر دیا اہلسنت کے نزدیک تحقیق نہین ہے

ذکر حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم مبارک آپکا حسن ہے اور لقب خالص عسکری ہے کنیت ابو محمد ماہ ربیع الآخر روز پنجشنبہ سنہ ۲۳۱ یا ۲۳۲ کو بطن ام ولد سوسن سے مدینہ منورہ مین پیدا ہوے اور زمانہ طفولیت سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ سرمن راے مین مقیم رہے علم و فضل و جود و کرم کشف و کرامت اور حلم مین مثل اپنے بزرگون کے نامی و گرامی تھے اور بادشاہ معتمد باللہ آپ کو نہایت ہی معزز و مکرم رکھتا تھا نقل ہے کہ ایک مرتبہ سرمن راے مین خشک سالی ہوئی انسان و حیوان پر سخت تکلیف گذرنے لگی بادشاہ معتمد باللہ نے لوگون کو حکم دیا کہ شہر سے باہر جاکر نماز استسقا پڑہین اور خدا سے دعا کرین جب مسلمان ایک میدان مین پہونچے اور مشغول بدعا ہوے اتفاقاً اوسی مقام پر ایک راہب بھی وارد ہوا جونہین اوس نے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھایا بکثرت پانی پڑنے لگا دوسرے دن بھی اوس نے ایسا ہی کیا لوگ کرامت راہب کی دیکہکر معتقد ہوگئے بلکہ بعض شاک اسلام مین کرکے مرتد ہوگئے اور دین نصارا اختیار کرلیا بادشاہ اس بات سے نہایت ہی اندوہگین ہوا اور اوسیدم حضرت امام کی خدمت مین کہلا بھیجا کہ اے حسن اپنے نانا کی امت کی جلد خبر لیجیے ورنہ تمام لوگ گمراہ ہوجاوینگے آپنے جواب مین فرمایا کہ کل انشاءاللہ تعالے ہم بھی شریک جلسہ استسقا ہونگے اور وہین اس امر کا تدارک کرینگے تیسرے روز بادشاہ معہ اپنے خاص و عام لوگون کے وارد میدان ہوکے نماز و دعا مین مشغول ہوا راہب بدستور قدیم آیا جونہین ہاتھ اوٹھایا اوسیدم ایک ابر کا ٹکڑہ ظاہر ہوا اور برسنے لگا امام برحق نے

فرمایا۔ جو کچھ کہ راہب کے ہاتھ مین ہے چھین لو پھر راہب سے کہا کہ اب تو اپنی کرامت دکھا
ہرچند راہب نے ہاتھ اوٹھائے مگر ایک بوند پانی زمین پر نہ آیا بلکہ تمام ابر آسمان سے بالکل
صاف ہوگیا اور سورج نکل آیا دیکھتے ہی اس حال کے برگشتہ لوگ اپنی شامت پر نادم
ہوے اور اوسیدم سب نے توبہ کی بادشاہ نے یہ حال امام النقی سے دریافت کیا فرمایا
کہ یہ راہب اپنے ہاتھ مین کسی انبیا کی ہڈی لیکر دعا کرتا تھا پانی برستا تھا یہ امر یقینی ہے
کہ جو کوئی استخوان انبیا اللہ کے آسمان کو دکھاوے مستا زمین پر پانی اترے بادشاہ نے
استخوان موصوف کا اوسیدم امتحان لیا واقعی وہی صفت اوس مین تھی جیسی کہ حضرت
نے فرمائی بادشاہ اس امر سے نہایت ہی منت شناس و شکر گذار ہوا ہمیشہ آپکے
ساتھ تعظیماً و تکریماً سلوک کرتا آپنے ربیع الاول یا جمادی الاول روز چہار شنبہ ۲۶۰ھ
کو سرمن راے مین وفات پائی اور اپنے والد مکرم کے پہلو مین دفن ہوے عمر شریف ۲۹ یا اوس
یا انتیس برس کی ہوئی یہ دعوی شیعون کا کہ آپکو معتمد باللہ نے زہر دیا محض لغو ہے
محققین کی تواریخون مین اسکا کوئی ثبوت نہین ہے اور یہ اعتقاد بھی اونکا بالکل باطل
ہے بلکہ صریح اتہام ہے کہ حسن عسکری کی نسل سے ایک صاحبزادہ باقی ہین اور وہی
امام غائب ہین حق یہ ہے کہ آپکے ایک صاحبزادے بطن ام ولد نرجس یا سوسن
نام سے پیدا ہوے تھے اونکا اسم شریف محمد تھا وہ باتفاق تمام مورخین ثقات بچپن مین
ہی انتقال کر گئے تھے اونکی عمر اور تاریخ وفات مین مورخون کا بڑا اختلاف ہے مگر
اسپر سب متفق البیان ہین کہ آپکی نسل قطعاً باقی نہین اور شیعون کے فرقون مین امام
آخر الزمان کے قائم کرنے مین بڑا تفرقہ پڑا ہے بعضے کہتے ہین کہ ابو القاسم محمد بن القاسم
بن علی بن حسین بن علی مرتضی آخر الزمان ہین بعض کہتے ہین کہ محمد بن حنفیہ بن علی امام
مہدی ہین علی ہذا اسکا حال مفصل شیعون کے فرقون مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی
اور جو ذکر کہ کتب صحاح ستہ اہلسنت مین درباب امام آخر الزمان کے مرقوم ہے وہ

مہدی ہی زمان وقت موجود پر پیدا ہونگے چنانچہ ہم آپکا بیان کتب صحاح سے ثبت کرتے ہین

مجملاً ذکر حضرت امام مہدی آخر الزمان رضی اللہ عنہ کا

اصلی اسم شریف آپکا محمد ہوگا اور لقب مہدی و خلیفۃ اللہ اور آپ اولاد فاطمہ زہرا سے ہونگے خصوصاً نسل حضرت امام حسن سے آپکے والد مکرم کا نام عبد اللہ اور والدہ مکرمہ کا نام آمنہ ہوگا جب بکثرت دنیا مین فتنہ و فساد و کفر و الحاد ظاہر ہونگے آپ مدینہ مین پیدا ہونگے جب عمر شریف آپکی چالیس برس کو پہونچے گی مسلمان غلبہ کفار اشرار سے تنگ آکر آپکی تلاش مین نکلینگے آپ بہی یہ خبر سنکر مدینہ سے مکہ مین تشریف لاوینگے اولیاء اللہ اوس زمانہ کے اپنے کشف سے آپکو پہچانینگے اور باصرار تمام مسجد حرام کے اندر لیجا کے آپکے دست مبارک پر بیعت کرینگے اوس وقت ایک آواز آسمان سے باین مضمون آویگی هذا خلیفة الله المهدی فاسمعوا له واطیعوا غرض آپکا پیدا ہونا قیامت کبریٰ کی علامت ہے اور علامت ظہور آپکی یہ ہے کہ آپسے پہلے ایک ماہ رمضان مین دو گرہن چاند و سورج کے پڑینگے قد مبارک دراز و فربہ ہوگا اور رنگ روشن آپکی زبان مین لکنت ہوگی اکثر آپ گفتگو کے وقت بہ تنگ ہوکر دست مبارک زانو پر مارینگے اخلاق آپکا مثل اخلاق رسول خلاق کے ہوگا اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے علم لدنی عطا کریگا جس سے آپ دنیا کی پوشیدہ چیزون پر اطلاع پاوینگے آپ سے بکثرت خوارق عادات و کشف و کرامات سرزد ہونگے جب خبر بیعت آپکی دنیا مین مشہور ہوگی چارون طرف سے اہل اسلام آپکے حضور مین حاضر ہونگے اور تمامی اولیاء و ابدال و غوث و قطب اوس زمانہ کے آپکی خدمت مین آکر موجود ہونگے خلاصہ یہ ہے کہ تہوڑی سی ہی مدت مین آپکے پاس جماعت کثیرہ ہو جاویگی اوس وقت آپ خزانہ غیب کو کہ آگے کعبہ شریف کے دفن ہے نکلوائینگے اور مسلمانون پر تقسیم فرماوینگے بعد ازان آپ افواج نصاریٰ سے لڑینگے

اور تیسرے سفر کرمین آپ تمام دشمنان اسلام کو فی النار والسقر کرینگے کثرت سے فتوحات
غیبی و تائیدات لاریبی شامل حال خیر مآل آپکے ہونگے بعدہ آپ قسطنطنیہ پر حملہ فرماوینگے
اور کفار فجار کو قتل کرکے اپنے قبضہ مین لاوینگے خلافت آپکی مطابق شریعت خاتم النبیین
وموافق طریقت خلفاء راشدین کے ہوگی تمام اختلافات مذہبی دور ہوجاوینگے نصاریٰ
یہودی ترسا مجوسی شیعہ رافضی کا دنیا مین نام و نشان بھی باقی نرہیگا تمام آدمی
بموجب الناس علی دین ملوکھم کے مشرف باسلام ہونگے آپکے عدل و احسان سے
خلق مین صلاح و فلاح ہوگی سوائے خوشی کے روئے زمین پر رنج کا نام نرہیگا
آپ ہی کے زمانہ عدالت نشانہ مین دجال ملعون جسکی شدت و لعنت و استدراج کا
حال کتب صحاح مین شرح مفصل سے ہے خروج کریگا اوسکی ہمراہ بہت بڑی فوج
یہود مردود کی ہوگی اور بہت سے اپنے معتقدین کو عراق و اصفہان و شام سے
ساتھہ لیکر ارادہ تخریب حرمین شریفین کا کریگا جب دونون مقام بزرگ کو سبز نشان
لیے ہوئے فرشتون کی حفاظت مین دیکھیگا شرمندہ وہان سے اولٹے پانون پھریگا
اور دمشق پر جاکر حملہ کریگا وہان حضرت امام مہدی بھی لشکر جمع کرکے اوس شیطان سے
قصد مقابلہ کا فرماوینگے اوسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام منارہ شرقی مسجد دمشق پر
نزول کرینگے وہان سے اوترکر حضرت امام برحق سے ملینگے اور آپکے پیچھے نماز پڑھینگے
پھر دونون صاحب دجال شریر سے جنگ کرینگے دجال مردود دست مبارک
حضرت عیسیٰ سے قتل ہوگا تمام لشکر اوس کا بھی غارت ہوجائیگا بہت سے مارے جاوینگے
اور بہت سے بھاگ جاوینگے دونون صاحب فتح و نصرت کے ساتھہ میدان جنگ سے واپس
آوینگے اور باقی ماندہ لوگون کو دعوت اسلام فرماوینگے چنانچہ تمام روئے زمین پر سوائے
دین برحق کے کفر کا نشان نہوگا کل آدمیون کی سیرت صحابہ باصفا رسول خدا کے
سیرت سے مطابق ہوگی حضرت امام المتقین اپنے ظہور کے بعد ۲۸ یا ۲۹ برس

خلافت کاملہ مثل خلافت خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے فرمائینگے پھر دنیا سے عالم بقا
کی طرف تشریف لیجائینگے حضرت عیسیٰؑ آپکی تجہیز و تکفین کرینگے اور آپکے جنازے
کی نماز پڑھینگے پھر تمام امورات دینی و دنیوی حضرت عیسیٰؑ سے متعلق ہونگے الحق
حضرت امام مہدی آخر الزمان جملہ خلفاء کاملین مشہور عالمین سے ہونگے اس مین
کوئی شک نہین آپکا ظہور احادیث مستندہ صحاح ستہ سے ثابت ہے
مومنین کاملین آپکے پیدا ہونیکا الیقین کامل رکہین منکر اسکا کاذب اور بدنصیب ہے
اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانون کو آپکا زمانہ امامت و بیعت نصیب کرے آمین ثم آمین

التماس اول یہ کہ جس ترتیب سے حالات خلافت و امامت رسالہ ہذا مین درج
کئے گئے ہین مسلمان اسی ترتیب سے ہر خلیفہ و امام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا
اعتقاد رکہین دوم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا سردار و خلیفہ چہارم سید ابرار
سمجھنا چاہئے کیونکہ آپکا مرتبہ دین احمدی مین بعد صحابہؓ ثلثہ کے تمام صحابہؓ باصفا
سے بڑا ہے اور اس مضمون سے جسمین حضرت کی توہین پائی جاتی ہے وہ باعتقاد
شیعون کے لکہی گئی ہے نعوذ باللہ من ذالک مسلمانون کو آپکی نسبت ہر طرح سے
حسن ظن چاہئے سوم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کیطرف نیک گمان رکھنا ہر مومن
کو ضروری ہے اسلیئے کہ حقوق صحبت نبوی صلعم کے واجبا قابل لحاظ ہین اور جو جنگ
کہ آپسے اور حضرت علیؓ سے ہوئی وہ خطاء اجتہادی تہی اس مین مسلمانون کو کلام
کرنا ضرور نہین اسکا نام بشریت ہے سوائے اسکے حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا موت کے
وقت صحیح تواریخون سے ثابت ہے بہرحال جو کوئی آپسے بدگمان ہوگا اپنی دنیا
و عقبیٰ خراب کریگا چہارم اگرچہ یزید پلید پر لعن کرنا جائز ہے مگر اس فعل عبث مین
کوئی فائدہ متصور نہین مسلمانون کو لازم ہے کہ اپنی زبان و دہان کو ذکر خدا و
رسولؐ سے تازہ رکہین تاکہ ثواب بحساب پاوین پنجم جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا

اسم پاک سنے جل جلالہ یا جل شانہ کہے اور جب رسول مقبول کا اسم پاک سنے یا جب
صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر آپکے اسم شریف کے ساتھ
آل و اصحاب کا بھی ذکر ہو تو صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کہے جب حضرت آل یا اصحاب یا
یا ازواج کا اسم گرامی سنے رضی اللہ عنہ کہے اور جب کسی ولی کا نام نامی سنے رحمۃ اللہ
علیہ کہے اور شیعہ جو آئمہ کرام کو علیہ السلام کہتے ہین وہ اپنے اعتقاد مین آئمہ کو شریک
نبوت بلکہ انبیاء غیر مرسلین جانتے ہین ایسے اعتقاد فاسد سے مسلمانون کو اجتناب
لازم ہے ششم اکثر ناواقف لوگ اوٹھتے یا بیٹھتے یا گرتے یا پڑتے تبرا و استعانت یا علی
مثل شیعہ ہونیکے کہ اونکے اعتقاد مین دونون جہان کے حاجت روا جناب ہی ہین کہا اوٹھتے
ہین شرعاً ممنوع ہے کیونکہ اس صورت مین آیہ ان اللہ علی کل شئ قدیر
کی صریح تکذیب ہوتی ہے ہفتم ہمارے زمانہ مین جو دعا کہ صرف پنجتن پاک کے نام
کی لکھکر دروازون پر لگاتے ہین اوسمین خلفاء ثلثہ کا بھی ذکر ضرور ہے وہ دعا یہ ہے
اللھم لنا الشفعاء الکرام الثمانیۃ نطفی بھا حر الوبا الحاطمۃ المصطفی والخلفاء
الاربعۃ والحسن والحسین والفاطمہ فقط اب تبرائیون کے پیران پیر کا حال بیان
ہوتا ہے ناظرین بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین +

مجملا ذکر عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی موجد مذہب شیعہ کا

دنیا کے پردہ پر کوئی مذہب ایسا نہین ہے جو اپنے اصول مذہبی مین یکرنگی نہ رکھتا ہو
بخلاف مذہب شیعہ کے کہ اسکی حالت اور کیفیت ہر زمانہ مین مثل حرباے قسم
قسم کی رنگت بدلتی رہے چنانچہ رفتہ رفتہ باستعانت سلاطین صفویہ کے عراق و
خراسان و ایران مین ایک مستقل مذہب شیعہ کا قرار دیا گیا تفصیل اس اجمال کی یہ
ہے کہ جب خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین بکثرت فتوحات غیبی نصیب

کافہ سلام ہوئین اور بیشمار زن و فرزند یہود و نصارا و گبر و ترسا کے لونڈی غلام اہل ایمان
کے بنائے گئے ہر چند کہ کفار اشرار نے کوئی دقیقہ جدال و قتال کا لشکر اسلام کے مقابلہ
مین اوٹھا نہ رکھا تھا لیکن تائیدات الٰہی نے بموجب والذین معہ اشداء علی الکفار کے
اونکو ایسا مغلوب کیا کہ بڑے بڑے رستم دلون اور اسفندیار تنون نے سپاہ اسلام
سے پیٹھ دکھائی خصوصاً زمانہ عدالت نشانہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما مین ناچار وہ قوم
کہ آوارہ دشت مذلت و خواری کی تھی اور اہل و عیال و مال و منال بھی اونکا تمام
بکمال غنیمت اسلام کا ہوا تھا بعد ہر و زمانہ خلافت حضرت شیخین کے حضرت عثمان
غنی خلیفہ ثالث کی خلافت مین بطریق مکر و فریب و حیلہ و ریب کے داخل کافہ اسلام
کے ہوکے گوناگون نیرنگیان فتنہ و فساد کی ظاہر کرنا شروع کین ازانجملہ سرغنہ
عبداللہ بن سبا تھا اس نے اپنی تمام عمر یہودیت مین گذرانی تھی خوب ہی گرم و
سرد زمانہ کا دیکھے ہوئے تھا اور بکمال علم تلبیس کا ابلیس سے سیکھے ہوئے تھا کہ گرگ
باران دیدہ کو داو بتاتا تھا زمین آسمان کے قلابے ملاتا تھا بسا اوقات شریر طبیعت
لوگونکے ساتھ صحبت رکھتا اور اونکے دلون مین تخم ضلالت کا بوتا جب اس نے
دیکھا کہ میرے افسون و نیرنگ نے اہل فساد کے دلون مین موافق اونکی استعداد کے
رنگ اثر کا جمایا پہلے اسنے اونکو محبت و اخلاص اہلبیت نبوی صلعم پر مضبوط کیا
جب لوگ محبت اہلبیت کا دم بھرنے لگے تب اس نے خلفاء ثلثہ پر طعن کی
جانب رنگ برنگ کے الزام و اتہام لگانے شروع کئے چنانچہ یہ امر ناشروع
مرغوب بعض ضعیف الایمان کا ہوا اور اسکی نصیحت اور وصیت کا بھی بہتیرون
نے اعتماد و اعتقاد کیا جب اس نے جانا کہ ایک جماعت میرے دام تزویر
مین پھنس گئی پھر تو اس نے یہ بکنا شروع کیا کہ بعد نبی صلعم کے حضرت علی ع
افضل ہین کیونکہ خاص رسول اللہ کے برادر اور داماد اور وصی ہین چنانچہ اونکی

فضیلت مین بہت سی روایات مصنوعہ اور حکایات موضوعہ تصنیف کرکے لوگون سے
بیان کرنا شروع کین جب لوگونکے دلون مین اس امر نے بھی رسوخ پایا تو اُسنے خاص
معتقدین مین سے کچھ شاگرد منتخب کرکے یہ تعلیم کیا کہ جناب امیرؑ بلاشک وصی تھے اور
نبی صلعم نے اونکو اپنا نائب و خلیفہ بنص قرآنی کیا تھا چنانچہ انما ولیکم اللہ ورسولہ
کی آیت شریف اونکی شان مین نازل ہوئی تھی مگر جمیع صحابہؓ نے خصوصًا عمر بن خطابؓ
نے از روئے زبردستی اور سختی کے وصیت رسول اللہؐ کو ضایع کرکے سراسر حق تلفی
جناب امیرؑ کی کی ہے اور اسی ضمن مین معاملات قصہ فدک و مسئلہ خطائے اجتہادی
حضرت معاویہؓ و قضیہ جنگ بے قصد حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ و حضرت عائشہ صدیقہؓ
کو بیان کرکے اصحابؓ باصفا سے کہ جنہون نے اپنا تمام عیش و آرام رسول اللہؐ کی محبت
مین ترک کردیا تھا اور خدا و رسولؐ کو بنص قرآنی خوب ہی رضامند رکھا تھا اپنے
شاگردون کو بدگمان کرتا تھا اور بات بڑے کے ہنگام تعلیم اپنے معتقدون سے یہ بھی
کہتا جاتا تھا کہ اگر تمکو کسی سے مباحثہ ہو تو تم میرا نام ہرگز نہ لینا کیونکہ مجھکو اپنا نام
نشان منظور نہین ہے صرف تمکو نصیحت کرتا ہون رفتہ رفتہ اس وسوسے سے بہت
بڑا مفسدہ و عربدہ لشکر جناب امیرؑ مین پڑا حتی کہ لعن طعن نسبت خلفائے راشدین جاری
ہوئی جب یہ خبر عبرت اثر حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو پہونچی آپنے منبر پر
کھڑے ہوکر خطبہ فرمایا اور گروہ ملعونہ و مطعونہ سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور بہت
سے گستاخونکے درّے لگائے جب ابن سبا نے دیکھا کہ مین نے لوگون مین
خصوصًا لشکر حضرت امیرؑ مین دام تزویر پہیلا کے عناد و فساد کا دانہ ڈالکر بہت سے
نادانون کو فریب مین پھنسا لیا تب اپنے خاص الخاص شاگردون سے بعد لینے عہد و
پیمان واثق کے خلوت مین دوسرا راز بیان کیا کہ جناب امیرؑ سے ایسے معاملات سرزد
ہوتے ہین کہ امکان انسان سے باہر ہین مثل معجزات و کرامات و خوارق عادات

وعلم غیب و احیاء اموات و بیان حقیقت الٰہیہ و حاضر جوابی و بلاغت عبارت کتابی
و فصاحت الفاظ و زہد و تقوی و قوت و شجاعت کہ کسی نے زمانہ مین آنکھون سے دیکھی نہ
کانون سے سُنی فی الحقیقت یہ تمام معجزات مرتضوی ہین یہ امر بہی مرغوب طبع شاگردان
مذکور کا ہوا پہر اوس نے بعد لینے اقرار جدید کے ایک نیا شعبدہ اپنے مریدون کو تعلیم
کیا کہ یہ تمام خواص الوہیت کے ہین جو کہ حضرت امیرؑ سے ظاہر ہوتے ہین بلکہ خاص ذات پاک نے
بدن علیؑ مین حلول کیا بموجب فاعلموا ان علیا ہو لا اله الا ہو جب یہ کلمۃ الشرک جناب
امیرؑ نے سنا تو آپنے عبد اللہ اور اوسکے تابعین کو حکم آگ مین جلا دینے کا فرمایا عبد اللہ
اور اوسکے مقلدین نے سنتے ہی اس حکم محکم کے پیش جناب امیرؑ توبہ کی حضرت امیرؑ نے
بعد کلمات توبہ و استغفار فریق عصیان غریق سے سنتے جان بخشی کرکے کوفہ سے جانب
مدائن جلاوطن فرمایا جونہی یہ خانہ بدوش مدائن مین پہونچے پہر وہی کلمات قبیحہ بکنا
شروع کئے اور اپنے شاگردان معتمد کو آذربیجان عراق و ایران کی طرف روانہ کرکے
لوگون کو مذہب شیعگی کا معتقد کیا ہر چند کہ جناب امیرؑ کو بہی ان شریرون کی شرارت
سے کما ینبغی اطلاع تہی لیکن بسبب اشتغال مہام خلافت و خیال اہل شام کی بغاوت
کے اس طرف کچہہ توجہ نہ فرمائی یہانتک کہ مذہب مذبذب نے رواج پایا اور بلقب
شیعہ ملقب ہوا پس جناب امیرؑ کے لشکر مین چار فرقہ ہوگئے **اول** شیعۂ مخلصین کہ
وہ پیشوایان اہلسنت والجماعت ہین اور اونہون نے آداب حقوق آل عالی صفات
و آداب حقوق صحابہؓ سراپا کرامات و آداب حقوق ازواج مطہرات کو بخوبی ملحوظ
خاطر رکہکر اپنے ایمانون کی محافظت کی اس فرقہ کے تمام افعال و اعمال مطابق
قرآن پاک کے ہین اسی سبب سے اسکو فرقہ اولی بہی کہتے ہین **دوم** شیعۂ تفضیلیہ یہ
فرقہ تمام صحابہؓ با صفا پہ حضرت علیؑ کو ترجیح دیتا ہے **سوم** شیعۂ سبیہ اس فرقہ کو
تبرائی بہی کہتے ہین یہ فرقہ تمام صحابہؓ کرام کو ظالم و غاصب و کافر و منافق جانتا ہے

چہارم شیعہ غلات یہ فرقہ جناب امیرؓ کی الوہیت کا قائل ہے یہ بھی اہل تشیع اند
شیعان پاک کی نسبت اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست
اب ہم اپنے اس دعوی کو شیعوں کی مستند کتاب سے ثابت کرتے ہین جناب شیخ الامام
ابو عبداللہ یحییٰ ابن حمزہ زیدی شیعی نے اپنی کتاب اطواق الحمامۃ کی آخر مین
اسناد سے سوید بن غفلہ سے یہ روایت کی ہے انہ قال مررت بقوم ینتقصون ابا بکر
وعمر فاخبرت علیا وقلت لولا انہم یرون انک تضمر ما اعلنوا ما اجترؤا علی ذلک منہم
عبداللہ بن سبا وکان اول من اظہر ذلک فقال علی اعوذ باللہ رحمہما اللہ
ثم نہض واخذ بیدی وادخلنی المسجد فصعد المنبر ثم قبض علی لحیتہ وہی بیضاء
فجعلت دموعہ تتحادر علی لحیتہ وجعل ینظر للبقاع حتی اجتمع الناس ثم خطب فقال
ما بال اقوام یذکرون اخوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووزیریہ وصاحبیہ
وسیدی قریش وابوی المسلمین وانا بریٔ مما یذکرون وعلیہ معاقب صحبا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجد والوفاء والجد فی امر اللہ یامران وینہیان ویقضیان
ویعاقبان لا یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرایہما رأیا ولا یحب کحبہما حبا
لما یری عزمہما فی امر اللہ فقبض وہو عنہما راض والمسلمون راضون فما تجاوزا فی امرہما وسیرتہما رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ فی حیاتہ وبعد موتہ فقبضا علی ذلک رحمہما اللہ فوالذی فلق الحبۃ و
برأ النسمۃ لا یحبہما الا مومن فاضل ولا یبغضہما الا شقی مارق وحبہما قربۃ وبغضہما مروق الخ
ترجمہ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا کہ گذرا مین تحقیق اوس قوم پر کہ عیب لگاتا
کرتی تھی ابوبکرؓ و عمرؓ کی پس خبر دی مین نے علیؓ کو اور کہا مینے اگر نہ ہوتے یہ کہ گمان
رکھتے ہین کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ کہ یہ ظاہر کرتے ہین البتہ جرأت نہ کرتے اوپر اسکے ان
سب کا سرغنہ عبداللہ بن سبا ہے اور وہ پہلا اوس شخص کا ہے کہ ظاہر کیا اس
بات کو پس کہا علیؓ نے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ خدا کے رحمت کرے خدا اون دونون پر

پھر کھڑے ہو گئے اور پکڑا ہاتھ میرا اور داخل کیا مجھکو مسجد مین پس چڑھے منبر پر پھر
بیٹھے اپنی داڑھی مٹھی مین اور وہ سفید تھی پس شروع ہوئے آنسو بہنا اونکی داڑھی پر
اور نگاہ کی طرف مکانات مسجد کے یہانتک کہ جمع ہوئے آدمی پس خطبہ پڑھا پس کہا
کیا حال ہے اوس قوم کا کہ ذکر کرتے ہین دو بھائی رسول خدا صلعم کا اور دو وزیر اونکے
کا اور دو رفیق اونکے کا اور دو سردار قریش کا اور دو باپ مسلمانون کا مین بیزار ہون
اوس چیز سے کہ ذکر کرتے ہین اوس کا پس مین اونکو عذاب کرونگا دونون اصحاب تھے
رسول خدا صلعم کے ساتھ کوشش اور وفا اور سعی کے حکم خدا مین حکمرانی کرتے تھے
اور جھڑکتے تھے اور فیصلے خصومات کے کرتے تھے اور سزا دیتے تھے نہین دیکھتے تھے
رسول خدا صلعم مثل راے اونہون کے راے کسی کی اور دوست نہین رکھتے تھے
مثل دوستی اونہون کے کسی کو بسبب اوسکے کہ دیکھتے تھے اونکو کار خدا مین مستعد پس وفات
پائی حالانکہ اون دونون سے راضی تھے اور تمام مسلمان راضی تھے پس فرق نہ کیا
دونون نے اپنے کام اور دستور مین مصلحت رسول خدا صلعم سے اور اونکے کام سے
یعنی جمیع افعال حضرت شیخین کے مطابق افعال رسول اللہ کے تھے حالت حیات
صلعم مین بھی اور بعد وفات بھی پس دونون نے وفات پائی اوسی حال پر رحمت بھیجو
دونون پر خدا پس قسم اوس شخص کی کہ چیرا دانہ کو اور پیدا کیا جان کو دوست اونہون کا
نہین مگر مومن بلند درجہ اور دشمن اونہون کا نہین مگر بے نصیب خارج دین سے الخ
اور اسی کتاب مین دوسری روایت یہ ہے لعن اللہ من اضمر لہما الا الحسن
الجمیل وسترى ذالك انشاء الله تعالى ثم ارسل ابن سبا فسیره الى المداين وقال لا تساكنى فى بلدة ابدا
ترجمہ لعنت کرے خدا اوس شخص کو جو اپنے جی مین رکھے ان دونون کے حق مین سوا
نیکی اور خوبی کے اور تو دیکھے گا یہ انشاء اللہ تعالی پھر بھیجا ابن سبا کی طرف کسی کو
پس نکال دیا اوسکو مداین کی جانب اور کہا نہ ٹھہر تو شہر مین ہمیشہ الخ

ان روایتون سے چند فوائد عمدہ ہاتھ آئے **اول** یہ کہ درحقیقت تبرائیونکا سرگروہ و استاد اول عبداللہ بن سبا تھا **دوم** یہ کہ جناب امیرؑ تبرائیون کی شرارت سے پناہ مانگتے تہے خدا تعالی سے **سوم** یہ کہ جناب امیرؑ حضرت شیخینؓ کے واسطے خدا سے رحمت چاہتے تہے **چہارم** ریش مبارک جناب امیرؑ کی اتنی درازتہی کہ دست اقدس اوسپر بخوبی پہیر سکتے تہے (واسطے برحال اون بے ریشون پر کہ وہ ڈاڑہی صفاچٹ کرواکے مخالفت جنابؑ موصوف پر فخر کرتے ہین) **پنجم** جناب امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو حضرت رسولؐ خدا کے بہائی اور رفیق اور وزیر اور سردار قریش اور مسلمانون کے باپ فرمایا **ششم** جناب امیرؑ نے تبرائیون یعنی ذریت ابن سبا سے اس درجہ اپنی بیزاری اور ناراضگی ظاہر کی کہ جو کوئی نسبت حضرت شیخینؓ گستاخی کریگا مین اوسکو عذاب کرونگا **ہفتم** جناب امیرؑ نے حضرت شیخینؓ کو فرمایا کہ بالیقین یہ دونون یکے باوفا دوست رسول اللہؐ کے تہے خدا کے کام مین کوشش وسعی و حکومت کرتے تہے **ہشتم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ عادلانہ فیصلہ کیا کرتے تہے اگر کوئی کسی کو ستاتا تھا تو اوسکو موافق شرع شریف کے سزا دیتے تہے **نہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ کی راے جہان آرای کو رسولؐ خدا نہایت ہی پسند فرماتے تہے یعنی بمقابلہ راے حضرت شیخینؓ کے اور کسی کی راے حضرت صلعم کو پسند نہین آتی تہی اس مین جناب امیرؑ و نیز بنی ہاشمؓ و بقیہ صحابہؓ ہرگز شامل ہین **دہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے زیادہ رسولؐ اللہ کسی کو اپنا دوست ولی نہین سمجہتے تہے اس لیئے کہ اونکو خدا کے کام مین جان مال سے مستعد پاتے تہے **یازدہم** جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ اوسی حالت پر مرے جیسے کہ حیات مبارک رسولؐ صلعم مین تہے **دوازدہم** یہ کہ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ حضرت شیخینؓ سے حضرت رسولؐ خدا نہایت راضی اٹہے

اور تمام مسلمان خوش تھے سیزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے قسمیہ فرمایا کہ جمیع اعمال و افعال حضرت شیخینؓ کے مصلحت رسول خدا صلعم پر مبنی تھے حالت حیات و بعد از وفات رسول خدا صلعم کے بھی چہاردہم جناب امیرؑ نے فرمایا کہ بخدا اسوقت حضرت شیخینؓ کی دوست کا درجہ بلند ہوگا وہ مومن پاک ہے اور انکا دشمن بے دین کافر ناپاک ہے پانزدہم یہ کہ جناب امیرؑ نے تبرائیوں کے پیران پر لعنت کی اور ازراہ عتاب عبداللہ بن سبا ملعون کو اپنی دارالخلافت سے مداین کیطرف نکلوا دیا دیکھو انکی روایتون سے تمہاری صاف معلوم ہوگیا کہ درحقیقت بانی مذہب تبرائیونکا ابن سبا یہودی ملعون ہے بقول جناب امیر

مجملاً ذکر فرقہای شیعان پاک کا

جن لوگون نے اپنی جان و مال سے رسول اللہ کی مدد کی اور قسم قسم کی مصیبت و صعوبت محبت حبیب اللہ مین اپنے اوپر لی آیا انکا لقب صحابہؓ ہے یا حضرات شیعہ کا اگر صحابہؓ کا لقب صحابہؓ ہے تو پھر شیعہ کون ہین اور اگر شیعہ کا لقب صحابہؓ ہے تو صحابہؓ کسکی صفت ہے اگر صحابہؓ اور شیعہ کا ایک ہی لقب ہے تو اس صورت مین روایت ابن عباسؓ کی جسکو سلیم بن الہلالی شیعہ نے کتاب وفات النبی مین لکھا ہے مخض دروغ ٹھہرتی ہے وہ روایت یہ ہے عن امیر المومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ انفس و فی روایتہ عن صادق الاستۃ جب بقول حضرت امیرؑ یا بقول حضرت صادقؑ سوا چار یا چھ صحابہؓ کے سب ہی مرتد ہوگئے تو حضرت امیرؑ کی خلافت پر کسنے بیعت کی اگر کہین کہ انہین مرتدون نے بیعت کی تو حضرت امیرؑ معاذ اللہ امیر المرتدین ٹھہرے اور اگر کہین کہ انہین چار یا چھ صحابہؓ نے بیعت کی تو امیر المومنینؑ نہ ٹھہرے کیونکہ امیر مومنان ہونا بغیر اجماع امت کے ثابت نہین ہوسکتا ہے اگر شیعہ اور ہین اور صحابہؓ اور ہین تو یہ محال ہے کہ تمام اصحابؓ مرتد ہوگئے

تو شیعون نے جناب امیر کی کیون نہ مدد کی اگر کہین کہ شیعہ سب تھے مگر تقیہ کرتے تھے تو قول
حضرت امیر کا اسکو نفی شیعہ سے نہج البلاغہ مین ... ہے
... قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا
ما بالیت ولا استوحشت انی من ضلالہم الذی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ
لعلی بصیرۃ من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ لحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ مین ایسا شجاع ہون کہ اگر تمام روے زمین
پر دشمن ہون تنہا سب کا مقابلہ کر سکتا ہون اور ہرگز کسی سے نہ ڈرون اور مشتاق
ہون اور منتظر دیدار خدا اور امیدوار رحمت کا ہون اگر کہین شیعہ بھی تو حضرت رسالت
پناہ کے زمانہ مین موجود تھے تو اس صورت مین تکذیب حدیث جامع اخبار ... ہوتی
ہے ... جناب امیر سے مروی ہوتی ہے فرمایا رسول اللہ نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم
... کہ ... میرے صحابہ کو لقب اونکا رافضی ہے پس اس حدیث سے ... ہوا
کہ شیعہ رسول اللہ کے زمانہ مین نہ تھے اگر ہوتے تو ضرور صحابہ یا صفا مثل ... کفار
کے فی النار کرتے اگر کہین کہ رافضی اور ہین اور شیعہ اور تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جو
علامتین حدیث موصوفہ مین ہین وہ سب فرقہ شیعہ مین بعینہ پائی جاتی ہین چنانچہ
مجالس المومنین مین مرقوم ہے کہ لقب قدماے اثنا عشری کا رافضی تھا ہان اگر کہین
شیعہ حضرت امیر کے زمانہ مین موجود تھے تو یہ بات صحیح ہے کیونکہ کشی و افادات ابن
معلم مین مرقوم ہے کہ خطبہ پڑھا جناب امیر نے کہ جو کوئی ہمکو حضرت شیخین پر ترجیح دیگا
اوسکو حد افترا کی کہ اسی کوڑے ہین مارونگا اور جو کوئی خلفاء ثلثہ کو بد کہیگا اوسکے
لگا ... پس اس خطبہ سے معلوم ہوا کہ فرقہ شیعہ حضرت امیر ہی کے زمانہ سے نکلا ہے
چنانچہ اسکی تصدیق مجملاً کلام الٰہی سے بھی پائی جاتی ہے سورۂ انعام مین ہے ان الذین
فرقوا دینہم وکانوا شیعا لست منہم فی شیء ترجمہ اون لوگون مین سے کہ تفرقہ ڈالا انہون

اپنے دین میں ہیں اور کیے وہ تغییر نہیں اونمین سے کسی پیغمبر پر اور اس فرقہ ابن سبائی کے
بہتر فرقے ہین اور وہ یہ ہین (۱) سبائیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن سبا کا ہے
حضرت علی کے معبود ہونے کا معتقد ہے کیونکہ اونکا یہ ہے اونمین حلول ہوا اللہ تعالیٰ کا اور
اس بات کا بھی قائل ہے کہ حضرت مرتضیٰ شہید نہیں ہوئے بلکہ ابن ملجم نے شہید کیا اوسکو
کہ شیطان بصورت آنحضرت کے متمثل تھا قتل کیا اور یہ اعتقاد بھی رکھتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ ابر
مین پوشیدہ ہین رعد اونکی آواز برق اونکا چابک ہے سبب آواز گرج کی یہ فرقہ
سنتا ہے کہتا ہے والسلام علیک یا امیر المؤمنین اور یہ بھی یقین رکھتے ہین کہ حضرت امیر
کچھ مدت بعد دنیا مین پھر پیدا ہونگے اور اپنے دشمنوں کو زیر و زبر کرینگے (۲)
مفضلیہ یہ فرقہ اصحاب مفضل صیرفی کا ہے اعتقاد اس فرقہ کے لوگ مطابق
اظہار کے رکھتے ہین کہ حضرت مرتضیٰ کو خدا کے ساتھ وہ نسبت ہے جیسا کہ حضرت مسیح کو
خدا کے ساتھ نسبت ہے اور یہ بھی جانتے ہین کہ معبود و عبد ایک چیز ہے اور اسکے
بھی معتقد ہین کہ نبوت و رسالت منقطع یعنی ختم نہیں ہوئی اسی سبب سے اس فرقہ مین
مدعیان نبوت و رسالت کے بہت سے گذرے ہین (۳) شریعیہ یہ فرقہ اصحاب
شریع کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ ذات وحدت نے پانچ شخصونکے جسم مین حلول فرمایا
ہے اول پیغمبر دوم عباس سوم علی چہارم جعفر پنجم عقیل (۴) بزیغیہ یہ فرقہ
اصحاب بزیغ بن یونس کا ہے حضرت جعفر صادق کی الوہیت کے قائل ہین اور اماموں
کی نسبت الوہیت کے قائل نہیں ہین مگر اونکے اوپر وحی نازل ہونے اور اونکو
معراج حاصل ہونے کے قائل ہین (۵) کاملیہ یہ فرقہ اصحاب کامل کا ہے معتقد ہین
کہ روح بعد انتقال کے ایک بدن سے دوسرے بدن مین داخل ہوا کرتی ہے
جسکو اہل ہنود آواگون کہتے ہین یہ فرقہ غاصب جانکر تمام اصحاب کرام کی تکفیر کرتا ہے
اور نیز بسبب ترک حقوق کے حضرت علی کی بھی تکفیر کرتا ہے (۶) مغیریہ یہ فرقہ

اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ خداے تعالی ایک آدمی نورانی کی
صورت پر ہے اور اپنے سر پر نور کا تاج رکھے ہوے ہے اور دل اوسکا حکمتونکا چشمہ ہے
(۷) جناحیہ یہ فرقہ تناسخ ارواح کا قائل ہے معتقد ہین کہ اول روح خدا نے
جسم حضرت آدم مین حلول کیا بعد اوسکے حضرت شیث و تمام انبیا کے بدن مین
بعد اوسکے حضرت پیغمبر آخر الزمان کے بدن حضرت مرتضی و حضرت حسنین و محمد
بن الحنفیہ کے جسم مین حلول کیا بعد اوسکے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کے جسم
مین داخل ہوئی اور اسی ترتیب سے نبوت اور امامت کو قیاس کرتے ہین آخرت
کے منکر ہین محرمات کو حلال جانتے ہین (۸) بیانیہ یہ فرقہ اصحاب بیان بن
سمعان نہدی کا ہے خداے تعالی کو شکل و صورت انسان جانتے ہین اور یہ اعتقاد رکھتے ہین
کہ ذات وحدت نے اول بدن محمد صلعم مین حلول کیا بعد اوسکے بدن حضرت
علی مین بعد اوسکے بدن محمد بن الحنفیہ بعد اوسکے بدن ابو ہاشم بن محمد بن الحنفیہ
بعد اوسکے بدن بیان بن سمعان مین خالق و مخلوق کو ذات واحد کہتے ہین (۹)
منصوریہ یہ فرقہ اصحاب ابو منصور عجلی کا ہے معتقد ہین کہ عالم قدیم ہے اور رسالت
ختم نہین ہوئی اور احکام شریعت ملانون نے بنائے ہین اور بہشت و دوزخ کوئی چیز
نہین اور بعد امام محمد باقر کے امامت ابو منصور کے قائل ہین (۱۰) غمامیہ اس
فرقہ کو ربیعیہ بھی کہتے ہین معتقد ہین کہ پروردگار عالم فصل بہار مین ابر کا پردہ کرکے
زمین پر اوترتا ہے اور تمام دنیا کے گرد اگرد پھر کر پھر آسمان پر چڑھ جاتا ہے تمام
پھول پھلوار اور میوہ و سبزہ اوسی کے اثر سے پیدا ہوتے ہین (۱۱) امویہ یہ
فرقہ قائل ہے کہ حضرت مرتضی نبوت و رسالت مین شریک حضرت مصطفے کے ہین
(۱۲) مفوضیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خداے تعالی نے بعد پیدا کرنے تمام موجودات
سیاہ و سپید دنیا کے حضرت رسول اللہ کو سپرد کئے یعنی جو چیز چاہتے سو آفرین

خدا کو کچھہ کام نہین اور بعض کا یہ اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ کو سپرد کر دیئے اور بعض قایل ہین کہ دونون صاحب اس کام مین شریک ہین (۱۳) خطابیہ یہ فرقہ اصحاب ابوالخطاب محمد بن حبیب الاجدع الاسدی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت علیؑ معبود اکبر ہین اور حضرت جعفر صادقؑ معبود اصغر ہین اور باقی آئمہؑ فرزندان خدا کے ہین اور قائل ہین کہ انبیاء ماضی نے منصب نبوت کا ابوالخطاب کو سپرد کر دیا اس لیے تمام مخلوقات پر اطاعت ابوالخطاب کی فرض جانتے ہین اس فرقہ مین اپنے ہم مذہب کے واسطے جھوٹی گواہی دینا جائز ہے (۱۴) معمریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ حضرت امام جعفرؑ نبی ہین اور اونکے بعد ابوالخطاب اور اوسکے بعد معمر کہتے ہین کہ معمر سب انبیا کے بعد مین ہے اس نے تکلیف شرعی مخلوق سے قطعی دور کر دی یعنی صوم و صلوٰۃ و حج و زکوٰۃ کی کوئی ضرورت نہین (۱۵) غرابیہ معتقد ہین کہ خدا ہی تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو حضرت علیؑ کے پاس وحی دیکر بھیجا تھا حضرت جبرئیلؑ نے سہو سے حضرت محمدؐ کو پہونچائی چونکہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ کے ساتھہ ایسی مشابہت تھی جیسی کہ کوئی کو کوّے کے ساتھہ اس لئے جبرئیلؑ کو شبہہ ہوگیا چنانچہ شاعر اس مذہب کا کہتا ہے بیت جبرئیلؑ کہ آمد ز بر خالق اکبر ✤ در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود ✤ اس لیے یہ فرقہ حضرت جبرئیلؑ کی نسبت کہتا ہے لعنۃ اللہ علی صاحب الریش (۱۶) ذبابیہ یہ فرقہ حضرت رسولؐ خدا کو نبی اور حضرت علیؑ کو معبود جانتا ہے اور اعتقاد رکھتا ہے کہ حضرت علیؑ کو حضرت محمدؐ صلعم کے ساتھہ ایسی مشابہت تھی جیسے کہ مکھی کو مکھی کے ساتھہ کان محمد اشبہ بعلی من الذباب بالذباب (۱۷) ذمیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ علیؑ معبود نے محمدؐ کو واسطے دعوت خلق کے بھیجا تھا پس محمدؐ نے اپنی طرف دعوت کی اس لیے رسولؐ خدا کی مذمت کرتے ہین (۱۸) اثنینیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ محمدؐ و علیؑ دونون صاحب معبود ہین بعض اس فرقہ کے کہتے ہین کہ معبود محمدؐ غالب ہے اور

لیتے ہیں معبود الٰہی کو قالب سے جانتے ہیں (۱۹) خمسیہ یہ فرقہ کہتے ہیں کہ معبود پانچ تن سے
کہتا ہے کہ پنجتن ہی پاک ہیں سے اگرچہ قالب پانچ ہیں اور ان پانچوں میں کسی کو کسی
پہ ترجیح نہیں (۲۰) نصیریہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا نے حضرت علی اور اولاد علی میں
حلول فرمایا (۲۱) اسحاقیہ یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ زمین کبھی حق تعالیٰ سے خالی نہیں
رہتی ہے اور تمام ائمہ میں بھی حلول خدا کے قائل ہیں (۲۲) خطابیہ یہ فرقہ
اصحاب ابو الخطاب بن ابی اسدی کا ہے معتقد ہیں کہ حضرت علی معبود ہیں اس لیے
محمد سے افضل ہیں اور محمد نے ان کی اطاعت حضرت حق تعالیٰ کی اپنے اوپر لازم کی (۲۳)
رزامیہ یہ فرقہ سلسلہ امامت کو حضرت علی سے محمد بن الحنفیہ تک بعد ان کے
ابو ہاشم بن الحنفیہ تک بعد ان کے علی ابن عبد اللہ بن عباس تک بعد ان کے
اسمٰعیل سے منصور دوانقی تک پہنچاتے ہیں ترک فرائض کرتے ہیں محرمات پہ حلال
جانکر مرتکب ہیں اور ابو مسلم مروزی کے ساتھ کہ صاحب دعوت عباسیہ کا تھا حلول
خدائے تعالیٰ کا اعتقاد رکھتے ہیں (۲۴) مقنعیہ یہ فرقہ بعد حضرت امام حسین کے مقنع
کے معبود ہونے کا قائل ہے یہاں تک شیعان غلات کا بیان ہوا کہ یہ فرقہ بندگان
خدا کی الوہیت کے ہیں اب آگے سنیئے (۲۵) کیسانیہ کیسان غلام حسن
مجتبیٰ کا ہے اور شاگرد محمد بن الحنفیہ کا اسکے فرقوں کے لوگ اس بات کے قائل
ہیں کہ دشمنوں کے ڈر سے حضرت صاحب زمان یعنی امام مہدی چھپ رہے ہیں
کچھ مدت بعد ظہور کرینگے اب یہ اعتقاد تمام فرقوں شیعہ کا ہے بلکہ اسی امید موہوم
پر اپنے دل کی تسلی کرتے ہیں (۲۶) کربیہ یہ فرقہ اصحاب ابو کریب ضریر کا ہے
یہ فرقہ بعد امامت حضرت علی کے امامت محمد بن الحنفیہ کے جنکی کنیت ابو القاسم
ہے قائل ہیں اور یہ دلیل کرتے ہیں کہ حضرت امیر نے بصرہ میں انکو نشان
دیا تھا اسی جہت سے محمد بن الحنفیہ سزاوار امامت ہوئے اور یہ بھی اعتقاد

رکہتے ہین کہ محمد بن الحنفیہ حی لایموت ہین یعنی قیامت تک نہ مرینگے اب وہ کوہ
رضوی مین پوشیدہ ہین اور وہین ایک شیر اور ایک آب کا ان کی نگہبانی ہے جاننا چاہیے
اور اس فرقہ کے لوگ انہین کو صاحب زمان جانتے چنانچہ اس مذہب کا شاعر مشہور سید
کثیر وغیرہ ابیات عربی لکہتا ہے وسبط لایذوق الموت حتی یعود الخیل یقدمہا
اللواء - یغیب فلا یری فیہم زمانا برضوی عندہ عسل وماء (۳۷) صفریہ یہ
فرقہ بادشاہ اسلام سے جنگ کرنیکو جائز جانتا ہے شاید یہی مذہب بادشاہ ایران کا ہے
کہ بمقابلہ حامی حرمین شریفین حضرت ظل اللہ سلطان روم کے شاہ روس کی اپنا خاص
ولیعہد بہیجکر زر و لشکر سے پوری پوری مدد کی تہی ناظرین اخبار جنگ روم و روس کو
یاد ہوگا (۳۸) عباسیہ یہ فرقہ علی بن عبد اللہ بن عباس کو بوصیت ابو ہاشم
کے امام جانتا ہے اور بعد علی مسطور کے اونکی اولاد مین منصور عباسی تک امامت کا اعتقاد
رکہتا ہے (۳۹) طیاریہ یہ فرقہ بعد ابو ہاشم کے عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن
جعفر بن ابی طالب کو امام جانتا ہے (۴۰) مختاریہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضی کے
حضرت حسنین کو بعد اونکے محمد بن الحنفیہ کو امام جانتے ہین یہ فرقہ مخالف کیسانیون کا
ہے امامت مین یہانتک کیسانیونکا بیان ہوچکا (۴۱) زیدیہ یہ فرقہ آپ کو زید
بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے ساتھ منسوب کرتا ہے اس
مذہب کے لوگ اصحاب کبار پر تبرا نہین کرتے ہین مگر یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ خلافت حق
مرتضی کا تہا لیکن اونہون نے اپنی خوشی سے اصحاب ثلثہ کو دیدیا اس لئے بیعت
خلفاء ثلثہ کی خطا پر نہ تہی کیونکہ معصوم خطا پر راضی نہین ہوتا یہ فرقہ امامت کو خاندان
فاطمہ مین درست جانتا ہے یہ مذہب متقدمین زیدیہ کا ہے مگر متاخرین نے بسبب
خلط و ملط فرقہ معتزلہ و شیعہ کے اپنے مذہب کو بالکل خراب کردیا اب اصول اس
مذہب کا مطابق اصول مذہب معتزلہ کے ہے اور فروع موافق مذہب ابو حنیفہ کے

(۳۲) جارودیہ یہ فرقہ اصحاب ابوالجارود زیاد بن ابی زیاد کا ہے بعد رسول اللہ ﷺ
کے حضرت مرتضیٰؓ کو امام جانتے ہین اور بعد اونکے حضرت حسنینؓ کو بہ ترتیب امام کہتے
ہین اور بعد اونکے امامت کو اونہین کی ذریت مین شوریٰ ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین اور
اصحاب باصفا کی تکفیر کرتے ہین (۳۳) جریریہ اس فرقہ کو سلیمانیہ بھی کہتے ہین یہ
فرقہ معتقد امامت شوریٰ کا ہے صرف رضامند ہونے دو صلحاء مسلمین سے بھی ہو جاتی ہے اسی دلیل
سے یہ فرقہ حضرت شیخینؓ کی امامت کا قائل ہے کہتا ہے کہ امامت حضرت ابوبکر و
حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خطا پر نہ تھی مگر حضرت عثمانؓ و حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و
حضرت عائشہ صدیقہؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۴) تبریہ اس فرقہ کو تومیہ بھی کہتے ہین
یہ فرقہ اصحاب مغیرہ بن سعد ملقب بابتر کا تھا معتقد ہین کہ بیعت ابوبکرؓ و عمرؓ خطا پر نہ تھی اسلیے
کہ حضرت مرتضیٰؓ نے اوس پر سکوت کیا ما سکت علیہ المعصوم فھو حق مگر بیعت
حضرت عثمانؓ مین تذبذب رکھتے ہین اس لیے آپکی خلافت مین سکوت کرتے ہین اور
حضرت علیؓ کو اونکی بیعت خلافت کے وقت سے امام جانتے ہین (۳۵) نعیمیہ یہ
فرقہ اصحاب نعیم بن الیمان کا ہے تمام اصحاب کرامؓ کی نسبت گمان خیر رکھتے ہین اور
سب کو نیکی سے یاد کرتے ہین مگر صرف حضرت عثمانؓ کی تکفیر کرتے ہین (۳۶) وکینیہ
یہ فرقہ اصحاب فضل وکین کا ہے حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت عائشہؓ کی تکفیر کرتے
ہین مابقی تمام اصحابؓ سے نیک اعتقاد رکھتے ہین (۳۷) خشبیہ یہ فرقہ اصحاب خلف
بن عبد الصمد کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ امامت شوریٰ اولاد فاطمہؓ کو سزاوار ہے
اگر دوسرا مدعی امامت ہو تو اوس پر جہاد کرنا چاہیے خشب کے معنی لکڑی کے ہین چونکہ
اس فرقہ نے اپنے بادشاہ وقت پر لاٹھیون اور لکڑیون سے حملہ کیا تھا اور سوا
اسکے اور ہتیار نہ رکھتے تھے لہذا بہ این اسم موسوم ہوے (۳۸) یعقوبیہ یہ فرقہ اصحاب
یعقوب کا ہے حضرت شیخینؓ کی امامت کے منکر ہین بلکہ بعض اس مذہب کے تبرا بھی

کرتے ہین (۳۹) صالحیہ یہ فرقہ اصحاب حسین بن صالح کا ہے اولاد حضرت فاطمہؑ مین
امامت کو شوری جانتے ہین اور جو کوئی کہ اون مین سے بصفت علم و شجاعت و سخاوت موصوف
ہو اور جہاد بھی کرے امام ہے اس مذہب مین ایک وقت بلکہ ایک شہر مین چند اماموں کا
ہونا جائز ہے یہانتک فرقون زیدیہ کا بیان ہوچکا (۴۰) امامیہ یہ فرقہ کوئی زمانہ
تکلیف کا خالی امام فاطمی سے نہین جانتا (۴۱) حسنیہ یہ فرقہ بعد حضرت مرتضیٰؑ حضرت حسنؑ
مجتبیٰ کے بعد اونکے حسن مثنیٰ کو انکو خاص آل محمدؐ بھی کہتے ہین بعد اونکے اونکے فرزند عبداللہ
کو امام جانتے ہین اور وہ جھگڑا کہ فیمابین عبداللہ اور امام جعفر صادقؑ کے ہوا کلینی کے
ابواب الجنان مین موجود ہے بعد اونکے اونکے فرزند محمدؐ کو کہ ملقب بنفس زکیہ تھے بعد اونکے
اونکے بھائی ابراہیم بن عبداللہ کو ان دونون بھائیون نے منصور دوانقی پر خروج کیا
تھا اور خلایق کو اپنی طرف دعوت کی اور بعد جدال و قتال سخت کے امراء منصور کے ہاتھوں
سے شہید ہوے (۴۲) نفسیہ یہ فرقہ اعتقاد رکھتا ہے کہ نفس زکیہ یعنی محمدؐ بن عبداللہ
شہید نہین ہوے بعد چند روز کے ظاہر ہونگے (۴۳) حکمیہ یہ فرقہ اصحاب ہشام بن الحکم
کا ہے بعد حضرت امام حسنؑ کے حضرت امام حسینؑ کی امامت کے معتقد ہین اور بعد اونکے
علی الترتیب اونکی اولاد کو امام جانتے ہین مگر خدائے تعالیٰ کو مجسم و مصور تصور کرتے ہین
کہتے ہین کہ معبود ائمہ موصوف کا جسم رکھتا ہے (۴۴) سالمیہ یہ فرقہ اصحاب ہشام
بن سالم جوالیقی کا ہے یہ فرقہ بالترتیب امامت کا قائل ہے مگر خدائے پاک کو بصورت
انسان بتاتا ہے (۴۵) شیطانیہ یہ فرقہ اصحاب محمد بن نعمان صیرفی کا ہے جس کا
مشہور لقب شیطان الطاق تھا امامت کا امام کاظمؑ تک اعتقاد رکھتے ہین اور خدا کو جسم
و اعضا ثابت کرتے ہین (۴۶) زراریہ یہ فرقہ زرارۃ بن اعین کوفی کا ہے امام
جعفرؑ تک امامت کے معتقد ہین صفات ذات الٰہی کو حادث جانتے ہین کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ
روز ازل مین نہ علم نہ قدرت نہ سمع نہ بصر نہ حیات کچھہ بھی نہ رکھتا تھا (۴۷) یونسیہ

یہ فرقہ اصحاب یونس بن عبد الرحمن قمی کا ہے اعتقاد رکھتے ہین کہ خدا آسمانی عرش پر
بیٹھا ہے اوسکو فرشتے اوٹھائے ہوئے ہین (۴۸) بدائیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ خدا تعالیٰ
بعض کام خلاف مصلحت کے کرتا ہے پھر شرمندہ ہوتا ہے اسپر آیات بینات قرآنی کو جو
بیچ منقبت صحابہ باصفا کی شان مین نازل ہوئی ہین قیاس کرتے ہین (۴۹)
مفوضہ یہ فرقہ تین طرح پر ہے ایک گروہ کہتا ہے خدا نے نبیا حضرت محمد رسول اللہ
کو پیدا کر دیا پس جو کچھ دنیا مین ہے پیدا کردہ انکا ہے اور دوسرا گروہ معتقد ہے کہ خدا نے
حضرت علیؑ کو تمام جہان کا مالک کر دیا پس جو کچھ ہے جہان مین سب پیدا کردہ علیؑ سے
تیسرا گروہ کہتا ہے کہ دونون صاحب اس کام مین شریک ہین (۵۰) باقریہ یہ فرقہ
امام محمد باقرؑ کو زندہ جانتا ہے ھو حی لا یموت وھو المنتظر (۵۱) حاضریہ یہ فرقہ بعد
امام محمد باقرؑ کے اونکے فرزند احمد ذکیہ کو زندہ جانتا ہے اور کہتے ہین کہ تا ظہور حاضر غیب
کو حاضرین مین پوشیدہ رہینگے (۵۲) ناؤسیہ یہ فرقہ اصحاب عبد اللہ بن ناؤس
بصری کا ہے امام جعفرؑ کے زندہ اور غائب ہونیکے معتقد ہین کہتے ہین کہ المھدی الموعود
القائم المنتظر مگر بعض اس فرقہ کے غائب ہونیکے منکر ہین اعتقاد رکھتے ہین اور کہتے
ہین کہ اکثر لوگون نے امام موصوف کو بچشم خود دیکھا ہے خلوت مین (۵۳) عماریہ
یہ فرقہ اصحاب عمار کا ہے معتقد ہین کہ بعد انتقال کرنے امام جعفرؑ کے اونکے صاحبزادے
محمد نام امام ہوئے (۵۴) اسماعیلیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ بعد امام جعفرؑ کے اون کے
صاحبزادے کلان اسمعیلؑ نام امام ہوئے بموجب قول امام جعفرؑ ان ھذا الامر
فی الاکبر ما لم یکن به عاھة (۵۵) مبارکیہ یہ فرقہ اصحاب مبارک کا ہے
معتقد ہے کہ بعد اسمعیلؑ اونکے صاحبزادے محمد نام امام ہین کہتے ہین ھو القائم
المنتظر والمھدی الموعود اعتقاد کرتے ہین کہ محمد بن اسمعیل قائم مقام رسول کے ہین
(۵۶) باطنیہ یہ فرقہ اولاد اسمعیلؑ کو امام جانتے ہین معتقد ہین کہ عمل کتاب کا واجب ہے

باطن ہین نہ ظاہر یعنی صرف جی مین خیال کر لینا صوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ وغیرہ کا کافی ہے
(۵۷) قرامطیہ یہ فرقہ باختلاف راویان تبع حمدان بن قرمط کا ہے کہ بانی اس
مذہب کا ہے اسمٰعیل بن جعفر کو خاتمۃ الائمہ وحی لا یموت کہتے ہین اور محرمات کو مباح
جانتے ہین (۵۸) شمطیہ یہ فرقہ اصحاب یحیی بن ابی شمط کا ہے معتقد ہین کہ بعد امام
جعفر صادق اونکے پانچون صاحبزادے بترتیب ذیل امام ہین اول اسمٰعیل بعدہ محمد
بعدہ موسیٰ کاظم بعدہ عبداللہ افطح بعدہ اسحاق (۵۹) میمونیہ یہ فرقہ اصحاب عبداللہ
بن میمون القداح اہوازی کا ہے عمل ظاہری کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر کرنا
حرام جانتے ہین اور آخرت کے منکر ہین (۶۰) خلفیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ جو کچھ قرآن
اور حدیث مین ہے مثل روزہ نماز وغیرہ کے صرف اوسکے لغوی معنی سمجھ لینا چاہئے نہ
عمل کرنا اور قیامت و دوزخ و بہشت کا قطعی انکار کرتے ہین (۶۱) برقعیہ یہ فرقہ
اصحاب محمد بن علی برقعی کا ہے احکام شریعت وقیام قیامت اور بعض انبیاء علیہم السلام
کی نبوت کے منکر ہین اون پر لعن کرنا واجب جانتے ہین (۶۲) جنابیہ یہ فرقہ
تبع ابو طاہر جنابی کا ہے عامل قرآن پاک وحدیث صاحب لولاک کا قتل واجب
جانتے ہین اکثر اس فرقہ کے لوگ موقع پاکر حاجیون کو قتل کیا کرتے ہین اور ہمیشہ
قسم قسم کی ایذا مسلمانون کو دیا کرتے ہین ایک مرتبہ حجر اسود کو بھی چرا لے گئے تھے
تا کہ زوار زیارت سے محروم رہین (۶۳) سبعیہ یہ فرقہ معتقد ہے کہ سات انبیا
رسول ہین اول آدمؑ دوم نوحؑ سوم ابراہیمؑ چہارم موسیٰؑ پنجم عیسیٰؑ ششم محمدؐ ہفتم
مہدی اور اعتقاد رکھتے ہین کہ درمیان دو رسولون کے سات آدمی اور ہوا کئے
ہین کہ وہ شریعت دونون کے درمیان مین قائم رکھتے ہین چنانچہ ازانجملہ اسمٰعیل بن
جعفر ہین کہ اونہون نے درمیان محمدؐ و مہدی کے شریعت کو قائم کیا ہے ان
ساتون کا ہر زمانہ مین موجود رہنا واجب لازم جانتے ہین ابداً (۶۴) مہدویہ

اسی فرقہ کے لوگ اکثر بادشاہ ممالک مغربی کے ہوئے اور بہت کچھ تصنیفات و تالیفات بھی
اس مذہب کے لوگوں نے کی ہیں یہ سلسلہ امامت کے قائل ہیں اول امام اسمٰعیل بعد
اونکے اونکے فرزند محمد رضی بعد اونکے اونکے فرزند احمد وفی بعد اونکے اونکے فرزند حسین التقی بعد
اونکے اونکے فرزند عبداللہ رضی بعد اونکے اونکے فرزند ابو القاسم عبداللہ بعد اون کے
اونکے فرزند محمد ملقب بہ مہدی بعد اونکے اونکے فرزند احمد قائم بامر اللہ بعد اونکے اسمٰعیل
بن احمد منصور بقوۃ اللہ بعد اونکے سعد بن اسمٰعیل معز الدین اللہ بعد اونکے ابو منصور نزار
بن سعد عزیز باللہ بعد اونکے ابو علی منصور بن نزار حاکم بامر اللہ بعد اونکے ابو الحسن علی بن
منصور ظاہر الدین اللہ بعد اونکے سعد بن علی بن منصور مستنصر باللہ بعد اسکے ... قدر بارہ
امامت مختلف الاقوال ہیں کہ جسکا بیان نہیں ہے بلکہ باہم مخالفین سے بڑا مناقشہ تھا
ہے اس فرقہ میں ایک شخص حسن نام کہ نطفہ حرام سے پیدا ہوا تھا مدعی امامت کا ہو کے
اس طرح کے خطبہ پڑھا کرتا تھا کہ میں نے تم سے تکلیف شرعی معاف کی اور محرمات تم پر
حلال کیں جو چاہو سو کرو کچھ گرفت نہیں صرف امام وقت کی اطاعت تم پر فرض ہے
اور بعد امام کے اولاد امام کی اطاعت فرض ہوگی اسیطرح سے اوسکی اولاد در اولاد کی
اطاعت فرض ہوگی اسنے تمام کتب خانے اپنے آباء کے جلوا دیے (۶۵) **فطحیہ** جسکو
عمائیہ بھی کہتے ہیں یہ فرقہ اصحاب عبداللہ بن عمار کا ہے عبداللہ بن جعفر صادق کی امامت
کے قائل ہیں جنکا لقب افطح تھا بعد اونکے سلسلہ امامت کو ختم جانتے ہیں اس لیے کہ
اونکے کوئی اولاد نہ تھی (۶۶) **قطعیہ** یہ فرقہ اصحاب مفضل بن عمر کا ہے امام موسی
کاظم کی امامت کے قائل ہیں اور قطع کرتے ہیں امامت کو اونکی موت کے بعد (۶۷)
موسویہ یہ فرقہ امام موسی کاظم کی موت و حیات میں متردد ہے اسلیئے اونکی امامت
میں شبہ کرتا ہے اور اونکے سلسلہ امامت کو جاری نہیں جانتا ہے (۶۸) **ممطوریہ**
یہ فرقہ قائل امامت موسی کاظم کا ہے اونکو حی لا یموت و مہدی موجود جانتا ہے اس فرقہ

کا لقب ممطوریہ اس سبب سے ہوا کہ ایک مرتبہ اس فرقہ کو فرقہ قطعیہ کے لوگون سے اتفاق مناظرہ کا پڑا یونس بن عبدالرحمٰن رئیس قطعیہ نے کہا انتم اهون عندنا من الکلاب الممطورۃ اوسوقت سے یہ فرقہ ملقب بلقب ممطوریہ ہوا (۶۹) **رجعیہ** یہ فرقہ امام موسیٰ کاظم کو مردہ جانتا ہے مگر پھر رجعت کا یعنی اونکے دوبارہ زندہ ہونے کا منتظر و معتقد ہے (۷۰) **احمدیہ** یہ فرقہ بعد موت امام موسیٰ کاظم کی امامت احمد بن موسیٰ کاظم کے معتقد ہین (۷۱) **اثنا عشریہ** یہ فرقہ دوازدہ آئمہ کی امامت کا قائل ہے اور منکر فضائل اصحابؓ و ازواج رسول اللہ کا یہ فرقہ مثل فرقہ امامیہ کے تمام فرقون کا عیب پوش ہے جب کسی فرقہ کو فرقون مذکورہ سے مناظرہ یا مباحثہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اسی فرقہ مین پناہ گزین ہوتا ہے (۷۲) **جعفریہ** یہ فرقہ بعد حسن عسکری کے اونکے بھائی امام جعفر بن علی کی امامت کا قائل ہے اور قول مہدی کا منکر ہے یہ سب بہتر فرقے ہوئے اور ایک فرقہ ناجیہ ملا کر کل تہتر فرقے ہوئے بموجب حدیث شریف کے **حدیث** ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنین وسبعین ملة وستفرق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا ما هی یا رسول اللہ قال الذین هم علی ما انا و اصحابی **ترجمہ** تحقیق بنی اسرائیل بہتر فرقے ہوگئے اور میری امت مین تہتر فرقے ہونگے سب دوزخی ہونگے مگر ایک فرقہ پوچھا حضار نے کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین فرمایا جسپر مین ہون اور میرے اصحابؓ **حدیث** ثنتان وسبعون فی النار و واحدة فی الجنة وهی الجماعة **ترجمہ** بہتر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک بہشت مین اور وہ جماعت ہے یعنی اہلسنت والجماعت چنانچہ مطابق اسی حدیث کے ایک روایت نہج البلاغت مین جو شیعون کی بڑی مستند کتاب ہے جناب امیرؓ سے منقول ہے والزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعت وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب **ترجمہ** اور لازم پکڑو تم جماعت کلان تر کو بالتحقیق

ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور جو شخص جدا ہوا اون سے پس وہ ایک
حصہ شیطان کا جیسا کہ جدا پڑا ہوا حصہ بھیڑوں کا بھیڑیے کا یہ روایت شیعوں کی متواتر
صحیح ہے۔ اور شرح نہج البلاغہ میں یہ عبارت نسبت حضرت معاویہ کے جناب امیر
سے منقول ہے ما کنت الا رجلا من المہاجرین اوردت کما اوردوا واصدرت کما اصدروا وما کان اللہ
لیجمعہم علی الضلال ترجمہ نہ تھا میں مگر ایک آدمی مہاجرین میں سے وارد ہوا میں جیسا وے وارد ہوئے
اور صادر ہوا میں جیسا کہ وے صادر ہوئے اور نہ تھا خدا انہیں جمع کریگا اونکو گمراہی پر
جناب امیر کے بھی دو قول سے فرقہ سنت جماعت ہی کے ناجی ہونے کی بوجہ احسن
تصدیق ہوتی ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ اب وہ مسائل تا واجو شیعوں میں بکثرت شائع
ہیں اور اون پر اونکو ناز ہے اونہوں کی ہی معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے ہدیہ
ناظرین با تمکین کرتا ہوں تا کہ بنظر عبرت ملاحظہ فرماویں ۔

مجملاً ذکر مسائل شیعیان پاک

مسئلہ حق الیقین کے ۶ باب ۱۹ فصل میں خلفاء راشدین و عائشہ صدیقہ و حفصہ و
مکرمہ و حضرت طلحہ و زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت لعن کرنا واجب لکھا ہے۔
حالانکہ رسول اللہ نے دشمن خدا ابوجہل کو بھی باوجودیکہ آپ کو اوس سے ازحد تکلیف
ایذا پہونچی تھی کبھی نہیں لعن کی اور نہ کبھی کسی کو جناب امیر نے طعن کی مجالس المؤمنین
کی مجلس اول میں مرقوم ہے کہ لعن بر خلفاء ثلثہ واجب نیست اگرچہ جاہلان شیعہ حکم
بوجوب کنند سخن الشان معتبر نیست اور اسی موقع پر یہ روایت بھی نقل کی ہے
کہ عائشہ از حرب امیر توبہ کرد بریں تقدیر لعن حضرت صدیقہ سے قطعی ممانعت کی
ہے اور مصباح الشریعت کے باب معرفت میں قول حضرت امام صادق یوں منقول ہے
کہ بگذارید الیقین را از شک جرأت نکنید بر اعتقاد زور و بہتان در حق اصحاب خیر الانام

و عتقاد دار بد محبت آنها و بیان کنید فضائل آنها و جامع الاخبار کے باب نهم مین ہے قال النبی صلعم من سب اصحابی فقد کفر ترجمہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے برا کہا میرے صحابہؓ کو پس تحقیق وہ کافر ہوگیا الحمد للہ کہ یہی اعتقاد ہے اہلسنت کا کہ تمام صحابہؓ خیر الانامؐ کے ساتھ اگر اس مقام پر کوئی شیعہ کہے کہ امیر معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے مقابلہ مین خطا کی پاتین تو ہم کہین بلاشک حضرت معاویہؓ سے بمقابلہ حضرت علیؓ کے خطاء اجتہادی واقع ہوئی تھی لیکن مرض الموت حضرت معاویہؓ کا توبہ کرنا معتبر تواریخون سے ثابت ہے لہذا ہم حضرت معاویہؓ کے ساتھ بھی گمان نیک رکھتے ہین کیونکہ ابھی تک توبہ کے دروازے بند نہین ہین اس مقام پر ہم ایک تحقیق اور بھی مذہبی روایت شیعون کی معتبر کتاب سے لکھتے ہین چنانچہ اوس تفسیر مین جسکو شیعہ حسن عسکری کی طرف نسبت کرتے ہین یہ روایت موجود ہے

ان اللہ اوحی الی آدم لیفیض علی کل واحد من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدہر الی آخرہ وکانوا کفارا لاداهم الی عاقبت محمودة وایمان باللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض آل محمد واصحابہ او واحد منہم یعذب اللہ عذابا لو قسم علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین ترجمہ تحقیق وحی کی اللہ تعالی نے آدمؑ کی طرف یہ کہ البتہ محمدؐ اور آل محمدؐ اور صحابہؓ محمدؐ کے دوستون سے ہر ایک کو اس قدر فیض دیگا اگر اوسکو ساری مخلوق پر جسکو اللہ تعالی نے ابتداء زمانہ سے انتہا تک پیدا کیا ہے اور وہ سب کافر ہون تقسیم کرین البتہ اونکو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچاوے تاکہ اوسکے سبب سے جنت کے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا ہے آل محمدؐ اور صحابہؓ محمدؐ سے یا ایک سے بھی اون مین سے البتہ عذاب کریگا اوسکو اللہ تعالی اوس قدر کہ اگر اوسکو مخلوق خدا کی برابر تقسیم کرین تو سب کو ہلاک کر دے فقط دیکھو حضرت امام حسنؑ عسکری کی روایت سے صاف ظاہر ہوگیا کہ محبت آلؑ اور صحابہؓ کی برابر رکھنا ضرور ہے

اور بغض اور دشمنی دونون مین سے ایک کے بھی باعث ہلاکت کا ہے
ہے مقام محبت مین اوواحد منہم نہ فرمایا بلکہ مقام بغض مین کلمۂ احد منہم کو بڑھایا تاکہ اہل
ایمان کو معلوم ہو جاوے کہ محبت سب کی ہی رکھنا چاہیئے چنانچہ یہی مذہب ہمارا ہے اور
اون مین سے ایک کی بھی دشمنی سبب عذاب کا ہے چنانچہ یہی مذہب خاص صحابان اہلبیت
کا ہے **مسئلہ** شیعون کے نزدیک متعہ سے بڑھکر کوئی عبادت نہین ہے اس لیے
اس عبادت کے بگمان شیعان پاک صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ سے بھی بہت زیادہ [illegible]
اس بات مین کتب معتبر شیعون مین بکثرت اقوال [illegible]
چند روایت لکھی جاتی ہین **اول** خلاصۃ المنہج کے [illegible] بتفسیر آیہ کریمہ
فما استمتعتم به منهن کے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو شخص دنیا سے جاوے
اور اوس نے متعہ نکیا ہو وہ قیامت کے دن بدمنظر اور بدہیئت اوٹھیگا مانند اوس
آدمی کے نکٹا ہو **دوسرا** اسی کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جو کوئی ایک بار
متعہ کرے درجہ حسینؑ کا پاوے اور جو دو بار متعہ کرے درجہ حسنؑ کا پاوے اور جو تین بار
متعہ کرے درجہ علیؑ کا پاوے اور جو کوئی چار بار متعہ کرے میرا درجہ پاوے پھر فرمایا کہ
جس دم فاعل و مفعول متعہ کرکے باہم بیٹھتے ہین اون پہ فرشتے نازل ہوتے ہین اور
اونکی پاسبانی کرتے ہین یہانتک کہ وہ اپنا جلسہ برخاست کرین اور جو کچھ کہ باہم گفتگو
کرتے ہین وہ کلمات تہلیل و تسبیح بنجاتے ہین اور جب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑین
تمام گناہ اونگلیون کے پورون سے نکل پڑتے ہین اور جب ایک دوسرے کا بوسہ لین حق
تعالی ہر بوسہ پر ثواب حج و عمرہ کا لکھدیتا ہے اور جب خلوت کرین تو ہر لذت شہوت
پر حسنات پاوین مانند کوہ کے بلند کے اور جب فارغ ہو کر غسل کے واسطے مشغول
ہون خدائے تعالی فرشتون سے فرماتا ہے کہ دیکھو میرے ان دونون بندون کو کہ یہ
اعتقاد رکھتے ہین کہ مین انکا پروردگار ہون گواہ ہو جاؤ کہ مینے قطعی انکو بخشدیا اور جو پانی کہ

بالون سے ٹپکتا ہے ہر ایک بال پر نیکی لکھی جاتی ہے اور برائی دور کیجاتی ہے اور درس
درجہ بلند ہوتے ہین پس امیر المومنین اوٹھے اور کہا یا رسول اللہ ایسے شخص کی جزا کیا ہے
فرمایا کہ جب مرد متمتع و عورت متمتعہ غسل سے فارغ ہوتے ہین اونون کے ہر ایک قطرہ
آب غسل سے اللہ تعالی فرشتے پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین
اور ثواب اوسکا فاعل و مفعول کے واسطے قیامت تک ہوتا ہے سوم اسی کتاب
مین ہے کہ ایکدن رسول خدا اوٹھے اور بہت بڑا خطبہ پڑہا بعد اوسکے فرمایا کہ اے
آدمیون جانو کہ اسدم میرے پاس بہائی جبرئیل علیہ السلام ایک تحفہ پروردگار سے
لائے وہ متعہ ہے مومنہ عورات کا جسسے پہلے یہ تحفہ کسی پیغمبر کو عطا نہین ہوا پہر فرمایا
کہ کوئی اہل مجلس سے ہے کہ میری مخالفت کرکے اوسکو باطل کرے بسبب بغض کے
میرے ساتھہ پس مین گواہی دیتا ہون کہ وہ اہل دوزخ سے ہے لعنت خدا کی اوسپر
جو مخالفت میری کرے گویا کہ اوس نے انکار نبوت میری کا کیا اور جسنے انکار نبوت
کا کیا اوس نے انکار خدا کا کیا وہ دوزخی ہے اس موضوعات بے اصل سے مطلب
شیعون کا نسبت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت و منافقت کا
ثابت کرنا ہے نعوذ باللہ چہارم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ جو کچہہ
عورت ممتوعہ کو دیا جاتا ہے اجرت ہے بقولہ تعالی فاتوھن اجورھن اس کو
عوام خرچی کہتے ہین پنجم اسی کتاب مین ہے کہ تعداد اجرت اور تعین ایام کی طرفین
کی رضامندی پر موقوف ہے قال امیر المومنین لا یکون متعۃ الا بامرین باجل
مسمی و اجر مسمی ششم استبصار کے ۲ باب مین ہے کہ فاحشہ عورت سے بھی
متعہ جائز ہے سال عمار و انا عندہ من الرجل یتزوج الفاجرۃ متعۃ قال لا باس
ہفتم اسی کتاب کے باب یجوز الجمع بین اکثر من اربعۃ فی المتعۃ زرارہ سے
منقول ہے کہ چاہو جتنی عورتون سے متعہ کرلو جائز ہے فالقلت ما یحل من المتعۃ قال کم شئت

ہشتم تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین ہے کہ متعہ مین ضرورت شہادت و اعلان [illegible]
نہین ہے ولیس فی المتعۃ اشہاد و لا اعلان نہم اسی کتاب کے باب شروط ثبوت متعہ [illegible]
سے کہ متعہ سے جو اولاد ہو وہ سکو حق وراثت نہین پہونچتا ہے الا الزوجۃ فی المتعۃ نفی التوارث
وانما یحتاج ثبوت التوارث الی الشرط دہم استبصار کی کتاب [illegible]
مین ہے عورت ممتوعہ کو پردہ کی قید نہ لگانی چاہئے [illegible]
عندہ امرأۃ متمتعہ تحصنہ قال لا انما ذلک علی الشیٔ الدائم [illegible] یازدہم
تہذیب الاحکام کی کتاب النکاح مین زرارہ وابی جعفر سے روایت ہے کہ ایک [illegible] اپنا
متعہ کیا کسی مرد سے پھر دوسرے سے پھر تیسرے سے [illegible]
کیا تھا غرض کہ مکرر سہ کرر متعہ کر لینا جائز ہے دوازدہم حضرت [illegible] کے باب النکاح مین ہے
کہ متعہ مین طلاق ولعان وظہار نہین ہے سیزدہم استبصار مین ہے کہ متعہ کی عدت
یکماہ ۱۵ یوم کی ہے چہاردہم مصائب النواصب جلد رابعہ طایفہ سادس مین ہے
کہ متعہ دوری بھی جائز ہے یعنی چند آدمی باہم متفق ہو کر ایک عورت سے متعہ کرین
اور اپنی اپنی باری سے تا ختم سیا اوس سے صحبت کرتے رہین درست ہے مگر یہ حکم
خاص اوس عورت کے واسطے ہے جسکا حیض بند ہو گیا ہو پانزدہم [illegible]
باب المطلب اول مین ہے کہ متعہ مین جماع کی باریان ٹھہرالینا کہ اتنی مرتبہ صحبت کرینگے
جائز ہے الخ اسیطرح سے بہت کچھ روایات مخالف نصوص قرآنی کتب شیعون مین مرقوم
ہین اس مختصر مین گنجایش بیان کی نہین ہے **جواب** اگرچہ یہ تمام خیالات واہیات
شیعون کے جو درباب متعہ کے رکھتے ہین آیۃ تزویج فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلث وربع
سے باطل ہوتے ہین مگر ہم اسکا جواب شیعون کی معتبر کتابون سے ثبت کرتے ہین **اول**
من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب النکاح باب المتعہ مین ہے عن ابی عبد اللہ سئل عن
الرجل یتزوج بکرۃ متعۃ قال یکرہ للعیب علی اہلہا یعنی باکرہ کے ساتھ متعہ کرنا اوس کے

خاندان کو بٹا لگاتا ہے اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ متعہ در اصل برا ہے اگر برا نہوتا
تو باکرہ کے ساتھہ متعہ کرنا کیون عیب ہوتا اور کیون اوسکے خاندان کو دہبا لگاتا دوم
خلاصۃ المنہج ۲ جز و تفسیر آیہ کریمہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نساءکم مین لکہا ہے
باید کہ غرض اصلی از مباشرت طلب بقاء نسل باشد نہ مجرد لذت شہوت چہ حکمت ست از
تعلق شہوت و مشروعیت نکاح او لمدیت الخ اس تفسیر کی بہی سیاق عبارت سے بخوبی
معلوم ہوتا ہے کہ مشروعیت نکاح کی بنص قرآنی بقاء نسل و اولاد کے لیے ہے نہ فقط واسطے
حظ النفس کے اور متعہ مین سواے حظ نفس کے کہ یقیناً زنا ہے کوئی فائدہ مقصود نہین ہوتا
ہے سوم بڑا التعجب ہے کہ جب متعہ مین ایسے فضائل تہے کہ ادنی سے مومن کو اعلی درجہ
کو پہنچاوے یعنی کہ خاتم المرسلین کے ہمرتبہ ہو جاوے اور آئمہ طاہرین اور اونکی اولاد
مکرمین ایسی نعمت عظمی و دولت کبری سے محروم رہین کتب سیر مین مرقوم ہے کہ حضرت
امام حسن اکثر نکاح کرتے پہر طلاق دیدیتے حضرت علی آدمیون کو منع فرماتے کہ کوئی
اپنی لڑکی کا حسن کے ساتھہ نکاح نکرے کیونکہ وہ طلاق دیدیتے ہین چنانچہ مجالس المومنین
کی مجلس دوم مین مسطور ہے کہ اگر متعہ روا بودے امام برحق چرا التفات بنکاح و طلاق فرمودے
اس دلیل سے بہی ثابت ہوا کہ متعہ قطعی حرام ہے اگر حرام نہوتا تو امام صاحب کیون نکاح
کرتے اور کیون طلاق دیتے متعہ مین تو بہت کچہہ آسانی تہی چہارم بروایات مستندہ
صحاح ستہ اہل سنت کے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے بعد دینے اجازت تین روز کے
جنگ اوطاس مین متعہ کو قیامت تک کے لیے حرام فرمایا جس کسی کو یہ حکم پہونچا عامل ہوا
اور جسکو نہ پہونچا جاہل رہا چنانچہ بسبب لاعلمی کے اکثر جگہون مین یہ امر شنیع شائع تہا
جب زمانہ خلافت حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا پہونچا آپنے سنا کہ بعض جگہہ رسم
متعہ کی مروج ہے پس آپنے تہدیداً و تنبیہاً فرمایا کہ رسول برحق نے متعہ کو قطعی حرام کیا
ہے جو کوئی آیندہ مرتکب اس خباثت کا ہوگا تو مین اوسکو حد زنا مارونگا پہر آپنے بہت

کچھ دلائل متعہ کے حرام ہونے پر بیان فرمائے وہ کتب معتبرہ اہل اسلام میں لکھی ہیں
ہر قوم میں جسکا جی چاہے دیکھ لے پنجم فما استمتعتم کے لغوی معنی فائدہ اٹھانے کے ہیں
اصطلاحی معنی بعد دخول کے اور دلیل اسپر کلمہ فا کہ تعقیب کے واسطے ہے دلیل ہے
کیونکہ تعقیب فرع ہوتا ہے اصل جملہ ماسبق کا پس جملہ سابق میں بیان مہر و نکاح کا
ہے اسلئے بدلیل کلمہ فا معنی استمتعتم کے بعد دخول کے ہونے کے عورتوں
سے کرینگے چنانچہ شیعون کی معتبر تفسیر مجمع البیان میں بھی یہی معنی لکھے ہیں مگر شیعہ
اپنے حظ نفس کے واسطے فما استمتعتم کے معنی عورتوں سے متعہ کے لیتے ہیں اور کسی
مقام پر تمام کلام الہی میں فما استمتعتم کے معنی متعہ کے استعمال نہیں کرتے ہیں
جیسے فاستمتعوا بخلاقهم فاستمتعتم بخلاقكم كما استمتع الذين من قبلكم بخلاقهم وغیرہ آیات
اسکے جواب میں ہم اس آیت شریف کو پیش کرتے ہیں قال اللہ تعالی والذين هم
لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم فانهم غير
ملومين فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون ترجمہ جو لوگ کہ وہ واسطے اپنی
شرمگاہوں کے حفاظت کرنے والے مگر اپنی بیبیوں یا وہ چیز کہ ملکیت ہے اونکے ہاتھوں
کی بغیر ملامت کی گئی پس جسنے زیادتی کی (یعنی سوائے زوجہ اور مملوکہ زرخرید کے اور
عورت سے صحبت کی) پس وہ لوگ حد سے گذرنے والے ہیں شیعون کو چاہیے کہ اس
آیت کو ناسخ آیہ فما استمتعتم کا سمجھیں کیونکہ حفاظت شرمگاہونکی بغیر نکاح ممکن نہیں ہے
اور مشروعیت نکاح کی بچند شرائط مشروط ہوتی ہے **اول** چار عورتوں سے زیادہ
نکاح کرنا حرام ہو **دوم** اولاد کو وراثت ترکہ ضرور ہے **سوم** زمانہ عدت تین حیض گذرنے
سے کم نہو **چہارم** ظہار و لعان و ایلاء و طلاق ہو سکتا ہو **پنجم** پابند پردہ نشینی کی ہو
ششم عورت ایک مرد سے زیادہ شوہر نہیں کر سکتی ہے حائضہ ہو یا غیر حائضہ
ہفتم عورت تا زیست بغیر طلاق مرد سے جدا نہیں ہو سکتی ہے **ہشتم** نکاح میں

جواز باکرہ و غیر باکرہ باعث افتخار خاندان ہونا باعث عیب کا فہم زوجہ پر اطاعت
و ثوق و حفاظت حقوق زوج کے لازمی ہونا و ایگا و ہم زوج پر رعایت حقوق
زوجہ کے بھی مثل کھانا کپڑا دینے مدامی لازمی ہو فرضا علیٰ ہذا القیاس اسیطرح سے
بہت سے شرائط نکاح کے بنص قرآنی ثابت ہیں اور متعہ میں تمام شرائط برعکس نصوص
قرآنی ہیں اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ متعہ حقیقت میں زنا ہے کیونکہ متعہ اور
زنا اور اجرت اور خرچی میں ذرہ برابر فرق نہیں پایا جاتا ہے اسی سبب سے علامہ شیخ
علی جو شیعوں کے بڑے مجتہد ہیں اپنی کتاب حقائق الحق کے بیان حد زنا میں اجازت
بالوطی کو باطل لکھتے ہیں اور منع فرمانا رسول مقبول کا متعہ کو صحیح حدیثوں سے ثابت
ہے چنانچہ استبصار کے باب تحلیل متع میں یہ حدیث حضرت علیؑ سے منقول ہے
قال حرم رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیة ونکاح المتعة ترجمہ کہا حضرت علیؑ نے
حرام کیا رسول اللہ نے گوشت گھر کے گدھے کا اور نکاح متعہ کا لیکن اس حدیث
کو راوی نے تقیہ پر محمول کیا ہے مگر سیاق عبارت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے
کہ یہ تقیہ رسول اللہ کا ہے یا راوی کا یہ طرہ بھی خالی ابلہ فریبی سے نہیں ہے کیونکہ
حضرت علیؑ تو حضرت عمرؓ کے شورے میں اکثر شریک رہتے تھے اور اونکے ہر حال
میں مدد و معاون ہوتے تھے پس راوی نے اس خیال سے تقیہ کی قید لگا دی کہ
کہیں حضرت علیؑ کی روایت حضرت عمرؓ کی رائے سے نہ مطابقت و موافقت کر جا
اور سب سے بڑھکر ہماری یہ حجت لاجواب ہے کہ حضرت امیرؑ نے کیوں نہ اپنے
زمانہ خلافت میں متعہ جاری کیا اور کیوں نہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے زمانہ خلافت
میں حکم جواز کا دیا اور کتاب فقہ الرضا میں یہ حدیث مرقوم ہے اعلم یا اخی النبی
سئلت الامام علیہ السلام عن المتعة فقلت جعلت لک فداک اروی جدک
امیر المؤمنین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلل المتعة یوم فتح مکة ثم حرمها عام خیبر و نھی عنها

فقال صدقوا فی الروایات انها والله منهیة حرام ما مورٌ بها الا انهم غلطوا
فی وجوه الحدیث الی ان قال وانما حللها ان النبی صلی الله علیه وسلم لشباب
العرب کانوا معه فتشکوا الیه عزوبتهم فاطلق ولامتنا لهم فی تلک الحالات
کیلا یقیمون فی الحرام واما من تمتع وهو قادر علی التزویج او علی الشری للامة
وهو بالحضرت او مقیما فی مصر من امصار من غیر ازعاج ولا اختلاف من بلدٍ
الا بلد فقد تعدی علی حرم المسلمین واستباح لنفسه ما قد حرم الله علیه
من فروج الحرایر بغیر ما قد امر الله فی کتابه والله یقول ومن یتعد
حدود الله فاولئک هم الظالمون وقال فقد ظلم نفسه یا بنی با المتعة
الا عند الاضطرار والضرورة المضطر ممن امکن له غیرها فلیس له ان یتمتع
ومثلها مثل قول الله تبارک وتعالی حرمت علیکم المیتة والدم ولحم الخنزیر
الی قوله فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیه ان الله غفور رحیم

ترجمہ راوی کہتا ہے کہ اے برادر پوچھا مین نے امام رضا علیہ السلام سے کہ اے
حضرت روح میری آپ پر قربان یہ فرمایئے کہ متعہ کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین کہ
روایت کیا ہے آپکے دادا امیر المومنین علی علیہ السلام نے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے حلال کیا متعہ کو فتح مکہ کے روز اور حرام کیا خیبر مین اور ممنوع کر دیا اوسکو
امام نے کہا سچ فرمایا امیر المومنین نے خدا کی قسم متعہ حرام ہے البتہ اجازت دیگئی تھی
قبل مین پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حلال نہین
فرمایا تھا مگر جوانان عرب کے واسطے کہ جو مسافرت مین رسول خدا کے ساتھ موجود تھے
اور شکایت اپنی تکلیف کی کرتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت متعہ
کی نہین دی مگر ایسے لوگون کے واسطے تاکہ حرام سے بچین لیکن جس شخص نے متعہ کیا
اوس حالت مین کہ قادر ہے نکاح پر یا خریدنے لونڈی پر یا اپنے مکان پر موجود ہے

یا کسی شہر مین مقیم ہے پس بیشک اوس نے مباح کیا اپنے نفس پر اوس چیز کو جسکو حرام کیا
خدا تعالی نے اوسکے واسطے اور فرمایا خدا تعالی نے جس شخص نے تجاوز کیا اللہ کی حدون سے
داخل ہوا وہ ظالمین مین ۔ سب میٹے میرے نہین تھا جواز متعہ کا مگر وقت اضطرار اور ضرورت
کے جیسا کہ جائز ہے وقت ضرورت کے گوشت سور کا اور مردار اور خون دیکھو اس حدیث
سے بھی متعہ قطعی حرام ثابت ہوا اور سنئے کتاب محاسن برقی شیعہ مین یہ حدیث مرقوم ہے
قال لابن عباس انک رجل تائہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المتعۃ
ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے واسطے ابن عباس کے کہ بالتحقیق تو ایک مرد عیاش ہے
تحقیق رسول اللہ نے منع کر دیا ہے متعہ سے ۔ دیکھو اگر متعہ حرام نہوتا تو جناب امیر
ابن عباس کے حلال کہنے پر کیون خفا ہوتے اور کیون اونکو عیاش کہتے تحفۃ المومنین
سے یہ دونون حدیثین نقل کی گئین نقل ملیح تذکرۃ الغوثیہ مین میان غوث علی شاہ صاحب
صوفی سیاح تحریر فرماتے ہین کہ مین اتفاق سے لکھنو پہونچا وہان اکثر لوگ میرے
پاس آتے تھے ازانجملہ ایک نوجوان کسی شیعہ صاحب کا صاحبزادہ بھی روزمرہ اپنے
معمولی وقت پر آیا کرتا تھا اوسکو مجھسے حسن عقیدت تھی اور مجھکو بھی اوس سعید ازلی سے
گونہ محبت اتفاق سے وہ حمیدہ خصال تین روز تک میرے پاس نہ آیا لبا اوقات مجھکو
اوسکا خیال رہتا تھا ناگہان چوتھے روز وہ سعادت کیش خود ہی آنکلا جب مین نے اوس سے
سبب دریافت کیا اوس نے خوش ہوکر یہ جواب دیا کہ حضرت شاہ صاحب بندہ کی شادی
ہے بفضل خدا صورت خانہ آبادی ہے جب سے غیر حاضر ہوا ہون مائیون بیٹھا ہون
اوبٹنا ملوایا جاتا ہے تیل چڑہایا جاتا ہے پرسون مانجھے کی رسوم تھی کل حنا بندی کی ہوم
آج منڈوا ہے اور کل برات جناب کا بھی اس کار خیر مین شریک ہونا عین ثواب بلکہ
سراسر برکت ہوگا مین نے جب اوس کا مصر دیکھا ناچار اوس سعادتمند سے اقرار کرلیا کہ
فقیر ضرور ہی شامل ہوگا ۔ دوسرے دن اوسکے والد بزرگوار تشریف لائے اور فرمایا کہ قبلہ

جلد چلیئے نوشہ معہ برات کے دولہن کے دروازے پر پہونچا مین حسب وعدہ اوس سیدم سیرحساب دراست دست
کے ہمراہ ہولیا جب جلسہ برات مین داخل ہوا دیکھا کہ صیغہ کی تیاریان ہورہی ہین
کیطرف مجتہد صاحب ماشاءاللہ کتاب الصیغہ والاجرت کھولے ہوئے استخارہ دیکھکر سعد اکبر کی
ساعت تبلارہے تھے اور دست چپ کی سمت وکیل وشاہد حساب کتاب اجرت الیعنی مہر
معجل کام لگارہے تھے جب ان ضروری امورات سے فراغت پائی صیغہ کا آغاز ہوا اسی اثنا مین دولہن
عزیزہ کی آتون جی معظمہ مکرمہ پارسا عفیفہ خاص عصمت سرا سے نکلکر محل محفل مین جلوہ گر
ہوئین اور بصد ناز و نیاز زبان صدق ترجمان سے فرمایا کہ یا ایہا المومنین اس موقع پر
لونڈی کو کچھ امر حق عرض کرنا ہے ذرا دوبدو آنکھ ملائیے اور امر مشرع و مستحسن کے
جان و دل سے سننے پر کان لگائیے حاضرین جلسہ سنتے ہی اس بات کے ہکا بکا رہگئے
بعض گستاخ دست بستہ عرض کی کہ آتون جی صاحبہ مخدومہ ارشاد کیجیے کہ
آپکا عندیہ دلی کیا ہے آتون جی نے فرمایا کہ وہ نوید ہمیون جاوید یہ ہے کہ بطفیل مولی
مشکلکشا علیؑ اس دوشیزہ ناکتخدا عفیفہ پارسا کو کہ جسکا اسدم عقد صیغہ باندھا جاتا ہے
پانچ مہینے کا حمل ہے کوئی بیدین اوسکو حرام پر محمول نکرے اس مومنہ صالحہ نے بسبب
غلبہ الشباب جنون و نیز بنظر ثواب بحساب المتاع مسنون کے اپنا متعہ بعاقد العقد
فی سبیل اللہ ایک خوشرو نوجوان مومن پاک سے کرلیا تھا اقفا عنداللہ یہ نونہال گلشن امید
ثمرہ حلال طیبہ سے بارور ہوگئی اب ببرکت امام ضامن ثامن نوشہ کے پدر بزرگوار
کو ایک تقریب مین دو مبارکباد ہین ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار سنتے ہی
اس گل دیگر شگفت کے کل مومنین صورت تصویر بلبل سکوت مین رہ گئے اس خیال سے
کہ اگر کچھ چون و چرا کرین تو اصول دین مین بٹا لگتا ہے بلکہ الزام مخالفت آیہ کریمہ فما استمتعتم
کا لازم آتا ہے مگر نوشہ کی رگ غیرت حرکت مین آئی سنتے ہی اس خبر وحشت اثر کے
ندامت سے عرق عرق ہوگیا فوراً سہرہ کنگن توڑ رومال کٹار پھینک جامہ تمغہ پھاڑ طرہ کلغی

پٹک صورت دیوانگان پری بخواب ویدہ مختل شتاب نور وز سے اوٹھکر باہر جا کھڑا ہوا
جب اوسکے والد ماجد نے اپنے نور چشم سرور دل کی یہ حالت دیکھی فرمایا کہ اے طفلک نادان
یہ کیا حماقت ہے کہ تو خیر کو شر سے بدلتا ہے اور حق کو چھوڑکر باطل کی پیروی کرتا ہے
لڑکے غیرت مند بیدار بخت نے جواب دیا کہ لعنت حق اس مذہب باطل پر جس میں شر
کا نام خیر رکھین اور حرام کام کو حلال کہین باپ نے عتاب کرکے کہا کہ اے احمق کیا تو
سنی ناصبی ہو گیا لڑکے نے بیتاب ہوکر جواب دیا کہ پہلے تو نہ تھا مگر الحمد للہ اب
بالیقین بفضل رب العالمین بے شک و شبہ اہل سنت والجماعت ہو گیا یہ کہا اور بلا سنے
امام غائب کی طرح فقر و ہوا تمام اہل برات بہی یہ کیفیت عجیبہ مشاہدہ کرکے چھوڑ گئے
بیت حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد * روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد * شاہ صاحب
ممدوح فرماتے ہین کہ مین یہ تماشا دیکھکر اپنے جی مین نہایت ہی پریشان ہوا اور اپنے کئے
ہوئے پشیمان چند روز بعد وہ سعادت نشان پہر میرے پاس بصدق ارادت آیا اور بتصدیق
دل و اقرار زبان کلمہ طیبہ پڑہکر مذہب حقہ اہلسنت پر ایمان کامل لایا بیت جاہتا ہے جسکو
بلاتا ہے یون * شربت سلام پلاتا ہے یون * اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور
غرضکہ شیعہ لوگ اس گمان سے کہ متعہ بمشورہ حضرت فاروق منع کیا گیا ہے بہت
کچہہ ساعی ہین کہ حتی الوسع رسم فواحش کے مومنین اور مومنات مین جاری ہوتا کہ
مخالفت رائے جہان آرائے امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے
پلہ سئیات کا فسق و فجور مومنین اور مومنات کا بہاری ہو اس وساوس شیطانے نے
و ہواجس نفسانی نے شیعون مین اسدرجہ ترقی حاصل کی ہے کہ ایسی ویسی عورت اور
مرد کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ بڑے بڑے مجتہد العصر اس بلا مین مبتلا ہوتے ہین نعوذ
باللہ من شرور انفسہم مسئلہ شیعون کے نزدیک پانون پر مسح کرنا جائز ہے برخلاف
قول و فعل رسول اللہ صلعم کے کہ آپنے بغیر قدم مبارک دہوئے ہوئے کبہی وضو نہین فرمایا

اور ایسے ہی آپنے اپنے اصحاب باصفا کو تعلیم کیا اور اختلاف قرأت کا جو فیما بین ہے بسبب
جہل مرکب اہل تعصب کے ہے ورنہ پانون کا دہونا تو بقاعدہ صرفی بہی ثابت ہے کیونکہ
بعض کے نزدیک ارجلکم مفتوح بالفتح اور بعض کے نزدیک مجرور بجر اس توجیہ سے
بہی ارجلکم مفعول فاغسلوا کا ہے بسبب جوار جر کے اور عطف بعید کے واوسے بہی ارجلکم
کا مفعول فاغسلوا ہونا ثابت ہوتا ہے پس اس صورت مین پانون کا دہونا بہی فرض
ٹہہرا سوا اسکے معتبر کتب شیعہ مین پانون کا دہونا لکہا ہے **اول** استبصار کے باب
وجوب المسح علی الرجلین مین مرقوم ہے الوضوء بالمسح ولا یجب فیه الا ذالک
ومن غسل فلا باس یعنی وضو مین پانون کا مسح واجب ہے اور جو شخص کہ پانون دہوئے
تو کچہ ڈر کی بات نہین اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پانون دہونا درست ہے
دوم اسی کتاب کے اسی باب مین ہے کہ رسول اللہ صلعم با امیر المومنین تعلیم وضو نمود
کہ اعضاء وضو دو بار و مسح سر یکبار کافی ست و در غسل قدمین خلال در انگشتان صرود
پا باید نمود اس مضمون سے بہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ پانون دہونا ضرور ہے **سوم**
اسی کتاب کے باب وجوب الترتیب مین ہے ان نسیت مسح الراس حتی اغسل
رجلیك فامسح الراس ثم اغسل رجلیك یعنی وضو مین مسح سر کا کرنا بہول گیا یہانتک
کہ پانون بہی دہو ڈالے جب یاد آئی تو مسح سر کا کرکے از سرنو پہر پانون دہوئے
اس فعل مکرر سے بہی بخوبی واضح ہوا کہ پانون کا دہونا یقینی ہے اور بعض شیعہ جو از راہ
تعصب کے کہتے ہین کہ پانون دہونے سے وضو نہین ہوتا ہے محض دروغ ہے **مسلہ**
شیعہ خلاف حکم فاغسلوا وجوہکم کے اپنا منہ دہوتے ہین یعنی جتنا چہرہ انگشت نر و انگشت
وسطہ کے درمیان مین آوے مثل ہنود کے ایک ہاتہ سے دہونا افضل جانتے ہین
اور دست کو پیشانی سے زنخدان تک کہینچتے ہین حالانکہ یہ فعل مخالف افعال آئمہ
ہدی کے ہے کیونکہ آئمہ سے کبہی کسی نے اس طرح سے اپنا چہرہ نہین دہویا **مسلہ**

شیعہ خلاف نص ابد یکم کے ہاتھونکو کلائی کی طرف سے دہونے کو بہتر جانتے ہین حالانکہ یہ
فعل بھی اونکا محض خلاف افعال آئمہ کے پایا جاتا ہے ایسے مسائل کے موضوع کرنے مین
شیعون نے فائدہ مخالفت اہلسنت والجماعت کا دیکھا ہے سوائے اسکے دوسری
بات نہین ہے مسئلہ استبصار کے باب اتیان النسا فیما دون الفرج مین مرقوم ہے
سالت اباعبدالله عن الرجل یاتی المراة فی دبرھا فقال لاباس یعنی مین نے
پوچھا اباعبداللہ سے ایک مرد کا حال کہ وہ اپنی عورت کی مقعد مین داخل کرتا تھا
کہا کچھ ڈر نہین اور خلاصۃ المنہج کے ۱۰ جزو مین تفسیر آیہ کریمہ نساء کم حرث لکم
فاتوا حرثکم انی شئتم کی اس طرح سے لکھی ہے کہ زنان شما کشت اند پس بیائید
بکشت زار خود ہر گونہ کہ خواہید خواہ روئے زنان بجانب شما باشد خواہ پشت یا غیر آن
شاید لفظ غیر آن سے مراد مفسر کی دبر سے ہو کیونکہ سوائے منہ کے اور کوئی جگہ
قابل دخول نہین ہے اور استبصار مین مذکور ہے اذا اتی الرجل المراۃ فی الدبر
ولم ینزل فلا غسل علیھما فان انزل فعلیہ الغسل ولا غسل علیھا
یعنی جسوقت داخل کرے مرد عورت کی دُبر مین اور انزال نہو الیس دونون پر غسل
نہین اور اگر انزال ہوا تو مرد پر غسل ہے عورت پر غسل نہین **جواب** خالق اکبر نے
ہیئت جماع عورت کو مزرعہ سے تشبیہ دی ہے اور مرد کو مزارع سے اور نطفہ کو
تخم سے اور اولاد کو ثمر سے سوائے اسکے اور کوئی علت غائی متصور نہین ہوتی ہے
کیونکہ کلمہ انی شئتم ظرف زمانی ہے یعنی جسوقت چاہو اپنی بیبیون سے صحبت کرو اور
اگر ظرف مکانی ہے تو یون معنی ہونگے کہ جس مکان مین چاہو اپنی بیبیون سے قربت
کرو یا مراد کلمہ طیبہ سے ہیئت جماع ہے جسکو ہندی زبان مین آسن کہتے ہین بہرحال
اصلی مطلب آیہ شریف کا فرج سے ہے نہ دبر سے چنانچہ دوسری آیت دعوی
بیدلیل شیعون کی تکذیب کرتی ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوا ھن حتی

يطهرن فاذا تطهرن فأتوهن من حيث امركم الله ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين

ترجمہ کنارہ کرو تم عورتون سے حیض کی حالت مین اور نہ قریب ہو تم اونہون سے یہانتک کہ پاک ہون پس جبکہ وہ پاک ہون پس آؤ تم اوس طور سے کہ حکم کیا تم کو خدا تعالی نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والون کو اور بہت دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والون کو اس آیت شریف سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اگر حکم دخول فی الدبر کا ہوتا تو حالت حیض مین کیون مردون کو حکم تاکیدی کنارہ کشی عورتون سے ہوتا کیونکہ حیض مقعد مین نہین ہوتا غرضکہ شیعان پاک نے اپنے حظ النفس کے واسطے مثل متعہ دخول فی الدبر کو بھی جائز کر لیا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

مسئلہ شیعہ نوروز کو کہ دن عید مجوس کا ہے فرض ترین عیدین مومنین سے تصور کرتے ہین حتی کہ نماز بھی پڑھنا واجب جانتے ہین وجہ تسمیہ نوروز کی یہ ہے کہ گبران عجم نے واسطے حظ النفس کے کہ پہلا دن بہار کا اور گذرنے آفتاب کا نقطہ معدل النہار پر اور داخل ہونے بیت الشرف یعنی برج حمل مین بحساب منجمین کے نوروز موضوع کیا ہے اسی دن سے شروع سال شمسی کا ہوتا ہے حقیقت مین یہ رسم محض مشرکان و جاہلان اہل ایران کی ہے مگر شیعون کا اس عید پلید کے معمول ہونے مین دعوی ہے کہ اسدن جناب امیر نے تخت خلافت پر جلوس فرمایا ہے اس لیے یہ عید کرتے ہین **جواب** اگر یہ عمل صحیح ہے تو شمار یوم ولادت و یوم معراج و یوم وفات سید العالمین اور یوم ولادت و وفات آئمہ طاہرین کا بھی اسی حساب سے چاہیے حساب قمری کہ نص قرآنی ثابت ہے داخل شریعت مین کرنا کیا ضرور ہے سوائے اسدن کے کسی تاریخ اور کتاب شیعون مین حساب شمسی نہین دیکھا گیا اس سے ثابت ہوا کہ یہ فعل شیعون کا موافق فعل مجوسان ایران کے ہے **مسئلہ** شیعون نے ایک عید بابا شجاع بھی ایجاد کی ہے **جواب** حقیقت اس عید نا سعید کی یہ ہے کہ جب ابو لولوہ بد اطوار نے امیر المومنین

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ برحق کو کہ ۲۸ ذالحجہ کی تھی دغا سے شہید کیا خوف جان سے فرار ہو کر مجوسان کاشان کے پاس پناہ لیگیا مجوسان کاشان نے یہ خبر سنکر نہایت ہی خوشی کی اس لیئے کہ حضرت فاروقؓ نے تمام ملک عجم کو اپنی شجاع منشی سے درہم برہم کر دیا تھا اور بڑے بڑے سرداران عجم کی بیبیون اور بچون کو ادنے ادنے عرب کا لونڈی و غلام بنا دیا تھا پس اسی خوشی مین کہ اب زمانہ خلافت حضرت فاروقؓ کا گذر گیا مجوسان کاشان نے نہم ربیع الاول کو ایک جشن ترتیب دیا شیعون نے بھی بسبب بغض قلبی کے کہ نسبت حضرت فاروقؓ کے رکھتے ہین تقلید مجوسان کی کرکے بالالحاظ اس امر کے کہ ۹ ربیع الاول باختلاف روایات تاریخ وفات سرور کائنات کی بھی ہے اسی جشن مذکور کا نام عید بابا شجاع کر کے اپنے اصول مذہب مین داخل کیا حالانکہ مصائب النواصب کے باب خامس مین یہ عبارت برخلاف عمل شیعون کے مرقوم ہے کہ بر اعمال عید مذکور علماء امامیہ فتوی نداده اند بلکہ جہلا آن را از پیش خود بر سبیل خلاف تجویز کرده اند **مسئلہ** شیعہ ۲۸ ذالحجہ کو عید غدیر کرتے ہین سبب اسکا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو حضرت عثمان غنیؓ نے شہادت پائی ہے پس یہ خوشی شیعون کی بسبب سستی بنیان خلافت صحابہؓ ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ہے اور شیعہ کہتے ہین کہ تاریخ جلوس حضرت امیر المومنین کی ہے تو ہم یہ جواب دیتے ہین کہ تاریخ تزویج حضرت زہرا بنت سید الانبیا کہ باعث افتخار حضرت شیر خدا کا ہے بدرجہا افضل عید غدیر سے ہے اس تاریخ موصوفہ مین شیعہ کیون نہین عید کرتے **مسئلہ** عوام شیعون نے بمقابلہ جہاد کے تعزیہ داری کو اور بمقابلہ جوانمردی کے مصائب حسینؓ مین گریہ و زاری کو اور بمقابلہ مساجد اللہ کے امام باڑون کو اور بمقابلہ شادی نعمت اسلام کے غم و الم و ماتم کے اکھاڑون کو اور بمقابلہ تسبیح و تہلیل کے تبرا کو اور بمقابلہ درود و تبجیل کے اہل ایمان کے حق مین بددعا کو اور بمقابلہ زیارت حرمین کے زیارت روضہ حسینؓ کو ایجاد کیا ہے **جواب** حالانکہ اس مخترعات بے معنی سے بہت بڑا افساد اسلام مین پڑا ہے **مسئلہ**

عام شیعہ تعزیہ داری و گریہ زاری کو علامت ایمان تصور کرتے ہین اور معاون ... سیّد کو محبان اہلبیت سے جانتے ہین اگر محرم مین کھچڑا کھلا دے یا دودھ کا شربت پلا دے یا تھال شیرمال چکھا دے یا مطرب حلوا بٹوا دے اوسکو عمر بھر اوس بلو ... سے بڑھکر جانتے ہین اور اوسکو تبرک سمجھتے ہین حرام و حلال کی تمیز ضرور نہین جواب ہرچند کہ تعزیہ داری کی مخالفت معتبر کتب شیعہ مین ہی موجود ہے مگر اس بدعت کو ... دیگر فرائض سے جانتے ہین اول کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر مین امیر المومنین سے منقول ہے من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی فرمایا حضرت علیؑ نے کہ جسنے از سر نو قبر بنائی یا تصویر کھینچی پس تحقیق وہ اسلام سے خارج ہوا دوم کلینی کی کتاب الجنائز مین حضرت زین العابدینؑ سے روایت ہے انما تحتاج المرأة الی النوح مثل دمعها ولا ینبغی لها ان یقول هجرا فاذا جاء اللیل فلا یؤذی الملائکة بالنوح یعنی حاجت ہوتی ہے عورتون کو نوحہ کی آنسوؤن کے ساتھ اور نہین لائق ہے کہ ... اور لائق ہے جسوقت کہ رات ہو فرشتون کو نوحہ سے ایذا نہ دین دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی مخالفت تعزیہ و نوحہ کی پائی جاتی ہے اگر یہ امر مشروع ہوتا تو کیون علمائے سلف شیعون کے ائمہ دین سے ایسی روایتین بیان کرتے جس سے اس امر نامشروع کا ممنوع ہونا ثابت ہو اس سے معلوم ہوا کہ یہ اختراعات نادان افغان خلف کی ہے مسئلہ شیعہ کہتے ہین کہ محرم غم کا مہینا ہے اس مین پان کہانا نچاہیئے جواب ہم کہتے ہین کہ گوٹ بہ نسبت پان کے بدرجہا قیمتی و لطیف ہے محرم مین نہ کہانا چاہیئے کیونکہ پان سے گوٹ مین زیادہ مزہ ہے ہان اگر بجاے پان کے برگ بکاین اور بجاے کتہہ کے ایلوا اور بجاے چونہ کے راکھ اور بجاے سپاری کے کچلا اور بجاے تنباکو کے برگ لگہونہ اور بجاے دانہ الائچی کے ستیاناسی کے بیج کہاتے تو ہم جانتے کہ سچے محب حسینؑ ہین اور اگر عشرہ بہرتک شیعہ کہانے اور پینے کی صورت مثل تشنگان و گرسنگان میدان کربلا کے نہ دیکہتے

تو بھی ہم کہتے کہ پکے محب حسینؑ ہین عر بر عکس نہند نام زنگی کافور ۔ سچ یہ ہے کہ جو عمدہ سامان کھانے اور پینے کے محرم مین ہوتے ہین وہ کسی مہینے مین نہین ہوتے ہین جدہر جاؤن عیدین رات شبرات پاؤ ۔ مسئلہ شیعون کے نزدیک محرم مین سیاہ لباس پہننا شعار ماتم سے ہے و لاشک کہ سیہ پوشی رسم کفار عالم سے ہے چنانچہ معتبر کتاب من لا یحضرہ الفقیہ باب ما یصلی فیہ شیعون مین سے ہے سئل الصادق عن الصلوٰۃ یلبس السود اء ۔ فقال لا یصلین فیہا فانہا لباس اہل النار و قال امیر المومنین فیما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہا لباس فرعون یعنی سوال کئے گئے امام صادقؑ کہ عورتین سیاہ کپڑے پہن کر نماز پڑہین فرمایا کہ نہین نماز ہوتی سیاہ کپڑے پہن کے اس لیے کہ سیاہ پوشی لباس اہل نار کا ہے اور فرمایا امیر المومنینؑ نے سیاہ پوشی کے باب مین کہ سکھلایا رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو نہ پہنو تم سیاہ لباس کیونکہ سیاہ پوشی لباس فرعون کا ہے دیکھو حضرت صادقؑ نے سیاہ لباس پہنے والون کو اہل نار فرمایا ہے اور حضرت امیر المومنینؑ نے کالے کپڑے پہنے والون کو فرعون بتایا ہے مگر بیت

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ۔ نرود جز بوقت مرگ از دست

مسئلہ شیعون کے نزدیک تقیہ کرنا ایک ضروریات دین سے ہے چنانچہ کشف الغمہ کے ۲ باب ۲ فصل احوال آئمہؑ و والاہنت مین حضرت امام رضاؑ سے روایت ہے لا دین لمن لا ورع لہ و لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فقیل لہ یا ابن رسول اللہ الی متی قال الی وقت یوم وھو خروج قائمنا فمن ترک التقیۃ قبل خروج قائمنا فلیس منا یعنی نہین دین اوس شخص مین جو پرہیزگار نہین اور نہین ایمان اوس شخص مین کہ تقیہ نہین پوچھا امامؑ سے کہ کب تک تقیہ چاہیئے فرمایا نکلنے امام آخر الزمانؑ تک پس جو شخص کہ تقیہ کو ترک کرے آگے نکلنے امامؑ زمان سے وہ ہم سے نہین یعنی دائرہ شیعگی سے خارج ہے اور جامع الاخبار کے ۲ باب فصل اول مین یہ حدیث مرقوم ہے) قال النبی تارک التقیۃ کتارک الصلوٰۃ

ترجمہ یعنی تقیہ کا ترک کرنے والا بے نمازی کے برابر ہے جواب پس بموجب اس
روایت اور حدیث کے شیعون کو فرض ہوا کہ ابدالآباد تک زندان تقیہ مین گرفتار رہین جب
اس قید سخت مین شیعون کو پیچیدگیان نظر آئین تو بند خلاصی کے واسطے اور ہی دام تزویر
پھیلایا وحیلہ منہج الفاضلین کے خطبہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ تقیہ سابق بواسطے قلت
احباب و انصار و اعوان و خلان اہل ایمان و ضعف قلت اخیار و کثرت اعداء فجار واجب
بود اکنون بسبب کثرت اعوان و انصار و خلان اہل ایمان و ضعف و قلت اشرار منافقان
نکرده شد کیا خوب عقل چہ کیفیت کہ پیش مردان بیاید جو زمانہ کہ خاص ترقی اسلام کا تھا
شیعان پاک کی قلت تھی اب کہ زمانہ تنزل کا ہے ذریت ابن سبا کی کثرت ہے
غرض شیعونکی تقیہ سے صرف یہ ہے کہ کہین الزام متابعت و موافقت خلفاء عظام کا نسبت
آئمہ کرام کے نہ عائد ہو جاوے ہم پوچھتے ہین کہ جب تقیہ اصول دین سے تھا تو سید العالمین
نے باوجود کثرت کفار اور قلت مسلمانان کے اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام مسلم
اور اونکے صاحبزادون نے کیون نہ تقیہ کیا اور ورع یعنی پرہیزگاری کے یہ معنی شیعہ
لیتے ہین کہ متقی بموجب حدیث مذکورہ کے وہ ہے کہ جو سواے شیعہ کے کسی کے ہاتھ کا کھانا
پینا وغیرہ نہ کھاوے پیوے اور نہ دھوبی کے دھوئے ہوے کپڑے کو بغیر غوطہ دیئے
ہوئے استعمال مین لاوے نمک بھی بسبب میل کے ناپاک سمجھا جاتا ہے اس مشکل کے
آسان کرنیکے واسطے علماء متاخرین شیعون نے ایک حیلہ نکالا ہے کہ اگر کلمہ گو خواہ
ناصبی ہی کیون نہو کوئی چیز کسی قوم سے لاکر دیدے تو وہ چیز خواہ کھانے کی ہو خواہ
پینے کی اوسپر حلال ہو جاویگی گو اوسکا علم بھی شیعہ کو ہو گیا ہو کہ فلان ہندو یا یہود سے
لا کر دیگئی ہے پس بموجب حدیث کے تمام شیعہ ہندوستان کے بے دین ٹھہرے شیعون پر
فرض ہے کہ ایران کو ہجرت کر جاوین ورنہ محافظت دین ہند مین غیر ممکن ہے خصوصاً
اون متعصبون کے دین کی تو کسیطرح سے حفاظت ہو ہی نہین سکتی ہے جو شیعون غلات

ہین سے ہین کیونکہ اونکے نزدیک اتفاق کے یہ معنی ہین کہ اگر پاک سنی کا کپڑا بھی بدن سے لگجائے
تو وہ شیعہ ناپاک ہوجائے جبتک غسل نکرے کسی کام کا نہین ہے **مسئلہ** حلیۃ المتقین کے
۱۰ باب ۱ فصل مین ہے کہ حلف دروغ حالت تقیہ مین گناہ وکفارہ نہین رکھتا اور من
لایحضرہ الفقیہ کے باب صبایا مین ہے کہ مصلحتاً جھوٹ بولنا جائز ہے اور اسی کتاب کے
دوسرے مقام پر ہے کہ مومن کے دل مین کچھہ چیز ہو اور قسم کسی اور چیز کی کھاوے
قسم کا علاقہ دل کی چیز سے ہوگا اور استبصار کے باب ایمان مین ہے صلاح دینی اور
دنیوی کے واسطے مومن کو خلاف قسم کھانا درست ہے اور قاسم پر کفارہ لازم نہین آتا
جواب جسکے اصول ملت مین حلف دروغی و دروغگوئی صلاح کار دین اور دنیا
کے واسطے جائز ہے اوسکے قول وفعل بھی معاملات دینی اور دنیوی مین ساقط عن الاعتبار
ہین **مسئلہ** جامع عباسی کے ۴ باب ۲ فصل مین ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہوجاوے تو بھی
حکم اصلی کافر کا رکھتا ہے کیونکہ اوسپر قضا روزہ نہین **مسئلہ** کتاب زاد المعاد کے ۲ باب ۳ فصل
مین ہے کہ اگر شیعہ میت سنی پر بضرورت نماز پڑھے بعد ہر تکبیر کے موتہ کو نفرین اور لعنت
کرے اور جامع عباسی کے باب الصلوۃ مین ہے کہ اگر شیعہ میت مخالف کے ہمراہ ہو تو یہ
دعا پڑھے اللھم املاء جوفہ نارًا وقبرہ نارًا وسلط علیہ الحیات والعقارب
ترجمہ یعنی اے اللہ اس میت کا پیٹ آگ سے بھر اور قبر بھی اس کی آگ سے بھر اور اسپر
سانپ اور بچھو مقرر کر **مسئلہ** حق الیقین کے باب ۶ فصل ۸ مین امام جعفرؑ سے
منقول ہے کہ جب امام قائم یعنی حضرت مہدی ظاہر ہونگے تو کافرون سے پہلے سنیون
اور اونکے عالمون کو قتل کرینگے **مسئلہ** شیعون کے نزدیک اہلسنت کو ایذا دینا باعث نجات
وثواب کا ہے خواہ بضرب سنان خواہ بحرب لسان چنانچہ اکثر معاملات لکھنؤ کے عدد
مین کوفہ کی برابر ہی شاہد ہین نوابی کے زمانہ مین تو ادنی سا غلام بھی اہلسنت کے لیے
یزید پلید سے بڑھکر تھا مصرعہ کہ مولوی امیر علی شاہ صاحب کا کہنا ہے من الشمس ہے

چاہئے وہ صبح صادق کی شہادت دیتا ہے دیکھو لکھنؤن سے مولانا مرحوم نے ساتھ تحقیق کیا
حق یہ ہے کہ یہ معرکہ بھی میدان کربلا کا نمونہ ہے سوائے اسکے اور ایک عجیب واقعہ قابل اظہار
ہے اہلسنت بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین وہ یہ ہے کہ مخبر شمس الاخبار مدراس مطبوعہ ۵ ماہ جون
نے معتبر اخبار پانیر سے یہ حادثہ غریبہ نقل کیا ہے کہ حال مین … کی نقل
ہے ایک قریہ مین شیعون نے بڑی بیرحمی سے ایک سنی مسلمان کا خون کیا یہ قریہ کوربولا ہم
کے نام سے مشہور ہے اور وہان چند صد شیعہ بود و باش کرتے ہین انکے سوا سات
یا آٹھ ہندو پنڈت بھی وہان رہتے ہین شیعہ لوگ سنیون سے سخت عناد و خصومت رکھتے
ہین اور انکے گوشت کے بھوکے اور لہو کے پیاسے ہین تمنا یہ مقصد … کہ سنی کو ہلاک
کرنا ہمین ثواب ہے حال مین انہون نے تین یا چار شیعون کا خون کیا ایک مہینہ ہوا آٹھ دس
سال کی عمر کا ایک مسلمان لڑکا جو اپنی پیٹھ پر کچھ بوجھ لیجا رہا تھا شام ہوتے ہوتے قریب
اس قریہ مین پہونچا اسکو یہ کچھ خبر نہ تھی کہ وہ صرف شیعون کا مسکن ہے اور کوئی سنی
وہان نہین رہتا ہے غرض اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اوتار کر ایک مسجد مین نماز پڑھی اس
وقت ایک آدمی نے پوچھا کہ آیا تم مسلمان ہو لڑکے نے جواب دیا کہ ہان مین مسلمان ہون
پھر اوس نے پوچھا کہ تمنے کچھ کھایا یا نہین لڑکے نے جواب دیا کہ نہین تب وہ آدمی بیچارے
مسافر لڑکے کو اپنے گھر بلا لیگیا اور گھر کے اندر ایک کوٹھری مین اوسکو بٹھا دیا تھوڑی
دیر بعد چند آدمی وہان آموجود ہوے اوس وقت اس مسلمان لڑکے نے معلوم کیا کہ
وے سب شیعہ ہین اور مجھکو ہلاک کیا چاہتے ہین پہلے ان بدذاتون نے لڑکے کی
آنکھ مین سرمہ لگایا پھر ہاتھون مین مہندی رچی پھر اسکے سینہ و گردن سے کپڑا ہٹا کر
چھریون سے گودنا شروع کیا جو خون کہ زخمون سے جاری ہوتا تھا اوسکو پیالون مین
لیکر شیر مادر کیطرح سے پی جاتے تھے جب لڑکا سخت مجروح ہوا ظالمون نے کہا کہ اگر
کچھ کہنا ہے تو کہہ لڑکے مظلوم نے کہا کہ مین چاند اور ستارے دیکھا چاہتا ہون کہ ظالمون نے

جھروکے سے دیکھ لیے لڑکے نے کہا کہ مین کوٹھری سے باہر نکلکر دیکھنا چاہتا ہون اوسوقت ملعون لڑکے کو باہر لیگئے وہ ستم کش باواز بلند شور مچانے لگا کہ آیا اس قریہ مین کوئی مسلمان بھی ہے جو بچاوے ناحق بیگناہ رفاض قتل کیے ڈالتے ہین یہ فریاد پر درد سنکر فوراً چند پنڈت دوان آ موجود ہوے شیعون نے بخوف گرفتاری پنڈتون کو پچاس روپیہ رشوت دیکر منا لیا پنڈت روپیہ وصول کیے لڑکے کو مکان کے باہر لیگئے اور مشن ہاسپٹل مین روانہ کیا مگر چار دن بعد وہ لڑکا مرگیا اس خوفناک جرم کی علت مین پانچ ملعون گرفتار کیے گئے یقین ہے کہ انکو معقول سزا دیجائیگی سنیون کو سنکے اس واقعہ سے سخت جوش پیدا ہوا اسیطرح سے قبل ازین واقعہ قریہ مذکور مین شیعون نے بہت سے سنیون کو ہلاک کیا ہے اور یہ قریہ شہر یا پور متصل اسلام آباد و سری نگر کی سڑک کلان پر واقع ہے کشمیر کے جانے والے خوب جانتے ہین کہ وہان کے شیعہ سنیون کو ہلاک کرکے گوشت کہا جاتے ہین اغلب ہے کہ اظہار ان کے وقت تہوڑا سا مبالغہ ہوا اس قریہ مین بہت بڑہکر سیہ کاری ہوتی ہے جب کوئی مظلوم ظالمون کے پنجہ ظلم مین گرفتار ہوجاتا ہے اوس کو موذی قاتل یزید خصائل بڑی بیرحمی سے قتل کر ڈالتے ہین پندرہ برس پہلے بھی شیعون نے ایسے ہی ایک سنی کو موقع پاکر ہلاک کیا تہا جب سنیون نے یہ ستم دیکھا مشتعل ہوکر تمام مکان شیعون ظالم کے آتش لگاکر سوختہ کردیے تہے مخبر پانیر کی یہ راے ہے کہ اگر گورنمنٹ انگریزی اس مقدمہ مین دخل نہ دیگی تو ایک فساد برپا ہوگا اور سنی لوگ کہ جنکا شعلہ غضب واقعہ مذکورہ کے باعث بھڑکا ہوا ہے بڑا فساد برپا کرینگے فقط اے بہائیو اہلسنت والجماعت ذرا تو اپنی مظلومیت پر نظر کرو کہ تم متعصبون کے ہاتہون سے کیسی ایذائین پاتے ہو پہر بہی محرم مین یزیدیون کا دس روز اتباع ضروری کرتے ہو حق یہ ہے کہ نہ آل پاک نے ایسا کیا اور نہ صحابہ صاحب لولاک نے اگر کتب فریقین کو اسباب مین ملاحظہ کرو تو جانو کہ حق کس کی طرف ہے بیت

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو + از شما یک تن نشد اسرار جو + مسئلہ شیعون کی معتبر کتب مین کفار سے
سود لینا عموماً اور اہلسنت کا مال کھانا خصوصاً حلال ہے اور اسکے اباحت مین بخلاف نص
قرآنی بہت کچھ حیلے نکالے ہین بعض نے لفظ سود کو لفظ وثیقہ سے بدل دیا ہے اور بعض نے
بیع وشری کا نام رہن شرعی کیا ہے غرضکہ مجتہدون کی شادی اور حسین آباد کی آبادی
تو سود ہی کی توکل پر موقوف ہے مسئلہ کوئی شبہ نہین ہے کہ علماء اربعہ اہلسنت
کے مقلد افعال ومعتقد اقوال آئمہ ہدی کے ہین چنانچہ معتبر کتب شیعہ اسپر گواہ ہین احقاق الحق
کی بحث خامس مطلب ثانی مین مرقوم ہے کہ ابی حنیفہ تلمیذ حضرت امام جعفر صادق کا ہے
اور احمد حنبل تلمیذ شافعی کا اور شافعی تلمیذ محمد ابن الحسن کا اور محمد ابن الحسن تلمیذ ابی حنیفہ کا
اور مالک تلمیذ جعفر بن محمد کا ہے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسیطرح سے علامہ ابن مطہر حلی نے
اپنی کتاب منہج الکرامۃ مین لکھا ہے شیعہ علماء اربعہ کو مقتدا و مسلک تقیہ آئمہ ہدی کا نہین
جانتے ہین تاکہ فائدہ اختلاف کا ظاہر ہو اور محاسن برقی معتبر کتاب شیعون مین سے کہ
ایکروز حضرت امام جعفر صادقؑ نے ابی حنیفہ سے فرمایا کہ من می بینم ترا کہ تو زندہ خواہی
کرد سنت جد را بعد متروک شدن آن و ہدایت خواہی کرد مردم را و خدا مددگار تو باد
اور حلیۃ المتقین کے ۱۳ باب ۲ فصل مین ہے کہ حضرت صادقؑ ابی حنیفہ را از ذوق سیری
منع میکرد و باز ابی حنیفہ طعام سیر نخورد تا از دنیا برفت اور ابن مطہر شیخ حلی شیعون کے
امام اعظم نے شرح تجرید مین یہ دو روایتین نقل کی ہین روی ابو المحاسن الحسن
بن علی باسناد الی ابی البختری قال دخل ابو حنیفۃ علی ابی عبداللہ علیہ السلام فلما
نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما اندرست وتکون مفزعا لکل ملہوف
وغیاثا لکل مھموم بک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتھدیھم الی واضح الطریق اذا تحیروا
فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق +
ترجمہ کہا داخل ہوئے ابو حنیفہ عبداللہ امام جعفر صادقؑ پاس پس جب نگاہ کی طرف
انکے امامؑ نے فرمایا کہ ایسا دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو زندہ کریگا سنت جد میری کو بعد اوسکے

گذشتگی ہوا ہے ہوگا اور گریز گاہ ہر شطر و ہر فریادرس و ہر محزون کا سبب تیرے جاوینگے
حیرت زدہ لوگ جبکہ کھڑے ہے بچا دین راہ دکھلاتے تیا اونکو طریق واضح جبکہ متحیر ہوں پس
تجھکو دو توفیق ہین تو جا دین خدا طلب لوگ تیرے سبب راہ مین اسی ضمن مین یہ عبارت
ہے کہ جب ابو حنیفہ خلیفہ وقت ابو جعفر منصور عباسی کے پاس پہونچے اوس وقت بادشاہ
کے پاس عیسی بن موسی بیٹھا تھا دیکھتے ہی ابو حنیفہ کو بادشاہ سے کہا کہ یا امیر المومنین ہذا عالم
الدنیا الیوم ترجمہ آج کے دن یہ تمام دنیا کا عالم ہے جب بادشاہ نے یہ بات عیسی سے سنی ابو حنیفہ
سے کہا یا نعمان عمن اخذت العلم ترجمہ اے ابو حنیفہ کس سے تمنے علم حاصل کیا کہا عن صحابہ
علی عن علی وعن صحابۃ عبد اللہ بن عباس عن ابن عباس بادشاہ نے کہا لقد استوثقت
فتمسکت یا فتی ترجمہ البتہ تمنے مضبوط حاصل کی تو نے اے جوان اخیر۔ دوسری روایت یہ ہے

ان ابا حنیفۃ کان جالسا فی المسجد الحرام وحوله ازدحام کثیر من کل الآفاق
قد اجتمعوا یسالونه من کل جانب فیجیبهم وکانت المسائل فی کمه فیخرجها فینا ولها
فوقف علیه الامام ابو عبد الله ففطن به ابو حنیفة فقام ثم قال یا ابن رسول الله لو شعرت بک اول
ما وقفت لا رانی الله جالسا وانت قائم فقال له ابو عبد الله اجلس یا حنیفة واجب الناس فعلی هذا ادرکت ابائی

ترجمہ تحقیق ابو حنیفہ خانہ کعبہ مین بیٹھا تھا اور گرد اوسکے اژدہام بہت تھا اور ہر طرف کے
آدمی جمع تھے پوچھتے تھے اوسکو ہر طرف سے پس وہ جواب دیتا تھا اونہون کو تھے سوال آستین
اوسکی مین پس باہر کرتا تھا اور اونکو دیتا تھا پس آ کھڑے ہوئے اوسکے سر پر امام جعفر صادق
پس آگاہ ہوا ابو حنیفہ اون سے پھر کہا اون سے اے پسر رسول اللہ اگر مجھکو خبر ہوتی آپکے
کھڑے ہونیکی تو آگے آپکے کھڑا ہوجاتا مین نہ دیکھے مجھکو خدائے تعالی بیٹھا ہوا اور تم کھڑے
رہو پس فرمایا امام جعفر صادق نے بیٹھ اے ابو حنیفہ اور جواب دے آدمیونکو پس ایسے ہی
شغل مین پایا ہے مینے اپنے باپون کو۔ دیکھو ان دونون روایتون سے کیسی فضیلت ابو حنیفہ
کی ثابت ہوتی ہے اب سنیے حضرت ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے سند اجتہاد حاصل کرنیکا حال

ابن مطہر حلی نے نہج الحق و منہاج الکرامت مین لکھا ہے کہ ابوحنیفہ کو اجازت فتویٰ دینے کی
حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت زید شہید و حضرت امام جعفر صادقؑ نے دی ہے
بہرحال اون لوگون کے جو حضرت ابوحنیفہ کی تقلید سے انکار کرین اور اونکی جناب سے
انحراف ظاہری و سوء ظنی باطنی رکھین اور پھر بھی آپکو مدعی اسلام کہین افسوس اونکی
ضعف الایمانی پر اگر شیعہ کہین کہ ابوحنیفہ نے اکثر مسائل مین آئمہ کا اختلاف کیا ہے تو
اسکا جواب مجالس المومنین مین موجود ہے کہ ابن عباسؓ نے سند اجتہاد و تحصیل
علوم کی جناب امیرؑ سے حاصل کی اور اکثر مسائل مین جناب امیرؑ کی مخالفت کی پس
جب شاگرد خاص جناب امیرؑ کا یہ حال ہو تو ابوحنیفہ مورد طعن نہین ہو سکتے ہین سوا
اسکے اس قسم کے معاملات دیگر شاگردون آئمہؑ کی بکثرت کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین
مرقوم ہین مسئلہ شیعہ خلاف علماء اربعہ اہلسنت پر طعن کرتے ہین اور اختلاف اپنے
آئمہ پر نظر نہین کرتے جواب کتاب علل الشرائع کی دو جلد باب علت مین ابی عبداللہؑ
سے منقول ہے سئل عن اختلاف اصحابنا فقال فعلت ذالک بکم لو اجتمعتم علی امر
واحد لاخذ برقابکم یعنی فرمایا حضرت ابی عبداللہؑ نے کہ شیعون مین مین نے اختلاف ڈالا ہے
اگر مجتمع ایک کام پر ہوتے گرفتار ہو جاتے اور اسی کتاب مین مذکور ہے کہ امام ابی جعفرؑ
نے تین سائلون کے ایک مسئلہ مین تین جواب مخالف یکے بعد دیگرے دیئے جسکو زیادہ
اختلاف مسائل شیعہ کے دیکھنے ہون وہ بحار الانوار کے باب کتمان الدین عن غیر اہلہ کو ملاحظہ
کرے کہ ایک مسئلہ مین نوبت ۷۰ تک جواب کی پہونچی ہے چنانچہ اسی کتاب مین حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے عن ابی عبداللہ قال انی لاتکلم علی سبعین
وجہا لی فی کلہا المخرج ترجمہ یعنی امام جعفرؑ فرماتے ہین کہ مین ایک بات مین ستر پہلو
رکھتا ہون جس کروٹ چاہون پلٹ جاؤن اور صاحب فوائد مدینہ نے لکھا ہے کہ استبصار
اور تہذیب الاحکام مین پانچ ہزار سے زیادہ حدیث مختلفہ مرقوم ہین اور یہ

اختلاف اماموں کی طرف سے ہے نہ راویوں کی طرف سے مسئلہ شیعہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ
راویان اہلسنت پر طعن کرتے ہین جواب حالانکہ بے شبہ و شک حضرت ابوہریرہ اصحاب
رسول اللہ سے ہین اور استاد حضرت امام باقر کے امام صاحب موصوف نے آپ ہی
سے سند حدیث کی حاصل کی تھی چنانچہ کشف الغمہ اور کتاب علل الشرائع کے باب علامات
ہین ہے کہ اگر مرجی و قدری و خارجی کسی حدیث کو آئمہ طاہرین کے ساتھ نسبت کرین
تو تم تکذیب مت کرو اوسکی کیونکہ نہین جانتے تم کوئی چیز شاید کہ وہ حق ہو پس تکذیب ہو گی
حق تعالیٰ عرش کی مسئلہ لعنت بدترین نشان غضب الٰہی کا ہے اسی سبب اہلسنت
کسی کافر کو بھی لعنت نہین کرتے حالانکہ کافر بنص قرآنی مستوجب لعنت کا ہوتا ہے اور
نہ کبھی قاتلان حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو لعنت کرتے ہین مگر عادت شیعون کی اسی
منحصر ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی گالی گلوج مین صرف کرتے ہین ع ہر کسے را بہر
کارے ساختند جواب حلیۃ المتقین کے ۱۰ باب ۸ فصل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے فرمود کہ لعن وقتیکہ از دہان بیرون می آید بگردد اگر صاحبش راہے یابد
آنجا قرار بگیرد و گرنہ برگویندہ اش برمیگردد افسوس کہ شیعہ اپنے امام صاحب کے
قول کی بھی تعمیل نہین کرتے ہین اور بزرگان دین کی نسبت اول فول بکتے ہین
بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ ؛؛ اسیطرح یہ اور ہے کہ صوفیہ
و اخباریہ باہمدگر لعن و طعن کرتے ہین مسئلہ شیعون کے نزدیک دعوت اسلام ممنوع ہے
چنانچہ اصول کلینی کی کتاب التوحید باب الہدایت مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے
روایت ہے کفوا عن الناس ولا تدعوا احداً الیٰ امرکم یعنی باز رہو تم آدمیون سے
اور مت بلاؤ کسیکو اپنے دین مین مسئلہ جامع عباسی مین ہے کہ ستر عورت صرف
قبل و دبر و خصیتین کا کافی ہے اور تحریر الاحکام کی کتاب الصلوٰۃ مقصد اول
فصل رابع مین ہے الرجل ستر القبل والدبر یعنی مرد کا پردہ ایک لنگوٹی سے ہوتا ہے

فقط حلقہ مقعد اور آلۂ تناسل بطریق لفافہ حریر پوشیدہ ہونا کافی ہے اس کتاب کے مصنف
نے روایت ستر حسینین کو ضعیف لکھا ہے مسئلہ جامع عباسی میں ہے کہ اگر مکان
نجس خشک باشد و نجاست او سرایت نکند نماز دران صحیح ست مگر جائے سجدہ اگر
آن نجس باشد نماز صحیح نیست ہر چند کہ خشک شدہ اسی سبب سے شیعہ صرف پاکی سجدہ گاہ
پر اکتفا کرتے ہیں مسئلہ بنص صحیح ثابت ہے کہ اوقات نماز کے پانچ ہیں سوائے
روز عرفات کے کہ اس دن واقعی تین ہی وقت میں نماز پنجگانہ ادا کیجاتی ہیں کیونکہ
درصورت تاخیر ارکان حج میں خلل پیدا ہوتا ہے پس تداخل اوقات یوم عرفات
کا اقوال و افعال رسول اللہ سے ثابت ہوتا ہے مگر شیعوں نے اپنے نفس کی
آسایش کے لیے صرف تین ہی وقت ہمیشہ کے لیے فرض کر لیے ہیں چنانچہ استبصار
کے باب مواقیت الصلوٰۃ میں ہے اذا زالت الشمس دخل الوقتان الظہر والعصر فاذا
غابت الشمس دخل الوقتان المغرب والعشاء ترجمہ جس وقت زائل ہوا آفتاب داخل ہوا وقت ظہر
عصر کا پس جس وقت ڈوبا آفتاب داخل ہوا وقت مغرب و عشا کا مسئلہ شیعہ اذان میں
پڑھتے ہیں محمد وآلہ خیر البریہ دو بار اور بعض اشہد ان علیا ولی اللہ دو بار اور
بعض اشہد ان امیر المومنین حقا دو بار حالانکہ انھیں کی کتابوں میں سخت
ممانعت ہے من لا یحضرہ الفقیہ کے باب اذان میں ہے کہ مفوضہ لعنہم اللہ در اذان
زیادہ کردہ اند این الفاظ را کہ دران در اصل داخل نیست مسئلہ اگرچہ جماعت
کی بنص قرآنی واجب ہے مگر شیعوں نے اپنی طرف سے ایسے شرائط بہم پہنچا د
لیے ہیں کہ مدت العمر میں بھی کبھی کسی شیعہ کو جماعت میسر نہیں ہوتی ہے بلکہ ترک
اس امر خطیر کا باعث ویرانی مساجد اللہ کا ہوا ہے مولف میں زمانہ طالب علمی
میں چند برس لکھنؤ میں رہا بچشم خود دیکھا کہ مساجد شیعیان یا کہیں کسی امیر کی پالکی
پینس رکھی ہے یا کوئی پتنگ باز کنکوے بناتا ہے یا منبر پاس بیٹھا ہوا چنڈو باز

حقہ اوڑاتا ہے یا کوئی کبوتر باز صحن میں کبوتروں کو دانہ چگاتا ہے ہان امام باڑون کو
البتہ البیاحزین پایا کہ اونکی آراستگی اور پیراستگی کے مقابلہ مین زیب و زینت شہر
بندرابن کے مندرون کی بھی گرد ہے اور اونکے سجاوٹون کے مقابلہ مین کرہی بازار
پوجا ریون کی بہی سرد ہے مسئلہ نماز جمعہ کے واسطے خاص سورۃ جمعہ نازل ہوئی ہے
مگر شیعون کے نزدیک حرام ہے چنانچہ مصائب النواصب مین ہے فی نماز الجمعۃ
اقوال ثلثۃ احدھا التحریم وھو قول المرتضی ترجمہ نماز جمعہ مین تین قول ہین ایک
اوسکا حرام ہونا جمعہ کا اور وہ قول مرتضیٰ کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک خاک کربلا کو کہ
ملقب بخاک شفع ہے بامید حصول شفع یا بغرض آسانی سختی نزع کے کھانا درست ہے
چنانچہ حلیۃ المتقین مین مرقوم ہے حالانکہ کتاب علل الشرایع کی ۲ جلد باب علت نہی
عن اکل الطین مین ابی عبد اللہ سے یون منقول ہے الطین حرام اکلہ کلحم الخنزیر
من اکلہ ثم مات فیہ لم یصل علیہ ترجمہ یعنی مٹی کا کھانا حرام ہے مثل
بدجانور کے جسنے کھایا اوسکو پھر مر گیا اوس پر نماز نہین ہے مسئلہ شیعہ میت کو
نجس العین جانتے ہین اور بعض المیت کا لخنزیر کہتے ہین اگر کسی کا تابوت سے کپڑا لگجاتا
ہے تو اوس شیعہ پر غسل واجب ہو جاتا ہے چنانچہ ذخیرہ آخرت مولفہ طالب علی شیعہ
مین بحوالہ کلینی مرقوم ہے اور استبصار کی کتاب الطہارت باب الثوب مین ہے
کہ اگر کسی شیعہ کا کپڑا میت سے چھو جائے اوسپر غسل واجب ہو جائے مگر گدہے مردہ
کے چھوجانے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے عبارت استبصار کی یہ ہے کہ اگر ملبوس
کسے ببدن میت آدم برسد غسل ملبوس لازم آید اگر بر حمار مردہ برسد مضائقہ ندارد
اس سے معلوم ہوا کہ میت مومن کی گدہے مردہ سے بھی بدتر ہے مولف نے
بچشم خود دیکھا ہے کہ لکھنو مین ۱۲۹۶ھ مین شہد سے میت مومن و مومنات کی نہایت ہی مٹی خراب
کرتے ہین ایسی سو ادبی میت کے ساتھ کسی ملت و مذہب مین روا نہین ہے

مسئلہ شیعونکے نزدیک سجدہ تلاوت کے واسطے ستر عورت و طہارت حکمی و رعایت
سمت کعبہ ضرور نہین ہے چنانچہ جامع عباسی مین ہے کہ در سجدہ تلاوت در حال سجدہ
پاک بودن از حدث و جنب و روبقبلہ کردن و ستر عورت نمودن لازم نیست مسئلہ
استبصار کے باب جنب الحائضہ بقرء القرآن مین ہے لا باس ان تتلوا الحائضہ و
الجنب القرآن ترجمہ یعنی پڑہنا قرآن کا ناپاک عورت اور ناپاک مرد کو جائز ہے
اور کتاب مختصر نافع مین ہے کہ قرآن بستہ کیا ہوا ناپاک شیعہ کو ہاتھہ مین لینا مکروہ ہے
غرضکہ شیعونکے نزدیک محل لا یمسہ الا المطہرون کا صحیح نہین مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ
کے باب ارتیاد المکان المحدث مین ہے کہ بقدر آیۃ الکرسی پاخانہ مین قرآن پڑہنا
جائز ہے مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ باب وقت الذی یحل فیہ الافطار مین ہے قال
رسول اللہ اذا غاب القرص افطر الصیام و دخل وقت الصلوۃ یعنی فرمایا رسول اللہ نے
کہ جب چہپا جرم آفتاب کا کہولو روزہ اور اوسی وقت نماز پڑہو یہ حدیث شیعونکے مطابق
آیہ کریمہ اتمو الصیام الی اللیل کے ہے ترجمہ تمام کرو روزہ جب دن تمام ہو مگر شیعہ
واسطے مخالفت اہلسنت کے معنی الی اللیل کے رات کے لیتے ہین حالانکہ کلمہ الی
جب درمیان غیر جنس کے داخل ہوتا ہے تو دونون جنسون مین مغائرت و مفارقت
پیدا کرتا ہے بہ قاعدہ صرف جسکا جی چاہے شرح ماتہ عامل وغیرہ مین دیکھہ لے مگر سمجھنے کو
لیاقت چاہیئے غرضکہ شیعہ بہ سبب تعصب کے یہود و نصاریٰ کے روزے کی مشابہت کو
اولیٰ جانتے ہین اور صریح مخالفت حکم خدا و رسول کی کرتے ہین مسئلہ جامع الاخبار
کے باب ۵ فصل ۲ مین ہے قال رسول اللہ من صیام یوم عاشورۃ کتب
اللہ لہ عبادۃ ستین سنۃ بصیامہا وقیامہا یعنی جسنے عاشورہ محرم کا روزہ رکھا
اللہ نے اوسکے لیے ساٹھہ برس کے روزون اور قیام کی عبادت کا ثواب لکھا
اور اسیطرح سے استبصار مین روزہ عاشورہ محرم کو عمل رسول مقبول سے تسلیم کیا ہے

مگر زاد المعاد کے ۱۶ باب ۳ فصل مین روزہ عاشورہ محرم کو ممنوع لکھا ہے چنانچہ اب اسی پر
شیعون کا عمل ہے بلکہ متعصب بجاے روزہ کے فاقہ کو فرض بجانتے ہین حالانکہ یہ فعل
عبث بدلائل عقلی و نقلی محض ناروا ہے مسئلہ جامع عباسی کے ۹ باب ۳ فصل
مین ہے کہ کافر سے سود لینا درست ہے اور اسپر علماء شیعہ کا فتوی ہے اسی تاویل پر
شیعہ اہلسنت کو نسبت تکفیر کر کے سود لیتے ہین نعوذ باللہ من عمل الشیطان مسئلہ شیعون کے نزدیک
بہی اگرچہ نکاح صحیح ہے مگر واسطے مخالفت اہلسنت کے صیغہ کو عمدہ تر سنت جانتے ہین
اور عوام فرض و واجب سے زیادہ تر مسئلہ جامع الاخبار کے ۲ باب ۶ فصل مین
ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اکرموا اولادی الصالحین للہ والطالحین لی
ترجمہ یعنی پیغمبر خدا نے حدیث فرمائی کہ اللہ کے واسطے میری صالح اولاد کی بزرگی کرو
اور اگر بری ہو تو میری خاطر سے اوسکی عزت کرو والحمد للہ یہی مذہب ہے اہلسنت کا جسکی
تصدیق دوسری حدیث سے ہوتی ہے جو اسی باب کے اسی کتاب شیعون مین مرقوم ہے

قال النبی صلے اللہ وسلم من مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ
یعنی جو شخص کہ آل نبی صلعم کی محبت مین مرا وہ مرا سنت جماعت کے طریقہ پر مگر شیعہ نسبت
آل پاک کے بہت کچھہ گستاخ ہین خصوصاً حضرت سید عبدالقادر جیلانی و سید جلال
بخاری وغیرہم کہ سید صحیح النسب ہین نہایت ہی درجہ کی سوء اعتقادی رکھتے ہین
بلکہ اون اولیاء اللہ کی نسبت ترک ادب کلمات بکتے ہین حالانکہ کرامات اولیاء حق ہے
اور بہت سے اولیاء اللہ سے بڑی بڑی کرامتین جو کتب سیر مین بکثرت مرقوم ہین
ظاہر ہوئی ہین مگر شیعہ بسبب سوء اعتقادی و حسد ظاہری و باطنی کے سواے آئمہ
کرام کے کسی ولی اللہ کی کرامت کو کرامت نہین جانتے ہین ع حسود را چہ کنم کو ز
خود برنج درست مسئلہ شیعون کو مسئلہ رجعت پر بہت بڑا ناز ہے بلکہ اس قدر
فخر ہے کہ جامہ مین پھولے نہین سماتے چنانچہ اس مسئلہ کی نسبت لکھا ہے کہ یہ

آن بغض شیعہ است
دران نیست شیعہ

عقیدہ خاص مذہب اثنا عشریہ کا ہے سواے اس فرقہ کے تمام فریق اس عقیدۂ نا
پاک نیک سے بے نصیب و محروم ہین اسپر طرہ یہ ہے کہ خود ہی شیعہ مقر ہین کہ موجد
اس مذہب کا عبداللہ بن سبا ہے چنانچہ ترجمہ تاریخ طبری مین کہ مترجم بھی اونکا
شیعہ ہے صاف لکھا ہے کہ عبداللہ ابن سبا یہودی یمنی صنعانی کہ تابع دین (?) اسلام
ہوا تھا اور بوجہ فتنہ پردازی زمانہ خلافت حضرت عثمانؓ مین مصر کی جانب نکال دیا
گیا تھا ۳۵ ہجری مین اوس نے مذہب رجعت کو ایجاد کیا اور لوگون کو سمجھایا کہ
عیسائیون کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ پھر اس جہان مین آوینگے پس اہل اسلام اونسے
زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہنے اور سمجھنے کے کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پھر اس جہان مین واپس آوینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان الذی فرض علیک
القرآن لرادک الی معاد ترجمہ یعنی جس خدا نے کہ تجھپر فرض کیا قرآن کو البتہ پھیرنے والا
ہے تجھکو جگہہ پھر آنے کے پس معلوم ہوا کہ شیعان پاک اس مسئلہ مین خاص اپنے پیران پیر
کی سنت پر عمل کرتے ہین تحفۃ المومنین مسئلہ خلاصۃ المذہب کی کتاب الصوم مین
ہے کہ غلام اگرچہ حرام ہے مگر فاعل مفعول کا روزہ اس فعل سے نہین ٹوٹتا مسئلہ
جامع عباسی کے ۱۱ باب ۲ قسم مین ہے کہ دخول اغیار کے واسطے خاص اپنی کنیز کی
فرج حلال کر دینا جائز ہے مسئلہ تہذیب الاحکام کے شروع باب النکاح مین
ہے کہ اگر کنیز متحللہ کے کسی غیر سے اولاد پیدا ہو جاریہ ہے اور مالک اوس اولاد کا
آقا ہے نہ داخل کرنے والا عن ابی عبد اللہ فی الرجل یحل فرج جاریۃ لاخیہ قال لا باس
قلت فان اولدها قال یضم الیه ولده ویرد الجاریة علی مولاہ امام حسین سے روایت ہے اوس آدمی کے بارے مین کہ
حلال کرتا تھا فرج جاریہ کی اپنے بھائی کے واسطے فرمایا کچھ اس مین ڈر کی بات نہین مین نے
کہا مین نے پس تحقیق بیٹا اوسکا پس فرمایا ملیگا اوسی کو بیٹا اوسکا ساتھ پھیر دینے جاریہ
کے اوسکے آقا پر مسئلہ استبصار کے باب الحکم ولد الجاریہ متحللہ مین مرقوم ہے

سألت ابا عبد اللہ عن عاریۃ فرج قال لا بأس بہ ترجمہ پوچھا حضرت امام حسین کو کہ عاریت دینا فرج کا کیسا ہے فرمایا کچھ ڈر کی بات نہین معاذ اللہ ایسے مسائل لاطائل کسی مذہب و ملت مین روا نہین مگر امت ابن سبا نے اپنی ترقی قوم کے واسطے حکم جواز اس فعل شنیع فاحش کا دیا ہے مسئلہ حلیت المتقین کے ۱۴ باب ۴ فصل مین حضرت موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ عورت کی فرج کا بوسہ لب بلب لگا کر لینا درست ہے آخ تہو اور اسی موقع پر حضرت امام صادق سے روایت ہے کہ عورت کو سراپا برہنہ کر کے دیکھنا بہترین لذات جہان ہے بلکہ اس سے بڑھکر دنیا کے پردہ پر کوئی مزیدار چیز نہین ہے اسیطرح سے کلینی کی کتاب النکاح باب النوادر مین ہے مسئلہ استبصار کی کتاب الطہارت باب قبل مس الفرج مین لکھا ہے کہ مرد کو حالت نماز مین اپنے عضو تناسل سے بطریق لعب شغل کرنا جائز ہے سألت ابا عبد اللہ عن الرجل یلعب بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فقال لا بأس بہ اور اسیطرح کا حکم کتاب مذکور مین عورت کے لیے ہے کہ اگر عورت نیچے یا اوپر اپنی فرج کے مس کرے جائز ہے سألت ابا عبد اللہ عن المرأۃ تمس علی فرجہا او اسفل من ذالک وھی قائمۃ تصلی بعد وضوٴ فقال لا بأس بہ انما ہذا لک من جسدہ مسئلہ تہذیب الاحکام طوسی مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین سر فکر محاذی فرج عورت جمیلہ لیجاوے حتے کہ مذی بھی سیلان کر کے پنڈلی تک پہونچے نماز صحیح ہے شیعون کو نماز مین بھی ایسی مزیدار باتین سوجہین اور کوئی موقع ہاتھہ نہ لگا مسئلہ من لا یحضرہ الفقیہ کے باب نوادر المیراث مین ہے کہ عورت کا جائداد منقولہ و غیر منقولہ مین کچھہ حق نہین ہے فالارض والعقار فلا میراث لہن مسئلہ شیعون کے نزدیک جلد خوک کا کہ بالاتفاق نجس العین ہے اگر ڈول بنایا جاوے جائز ہے چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ کے کتاب الطہارت باب المیاہ مین ہے سئل الصادق علیہ السلام من جلد الخنزیر یجعل دلوا فقال لا بأس بہ مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی آبدست و استنجا کا طاہر بلکہ مطہر ہے اگر پارچہ مومن پاک کا اوس مین بھر جاوے تو ناپاک نہین ہوتا چنانچہ تحریر الاحکام و من لا یحضرہ الفقیہ مین مرقوم ہے خرج

من الخلاء فاستنجا بالماء فيقع ثوبه في ذالك الماء الذي استنجي به قال لا باس به وليس عليك شيء

ترجمہ مثلاً کوئی شخص پائخانہ سے پس استنجا کیا پانی سے پس گرا اوسکا کپڑا اوس میں یا آیا وہ شخص کہ آبدست لیا پس کہا کچھ ڈر کی بات نہیں اور اوسکا دہونا بھی ضرور نہیں سنئے کیا خوب آبدست واستنجا کا آب مستعمل مومن کے کپڑون کو ناپاک نہیں کرتا اور آب دریا و چاہ و تالاب وغیرہ کا اگر گاؤ مستی ہی کیوں نہ دہوئے بغیر تین غوطہ دئے ٹہیکرے یا طشت میں پاک نہیں کرتا مسئلہ شیعون کے نزدیک پانی مستعمل وضو کا پاک ہے کافی کلینی کی کتاب الطہارت

باب المیاہ میں ہے الماء الذی یتوضأ به الرجل في شيء اللطيف فلا باس ياخذه غيره فليتوضأ به

ترجمہ وہ پانی کہ وضو کرتا ہے اوس سے آدمی کسی چیز پاک میں پس کچھ ڈر کی بات نہیں کہ لے اوسکو غیر اوسکا پس وضو کرے ساتھ اوسکے مسئلہ شیعون کے نزدیک غسل جنب کا مستعمل پانی طاہر ہے اور اوسکا استعمال میں لانا بھی جائز ہے چنانچہ کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں ہے مسئلہ علل الشرایع میں ہے اگر کوئی آدمی پانون اپنا زانون تک اور ہاتھ اپنا کہنیون تک گوہ کے چہبچہ میں ڈال دے جب خود بخود ازالہ جرم نجاست ہو جاوے بغیر دہوئے سو من پاک کو نماز پڑہنا جائز ہے مسئلہ ابو القاسم نجم الدین معتبر فقیہ شیعہ نے اپنی کتاب شرایع الاحکام میں لکہا ہے کہ حالت نماز میں اکل وشرب جائز ہے مسئلہ من لایحضرہ الفقیہ کی کتاب الطہارت باب المیاہ میں ہے اگر ایک موری سے پانی نکلے اور دوسری موری سے پیشاب جب دونوں دہارون کا ملان ہو جاوے طاہر بلکہ مطہر ہے سئل عن میزاب البول و میزاب الماء فاختلطا ثم اصابك ثوبه لم یكن فیها باس مسئلہ تحفة العوام میں ہے کہ پاک چیز ناپاک جگہ پر لگنے سے پاک کرتی ہے جیسے جگہ جائے ضرور و پیشاب کی ڈہیلے یا لتہ سے تین بار پونچنے سے پاک ہوتی ہے اور صاحب تجرید العقائد نے ڈہیلے سے استنجا خشک کرنے کو بڑی تحقیقات سے ثابت کیا ہے مگر ابن سبا نے اپنی امت کو نہایت مخالفت اہلسنت پر تعلیم کیا ہے کہ اگر پانی میسر نہو تو تہوک سے پاک کر لینا

مگر موافقت اہلسنت کی ہرگز نکرنا بقول شیعہ اگرچہ کلموخ گذمتن اولی ست چونکہ این فعل
سنیان ست نباید کرد مسئلہ تحفۃ العوام مین ہے اگر گوہ گیلا یا سوکھا کنوئین مین گر
تو پچاس ڈول کھینچے جاوین اگر چھینٹ نجاوے باہر نکالکر دس ڈول کھینچے۔ اگر پیشاب
مرد کا گرے چالیس ڈول کھینچے۔ اگر پیشاب لڑکے کا جبتک بالغ نہو گرے سات ڈول
کھینچے اگر دودہ پیتا ہو تو ایک ڈول کھینچے مسئلہ تحفۃ العوام کے آداب صحبت مین ہے
کہ توبہ توبہ رسول مقبول نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ پہلے عورت سے خوش طبعی کر پھر
فلان فلان دن اور فلان فلان وقت چنین و چنان کر معاذ اللہ من ذالک حق یہ ہے
کہ شیعون نے دین کو تماشہ بنیون کے مذاق کا سیرگاہ بنایا ہے اور باوجود دعوی
معصومیت صریح رسول خدا و سید الاوصیا پر اتہام عیاشی کا لگایا ہے بہت
سے فروعات محکم آمد نے اصول ✣ شرم بادت از خدا و از رسول مسئلہ جامع عباسی
کے باب ۸ فصل مین ہے کہ جب دو حدیث مخالف ہون شیعونکی کتاب مین تو اوسپر
عمل کرے جو مذہب اہلسنت کے موافق نہو اگرچہ موضوعی ہی کیون نہو مسئلہ
تہذیب الاحکام کے مسائل الصلواۃ مین ہے کہ اگر مصلی حالت نماز مین اپنے بدن یا کپڑے
پر گوہ انسان یا سگ یا گربہ یا منی یا خون لگا ہوا دیکھے نماز صحیح ہے مسئلہ بنص قرآن
پاک و احادیث صاحب لولاک متحقق ہے کہ کلمہ طیبہ صرف اسقدر ہے لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مگر شیعونکے نزدیک کلمہ پاک جب پورا ہوتا ہے کہ اوس مین علی ولی اللہ
وصی محمد رسول اللہ کی دم لگائی جاتی ہے ورنہ صرف کلمہ کو ادہورا جانتے ہین نہین
معلوم کہ شیعہ اپنے جی مین لفظ ولی کے کیا معنی سمجھتے ہین قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
دوست کے معنی مین لفظ ولی کو استعمال کرتے ہین سوا اسکے اور خیال اونکے ذہن
مین نہین ہے ہم کہتے ہین کہ یہ گمان اونکا محض وہم ہے بلکہ لفظ ولی کے معنی دشمن کے بھی
آتے ہین اس بات کو ہم معتبر تفسیرون شیعون سے ثابت کرتے ہین چنانچہ خلاصۃ المنہج کے

۸ پارہ سورہ اعراف مین ہے ولا تتبعوا من دونہ اولیاء ترجمہ و پیروی مکنید بجز از خدائے دوستان مراد تیانند کہ کفار ایشان را دوست میگرفتند یا شیاطین کہ خلق را در گمراہی مے افگنند اور عمدۃ البیان عمار علی مین تفسیر آیہ موصوفہ کی یون لکھی ہے اور نہ پیروی کرو تم سوا اوس خدا کے دوستون کی کہ وہ بت ہین اور کفار اونکو دوست رکھتے ہین یا یہ کہ شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگون کو گمراہ کرتے ہین اگرچہ اس تفسیر مین بھی معنی لفظ ولی کے بت ہی لیے گئے ہین مگر سیاق عبارت سے صاف یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ سوائے خدا کے دوستون کی کہ وہ پیغمبر ہین یا اولیا پیروی مت کرو بلکہ بتون کی پیروی کرو کہ کفار اونکو دوست رکھتے ہین کیا مفسر صاحب وقت تحریر تفسیر بھنگ پیکر بیٹھے تھے کہ جسکی موج مین جو چاہا سو لہرین لینے لگے بیت چہ خوش گفت ست جامی در کریما ٭ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا۔ جب اخباریون نے عمدۃ البیان مین یہ مضمون لکھا ہوا دیکھا باتباع اپنے مفسر کے فوراً تصاویر مثل حضرت امیر و حضرت امام حسین و حضرت عباس علمبردار کھینچا کر چوکھٹون مین جڑوا کر حسین آباد کے امام بارہ مین لٹکا دین اور لگے اونکو جھک جھک کر سلام کرنے اور مجرا بجا لانے اور تعزیون مین شیرون اور براقون اور پتلیون کی صورتین بلکہ قسم قسم کی صورتین بنانا یہ تو ایک معمولی فرض محرم الحرام کا ہے مسئلہ شیعون کے نزدیک جس امر واقعی کے اظہار مین توہین مذہب شیعگی کی ہوتی ہو اوس سے چشم پوشی کرنا عین عبادت ہے چنانچہ ہمراہیان حضرت امام حسینؑ مین سے سوائے حضرت عباسؑ علمبردار و حضرت قاسمؑ کے کسی اور شہدائے کربلا کا نام تک بھی زبان پر نہین آتا ہے اور نہ میان انیس و دبیر وغیرہم کے مرثیون اور نہ کتاب دہ مجلس کی روایتون مین اونکا کچھ ذکر دیکھا جاتا ہے گویا معرکہ کربلا مین بجز حضرت عباسؑ و حضرت قاسمؑ کے اور کوئی صاحب حضرت امام حسینؑ کے ساتھ تھے ہی نہین اس اغماض کا باعث یہ ہے کہ تمام شہداء کے

نام صحابہؓ عظام کے ناموں پر ہیں مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ و نیز دیگر صحابہؓ کرام کے پس شیعہ نہایت ہی گھبراتے ہیں کہ اگر سوائے دو صاحبوں کے تیسرے صاحب کی شجاعت و جوانمردی و اعانت و ہمدردی کا اظہار نام لیکر کرینگے تو اہلسنت دستاویز پاکر اوسی دم شیعوں پر حجت لاوینگے کہ یہ نام تو وہی ہیں جن پر تم سعاذ اللہ ہر دم تبرا کیا کرتے ہو اوسوقت سوائے خجالت و ندامت کے شیعوں کو کیا چارہ ہوگا

لطیفہ اگر سنی شیعہ سے جان و مال طلب کرے چاہیے تو دیدے اور اگر شہداء کربلا کے نام دریافت کرے کبھی بھولکر بھی نہ ملے مجرب ہے وہ اسماء مبارک یہ ہیں (۱) حضرت حُر بن یزید الریاحی (۲) مصعب برادر حُر (۳) علی ابن حُر (۴) عروہ غلام علی پسر حُر رحمہم اللہ تعالیٰ (۵) زہیر ابن حسان (۶) عبداللہ بن عمر کلبی (۷) بریر صاحب زہد و العرفان (۸) وہب کلبی نو کتخدا (۹) عمر بن خالد (۱۰) خالد بن عمر (۱۱) سعد بن حنظلہ (۱۲) عمر ابن عبداللہ (۱۳) حماد انس (۱۴) وقاص و شریح عبید (۱۵) مسلم عوسجہ اسدی (۱۶) پسر مسلم (۱۷) ہلال ابن نافع (۱۸) عبدالرحمان بن عبداللہ (۱۹) یحییٰ ابن السلیم (۲۰) عبداللہ بن عمرہ (۲۱) مالک بن انس (۲۲) عمر بن مطاع (۲۳) قیس بن منبہ (۲۴) ہاشم بن عتبہ وقاص برادر چچازاد عم سعد و فضل علی سعہ نہ تن دیگر صحابے (۲۵) حبیب مظاہر (۲۶) حر با حریر (۲۷) یزید مہاجر جعفی (۲۸) انیس معقل اصبحی (۲۹) عابس شبیث (۳۰) حجاج بن مسروق جعفی موذن (۳۱) سیلف بن حارث و مالک (۳۲) غلام ترکی حضرت زین العابدینؑ (۳۳) مالک بن انس (۳۴) حنظلہ ابن سعد (۳۵) یزید بن زیاد (۳۶) عبداللہ بن سعد (۳۷) جنادہ ابن حارث (۳۸) عمر بن جنادہ (۳۹) مرد معروف با بن ابی مرہ (۴۰) محمدؑ ابن مقداد و عبداللہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین (۴۱) عبداللہ ابن مسلم (۴۲) جعفر ابن عقیل (۴۳) عبدالرحمان ابن عقیل (۴۴) محمدؑ ابن جعفر طیار (۴۵) عون بن عبداللہ بن جعفر (۴۶) عبداللہ بن حسنؑ (۴۷) قاسم ابن امام حسنؑ (۴۸) ابوبکر ابن علی (۴۹) عمر ابن علی (۵۰) عثمان ابن علی

(۵۱) جعفر ابن علی (۵۲) عبداللہ ابن علی (۵۳) عباس ابن علی (۵۴) علی اکبر ابن امام حسینؑ (۵۵) علی اصغر ابن امام حسینؑ (۵۶) امام حسین رضوان علیہم اجمعین یہ کل صاحب ۹۶ ہین جو میدان کربلا مین شہید ہوے یہ اسمار مبارک وہ ہین جو کہ مذ حملہ حیدری مطبع طلسم منظری آگرہ کے صفحہ ۱۶۰ سے صفحہ ۲۲۰ تک مین مرقوم ہین لتبیہ ۱۰۱ یا تو وہ ہین جو بعد شہداے موصوفہ بالا اہلبیتؑ سے باقی رہے مثل بچون اور بیبیون کے یا مورخ کو اونکے نام بہم نہین پہونچے اب تبرائی اسماء موصوفہ دیکھین اور اپنے گریبانون مین سر ڈالین اور آنکھین پہاڑ کر انصاف کی نگاہ سے دیکھین کہ یہ وہی نام ہین یا نہین کہ جن پر معاذ اللہ چلتے پہرتے اوٹھتے بیٹھتے کھاتے پیتے روتے ہنستے سوتے جاگتے سوتے تبرا کیا کرتے ہین ولے بر حال ائمہؑ جنہون نے اپنی اولاد کے نام ایسے رکہے کہ اون بیچارون پر شیعیان علیؑ ہمیشہ تبرا کیا کرتے ہین اور اوسپر طرہ یہ ہے کہ پہر بہی محبت کا دم بہرتے ہین ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند مسئلہ شیعہ آٹھوین تاریخ محرم کی حاضری حضرت عباسؑ علمبردار کو منجملہ دیگر فرائض کے واجبات سے جانتے ہین اہتمام اس غائبانہ کارروائی کا یہ ہے کہ تاریخ مذکور کو شیعہ خلوت مین جمع ہو کر ایک مجلس بصد تکلف ترتیب دیتے ہین اوس وقت متفق البیان ہو کر معاذ اللہ صحابؓ عالی صفات و ازواجؓ مطہرات رحمت العالمینؐ پر تبرا کہتے ہین اور اسی مد مین اون اہلسنت کو بہی جو بفضل خدا ارد و افض لکہتے ہین شریک کرتے ہین ہم یقین کہتے ہین کہ شیعون نے اس فہرست زشت مین ضرور ہی ہمارا بہی نام درج کیا ہوگا اگر مقابلہ ہمارے پیشتر شیخ جی دیوبندی کو جو بزعم شیعان مولوی بہی ہین اس کار خیر مین شامل کرین تو قند مکرر و حلوائے تر کا مذاق دیگا اسلیئے کہ موجد اس سلسلہ مجادلہ کے وہ ہین نہ ہم نہ وہ ہوتی تبر جگاتے نہ شیعہ اوسکے ڈنک زہر آلود سے گلی کوچون مین بلبلاتے ابہی کیا ہوا ہے اور بہی نمونے دکھائے جائینگے **مولف** بہت روکتا ہون نہین یہ نہین

مگر خاتمہ تند رکتا نہین ۔ ذرا چھری تلے دم لیجیے زیادہ شور وشغب نہ کیجیے دیکھئے شیخ جی صاحب کیسی آپکی قلعی بگڑواتے ہین عجائے روشنی طبع تو برمن بلا شدی ۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہت کچھ مسائل لاطائل معتبر کتب شیعو نمین مرقوم ہین جنکے اظہار مین شرم آتی ہے حق یہ ہے کہ ایسے واہیات مسائل کسی ملت ومذہب مین جائز نہین ہین اب سنئے امت ابن سبا کے عقائد پر مکائد کا حال ۔

مجملاً ذکر عقائد شیعیان پاک کا

اول کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الآئمۃ یعلمون متیٰ یموتون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو اپنی موت کا حال معلوم رہتا ہے کہ فلان روز فلان تاریخ کو مرینگے حالانکہ بنص قرآنی ثابت ہے کہ علم موت وحیات کا مخصوص بذات خدا ہے کقولہ تعالےٰ هو الذی یحیی ویمیت ترجمہ وہ اللہ وہ ہے کہ مارتا ہے اور جلاتا ہے سواے اسکے اگر آئمہؑ کو علم موت وحیات کا ہوتا تو وہ تقیہ کیون کرتے اور خوف جان سے کیون کسی سے ڈرتے ان وجوہات مدلل سے یقیناً معلوم ہوا کہ آئمہؑ کو علم موت وحیات کا ہرگز نہ تھا دوم کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب ان الآئمۃ یعلمون ما کان وما یکون مین مرقوم ہے کہ آئمہؑ کو علم حضرت خضر وحضرت موسیٰ علیہما السلام سے زیادہ تھا حالانکہ یہ بات بھی محض خلاف ہے اسلیئے کہ سورہ کہف مین قصہ زیادہ علمی حضرت خضرؑ وحضرت موسیٰؑ کا موجود ہے سوم کتاب عیون الرضا ابن ابن بابویہ نے لکھا ہے کہ امیر المومنینؑ حضرت آدم علیہ السلام سے افضل ہین حالانکہ خداے تعالیٰ حضرت آدمؑ کی شان مین فرماتا ہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ ترجمہ تحقیق مینے بنایا زمین مین اپنا نائب (یعنی حضرت آدمؑ کو) اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام ہے افضل ہین نہ آئمہؑ چہارم حق الیقین کے ہم باب ہم مقصد مین ہے کہ آئمہؑ جمیع ملائک سے افضل ہین غرض اس افتراء صریح سے صرف

مفتریون کی یہ ہے کہ کسیطرحسے آئمہؑ کو حضرت جبرئیلؑ پر ترجیح دین تاکہ لوگ سمجھین کہ جب
جناب امیرؑ و دیگر آئمہؑ حضرت جبرئیلؑ و دیگر ملائکہؑ سے افضل ہین تو بمقابلہ البشرکے افضل تر
ہوئے لہذا اسی دلیل سے آئمہؑ استحقاق نیابت کا رکھتے تہے حالانکہ یہ بات بہی نص قرآنی
محض لغو ہے اس لیے کہ خداے تعالیٰ نے جابجا اپنے کلام پاک مین ملائکہ کی تعریف
فرمائی بلکہ اونپر ایمان لانیکی ایسی قید لگائی ہے جیسی کہ اپنی اور اپنی کتابون اور اپنے
رسولون کے اوپر ایمان لانیکی قید لگائی ہے کقولہ تعالیٰ کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
اگر آئمہؑ کچھ بھی فضل رکھتے ہوتے تو خداے تعالیٰ بجاے ملائکہ کے آئمہؑ فرماتا
پچھم مذہب اہلسنت والجماعت کا یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر و صفی اللہ
تہے اور حسد و بغض و اصرار و نافرمانی خدا سے پاک کقولہ تعالیٰ ثم اجتباہ ربہ وھدیٰ فتلقی آدم من ربہ
کلمات فتاب علیہ انہ ھو التواب الرحیم ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین
ترجمہ پہر قبول کیا اوسکو یعنی حضرت آدم کو رب اوسکے نے اور ہدایت کی پس سیکھ لیے
آدمؑ نے رب اپنے سے کلمے پس رجوع کی اوسپر اوسکی تحقیق شان یہ ہے کہ وہ توبہ کا
قبول کرنے والا ہے رحم والا تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ
اور آل عمران کو جہان والون پر مگر شیعہ بہ نسبت حضرت آدم علیہ السلام کے نہایت ہی
بے ادب و گستاخ ہین اور اونکو بغض و حسد و نافرمانی و گمراہی مین منسوب کرتے ہین
بلکہ نعوذ باللہ شیطان سے بڑہکر اونکو گمراہ جانتے ہین کہتے ہین کہ توبہ توبہ آدمؑ نے مراتب
آئمہؑ پر حسد کیا اس لیے خدا نے غضبناک ہوکر معاذ اللہ اونکو ملعون ابدی بنا دیا چنانچہ
محمد بن بابویہ نے علی بن موسی الرضا سے عیون اخبار الرضا مین یہ روایت بڑے فخر
سے نقل کی ہے انہ قال ان آدم لما اکرمہ اللہ تعالیٰ باسجاد الملئکۃ لہ وادخالہ الجنۃ قال
فی نفسہ انا اکرم الخلق فنادی اللہ عزوجل ارفع راسک یا آدم فانظر الی ساق عرش فرفع
آدم راسہ فوجد فیہ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وعلی

نور الله امیر المومنین و فاطمہ سیدۃ نساء العالمین والحسن والحسین سیدا شباب
اهل الجنة فقال آدم یا رب من هؤلاء فقال عز وجل هؤلاء من ذریتك وهم خیر منك
ومن جمیع خلقی ولولاهم ما خلقتك وما خلقت الجنة والنار ولا السماء والارض فایاك ان
تنظر الیهم بعین الحسد فاخرجك عن جواری فنظر الیهم بعین الحسد فسلط علیه الشیطان حتی اکل من الشجرة التی

ترجمہ بدرستیکہ آدم علیہ السلام کو جس وقت بزرگ کیا خدا نے بسبب سجدہ کرنے فرشتوں کے
اور داخل کرنے بہشت کے پس کہا آدم علیہ السلام نے اپنے جی مین کہ مین بزرگ ترین تمام خلق
کا ہون پس ندا کی خدائے عز وجل نے کہ اے آدم تو اپنا سر اوٹھا کر میرے
عرش کیطرف دیکھ پس آدم نے اپنا سر اوٹھایا پس پایا اوس جگہ لکھا ہوا لا الہ الا اللہ محمد
پس کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہین پس فرمایا عز وجل نے کہ یہ تیری ذریت
مین سے ہین اور تجھسے بہتر بلکہ تمام خلق میری سے اگر نہ پیدا کرتا مین انکو نہ پیدا کرتا
مین جنت و دوزخ و آسمان و زمین تو آگاہ ہو تو انکو بچشم حسد ہرگز نہ دیکھنا پس مین
تجھکو اپنی ہمسائگی سے نکال دونگا پس آدم نے انکی طرف بچشم حسد نظر کی پس مسلط
کیا اوسپر شیطان کو یہانتک کہ کھایا اوس درخت سے کہ منع کیا تھا خدا تعالی نے
اوس سے اور اسیطرح سے یہ روایت معنی الاخبار معتبر کتاب شیعہ مین مفضل بن عمر سے
ابی عبد اللہ سے بڑی طول و طویل نقل کی ہے جسکا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے
بسبب حسد کے معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام و شیطان کو مخذول کیا اہل بصیرت
بنظر عبرت ان روایتون موضوعہ مریدان ابن سبا کو ملاحظہ فرماوین کہ حضرت آدم
صفی اللہ سے کیسی بد اعتقادی رکھتے ہین اور برملا حضرت ابو البشر کی توہین و تحقیر کرتے
ہین افسوس جسکا پتلا خدائے پاک اپنے ید قدرت سے بناوے اور اوسکو فرشتون
معصوم سے سجدہ کراوے اور اوس مین اپنی روح ڈالے اور اوسکی پشت سے انبیا
و اولیا نکالے اور اوسکو تمام بشر کا باپ بناوے اور اوسپر صحیفے نازل فرماوے

اور شیعہ اپنے معصوم نبی برحق کی شان مین روایات ترک ادب جنکو سنکر کفار بھی
دانتون مین انگلی دبا وین بڑی دہوم دہام سے اپنی مستند کتب مین فخریہ نقل کرین
اور اسپر طرہ یہ کہ باوصف اقرار ذریت ہونے کے بنسبت آئمہ کے دعوی معصومیت
کرتے پہرین جب باعتقاد شیعان معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضرت ابو البشر
شیطان رجیم سے بڑہکر خوار و گنہگار تہے تو اونکی ذریت بالخصوص آئمہ جو بگمان شیعان
ہزار ہزار درجہ عالم سے بالاتر ہین بلکہ استغفر اللہ خدا کے برابر کیونکر معصوم ہوسکتے ہین ثم
شیعہ نسبت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے نعوذ باللہ الزام تین جہوٹ بولنے
کا قائم کرتے ہین چنانچہ مجمع البیان طبرسی مین یہ عبارت بہ صراحت بڑے شد و مد
سے مرقوم ہے ان ابراہیم کذب ثلثۃ کذبات ترجمہ یعنی ابراہیم نے تین جہوٹ بولے
جیسے کہ چنانچہ اول اپنی بی بی کو بہن بتایا دوم جب کفار اشرار نے اپنی ہمراہ
لیجانے کے وسیلہ شرک مین کہا بلا علالت آپکو بیمار بنایا سوم جناب نے خود توبت توڑ کے
اور نام بڑے بت کا لگایا۔ حالانکہ یہ تاویل حضرت ابراہیم کی کہ بنص قرآنی معصوم
ہین محض لحاظ نبوت وقت پر مبنی تہے ہرگز اوس مین جہوٹ کو دخل نہین ہے اسلیے
کہ حضرت ابراہیم کی تاویل اول سے خاص اخوت اسلامی مراد تہی جیسے کہ کل
مومنین اخوۃ ہین اور تاویل دوم سے مراد بیماری روحی تہی بموجب انی سقیم اور تاویل
سوم سے مراد تخجیل کرنا کفار نابکار کا تہا بموجب بل فعلہ کبیرہم پس اس صورت مین کیونکر
ممکن ہے کہ اطلاق کذب کا نبی معصوم پر عائد کیا جاسکے بلکہ اس افترا سے فائدہ
بعثت محض عبث ٹہرتا ہے جب معاذ اللہ حضرت آدم صفی اللہ و حضرت ابراہیم
خلیل اللہ علیہما السلام بعقیدہ شیعان گمراہ و کاذب ٹہرے تو آئمہ کیونکر معصوم
ہوسکتے ہین لعن ایسے عقیدہ پر اور نفرین ایسی تہمت پر بسبب گر مسلمانی ہمین است
کہ حافظ دارد وائے گر از پس امروز بود فردائے ہفتم کلینی مین ابن ابی یعفور سے

ابا عبد اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے خدا کی نافرمانی کی اسلیئے کہ تکلیف پر صابر نہوے اور کافرون کے ڈر سے بھاگ نکلے اس سبب سے خدا نے اونپر عتاب شدید فرمایا حالانکہ یہ امر کسیطرح سے نافرمانی و بے صبری پر محمول نہیں ہوسکتا ہے اس وجہ سے کہ حضرت یونسؑ کو قرائن سے بخوبی معلوم ہوچکا تھا کہ کفار اشرار ہرگز ایمان نہ لاوینگے پس آپنے اونکے حق مین بددعا کی جب آپ کو ثابت ہوا کہ بالیقین اون پر عذاب الٰہی نازل ہوگا چونکہ عذاب کے آنے مین دیری ہوئی بمقتضای بشریت ڈرے کہ مبادا ظالم ایذا پہونچاوین اور کہین کہ کیون ہم پر اب تک عذاب نہ آیا ناچار آپ بلا انتظار حکم خدا کے بمقام خوف سے دریا کی طرف چلے گئے چونکہ مرتبہ انبیاؑ اور رسل عالی ہے لہذا تنبیہاً آپ پر اس قدر عتاب ہوا کہ مچھلی نگل گئی جب آپنے اوسکے پیٹ مین نہایت ہی خشوع و خضوع سے یہ دعا کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ترجمہ نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے تو تحقیق تھا مین ظالمون مین سے جون ہی آپنے یہ دعا کی فوراً دریاے رحمت جوش مین آگیا پھر پروردگار نے اپنے فضل سے اونکو اوسی منصب پر مقرر فرمایا آپکی ہدایت سے ایک لاکھ سے زیادہ کافر مسلمان ہوے دیکھو نافرمانی و بے صبری کہان رہی غرض شیعہ اسیطرح سے انبیا معصوم سے بداعتقادی رکھتے ہین بلکہ اکثر مرسلین کو تارک وحی کہتے ہین مثل حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم کے باقی آیندہ

بیت دل بردی و دین و جان شیرین ⁂ وین طرفہ کہ باز در کمینی

ہشتم اب اس سے بڑھکر اور بھی ستم سنیئے کہ اکثر فرقے شیعون کے خداے پاک کی نسبت معاذ اللہ جسم و جان و بینی و کان و چہرہ و دندان و لب و دہان و کلہ و زبان و دست و پا و حواس خمسہ و موی سیاہ تا بن گوش و جوف تحت و فوق و قیام و قعود و سکونت و عرض و طول و عمق و مکان وغیرہم ثابت کرتے ہین چنانچہ اعتقادات

مذکورہ بالا کا مشرح تفصیلی حال کافی کلینی مین موجود ہے حالانکہ ایسے عقائد پر کامل
بالشرح کتب نصاریٰ مین بھی مرقوم ہین لہذا ان باتون عقائد مین کچھ فرق نہین ہے بلکہ
دونون کا معبود البتہ ایسا آپ جیتا چلتا پھرتا سوتا جاگتا ہنستا روتا کھاتا موتا جی اوٹھتا مارا
تو ایسے خدا کو دور سے سلام ہے بیت گر ہمین مکتب است و ہمین ملا۔ کار طفلان تمام
خواہد شد۔ اب اس افترائی جی تردید بعض کتب شیعہ سے ہی کیجاتی ہے چنانچہ
نہج البلاغت مین قول جناب امیر کا اسطرح سے منقول ہے قال انہ تعالیٰ لا یوصف بشیء
من الاجزاء والجوارح والاعضاء ترجمہ فرمایا امیر المومنین نے تحقیق شان یہ ہے کہ خدائے پاک
کسی چیز کے ساتھ نہین وصف کیا جاتا ہے نہ اجزا سے اور نہ جوارح سے اور نہ
اعضا سے (یعنی ہاتھ پانون جوڑ بند شکل بشر کے مطلق نہین رکہتا ہے) یہ روایت
مطابق آیۂ کریمہ کے ہے لیس کمثلہ شیء ترجمہ نہین ہے مثل اوسکے کوئی چیز مگر شیعہ
بالکل دیدار خدا کے منکر ہین چنانچہ تحفۃ العوام کے صفحہ ۳۳ مین مرقوم ہے کہ خدا دیکھنے مین
نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور حق الیقین کے باب ۴ بحث ۴ مین ہے کہ حق تعالیٰ
بالمرہ دیدنی نیست و بدیدہ نیز ادراک آن نتوان کرد نہ در دنیا و نہ در آخرت حالانکہ
اس اعتقاد پر فساد کی تکذیب کلام الٰہی سے ہوتی ہے کقولہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا
ناظرۃ ترجمہ بہت سے منہ اوسدن تر و تازہ ہونگے طرف رب اپنے کے دیکھنے
والے الحمد للہ یہی عقیدہ اہلسنت کا ہے پس بموجب وعدہ صادق رب اکبر کے ضرور
یہ نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ اہلسنت کو نصیب ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ اس آیت شریف
کے مطابق شیعون کی بھی مستند کتب مین روایات موجود ہین اول من لایحضرہ الفقیہ
کی کتاب الصلوٰۃ مین ہے کقولہ تعالیٰ اشکر لہ کما شکر لی واقبل الیہ بفضلی واریہ وجہی
ترجمہ جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے شکر کرونگا مین اوسکا جیسے شکر کیا میرا اور پیش آونگا
مین فضل اپنے سے اور اوسکو اپنا جمال دکھاؤنگا دوم ابن بابویہ نے اپنے رسالے

اعتقادات مین لکھا ہے سألت ابا عبد الله فقلت اخبرنی عن الله عز وجل هل یراه المؤمنون یوم القیمة ترجمہ پوچھا مین نے حضرت امام حسینؑ سے پس کہا کہ خبر دے تو مجھکو الله عز وجل سے آیا دیکھینگے اوسکو ایمان والے فرمایا ہان پس بموجب آیہ کریمہ و روایات شیعونکے منکرین دیدار مصداق اس آیت شریف کے ٹھہرے یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود

فلا یستطیعون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سالمون

ترجمہ جسدن کھولی جاتی ہے پنڈلی اور بلائے جاوین سجدے کو پھر نکر سکین نیچی ہین اونکی آنکھین چڑہی آتی ہے اون پر ذلت اور پہلے اونکو بلاتے تہے سجدے کو اور وہ چنگے تہے یعنی حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تہی اوسکے ساتھ جاویگی مثلاً بت پرست بتون کے ساتھ ہونگے اور تعزیہ پرست تعزیون کے ساتھ ہونگے اور مسلمان جو خالص خدا کی بندگی کرتے تہے اور منتظر دیدار خالق اکبر کے رہتے تہے کہڑے رہجاوینگے پہر پروردگار آویگا جس صورت مین کہ نہ پہچانین فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ تب مسلمان کہینگے کہ جب ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے فرماویگا تم اوسکا کچھہ نشان جانتے ہو کہینگے ہان پہر ظاہر ہوگا اونکی پہچان کے موافق اور پنڈلی کہولیگا تو سجدہ مین گرینگے اور جو سچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تہا اوسکی پیٹھہ نہ جہکیگی اولٹا گر پڑیگا یہ اونکا اعتقاد توحید آزمانیکو کہ صورت پوجنے سے ایسے بیزار ہین یا منافقین سزاوار آیہ موصوفہ کے ہین قد خسر الذین کذبوا بلقاء الله ترجمہ تحقیق ٹوٹا پایا اون لوگون نے کہ جھٹلایا ملاقات خدا کو یعنی منکر دیدار خدا کے ہوئے پس لاریب فیہ وہ لوگ ہمیشہ ٹوٹے مین رہینگے اے ابن سبا کے مریدو ذرا اپنے عقیدہ کی طرف غور کرو کہ تم راہ راست چھوڑ کر کس کجروی مین پڑے ہو نہ خدا کی آیتین مانتے ہو اور نہ اپنے آئمہ کی روایتین سچی جانتے ہو

بیت ؎ دوگونہ رنج و عذابست جان مجنون را ؎ بلاے صحبت لیلے و فرقت لیلے

وہم شیعہ ضلالت کا خالق شیطان لعین کو جانتے ہین چنانچہ مجمع البیان کے جزو پنجم مین

تفسیر آیہ کریمہ یرید الشیطان ان یضلہم ضلالا بعیدا کی یہ لکھی ہے کہ خالق ضلالت کا شیطان ہے حالانکہ تکذیب اس عقیدہ کی کلام الٰہی مین موجود ہے کقولہ تعالیٰ من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ ترجمہ جسکو ہدایت کرتا ہے خدا پس اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہین اور جسکو گمراہ کرتا ہے وہ پس اوسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہین۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ درحقیقت خالق ہدایت وضلالت کا خداتعالیٰ ہی ہے اور اسی طرح سے مسئلہ خیر وشر کا اعتقاد رکھتے ہین یہ عقیدہ شیعون کا موافق عقیدہ گبران ایران کے ہے کہ وہ یزدان کو خالق خیر اور اہرمن کو خالق شر جانتے ہین یہ رسم اونکی جدید نہین ہے بلکہ قدیمی ہے ہان یون اعتقاد رکھنا درست ہے کہ خدا خیر سے خوش ہے اور شر سے بیزار اور انسان کاسب اوسکا ہے بارادہ خدا اور شیطان رغبت دلانے والا ہے فعال شر کا اور اوسپر اعانت کرنے والا نہ خالق شر یہی مذہب ہے اہلسنت کا یارہوین خلاصۃ المنہج کے شروع جزاول مین تفسیر آیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب یہ لکھی ہے کہ مراد از ان ایمان آوردن بمہدی آخرالزمان ست حالانکہ فساد اس اعتقاد کا آیہ ذالک الکتاب لاریب فیہ سے اہل بصیرت پر مخفی نہین ہے کیونکہ ہدی للمتقین خاص صفت کتاب اللہ کی ہے نہ صفت مہدی مظنونہ شیعان کے کہ آجتک سُنیون کے ڈر کے مارے سرداب سُرمن راے مین اصل ہدایت کو بغل مین دبائے چھپے بیٹھے ہین پس کیونکر وہ مصداق ہدی للمتقین کے ہوسکتے ہین غرض ایسی تاویل دور از عقل سے صرف شیعون کی یہ ہے کہ تمام کمال کارگذاریان اہلسنت کی جو مطابق کتاب اللہ کے ہے شروع زمانہ اسلام سے ظاہر ہوتی چلی آتی ہین معاذ اللہ باطل ہین مگر مصرعہ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہو وازدہم شیعون کے نزدیک زیارت مزار مقدس حضرت امام حسنؑ کی کچھہ بھی وقعت وعزت نہین رکھتی ہے مگر زیارت قبر حضرت امام حسینؑ مین از بس بلکہ زیادہ از حد مبالغہ کیا جاتا

اور اس بات مین بڑے غلو کے ساتھ احادیث نقل کیجاتی ہین چنانچہ تہذیب الاحکام
کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ الحسینؑ مین یہ حدیث منقول ہے من زار قبر ابی
عبد اللہ بشط الفرات زار اللہ فوق عرشہ ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسینؑ ساتھ دریای
فرات کی کی (فرات سے بسبب اتصال کے مراد روضہ مبارک حضرت امام حسینؑ ہے)
گویا اوس شخص نے زیارت خدا کی کی عرش پر دوسری کتاب امالی ابن بابویہ مین
یہ حدیث مرقوم ہے من زار قبر الحسین وعرفہ بحقہ رفع اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر
ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت کی قبر امام حسینؑ کی اور پہچانا اوسکو جیسا کہ حق ہے اوسکے
پہچاننے کا ہے دور کردیئے خدائے تعالیٰ نے تمام گناہ اگلے اور پچھلے اوسکے اور
تہذیب الاحکام حد حرم الحسینؑ و فضل کربلا مین لکھا ہوا ہے خلق اللہ کربلا قبل ان یخلق
الکعبۃ باربعۃ وعشرین الف عام وقدسہا وبارک علیہا ترجمہ یعنی پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے کربلا کو
آگے کعبہ سے چوبیس ہزار برس پہلے اور اوسکو مقدس کیا اور برکت دی اوسپر
(یعنی کعبہ شریف پر) پھر اسی کتاب کے باب فضل زیارت ابی عبد اللہ مین روایت ہے
من زار قبر ابی عبد اللہ یوم عرفۃ فلہ ثواب الف الف حج مع مہدی آخر الزمان وثواب الف الف عمرۃ مع رسول اللہ
ترجمہ یعنی جس شخص نے زیارت قبر حسینؑ کی دن عرفہ کے کی پس ثواب اوسکو ہزار
ہزار حج کا ہے ہمراہ مہدی آخر الزمان کے اور ثواب ہزار ہزار عمرہ کا ہمراہ رسول اللہ
کے غرض اس عقیدہ باطل سے اہل نفاق پر فساد کی یہ خاص ہے کہ خانہ خدا ویران
ہوجائے اور جماعت مسلمانون مین جو ایام حج مین رقم کثیرہ خرچ کرکے نہایت
مشقت اوٹھاکے ملکون سے جمع ہوتے ہین تفرقہ پڑجائے سوائے اسکے ثواب
زیارت قبر حسینؑ اور ثواب زیارت کربلا اور معنی نہین رکھتا ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا جواب اب ہم اس گمان غلط شیعون کی بھی تردید اونہین
کی صحیح کتابون سے کرتے ہین اول جامع الاخبار کے باب ۲ فصل ۷ مین یہ حدیث

نبویؐ منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اتی مکۃ حاجا ولم یزرنی فی المدینۃ فقد جفانی
ومن جفانی فقد جفوتہ یوم القیامۃ ترجمہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جسنے حج خانہ کعبہ کا اور اوسکا
اور میرے مدینہ کی زیارت نکی پس تحقیق اوسنے جفا کی مجھپر اور جسنے کہ جفا کی مجھپر پس
تحقیق مین جفا کرونگا اوسپر قیامت کے دن کو دوم کافی کلینی کے باب زیارت مین
قول جناب امیرؑ کا یون منقول ہے الکعبۃ حرم اللہ والمدینۃ حرم الرسول والکوفۃ حرمی
ترجمہ کعبہ کو حرمت دی خدا نے اور مدینہ کو حرمت دی رسول اللہ نے اور کوفہ
کو حرمت دی مینے دیکھو ان دونون حدیثون سے بطلان عقائد مریدان ابن سبا کا
ہوتا ہے پس جو بد اعتقاد از راہ فساد کے ترجیح خانہ کعبہ و مدینہ طیبہ پر کربلا کو دیگا وہ
منکر حدیث رسول اللہ و قول جناب امیرؑ کا یقیناً سمجھا جائیگا بیت گو کو از صد
ور کربلا ہے تا نیفتی چون حسینؑ اندر بلا سیزدہم بنص قرآنی ثابت ہے کہ جمیع انبیا
اللہ صغیرہ و کبیرہ گناہ و نسیان و دروغ و بہتان عمداً و سہواً سے مطلق مطہر او مبرا
ہین مگر کتب شیعہ مین خلاف اسکے مرقوم ہے چنانچہ عیون اخبار الرضا کے باب ۱۵ مین
یہ عبارت مرقوم ہے کہ بعد نبوت کے اگر کوئی خطا رسول اللہ سے صادر ہوتی تھی تو
خدا تعالیٰ فوراً اوسکے عتاب و تادیب سے آپکو متنبہ کرکے انہون سے اوسکو محو کر دیتا تھا
اور استبصار کی کتاب الصلوٰۃ مین تحریر ہے کہ انبیاء سے سہو و نسیان بھی ہوتا ہے چنانچہ
اسکے حوالہ مین یہ عبارت مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا نے دو رکعت نماز ظہر
پڑھکر ختم کردی جب کسی نے آپکو اطلاع دی تب باقی ماندہ نماز پھر پڑھی حالانکہ یہ
فعل حضرت کا خاص واسطے تعلیم امت کے تھا کہ جب کسی کو سہو ہو تو اسطرح سے
اپنی نماز پوری کرلیا کرے پس یہ اتہام معصوم مطلق کی نسبت لگانا خالی از خبث
باطنی سے نہین ہے چہاردہم شیعہ معتقد ہین کہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ جمیع انبیا
اللہ سے از روئے فضیلت کے بہت بڑھکر ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کے

۲۳ جزو تفسیر آیہ کریمہ وان من شیعتہ لابراھیم کی یہ لکھی ہے کہ ابراھیم از پیروان نوح است پھر اس سے آگے لکھا ہے کہ ابراہیم گفت کہ خداوندا مرا از شیعان علیؑ ابن ابی طالب گردان خدای تعالی دعاء او را قبول کرد و وبرا داخل شیعان امیر المومنین نمود و رسول خود را خبر داد ازین آیۃ الخ مطلب اس تہید پلید سے صرف شیعون کا یہ ہے کہ معاذ اللہ مرتبہ شیعان علیؑ کا مرتبہ تمام انبیا اللہ سے افضل ہے حالانکہ نسق عبارت آیہ کریمہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ و شیعان حضرت علی کو آیہ موصوفہ سے کچھ بھی علاقہ نہیں ہے یہ سب سمجھ کا پھیر ہے بلکہ اسیکا نام غلو و تعصب و افراط و تفریط ہے خدا کی پناہ ایسے افراط محبت سے کہ نوبت الحاد کی پہونچا دے چنانچہ ایسے عقیدہ غلیظہ کی نسبت قول صحیح جناب امیر المومنینؑ کا نہج البلاغت مین کلام الجوارح مین یون منقول ہے سیھلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر الحق و مبغض مفرط یذھب بہ البغض الی الغیر الحق وخیر الناس من فی حال النمط الاوسط ترجمہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لیے بالضرور ہلاک ہون گے ایک وہ کہ افراط کرے میری محبت مین اوس درجہ کہ وہ اوسکو ناحق کیطرف کھینچے دوسرا وہ کہ افراط کرے میری بغض مین اوس قدر کہ وہ اوسکو ناحق کی طرف کھینچے بلکہ بہترین آدمیون کا وہ شخص ہے کہ افراط و تفریط مین متوسط ہو اس قول معقول و مقبول طرفین مین جناب امیر المومنینؑ نے تین گروہون کے عقائد بیان فرمائے اول گروہ رافضیون کا کہ وہ محبت مین بسا مبالغہ کرتے ہین حتی کہ معاذ اللہ جناب امیرؑ کو خدا سے و رسولؐ سے بھی بڑھکر جانتے ہین دوم گروہ خارجیون کا کہ وہ ظالم نعوذ باللہ عداوت و نفاق حضرت امیر المومنینؑ مین بکثرت افراط کرتے ہین سوم گروہ اہلسنت و الجماعت کا کہ وہ بفضل خدا افراط و تفریط مین متوسط ہے الحمد للہ یہی مذہب پاک ہمارا ہے پانزدہم شیعہ عصمت و علم و معجزات مین آئمہ کرام کو

ہمرتبہ خاتم المرسلین جانتے ہین اور معراج وکلمہ مین شریک حالانکہ قول جناب امیرؑ کا کافی کلینی کی کتاب التوحید فی الکون و المکان مین حضرت امام جعفر صادقؑ سے یون منقول ہے قال امیر المومنینؑ انما انا عبد من الرسول ترجمہ فرمایا حضرت علیؑ نے جز اینست کہ مین ایک غلامون رسولؐ سے ہون دیکھو جناب امیرؑ ہی اپنی زبان مبارک ترجمان سے اقرار غلامی کا کرتے ہین پھر کیونکہ ہوسکتا ہے کہ غلام ہمرتبہ بادشاہ دوجہان کا ہو ہان یہ امر بجا ہے کہ جو کچھ مناصب و مراتب و فیض و مناقب جناب امیرؑ نے پائے وہ سب بسبب کتخدائی حضرت زہراؑ کے پائے ورنہ حضرت رسولخداؐ کی مثل جناب امیرؑ کے اور بھی تو تین بھائی تھے اونکو یہ مرتبہ کیون نملا اگر دامادی مساوات و اشتراک پیدا کرتی ہے تو حضرت عثمانؓ ذی النورین زیادہ تر مستحق ہونے چاہئے شانزدہم جلاء العیون کے باب ۱ فصل ۵ مین ہے کہ وقت وفات حضرت رسولؐ خدا صلعم حضرت جبرئیلؑ حاضر تھے کہا کہ اے رسولؐ خدا یہ آخری میرا آنا ہے زمین پر جب آپ میرے صاحب دنیا پر تھے تو مجھکو بھی آپ سے تعلق تھا اب مجھکو آنے کی حاجت نہین ہے طرفہ یہ ہے کہ اسی کتاب کے باب ۲ فصل ۶ مین یہ عبارت بر خسارت مرقوم ہے کہ بعد رسولؐ اللہ کے جبرئیلؑ حضور مین سیدۃ النساؑ کے حاضر ہوا کرتے تھے اور اونکو حالات آیندہ کی خبر دیا کرتے تھے اور اون خبرونکو جناب مظہر العجائب اور حضرت حسنینؑ لکھا کرتے تھے چنانچہ اسی وحی من اللہ کا نام مصحف فاطمہؑ ہے اور حق الیقین کے باب ۵ مقصد ۶ مین ہے کہ مصحف فاطمہؑ امام غائب کے پاس ہے اور اوس مین حالات قیامت تک بادشاہون کے لکھے ہوے ہین اور اسیطرح سے کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب فی ذکر الصحیفہ و الجفر الجامع مین ہے ہفدہم جلاء العیون کے باب ۱ فصل ۵ مین ہے کہ جبرئیلؑ و دیگر ملائکہ یازدہ آئمہ کے تجہیز و تکفین مین شریک ہوا کرتے تھے ہیزدہم ملا باقر مجلسی نے

اپنے رسالہ رجعت کے آٹھوین حدیث مین واسطے ابطال فضیلت حضرت شیخین رضی اللہ
عنہما کے احوال مہدی مین لکھا ہے کہ جو کفر و شرک و ظلم و گناہ معاذ اللہ ابتدا سے
عالم سے ہوا ہے اور جو کچھ کہ قیامت تک ہوگا وہ توبہ توبہ حضرت شیخینؓ کی گردن پر
رکھا جاویگا غرض اس مضمون ابلہ فریب سے وجوب امامت علی اللہ و معصومیت آئمہ
کا ثابت کرتا ہے اور حضرت شیخینؓ کی عدالت و ہدایت خلق اللہ و نیابت و حمایت
رسول اللہ مین بٹا لگاتا ہے **نوزدہم** شیعہ حضرت عباسؓ بن عبد المطلب الہاشمی عم
رسول اللہ و حضرت عقیلؓ بن ابی طالب برادر حقیقی حضرت امیرؓ کرم اللہ وجہہ سے
نہایت ہی سوء اعتقادی رکھتے ہین چنانچہ مجالس المومنین کی ۳ مجلس مین نسبت حضرت
عباسؓ کے ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اورا کرمے داشتے و تعظیم و تبجیل او نمودی
و فرمودے کہ عباسؓ بمنزلہ پدر منست چونکہ حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ و حضرت ام کلثومؓ
کے نکاح مین وکیل تھے اس تعصب کے سبب سے یہ مضمون آگے لکھا ہے کہ ازین وکالت فضیلت
فضول حضرت امیرؓ عباسؓ را مانند دیگر یاران فدائے راسخ در محبت و اخلاص نہ دید
کیا خوب جنکی تعظیم و تکریم رسول اللہ کرین اونکو حضرت امیرؓ نظر سے گرا دین اور انوار الہدیٰ
کے صفحہ ۲۵۲ مین مرقوم ہے کہ حضرت عقیلؓ جناب امیرؓ سے رنجیدہ ہوکر امیر معاویہؓ سے
جا ملے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ جناب امیرؓ نے اپنے حقیقی بھائی کے
روٹھ جانے اور معاذ اللہ کافر سے بیعت کرنے کی کچھ پروا نکی ع ببین تفاوت رہ
از کجاست تا بکجا - بلکہ ان دونون بزرگون کی نسبت علماء شیعہ نے بہت کچھ
کلمات ترک ادب بکے ہین بلکہ صاف صاف گالیان سنائی ہین چنانچہ علامہ
طبرسی معتبر علماء شیعہ نے کتاب احتجاج مین حضرت علیؓ سے یہ روایت کی ہے
ذھب من کنت اعتضد بھم علی دین اللہ من اھلبیتی و بقیت بین حضرتین قریبۃ العھد بجاھلیۃ عقیل و عباس
ترجمہ وہ لوگ میری اہلبیت کے جاتے رہے جنکی قوت کا خدا کے دین مین مجھکو بھروسا تھا

اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے رہے ہین وہ عقیلؓ و عباسؓ ہین بابت اون
ملا باقر مجلسی مجتہد معتمد شیعہ نے کتاب حیات القلوب مین حضرت علیؑ سے یہ روایت
کی ہے کہ ابو جعفر طوسی بسند معتبر روایت کردہ از امام صادقؑ کہ نفیلہ مادر عباسؓ
کنیز مادر زبیرؓ و ابو طالب و عبد اللہ ابنای عبد المطلب بود عبد المطلب با او مقاربت
کرد کہ عباسؓ ازان بہم رسید زبیرؓ با عبد المطلب دعوی کرد و بہ پدر خاطش بر آمد کہ این
کنیز از مادر ما بما میراث رسیدہ است تو بے رخصت ما او مقاربت کردی و این
فرزند کہ بہم رسید (یعنی حضرت عباسؓ) بندہ ماست پس عبد المطلب اکابر قریش
را نزد وے فرستاد تا آنکہ زبیرؓ راضی شد کہ دست از عباسؓ بردارد بشرطیکہ
نامہ نوشتہ شود کہ عباسؓ و فرزندانش در مجلسیکہ ما و فرزندان ما نشستہ باشند نشینند
و در ہیچ امرے با ما شریک نشوند و حصہ نبرند باین مضمون نامہ نوشتہ شد و اکابر
قریش بر و مہر کردند و این نامہ نزد آئمہؑ علیہ السلام بود پھر اسی کتاب مین بسند صحیح
مرقوم ہے کہ حضرت امام زین العابدین فرمود کہ در حق عبد اللہ و پدرش (یعنی حضرت
عباسؓ) این آیت نازل شد من کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی ترجمہ جو اس دنیا
مین اندھا ہے وہ آخرت مین بھی اندھا ہے الخ استغفر اللہ تشیع بھی عجیب مذہب ہے
کہ جسکے تیر ملامت سے کوئی بھی نہ بچا صحابؓ کو تو پہلے ہی سے معاذ اللہ کافر و مرتد و
مشرک و منافق و ظالم بنا چکے تھے صرف اہلبیتؓ بچے تھے سو اونکو بھی گالی گلوج
سے باقی نچھوڑا خدایا مذہب ابن سبا زندقہ ہے یا الحاد یا مشرب تشیع منافقہ ہے
یا ارتداد کہ جسکے بانی نے نہ خدا و رسولؐ کو چھوڑا نہ دیگر انبیاء و صحابؓ تا خاتم المرسلینؐ
کو باقی رکھا کسیکو گمراہ بنایا کسی کو کافر بتایا صرف اہلبیت باقی بچے تھے سو اونکی
بھی خبر لی ڈالی غرض جو سامنے آیا اوسیکو تبرا سنایا بیت ایک ہم ہی تیری چال
سے پستے نہین صنم ۔ پامال کبک بھی تو ہوی کوہسار مین ۔ اب ہم صرف صحابؓ

بیت صلاح کار کجا و من خراب کجا ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

رسالت مآبؐ کے برا بھلا کہنے پر کیا شکوہ کرین اس فرقہ حیا دشمن سے تو کسی کو تبرے
سے خالی نہین چھوڑا بیت گھائل تری نگہ کا بنوع دگر ہر ایک ٭ زخمی کچھ ایک بندہ
درگاہ ہی نہین ۔ یا ایہا المومنین ذرا اپنے مسائل و عقائد پر نظر کرو اور داد انصاف کی دو
کہ اسیکا نام ایمان ہے بیت ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا ٭ بس اک نگاہ پہ
ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا ۔ خدا حضرات شیعہ کو ذرا عقل و انصاف عطا فرما وے
اور تھوڑی سی شرم و غیرت عنایت کرے کہ وہ ان اقوال کے نتائج پر غور
کرین اور جو جو غلطیان اونمین پڑ رہی ہین اون پر نظر کرین بار خدایا یہ کیسے دوست
اہلبیتؑ کے ہین اور کیسے اونکی فضیلت اور بزرگی کے قائل ہین کہ ایسی باتین اونکی
طرف منسوب کرتے ہین کہ محبت کے پردہ مین اونکی صاف صاف برائیان ثابت
ہوتی ہین خدا کے لیے کوئی انصاف کی آنکھ سے نظر کرے کہ وہ کیا کیا تہمتین خدا
و رسولؐ و انبیاءؑ و آلؑ و اصحابؓ پر رکھتے ہین اور کوئی پنبہ غفلت گوش ہوش سے
نکالکر سنے کہ فرقہ ابن سبا کیسی کیسی برائیان اہلبیتؑ اطہار کی بیان فرماتے ہین بالا بن
مین کہاں خندق تو ہے ہی نہین جو جا ہا اول قول بکؓ لا نعوذ باللہ من ھفواتھم
وسوء عقیدتھم اللھم احفظنا من شرور انفسھم ومن سیات اعمالھم آیات بینات

مجملا ذکر مطعونات شیعون کا

شیعہ بحیلہ محبت حضرت علیؑ کے عداوت اصحابؓ رسالت مآبؐ مین بہت کچھ گستاخ
ہین اور بطلان خلافت حقہ خلفاء الراشدینؓ پر بکثرت تاویلین لاطائل اختراع
کیا کرتے ہین اور قسم قسم کے مطاعن مختلفہ بے اصل اپنی کتب مین نقل کرتے ہین
جنکا کوئی اثر کتب اہلسنت مین پیدا نہین ہے لہذا چند مطاعن ہدیہ ناظرین کئے
جاتے ہین طعن اول یہ کہ ابو بکرؓ نے واسطے بیعت لینے کے ارادہ جلانے

خانۂ سیدۃ النسا کا کیا چنانچہ حق الیقین کی ۳۴ طعن ہین کہ عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا کہ
کیون تو آدمی نہین بھیجتا ہے کہ علیؑ اور اوسکے چند آدمیون کو پکڑ لاوے پھر لکہا
ہے کہ عمرؓ غضب مین آیا اور اہلبیتؑ کے دروازہ پر لکڑیان چنکر آگ منگا کر لگا دی
جواب یہ افترا صریح ہے کوئی جاہل بھی تو یقین نہین کر سکتا ہے اس لیے کہ
حضرت شیخینؓ کو بسبب بیعت کرنے تمام مہاجرینؓ و انصار کے وہ شوکت و صولت
حاصل تھی کہ اگر کوہ قاف کی طرف بھی نظر بھر کر دیکھتے تو وہ بھی ہباءً منثورا ہوجاتا اور
اگر لشکر جنبر جن پر بھی غضب فرماتے تو وہ بھی آتش ہیبت سے جلکر خاک سیاہ ہوجاتا
پھر سعد و چند کس شمار مین تھے کہ مخل انداز انتظام امر خلافت ہوئے ہون جب
اس الزام بے اصل پر اہلسنت کا یہ اعتراض ہوتا ہے کہ شیعونکے اس عقائد پر کہاں
سے جناب امیرؑ غالب علی کل غالب نہ ٹھہرے اوسوقت شیعہ یہ جواب دیکر
جان بچاتے ہین کہ رسول اللہ نے جناب امیرؑ کو وصیت کی تھی کہ خلفاء ثلثہ جتنا
چاہین جبر کرین دم نمارنا جب اس دلیل مجہول پر بھی یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ حضرت
رسولؐ خدا نے تو باوجود کثرت کفار و قلت مسلمانان کے ہمیشہ جہاد کیے کیونکر ہوسکتا
ہے کہ اپنے وصی کو کہ در حقیقت باعتقاد شیعان نبی بھی تھے ایسا حکم کیا ہو جس کا نتیجہ
جبانت سمجھا جاوے اوسوقت حضرات شیعہ تقیہ علیہ السلام کو سپر بنا کر میدان سے
پیٹھ دکھاتے ہین یہ امر مبنی اسپر ہے کہ فقط جناب امیرؑ ہی حضرت اصحابؓ ثلثہ سے
نہین ڈرتے تھے بلکہ عیاذاً باللہ حضرت رسولؐ خدا بھی ڈرا کرتے تھے پھر اسی طعن
مین ہے کہ فاطمہؑ نے فریاد کی عمرؓ نے سر غلاف شمشیر کا پہلوئی آنحضرتؐ پر مارا
اور تازیانہ ذراع شریف پر حضرت امیرؑ نے تلوار کھینچی عمرؓ نے ہاتھ سے چھین لی پھر
جناب امیرؑ کے گلے مین رسی ڈالکر گھسیٹتا ہوا گھر سے باہر لایا اور قنفذ در کو بزور بازو
اوکھاڑ کر پہلوے فاطمہؑ پر مارا کہ اوسکے صدمے سے استخوان مبارک ٹوٹ گئی

اور وہ فرزند جسکا نام رسول خدا ؐ نے شکم مین محسن ؑ رکھا تھا ساقط ہوا پھر تازیانہ شانہ مبارک پر مارا کہ استخوان ٹوٹ گئی اور اسی صدمہ سے شہید ہوئین ہنگام تکفین اونکے شانہ پر بڑی گرہ اوس ضرب کی پائی جاتی تھی پھر صاحب احتجاج نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ ؑ اپنے شوہر اور اوس مجمع کے درمیان مین حائل تھین اور نہین چھوڑتی تھین کہ ابو الحسن ؑ کو پکڑ کر باہر لیجاوین جب دروازہ کے قریب پہونچے چاہا کہ حضرت کو اینچ کھسیٹکر اندر سے باہر لیچلین حضرت فاطمہ ؑ منع کرتی تھین مگر وہ کسیطرح حضرت ؑ سے ہاتھ نہین اوٹھاتے تھے حضرت فاطمہ ؑ ایک ہاتھ مین حضرت کا دامن پکڑے تھین اور دوسرے ہاتھ مین چوکھٹ در کی جواب ایہا الناس بنظر عبرت مفتریون کی افترا کو ملاحظہ کرو کہ اونکے مجتہد کیسی روایات بدتر و حکایات منکر نسبت اہلبیت ؑ اطہر کے نقل کرتے ہین جنکا ذلیل ترین خلائق مین سے بھی کوئی یقین نہین کر سکتا ہے کہ حضرت اسد اللہ الغالب علی کل غالب نے ایسی رسوائی کو جنکی شان مین لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار فخریہ بولا جاتا ہے کیونکر اپنے اوپر گوارا کیا ہوگا اور حضرت سیدۃ النساء نے اوس مجمع کثیرہ نامحرمون مین توبہ توبہ بحالت کدائی کسطرح سے اپنی عصمت کو ہاتھ سے دیا ہوگا اس تفضیح صریح کی مثال ایسی ہے جیسے تحصیلدار چپراسی کو واسطے پکڑنے بیگاری کے بھیجے اور وہ چپراسی کسی ارذل کو پکڑکے لیچلے اوسوقت اوسکی عورت شور و غل مچا کر کے تماشائیون کے انبوہ مین بصورت پریشان گھس پڑے اور ایک ہاتھ سے چپراسی کا دامن اور دوسرے ہاتھ سے اپنے مرد کی کمر پکڑکر کھڑی ہو جاوے اور فریاد و زاری کرکے کہ اپنے مالک کا پانون گھر سے باہر نہ رکھنے دونگی اگرچہ جان پر بن جائے مگر چپراسی باوجود اصرار و انکار عورت کے اوسکے خاوند کو زبردستی پکڑکر حاکم پاس لیجاوے وہ چاہے سو خدمت لے بیگاری کا کچھ بس نہ چلے اے شیعو انصاف کرو کہ اسے کا نام محبت اہلبیت ؑ ہے

جیسا کہ بکثرت تمہاری کتب معتبرہ مین مرقوم ہے اس عار کو کوئی گنوار بھی اپنے بزرگونکی نسبت تسلیم نہین کرسکتا ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ تم باوصف اقرار ذلت وجبانت اونکی نسبت دعوی لافتیٰ وشجاعت کا کرتے ہو ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اب سنئے جواب اسکا کہ حضرت رسول خدا نے بچہ کا نام شکم محترم حضرت زہرا مین محسن رکھا تھا یہ دعوی شیعون کا نص قرآنی باطل ہے اس لیے کہ علم ارحام مخصوص بذات الٰہی ہے کقولہ تعالیٰ ویعلم ما فی الارحام یعنی جانتا ہے اوس چیز کو کہ جو مین ہے اگر کہین کہ حضرت کو اوسپر علم لدنی حاصل تھا کہ بالضرور لڑکا پیدا ہوگا تعجب کہ حضرت رسول خدا کو یہ علم کیون نہوا کہ بچہ اندر میعاد کے ہی ناتمام ساقط ہوجائیگا پھر مضغہ گوشت بے جان کے نام رکھنے سے کیا فائدہ ہوا صحیح مذہب اکثر مورخین کا یہ ہے کہ حضرت محسن پیدا ہوے تھے چند روز زندہ رہکر انتقال فرما گئے اور نسبت مصائب حضرت امیر و حضرت زہرا کے ہمارا یہ جواب ہے کہ ایسی مصیبت سخت مین بنی ہاشم و حضرت مقداد و سلمان فارسی و عمار یاسر و ابوذر غفاری و شیعان جان نثار نے کیون نہ مدد کی افسوس جان فدائی محبان اہلبیت پر کہ باوجود گذرنے ایسے معاملات دور از قیاس کے نزدیک سے کھڑے ہوے تماشا دیکھتے رہے اور اس سے بڑھکر جناب امیر کے حال زار پر اور بھی افسوس آتا ہے کہ باوجود حکم محکم آیہ کریمہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کے ایسی خواری کو کیونکر اپنے اوپر پسند کیا جس سے اونکے وصف لافتیٰ مین بٹا لگا ایسے وقت مین تو واجب تھا کہ ایران کو ہجرت کر جاتے کقولہ تعالیٰ یا عبادی الذین آمنوا ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون ترجمہ اے بندو وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زمین میری کشادہ ہے پس مجھی کو عبادت کرو دوم قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا ترجمہ کہا اون لوگون نے (یعنی فرشتون نے) آیا نہین تھی زمین اللہ کی کشادہ پس ہجرت کرتے تم اوسمین سوم ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ

ترجمہ اور جو شخص کہ ہجرت کرتا ہے خدا کی راہ مین پاویگا زمین مین چلنے کی جگہ بہت کشادہ
دیکھو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم پر ظالم ظلم کرین تو تم اوس سرزمین کو چھوڑ دو
اور اپنے ایمان اور عزت کی حفاظت کرکے اور کسی جگہ جا کر بسو آپکا ایمان تو تقیہ مین
گذرا عزت رہی تھی سو بھی خاک مین ملگئی پھر بھی آپکی شان مین لافتی اور مشکلکشا بلکہ
مہر و جہان کے حاجت روا بولا جاتا ہی ہے اب ہم اس خرافات کی تردید کتب شیعہ
سے ہی کرتے ہین چنانچہ حق الیقین کے ۵ باب ۱ فصل صفات جناب امیر مین یہ
عبارت منقول ہے شجاعیکہ ہرگز نگریختہ و از ہیچ لشکر نترسیدہ و ہرگز خصمے در برابرش
نیامدہ کہ از دست او نجات یافتہ باشد اور نہج البلاغت مین قول جناب امیر کا یون
منقول ہے قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم ملأ الارض کلہا ما بالیت ولا
استوحشت وانی من ضلالتہم التی ہم فیہا والہدی الذی انا علیہ لعلی بصیرۃ
من نفسی ویقین من ربی وانی الی لقاء اللہ وحسن ثوابہ لمنتظر راج
ترجمہ تحقیق مجھکو قسم ہے خدا کی اگر ملاقات کرون مین ان لوگون کی تنہا اور وہ
لوگ تمام روئے زمین پر ہون مجھے پروا نکرون مین اور وحشت نکھاؤن مین
اور مین بتحقیق گمراہی سے ان لوگون کے کہ ہین اوسمین اور وہ ہدایت کہ مین اوسپر
ہون باخبر ہون مین اپنی جان سے اور یقین رکھتا ہون مین اپنے پروردگار سے
اور مین اللہ سے ملنے کا اور اوسکے ثواب کا منتظر اور امیدوار ہون پس جو شخص یا تن
تنہا باوجود کثرت اعدا بحدیکہ روئے زمین کو چھپا لیوین جنگ کرے اور کبھی کسی
سے نڈرے اور وحشتناک نہو اور مشتاق لقاء اللہ کا ہو اور منتظر ثواب اور امیدوار
کرامت خدا کا ہو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے یکتائے روزگار حلال مشکلات جہان پر
ایسے مصائب دور از عقل گذرے ہون ان دونون روایتون سے صاف معلوم
ہوگیا کہ وہ روایات بیہودہ جو سابق مین مذکور ہوئین اختراع متاخرین شیعہ کا ہے

ورنہ متقدمین کی کتب مین بھی اسکا کچھ اثر ضرور ہوتا اور ان دونون روایتون سے شیعون کی اوس گمان غلط کی بخوبی تکذیب ہوتی ہے جو کہتے ہین کہ جناب امیرؑ سے جبرا بیعت لیگئی چنانچہ احقاق الحق کے مسئلۂ خامس بحث رابعہ مین مرقوم ہے اور منہج الفاضلین کے باب ۴ فصل ۱ مین ہے کہ مقدادؓ و زبیرؓ و سلمانؓ و ابوذرؓ سے بھی بجبر بیعت لیگئی دیکھو ان روایات موضوعہ کو تقیہ سے مطلق لگاؤ نہین ہے کیونکہ در صورت تقیہ جبر کیسا اور در صورت جبر تقیہ کیسا ہر دو حالت مین نقیض واقع ہے سواے اسکے یہ اور بھی شان شجاعت اور تہوری جناب امیرؑ و دیگر شیعان سے بعید ہے کہ اونھون نے ذلت کو عزت پر مقدم رکھا اور کچھ بھی اپنی ذوالفقار کا جسنے جبرئیلؑ کے پر کاٹے اور جعفر جن کو قتل کیا جوہر نہ دکھلایا ایسے وقت مین تو قدرت ید اللہی کو کام فرمانا واجب تھا اور جرأت شہیدان کربلا کا نمونہ کہلانا مناسب تھا ورنہ خلعت غالبؑ علی کل غالب کا آپکے قد اقدس پر نازیبا معلوم ہوتا ہے بیت

اگر دونی بہ قد زشت دیبا ہو زدیباے نگر دو زشت زیبا۔ واضح ہو کہ جناب امیرؑ کی بیعت مین مورخین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ آپنے بعد رحلت آنحضرت صلعم کے تیسرے دن صدیق اکبر کی بیعت کی اور بعض کا قول ہے کہ بعد رحلت حضرت زہراؑ کے کہ رحلت رسول اللہؐ سے چھ ماہ بعد واقع ہوئی آپنے بیعت کی غرض بیعت کرنا جناب امیرؑ کا صحیح تواریخون سے اسطرح سے مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے صدیق اکبرؓ کو اپنے مکان پر طلب کر کے یہ شکایت کی کہ اے ابوبکرؓ تم جانتے ہو کہ مین زمانہ رسول اللہؐ مین مثل دیگر عظماے صحابہؓ کے اصحاب شوری سے تھا کیا وجہ جو داخل بیعت نہ کیا گیا خلیفۂ برحق نے عذر معقول پیش کیا جناب امیرؑ نے قبول فرمایا پس المسجد مین بہ خوشی تمام بیعت کی طعن دوم یہ کہ ابوبکرؓ و عمرؓ نے ارادہ قتل علیؑ ابن ابی طالب کا کیا تھا چنانچہ حق الیقین مین ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ

خالد کو مقرر کیا تاکہ حالت نماز مین جناب امیرؑ کا سر کاٹ لے جناب امیرؑ جب مسجد مین
آئے ازراہ تقیہ ابوبکرؓ کے پیچھے نماز ادا کی خالدؓ اونکے پہلو مین تلوار لئے ہوئے کھڑا تھا
ابوبکرؓ نے خالدؓ کو منع کیا حضرتؑ نے کہا کہ اے خالد کیا تھا خالدؓ نے کہا کہ مجھکو ابوبکرؓ
و عمرؓ نے حکم دیا تھا کہ آپکو گردن مارون اگر بعد سلام ابوبکرؓ مجھکو منع نکرتا تو ضرور آپکو مار ڈالتا
سنتے ہی اس بات کے جناب امیرؑ کو غصہ آیا خالد کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا عمرؓ نے
کہا کہ بخدای کعبہ سوگند تو اوسے مار ڈال جب آدمیون نے قسم دلائی تب حضرتؑ
نے اوس سے ہاتھ اوٹھایا پھر لپک کر عمرؓ کا گریبان پکڑ لیا الخ جواب اگرچہ یہ
خرافات قابل جواب نہین ہے مگر طعن اول کی روایت بیعت مین تطبیق دینے
سے یقینی تکذیب اس افترای صریح کی ہوتی ہے اس موضوعات و اہیات سے
صرف وجوب تقیہ کا ثابت کرنا ہے ورنہ ارادہ قتل در اصل کچھ بھی اثر نہین رکھتا
افسوس است ابن سبا پر کہ شرفاے عرب کی شان مین ایسی روایات بیہودہ
نقل کرتے ہین جو اجلاف ایران کی ذات پر بھی صادق نہین آتی ہین معاذ اللہ منہ
اور غصہ فرمانا جناب امیرؑ کا محض مخالف حلم جناب موصوف کا ہے کیونکہ صفت
آپکے حلم کی جلاء العیون کے ۳ باب ۲ فصل مین یون مرقوم ہے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے
ابن ملجم کے حق مین کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے میرے قاتل کو وہ دیکھے اس مرد کو بعض
نے حاضرین مین سے عرض کی کہ اے امیر المومنین اسکو کیون نہین قتل کر ڈالتے
فرمایا تعجب ہے مجھکو تمھارے اس کہنے پر آیا قتل کرون مین اوسکو جسنے ہنوز مجھکو قتل
نہین کیا پھر آپنے وقت شہادت تحسین کر کے فرمایا کہ عفو اولی من القصاص
جیسا کہ کافی کلینی کی کتاب الحجۃ باب الاشارۃ مین مرقوم ہے درصورت غصہ
فرمانیکے آپ حلیم نہ ٹھہرے اور قول عفو اولی بھی جناب کا لغو ٹھہرا طعن سوم
یہ کہ ابوبکرؓ نے مخالفت جیش اسامہؓ بن زیدؓ کی چنانچہ حق الیقین کی ۲ طعن مین یہ

عبارت ہے کہ حضرت رسول خدا نے قریب زمانہ اپنی وفات کے اسامہؓ کو امیر لشکر کر کے غزوہ روم کے واسطے مقرر فرمایا تھا تا کہ وہ رومیون سے اپنے باپ کے خون ناحق کا بدلہ لے اور موضع موتہ کو کہ وہان اوسکے باپ زیدؓ کو شہید کیا تھا غارت کرے اور شیخینؓ و دیگر مہاجرین و انصار کو اوسکا محکوم بنایا تھا اور لعنت کی تھی اوس پر جو مخالفت لشکر اسامہؓ کی کرے اور مکرر سہ کرر فرما دیا تھا کہ جو کوئی اوسکے ساتھ نجاویگا خدا اوسپر لعنت کریگا اور غرض اس سے یہ تھی کہ مدینہ منافقون سے خالی ہوون بعد حضرتؐ کے خلافت بلا فصل امیر المومنینؑ کو پہونچے پس اسامہؓ بعد ارشاد حضرت بحالکہ خاص مرض کی حالت بعد تکرار و مبالغہ آنحضرتؐ کے مع شیخینؓ و جماعت دیگر صحابہ مدینہ سے باہر گئے اور جرف مین لشکر گاہ بنایا دوسرے دن اسامہؓ حضرت رسول خدا کی بیماری کی حالت سنکر واپس آیا اور اسکی ہمراہ شیخینؓ نے بھی مدینہ کو مراجعت کی اوسی دن حضرت نے رحلت فرمائی الغرض اس معاملہ مین شیعون کے تین اعتراض ہین اول کہ اسامہؓ امیر تھے اور حضرت شیخینؓ تابع اسامہؓ خلیفہ نہ تھے پس ضرور ہے کہ حضرت شیخینؓ بھی خلیفہ نہون واجب تھا کہ دوسرے خلیفہ کی اطاعت کرتے جواب اس افترا کا یہ ہے کہ اسامہؓ باقرار مجتہدین شیعہ خلیفہ تھے اس لئے کہ جب حضرت رسول خدا نے اسامہؓ کو واسطے تدارک اہل روم اور بدلہ لینے اونکے والد کے امیر لشکر کیا تو اونکی خلافت مین کیا شبہ رہا یقیناً خلیفہ ٹھہرے اور ہمراہ کرنا رسول خدا کا حضرت شیخینؓ کو مصلحتاً بسبب تجربت واسطے تربیت و غمخواری و حمایت و ہوشیاری و نیز دیگر وجوہات محتملہ کے تھا نہ صرف مطلب رسول اللہ کا تابع کرنیکے تھا اور یہ جملہ معترضہ مفتریون کا کہ رسول خدا کی یہ غرض تھی کہ مدینہ منافقون سے خالی ہوجاوے بوجہ نفاق کے ہے اسکا پتہ اثر تواریخون معتبرہ مین نہین پایا جاتا پس شیعون کے اس اعتراض سے یہ عمدہ دستاویز ہاتھ آئی کہ حضرت شیخینؓ خود مدعی خلافت

شیعہ ہوے بلکہ بعد بھی حضرت ابو بکر ہی حضرت رسول اللہ صلعم نے اونکو نماز مین امام
امت بنایا اور خود بھی امام الانبیا نے اقتدا فرمائی یہانتک فضیلت بلاشرکت غیری
بفضل الٰہی حضرت صدیق اکبر کے ہاتھ آئی چنانچہ اسی بنا پر جمہور صحابہ مہاجرین
وانصار و اہل بدر نے اونکو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور بادشاہ شرف سب نے اونکی بیعت
کی جنمین تمام بنی ہاشم بھی داخل ہیں خواہ اوسی دن خواہ بعد اور اسامہ نے بھی
اپنے لشکر کے باوجود حصول شوکت و صولت و عظمت و قوت کے بخوشی تمام بیعت
کی خلیفہ برحق نے اسامہ کو بموجب حکم رسول خدا اوسی خدمت پر بدستور مقرر فرمایا
پس اس دلیل معقول سے تمام اعتراض شیعون کے کالعدم ہوگئے اسلیے حضرت
اسامہ کے بیعت کرنے پر کسی مجتہد شیعہ نے الزام جبر و اکراہ کا ہنوز نہین دیا ہے
دوم یہ کہ حضرت شیخین نے مخالفت لشکر اسامہ کی اور جسنے مخالفت کی وہ ملعون ہے
جواب اس تاویل لاطائل کا یہ ہے کہ صحیح کتب اہلسنت مین صرف ارسال
لشکر اسامہ کا ذکر ہے جملہ لعن اللہ من تخلف عنہ کا کوئی اثر نہین پایا جاتا و بعد
تسلیم اس الزام سراسر اتہام سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم و حضرت ابوذر و مقداد
و عمار و سلمان بھی بری نہین ہوسکتے ہیں اس لیے کہ اوس دم یہ سب بزرگ کہی تو
حاضر تھے تخصیص حضرت صدیق اکبر کی کیا ہے سوائے اسکے جب بقول شیعیان
حضرت اسامہ خود ہی واپس آئے مخالفت کہان رہی سوم یہ کہ حضرت شیخین
نے رسول خدا کے حکم سے انحراف کیا جو منحرف ہوتا ہے وہ مومن نہین جواب
اس کا یہ ہے کہ جب باقرار شیعیان حضرت شیخین مدینہ سے باہر ہمراہ لشکر اسامہ
چلے گئے پھر انحراف کہان ۔ طعن چہارم قصہ قرطاس اصل قصہ
اہلسنت کی معتبر کتب مین صرف اسقدر ہے کہ رسول خدا نے شدت بیماری
مین کسی وقت فرمایا کاغذ لاؤ تو مین تمکو لکھدون تاکہ پھر تم کبھی گمراہ نہو جب

حضار حضرت سے باہم قیل و قال کرنے لگے بعض کہتا کاغذ و قلمدان لانا چاہیے
بعض کہتا کہ حضرت کو اسکے لکھنے مین تکلیف ہوگی بعض کہتا کہ حضرت کو غلبہ مرض ہے
ہذیان تو نہیں ... بعض کہتا کہ اس معاملہ کو حضرت سے پھر دریافت کرنا ضرور ہے
جب حضرت علیہ السلام نے صحابہ کو جھگڑتے دیکھا بنظر مصلحت فرمایا کہ اے بھائیو
خاموش رہو اسوقت عمرؓ نے کہا حضور کو شدت درد سے کمال ہی تکلیف ہے جھگڑنے
سے کیا فائدہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے باوجود منع کرنے حضرت عمرؓ کے پھر بھی بعض
نے حضرت سے کیفیت پرچہ قرطاس کی دریافت کی حضرتؐ نے فرمایا کہ تم سب
نزع کے وقت میرے پاس سے ہٹ جاؤ پس کتابت موقوف رہی شیعون نے
بہ سبب عناد قلبی کے کہ بہ نسبت حضرت فاروق اعظم رکھتے ہین صرف اتنی ہی سی
بات کا بتنگڑ بنا دیا اور قسم قسم کے الزام و اتہام آپکی جانب عائد کر دیے جنکا یقین
جاہل بھی نہین کرسکتے اول یہ کہ عمرؓ نے حکم رسول اللہ کی تعمیل نکی جواب
اسکا یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ نے تعمیل نکی تو جناب امیرؑ پر فرض تھا کہ جھٹ پٹ
کاغذ و قلمدان لیکر رسول خداؐ کے حضور مین حاضر ہو جاتے اور عرض کرتے کہ
جو کچھ ارشاد ہو قلمبند کر لیا جاوے کیا امر مانع تھا جو آپ بھی ردو بدل صحابہ
مین شریک رہے کیا سبب تھا کہ باوجود علم و یقین اسبات کے کہ ضرور یہی
سند مستند میری بے نیابت کی لکھی جاویگی آپنے توجہ نہ فرمائی اور مطلق
حکم رسولؐ اللہ کا خیال نہ کیا حالانکہ جانتے تھے کہ قول پیغمبرؐ کا وحی ہے اس
صورت مین جناب امیرؑ سب سے بڑھکر نافرمان ٹھہرے اس لیے کہ آپ تو
اکثر کتابت وحی بھی کیا کرتے تھے غرض شیعون کی اس افترا سے صرف یہ ہے
کہ اکثر وحی الٰہی مطابق رائے مصلحت پیرای حضرت عمرؓ کے نازل ہوتی تھی
اور آپ ہمیشہ حضور مین رسولؐ خدا صلعم کے مشیر خوش تدبیر بھی تھے اوس سے

مخالفت کیجاوے ورنہ مفتریون کے الزام بیجا کے مضمون سے ہی صاف ظاہر ہے
کہ حضرت عمرؓ نے ہرگز مخالفت و عدول حکمی نہین کی اسواسطے یہ فرمانا حضرت عمرؓ
کا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے اس مصلحت سے تہا کہ رسول اللہؐ کو بسبب جہگڑے صحابہ
کے تکلیف نہو یہ امر ہرگز داخل نافرمانی نہین بلکہ سبقت آپکی محض برائے مصلحت
تہی اور یہ فرمانا بہی حضرتؐ کا کہ میرے سامنے سے چلے جاؤ عتاباً نہ تہا اور اگر تہا
تو اس تہدید سے جناب امیرؓ نیز دیگر بنی ہاشم کہ اوسوقت موجود تہے بری نہین
ہوسکتے ہین تخصیص حضرت عمرؓ کی کیا ہے اس پر ہم ایک مثال بیان کرتے ہین وہ
شیعون کی بہی تفاسیر مین موجود ہے کہ ایک مرتبہ ناقہ حضرت صدیقہؓ کا راہ مین
رہگیا تہا منافقین نے موقع سخن پاکر حضرت عایشہؓ پر زبان طعن کہولی جب حضرتؐ نے
سنا آپکو کمال ہی درجہ کا رنج ہوا جناب امیرؓ نے واسطے رفع رنج رسول کریمؐ کے عرض کی
یا رسولؐ اللہ عایشہؓ کو طلاق دیدیجیے رسولؐ مقبول نے تامل فرمایا آیہ تطہیر
حضرت صدیقہؓ کی شان مین نازل ہوئی منافقین پشیمان ہوئے اور بفضل
رحمان احترام و اکرام حضرت ام المومنینؓ کا زیادہ ہوا اسی قبیل سے اس معاملہ کو
بہی قیاس کرنا چاہیے کہ حضرت امیرؓ نے واسطے رفع رنج حضرتؐ سے عرض کی کہ
حضور عایشہ کو طلاق دیدین ویسے ہی حضرت عمرؓ نے بہی واسطے رفع رنج حضرتؐ کے
کہ غلبہ مرض الموت سے بیتاب تہے حضار سے جو درباب قرطاس نزاع کرتے تہے
کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے تو گناہ کیا کیا قطع نظر یہ خطاب تو عام ہے خصوصیت
حضرت عمرؓ کی کیا تہی اوس مجمع مین تو جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ و دیگر بنی ہاشم
بہی تہے پس باعتقاد شیعان یہ صاحب بہی مرتکب معصیت ٹہہرے بلکہ
تخصیص اس الزام بیجا کی نسبت جناب امیرؓ وغیرہ کے سب سے بڑہکر لازم
آتی ہے بوجہ چند اول آپ کاتب وحی بہی تہے دوم حالت بیماری مین آپ ہی

حضرت کے چار دن تک بعد آپ ہی کی نیابت کا جھگڑا اٹھا جب تشیع متاخرین نے
دیکھا کہ تعی الوان جناب امیر وغیرہم بھی اسی قید مین داخل ہو گئے تو اونھون نے شروع
کیا کہ اس طعن کو اپنی تصنیفات سے نکالنا شروع کیا چنانچہ خواجہ نصیر الدین نے
باوجود تعصب تجرید الاعتقاد مین کچھ ذکر بھی قرطاس کا نہین لکھا تواریخ جانبین سے
ثابت ہے کہ قصہ قرطاس پنجشنبہ کو واقع ہوا اور رسول خدا نے دوشنبہ کو رحلت
فرمائی پس اس مدت کے درمیان مین اکثر اوقات حضرت کو افاقہ بھی ہوا مگر آپ نے پھر
قرطاس کا کچھ ذکر نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ ذکر قرطاس بالوحی نہ تھا اگر بالوحی ہوتا
تو حضرت ضرور ہی ابلاغ فرماتے کقولہ تعالے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ترجمہ اے رسول پہونچا تو اس چیز کو کہ نازل کی طرف
تیرے رب تیرے سے اور اگر نہ پہونچائے تو پس نہ پہونچائی تو نے رسالت اوسکی
اسکا جواب شیعون کے پاس سوا اسکے کہ تقیہ یعنی معذوری خدا و رسول و جناب
امیر کا حیلہ پیش کرین اور کچھ نہین ہے ہم اس حیلہ کی بھی تردید دوسری آیہ
کریمہ سے کرتے ہین کقولہ تعالے یا ایہا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین والمنافقین
ترجمہ اے نبی ڈر اللہ سے اور نہ اطاعت کر تو کافرون اور منافقون کی کہو
اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو کچھ خاطر اقدس مین گذرا وہ بالوحی نہ تھا
بلکہ کوئی امر آسان تھا جسکی تبلیغ کی ضرورت نہ تھی ورنہ رسول اللہ بالضرور ابلاغ
فرمان الٰہی فرماتے پس انہین وجوہات معقولہ کے سبب جمیع صحابہ نے قول حضرت
عمر کا تسلیم کیا چونکہ از انجملہ کج فہمی کہ متاخرین شیعہ کو لمین یہ خدشہ گذرا کہ رسول اللہ کو اس قصہ سے مراد یہی
کہ خلافت جناب امیر کو باسم لکھدین چنانچہ حق الیقین کے ملا مطاعن عمر مین مرقوم ہے بایدکہ اظہر کہ
مشتمل بر مصالح بہت بہد از روایات واین نیست مگر آنکہ خلیفہ وجانشین عالم عادل معصوم معین کنند کہ عالم
باشد بجمیع مصالح امت وعموم مسائل دین وخطا بر ور وانباشد الخ یہ وہم ہی شیعون کا محض

خلاف ہے اسلیے کہ اونکی معتبر کتب مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ نے بمقام غدیر
ستر ہزار آدمیون کے روبرو خطبہ پڑھا اور جناب امیر کو اپنا نائب و وصی بنایا اور سب
تمام حاضرین نے بیعت کی پس جس بات کو ستر ہزار آدمی جانتے ہون پھر اوسی
معاملہ مین پرچہ لکھنے کی حضرت کو کیا ضرورت تھی ہان اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت
کو پرچہ قرطاس لکھوانا درباب خلافت حضرت صدیق اکبر یا حضرت عمر کے
منظور تھا تو بجاے خود ہے اسلیے کہ مجمع البیان شیعہ مین تفسیر آیہ کریمہ واذ اسر النبی
الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ رسول اللہ نے حفصہ سے فرمایا کہ بعد میرے
ابوبکر و تیرا باپ یعنی عمر مالک امت ہونگے اور بادشاہی کرینگے حفصہ یہ راز سنکر
خوش ہو گئے اور عائشہ سے یہ بھید کہدیا اسیطرح سے خلاصۃ المنہج کے مضمون
سے مترشح ہوتا ہے دیکھو اس راز پوشیدہ کو کہ سواے حضرت رسول خدا و حضرت
حفصہ و حضرت عائشہ کے اور کوئی نہین جانتا تھا اگر حضرت کو لکھوانا خلافت کا
بنام حضرت شیخین منظور تھا تو بعید نہ تھا یا حضرت کا مقصود اوس وصیت لکھنے کا
جسکا مذکور ذکر خلافت مین ہو بنسبت حضرت امیر و دیگر بنی ہاشم کے یہ تھا کہ جب
حضرت شیخین خلیفہ ہون تو تم اون سے خلافت پر جھگڑا نکرنا تاکہ انتظام اسلام مین
خلل واقع نہو یہ امر بھی قرین قیاس ہو سکتا ہے دوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ حضرت
عمر نے بے ادبی کی کہ کلمہ ہذیان کو حضرت کی طرف منسوب کیا جواب اسکا
یہ ہے کہ اول تو اس افترا کا کچھ بھی اثر کتب اہلسنت مین نہین ہے بفرض تسلیم
حاضرین بالخصوص جناب امیر و دیگر بنی ہاشم پر واجب تھا کہ حضرت عمر کو اس خطا
پر قتل کروا لیتے شیعون کے اس الزام بے اصل سے جناب امیر و دیگر بنی ہاشم
و باقی ماندہ چار چھہ اصحاب گنہگار ٹھہرے اس صریح اتہام سے یہ بات باعتقاد
شیعیان پیدا ہوئی کہ جناب امیر شجاع نہ تھے اور حضرت رسول خدا کے ہی زمانہ مین

حضرت عمرؓ سے ڈرتے تھے سوم یہ کہ شیعہ کہتے ہین کہ عمرؓ نے رفع صوت کی رسول اللہ
کے حضور مین یعنی چلا کر بولے حالانکہ بموجب آیہ کریمہ رفع صوت ممنوع ہے کقولہ تعالیٰ
یاایہا الذین امنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ترجمہ یعنی اے ایمان والے لوگو بلند کرو
تم آواز اپنے نبی کی آواز پر اس وجہ سے حضرت کو غصہ آیا اور سب کو اپنے آگے سے
نکال دیا الخ جواب اسکا یہ ہے کہ ہرگز ثابت نہین ہے کہ حضرت عمرؓ نے رفع
صوت کی بلکہ جن صاحبون نے رفع صوت بھی کی تھی تو ان پر بھی کچھ عتاب الٰہی نہین
اسلئے کہ خاص نبی کی آواز پر عام کو آواز بلند کرنا ممنوع ہے نہ یہ کہ آپسمین باواز
بلند باتین نکرین اور یہ فرمانا رحمت العالمین کا کہ اٹھو میرے پاس سے ہٹ جاؤ
ازراہ وصیت و نصیحت کے تھا یا واسطے رفع تکرار صحابہ یا بسبب نازک مزاجی علالت
کے ہرگز دلیل خشم نہین اگر ہے تو جناب امیرؓ بھی اس الزام سے باہر نہین ہوسکتے
ہین طعن پنجم یہ کہ عثمانؓ بن عفان نے بے ادبی کی کہ کچھ حصہ قرآن کا جلوادیا
اب قرآن ناقص باقی رہگیا اور جو قرآن کہ کامل ہے وہ امام آخر الزمان کے پاس
موجود ہے چنانچہ حق الیقین کے طعن سوم مطاعن حضرت ابوبکرؓ احوال حضرت
علیؑ مین مرقوم ہے کہ آنحضرتؐ نے گھر مین بیٹھکر قرآن جمع کیا جب مسجد مین لیکر
آئے عمرؓ نے کہا کہ ہمکو حاجت تمہارے جمع کئے ہوئے قرآن کی نہین ہے حضرت نے
فرمایا کہ تم دوبارہ اس قرآن کو نہ دیکھے گا جبتک کہ میرا فرزند مہدی ظاہر نہ کرے
یہ کہکر گھر کو لوٹ گئے اور اسی کتاب کے طعن ہفتم مطاعن عثمانؓ مین یون مرقوم
ہے کہ عثمانؓ نے چاہا کہ قرآن کو جمع کرے زید بن ثابت کو حکم جمع کرنے قرآن
کا دیا اور مصاحف دیگر کہ عبد اللہ بن مسعود و دیگر صحابہ کے پاس موجود تھے جبرا
چھین کر جلوا دئیے بعض کا یہ قول ہے کہ دیگ مین جوش کرکے جلوا دئیے تا
کسیکو اوسپر اطلاع نہو پھر اسی کتاب مین ہے کہ اب جو باقی ہے وہ مصحف عثمانی ہے

اور منہج الفاضلین کے سہم باب ۵ فصل مین ہے کہ عثمانؓ نے بعض آیات قرآن کو نکلوا کر جلوا
دیا۔ اور اصول کلینی کی کتاب الحجۃ باب فیہ نکت و نتف مین بکثرت روایات متعلق
نقصان قرآن آئمہؑ سے منقول ہین بخوف طوالت مختصر بیان کیا گیا غرض تمام
شیعہ یقیناً قرآن پاک کو ناقص جانتے ہین جواب اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ
یہ قرآن لاریب فیہ وہی ہے جسکی حفاظت کاملہ کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا بے شبہ
اوسکو حضرت ذی النورین نے اپنے عہد خلافت مین بڑی کوشش سے باتفاق
جناب امیرؓ و دیگر مشاہیر صحابۂ رسول اللہ جمع کیا اور اون ماسواہی قرآنون کو جو
بعض کے پاس بے ترتیب و غلط تھے لیکر محو کر دیے تاکہ سب کے پاس صحیح قرآن
ہوجاوین اور کوئی مخالف اوس مین مثل دیگر کتب سماویہ کے تحریف و تبدیل
نکر سکے۔ پس حق یہ ہے کہ اگر حضرت عثمانؓ قرآن پاک کو صحیح الترتیب نکر دیتے تو
بالضرور مثل توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے محرف و مختلف ہوجاتا پس یہ امر
جلیل القدر بہترین حسنات حضرت عثمانؓ سے ہے اور قیامت تک اہل ایمان
مین جاری رہیگا لہذا یہ بہت بڑا داغ جگرسوز اہل نفاق کے دلون پر ہے بیت
بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست * کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست۔ اگر
کہین کہ آیات فضائل امیر المومنینؑ و اہلبیتؑ کو حضرت عثمانؓ نے نکال ڈالا تو یہ
بھی محض غلط ہے اسلیے کہ سورۂ ہل اتیٰ و آیہ مباہلہ و دیگر آیات بینات شان مین
جناب امیرؑ و اہلبیتؑ کے موجود ہین چنانچہ تفاسیر فریقین سے ثابت ہے اگر کہین کہ
آیات خلافت کو معدوم کر دیا تو یہ بات بھی صحیح نہین اس لیے کہ آیات خلافت
بھی قرآن مین موجود ہین جیسا کہ تفاسیر فریقین سے ذکر صحابہؓ و ذکر خلافت مین
بیان کی گئین پس اون آیات محکمات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی یہ نعمت
عظمےٰ بنصیب خلفاء الراشدینؓ کے ہوئی کہ منجملہ مہاجرینؓ۔ اصحاب بدرؓ و شریکیا

[illegible] اوراق ماسبق کے یاد کیا جاتا تھا قرآن مین کوئی اختلاف [illegible]
[illegible] قرآن سے اگر [illegible] بھی ہوتا تو شیعہ راوی کا بہت بناوٹ [illegible]
جواب [illegible] قرآن کو جلوا دیا یہ بے ادبی کی ہم کہتے ہین
عثمانؓ نے جو قرآن کو جلوا دیا اور نہ بے ادبی کی بلکہ [illegible] کہ جلایا گیا وہ ماسوا
قرآن تھا اور یہ [illegible] بے ادبی ہرگز نہین اگر بے ادبی ہے تو اس سے بڑھکر
بکثرت ہے اور بیان معتبر کتب شیعہ مین ائمہ سے منقول ہین چنانچہ [illegible]
بن جہم ہلالی نے امام جعفر صادقؑ سے یہ روایت کی ہے انہ قرأ ولا تکونوا کالتی
نقضت غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ائمۃ
هی ازکی من ائمتکم فقلت جعلت فداک ائمۃ قال ای واللہ قلت انما نقرأ اربی
قال ما اربی واومی بیدہ فطرحہا انتہی اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ بیچ اس
آیت مین حضرت امام جعفرؑ نے امۃ کی جگہ ائمہ پڑھا تو زید مذکور نے عرض کی کہ
اے حضرت کیا یہان ائمہ ہے فرمایا ہان زید کہتا ہے کہ پھر مین نے عرض کی کہ لوگ
تو اربی پڑھتے ہین اور آپنے ازکی پڑھا فرمایا اربی کیا چیز ہے پھر قرآن کو اپنے ہاتھ سے
ہاتھ مین لیکر زمین پر پٹک دیا واضح ہو کہ شیعون نے اپنے مطلب کے موافق تکونوا کی بجا
یکونوا اور امۃ کی بجاے ائمۃ اور اربی کے بجاے ازکی اور من امۃ کی بجاے
من ائمتکم بنا لیا ہے ورنہ قرآن مین اسطرح سے ہے ولا تکونوا کالتی نقضت غزلہا
من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امۃ ترجمہ اور نہو تم جیسے وہ عورت
کہ توڑا اپنا سوت محنت کے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کہ ٹھہراؤ اپنی قسمین پیٹھنے کا بہانہ
ایک دوسرے مین اسواسطے کہ ایک فرقہ ہو کہ زیادہ وہ چڑھا ہو دوسرے فرقے سے
دیکھو اس کا نام بے ادبی ہے جو امام صاحب موصوف نے کلام پاک کے ساتھ کی
اگر حضرت عثمانؓ نے اوراق مشکوک و مشتبہ کو بنظر مصلحت محو کرا دیا تو یہ بات کسی

طرح سے داخل بے ادبی نہین ہو سکتی ہے اگر آپ ایسا نکرتے تو بیشک شیعہ قرآن مین
شامل ہو و نصارا تحریف و تبدیل کر ڈالتے پس اسلام مین ضرور تفرقہ پڑجاتا
جیسا کہ علماے شیعہ مین تفرقہ پڑا ہے بعض علماے ہین کہ یہی قرآن صحیح ہے بعض کہتے ہین
کہ یہ کتاب عثمانی محض غلط ہے بیت اگر ہمین سچ تو فضیلت ہو صحابہ کی ثبوت *
اور کہین جھوٹ تو ایمان سے خارج ہون باہم — ع اینہا زتو آید وچنینہا تو کنی * دوم
شیعہ ناپاک کو مرد ہو خواہ عورت قرآن پاک کی تلاوت کرنا جائز ہے جیسا کہ استبصار
مین مرقوم ہے لاباس ان تتلوالحائض والجنب القرآن اور من لایحضرہ الفقیہ مین ہے کہ قرآن بہ قدر
آیت الکرسی پاخانہ مین پڑھنا درست ہے دیکھو یہ ہین بہت بڑی بے ادبیان کلام
ربانی کے ساتھ مگر کانے دوسرے کی پھلی او کھتی ہے اور اپنے ٹینٹ پر نظر نہین
کرتے بیت چشم سے تو دیکھ لو صاحب * ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے سوم
اے شیعو کل کی تو بات ہے معرکہ آج ہوا کہ کچھ کم معرکہ کربلا سے نہ تھا یاد کرو کہ
جب کفار اشرار نے کلام الٰہی جلائے اور غریب مسلمانون نے اوراق سوختہ کلام
لکھنو کو کہ اعداد مین گنتی سے کم و زیادہ نہین ہے دکھائے سب نے آنکھون پر پٹی باندھ
لی اور کانون مین کو ڈاٹھو لس لیا نہ کسی نے مظلومون بیکسون کی دادرسی کی
اور نہ انکو کسی نے مدد دی بلکہ خلاف اسلام کفر کے حامی بنگئے آخر قرآن کی ایسی
مار پڑی کہ طبقہ الٹ گیا اور سارا کارخانہ پلٹ گیا پھر بھی خوف خدا نہین ہے افسوس
قوم ناحق شناس پر کہ بیچارے حضرت عثمانؓ خیرخواہ امت شفیع امتان کو
بسبب احراق اوراق مشکوکہ محرق قرآن ٹھہراوین اور اپنی بے ادبیون پر نظر نہ
فرماوین ع خمیرمایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست - واضح ہو کہ یہ قصہ کتب صحیحہ مین
صرف اس قدر ہے کہ جب قرآن پاک کی قراتون مین اس حد کو اختلاف پڑا کہ
اکثر عوام الفاظ غیر منزلہ کو پڑھنے لگے اور اختلاف قراتون کا بہانہ پکڑنے لگے

اور بعض مصحفون مثل مصحف ابی کعب کے قرأتین شاذہ ہیں اور اکثر آیتین منسوخ
التلاوہ ہو چکی اور بعض الفاظ تفسیری ہیں کیونکہ جناب رسالتمآب وقت تلاوت کے بیان
فرماتے تھے لوگ داخل قرآن سمجھ لیتے تھے علاوہ بریں حضرت ابن مسعودؓ کا حال تھا
کہ برخلاف اجماع و تواتر کے دعا قنوت کو داخل قرآن جانتے تھے اور معوذتین
معوذتین کو قرآن سے خارج کرتے تھے جیسا کہ اسناد کلینی نے تفسیر البرہان میں
ابی بکر حضرمی سے یہ روایت کی ہے قال قلت لابی جعفر ان ابن مسعود کان یمحو المعوذتین
من المصحف قال کان ابی یقول انما فعل ذلک ابن مسعود برأیہ وهما من القرآن
ترجمہ راوی کہتا ہے کہ مین نے حضرت امام جعفرؑ سے پوچھا کہ ابن مسعودؓ معوذتین یعنے
قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس کو اپنے قرآن سے نکال ڈالتے تھے کہا اور کہا
کہ میرا باپ کہتا تھا کہ یہ فعل ابن مسعودؓ کا اپنی رائے سے تھا معوذتین البتہ قرآن مین
سے ہین غرضکہ ایسے وجوہات سے حضرت عثمانؓ غنی خیر خواہ امتؐ بمشورہ جناب امیرؑ
و حضرت حذیفہؓ ابن الیمان و دیگر صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ارادہ فرمایا کہ ایک مصحف مین قرآن
جمع ہو جاوے اور خلاف تمام عرب و عجم کا اوٹھ جاوے اس بات کو سب نے پسند کیا
چنانچہ ابی کعبؓ نے اپنا مصحف اور سبھوں نے بھی تمام حوالہ حضرت عثمانؓ کیا مگر ابن مسعودؓ
نے اپنا مصحف نہ دیا اس بات پر غلامان حضرت عثمانؓ سے کسیقدر شکر رنجی بھی ہوئی
و وہ اخراج قرأت شاذہ وغیرہ پر راضی ہوے اور نہ اخراج معوذتین پر جب حضرت
عثمانؓ نے یہ تنازعہ کا حال سنا ابن مسعودؓ سے بہت کچھ معذرت کی اور تمام نقصان
ناکملی قرآن کے سمجھائے ابن مسعود اسپر بھی راضی نہوے اگر اس عذر واجبی اور
وجہ لازمی کو ابن مسعودؓ نے قبول نہ کیا تو حضرت عثمانؓ کی نسبت طعن کیا ہے
یہ امر ہرگز باعث الزام نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے معاملات عالم سیاست
مین کثیر الوقوع ہین خصوصاً جبکہ دین مین رخنہ پڑنے لگے یا خلاف جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم

جناب امیرؑ بھی شریک ہون کوئی اشرفیت پیدا ہونے لگے تو بہانہ کیا گیا تعجب ہے کہ صحابہ
او دین کے واسطے تھی اب باقرار معتمد مجتہد شیعہ سیاست ثابت ہے تو دلیل صحیح مقرر ہو گیا
یہین ہر قوم سے ہے کہ جناب امیرؑ نے خلاف حدیث لا تعذبوا بعذاب اللہ ابا لولو کو آگ مین
جلایا اور ابو موسیٰ کا گھر لٹوا کر پھنکوایا اور حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ کی ہتک عزت
کی اور اپنے بھائی حقیقی حضرت عقیلؓ ابن ابی طالبؑ کو ایسا تنگ کیا کہ وہ جنگ
صفین مین رنجیدہ خاطر ہو کر حضرت معاویہؓ سے جا ملے ہم حضرات شیعہ سے پوچھتے
ہین کیا یہ لوگ صحابہؓ نہ تھے جنکے حقوق صحبت پر جناب امیرؑ نے رعایت
نہ کی اگر ابا سوزی خلافت پناہ کی قرآن سوزی سے ظاہر ہے تو جان سوزی امامت
دستگاہ کی انسان سوزی سے روشن و باہر ہے پھر بھی زمین و آسمان کا فرق ہے
کہ وہان ماسوائے قرآن جلا تو یہان نفس انسان ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا
اینجاست - اب ہم بدلائل عقلی و نقلی ثابت کرتے ہین کہ درحقیقت یہ قرآن صحیح الترتیب
ہے اس مین مطلق تبدیل ترتیب کو دخل نہین ہے اول یہ کہ اگر یہ قرآن معاذ اللہ
بے ترتیب ہوتا تو جناب امیرؑ کہ بڑے متقی تھے ہرگز تلاوت نہ فرماتے اور نہ اپنی
اولاد امجاد کو ایسے قرآن کی تلاوت کی تاکید فرماتے بلکہ اپنے زمانہ خلافت مین قطعی
منع کر دیتے کہ کوئی اس قرآن بے ترتیب کو نہ پڑھے پس رواج دینا و تلاوت
کرنا جناب امیرؑ کا صحت ترتیب پر دال ہے دوم اگر اس قرآن مین کچھ شک
ہوتا تو آئمہ ہرگز اپنے دست پاک سے نقلین نہ کرتے چنانچہ اکثر مقامون پر قرآن
آئمہ کے نقل کئے ہوئے ہنوز موجود ہین سوم اگر اس قرآن مین کچھ بھی شبہ ہوتا
تو آئمہ و مجتہدین شیعہ مطلق تفاسیر نہ لکھتے مثل تفسیر حسینی و مجمع البیان و منہج الصادقین
و خلاصۃ المنہج و عمدۃ البیان وغیرہ کے چہارم امام مہدی فرضی قرآن مرتبہ
جناب امیرؑ کو جسکا نتیجہ خاص ہدایت تھا ہرگز غائب نہ کرتے کیونکہ کام انبیا و اولیا کا

ہدایت کرنیکا ہے نہ بندگان خدا کو گمراہ کرنیکا سمجھیں اگر مجتہدین شیعہ کو صحت قرآن پر
یقین کامل نہوتا تو وہ نادم ہو کر ہرگز اس طعن کو اپنی کتب معتبرہ سے نہ نکال ڈالتے جیسا
کہ خواجہ نصیر طوسی نے اس طعن کو اپنی تجرید العقائد مین نہین لکھا ششم
مجمع البیان طبرسی مین ہے ذکر الاجل المرتضی علم الہدی ذو المجد ابو القاسم علی
بن الحسین الموسوی ان القرآن کان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مجموعا مولفا علی ما ھو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس و
یحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی حفظہم وانہ کان یعرض
علی النبی صلعم ویتلی علیہ وان جماعۃ من الصحابۃ کعبد اللہ بن مسعود وابی کعب
وغیرھما ختم القرآن علی النبی صلعم عدۃ ختمات وکل ذالک یادنی تامل یدل علی
انہ کان مجموعا مرتبا غیر منثور ولا مبثوث وذکر ان من الخالف الامامیۃ و
الحشویۃ لا یعتد بخلافہم فان الخلاف مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا
اخبارا ضعیفۃ ظنوا صحتہا لا یرجع بمثلہا عن المعلوم المقطوع علی صحتہ
ترجمہ ذکر کیا علی بن الحسین الموسوی نے کہ قرآن تھا حضرت پیغمبر صلعم کے وقت
مین جمع اور ترتیب کے ساتھ اس طور پر جیسا کہ اب موجود ہے اور یہ دلیل لایا اس
بات پر اس طرح سے کہ حضرت پیغمبر صلعم کے وقت مین قرآن پڑہا جاتا تھا تمام و کمال
اور ایک جماعت صحابہ کے مثل ابن مسعود و ابن کعب وغیرہ ختم کئے بہت ختم روبرو
حضرت کے اور ادنی تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ قرآن
مرتب تھا پراگندہ نہ تھا اور ذکر کیا اوس نے کہ جنہون نے امامیہ یا حشویہ نے کچھہ اس قرآن موجود
مین اختلاف کیا اوسکا اعتبار نہین اس واسطے کہ وہ خلاف اون لوگون کا ہے جنہون نے
اخبار ضعیفہ نقل کئے ہین اور اونکو صحیح سمجھے پس معلوم یقینی کو چھوڑ کر اون کا قول
معتبر نہوگا ہفتم حق الیقین کے ۵ باب ۵ مقصد مین ہے کہ بہترین معجزات آنحضرت

صحابہؓ کا قرآن مجید سے روز قیامت تک باقی رہیگا ہشتم مصائب النواصب کے جلد رابع طائفہ اماسیہ مین ہے کہ تغیر ہونا قرآن مین قول جمہور امامیہ کا نہین ہے مگر تھوڑون نے اوسکو لکھا ہے اور وہ لائق اعتماد کے نہین ہے نہم تفسیر مجمع البیان کے خطبہ مین مذکور ہے کہ یہی قرآن صحیح ہے الحاصل اے ابن سبا کے مرید و تعصب کے سر پر خاک ڈالو اور اس قرآن کو سچا سمجھو ورنہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاؤگے اور تمہارے ایسے عقائد پر مکائد سے تمام امام اور مجتہدین بیدین سمجھے جاوینگے مصرعہ تیشہ بر پائے خود زند ابلہ طعن ششم تجرید العقائد مین خواجہ نصیر نے لکھا ہے کہ عثمانؓ سے اصحاب رسول اللہ اس وجہ ناراض تھے کہ قتل کر ڈالے گئے اور لاش اونکی پڑی رہی بعد تین روز کے دفن ہوئے متاخرین نے اس پر اور بھی چند اہانت اضافہ کی ہین چنانچہ حق الیقین کے ۔ اطعن مین مرقوم ہے کہ اہل مدینہ نے عثمانؓ کی لاش کو نہ غسل دیا نہ نماز پڑہی نہ دفن کیا جناب امیرؑ اس فعل سے خوش ہوئے جواب اس بہتان عظیم کا بچند دلائل معقولہ یہ ہے اول تواریخ طرفین سے ثابت ہے کہ حضرت عثمانؓ غنی نے اپنے عزیزون اور قریبون کو بموجب ذوی القربی مالامال کر دیا تھا اس سبب سے اونکے رشتہ دارون مثل حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ و حضرت امیر معاویہؓ و حضرت عمروؓ بن العاصؓ وغیرہم جماعہ کثیرہ اور اونکے غلام صدہا زرخرید و جان نثار سے بقصد قصاص خون حضرت عثمانؓ کا کیا تھا اس سے مدینہ مین فتنہ عظیم برپا ہوا پس کیونکر ممکن ہے کہ جس کے بکثرت رشتہ دار و غلامان جان نثار ہون اوسکی لاش تین روز تک بے گور و کفن پڑی رہے ولو فرضنا اگر ایسا ہی ہوا ہو تو اس مین حضرت عثمانؓ کی توہین کیا ہے یہ حادثہ معرکہ کربلا سے بڑھکر نہین ہے ذرا شہدائے کربلا کی اہانت و اہلبیتؑ کی ذلت کو غور فرماوین جسکو معاذ اللہ شیعہ بڑے آب و تاب سے ہر سال مرثیون مین

مختصر چھپواتے ہین بلکہ بہت کچھہ جھوٹ اپنی طرف سے ملاکر عوام کو سنواتے ہین نتیجہ
اس کا نام اہانت ہے دوم جامع عباسی کے وصل باب مین ہے کہ جنت البقیع
نخلستان مہاجرین کا تہا حضرت رسالت پناہؐ نے واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا تہا جب حضرت عثمانؓ بھی اوسے مقام بزرگ مین کہ مدفن ازواج
مطہرات و اولاد امجاد و اکثر صحابہؓ باصفا و شہداء راہ خدا کا ہے دفن ہوے پہر
یہ الزام کیسا اگر بگمان غلط شیعون کے حضرت عثمانؓ سے جناب امیرؓ و دیگر صحابہؓ
بیزار تہے تو کیون آپکے جنازہ کو مقام مقدس مین جو مخصوص واسطے مصالح مسلمانون
کے خاص کیا گیا تہا دفن کرنے دیا اس صورت مین جناب امیرؓ و دیگر صحابہؓ توبہ
توبہ گنہگار ٹھہرے اگر کہین کہ جناب امیرؓ تو صحابہؓ ثلثہ سے ہمیشہ ڈرا کرتے تہے
اس لیے روک ٹوک نکی کیا خوب بزدون سے تو ہر شخص ڈرتا ہے مردون سے نہ ڈرنا
شاہ مردان کی ہی شان ہے ہم کہتے ہین کہ فضیلت حضرت عثمانؓ ذی النورین
کی جناب امیرؓ و دیگر صحابہؓ پر بخوبی محقق تہی اس سبب سے جنت البقیع ہی مین سب سے
دفن کرنا مناسب سمجھا چنانچہ ہمارے دعوی کی تصدیق جامع عباسی معتبر کتاب
شیعہ کے مضمون مذکورہ بالا سے ہوتی ہے سوم تواریخون معتبرہ مین ہے کہ شہادت
حضرت عثمانؓ اول فتنہ ہے مدینہ مین جو واقع ہوئی روز جمعہ کو بعضا عصر واقع
ہوئی اور اوسی شب کو بدستور شہداء بے غسل و کفن باجامہ خون آلودہ بجماعت
کثیرہ صحابہؓ و بنی ہاشم نے باماست حضرت جبیر بن مطعمؓ نماز ادا کرکے جنازہ کو جنت البقیع
دفن کیا دیکھو تواریخون سے کبھی ثابت نہین ہوتا کہ لاش حضرت عثمانؓ غنی
رضی اللہ عنہ کی تین روز تک پڑی رہی ہو اگر یہی فرض کیا جاوے تو اس مین
حضرت عثمانؓ شہید کا قصور کیا ہے بلکہ خطا اون حضرات کی ہے جو اس حادثہ جانگداز
کے وقت موجود تہے اس الزام سراسر اتہام مین تو جناب امیرؓ و حضرت حسنینؓ

ودیگر بنی ہاشم بھی تو شامل ہین صحیح قصہ تواریخون مین صرف اسقدر ہے کہ حضرت عثمان غنی نے اپنی خلافت مین محمد بن ابوبکر کو بمشورہ حضرت علی حاکم مصر کا کیا تھا مروان نے از راہ حسد کے اوسکے نکلوانے کی فکر کی بلکہ ایسا فریب و مکر کیا اوسکو اسقدر ناگوار گذرا غرض محمد بن ابوبکر ایک گروہ کوفیون اور مصریون کا جمع کر کے مدینہ مین لایا اور مروان کو حضرت عثمان سے طلب کیا مگر حضرت نے اس مصلحت سے مروان کو نہ دیا کہ مبادا مسلمانون مین کشت و خون واقع ہو تب بلوائیون نے رنجیدہ ہو کر حضرت عثمان خلیفہ دوران پر ہجوم کیا ہر چند کہ جناب امیر نے اوس بلوہ کے دور کرنے مین سعی موفورہ فرمائی مگر سود مند نہ پڑی بسبب قلت جماعت یاران و کثرت دشمنان کے پھر اوسی دم حضرت عبداللہ بن عمر و زید بن ثابت چند آدمی اپنی ہمراہ لیکر پہونچے اور حضرت عثمان سے اجازت جنگ کی طلب کی خلیفہ برحق نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ مین تلوار سے شہید کیا جاؤنگا پس نہین چاہتا ہون کہ مدینہ طیبہ مین خونریزی واقع ہو اور مسلمان اور کلمہ گو قتل کئے جاوین ہر چند کہ آپ راضی برضا تھے مگر جناب امیر بسبب حقوق صحبت و قرابت اپنی اور رسول اللہ کے بلوہ کے دفع کرنے مین زیادہ تر کوشش فرماتے تھے اور نیز حضرت امام حسن و حضرت امام حسین اور قنبر غلام جناب امیر اور حضرت زبیر و حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین محافظت دروازہ کی کرتے تھے اور برابر حضرت عثمان کو کھانا پانی پہونچاتے تھے اور بلوائیون کے اینٹون اور پتھرون کے مینہ برستے تھے چنانچہ اوسی ہنگامہ مین حضرت امام حسن کے پارچہ پوشیدنی بسبب لگنے اینٹون کے خون آلودہ ہوگئے اور قنبر زخمی ہوئے جب بلوائیون نے دیکھا کہ بنی ہاشم و دیگر صحابہ معظم و آل اکرم نگہبان در خلافت خلیفہ برحق کے ہین اونکے مقابل مین کچھ جرات نہین پڑتی تب اونھون نے ناامید ہو کر

براہ کید پس پشت خانہ جنت کاشانہ حضرت عثمانؓ کے نقب لگائی اور اندر آئے اور سوختہ
حضرت عثمانؓ تلاوت کلام الٰہی مین مشغول تھے دشمنوں نے حضرت کو شہید کیا خون
حضرت ذی النورین کا اس آیۂ کریمہ پر پڑا فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم بیان
کرتے ہین کہ وہ قرآن پاک ہنوز مدینہ شریفہ مین موجود ہے دیکھو ان وجوہات بینہ
سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ جنکی مدد جناب امیرؓ و حضرت حسنینؑ و صحابہ کرام
اونکی لاش تین روز کس طرح سے بے گور وکفن پڑی رہی ہو سوائے اسکے جب باعتقاد
شیعان جناب امیرؓ و حضرت حسنینؑ نے تا دم واپسین قید تقیہ سے خلاصی حاصل
نکی تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ تین روز کے واسطے بند تقیہ سے آزادی اختیار کی ہو یہ
محض افترا ہے چہارم یہ کہنا شیعوں کا بھی محض لغو ہے کہ جناب امیرؓ شہادت
حضرت عثمانؓ سے خوش ہوئے کیونکہ اس دعوی بے اصل کی تکذیب تو جناب امیرؓ
ہی کے قول سے ہوتی ہے چنانچہ نہج البلاغت من کلام علیہ السلام لما
اجتمع الناس الیہ والشکوی مین ہے فدخل علی علیہ السلام علی عثمان فقال
ان الناس ورائی وقد استفسرونی بینک وبینھم ما ادری ما اقول لک ما اعرف
شیئا تجھلہ ولا ادلک علی امر لا تعرفہ انک تعلم ما نعلم ما سبقناک
الی الشیء فنخبرک عنہ ولا خلونا لشیء فنبلغکہ وقد رأیت کما رأینا وسمعت
کما سمعنا وصحبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما صحبنا وما ابن ابی قحافۃ
ولا ابن الخطاب ما ولی العمل الحق منک وانت اقرب الی رسول اللہ و
شیجۃ رحم منھما وقد نلت من الصھر ما لم ینالا
ترجمہ یعنی جناب امیرؓ حضرت عثمانؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آدمی میرے
پیچھے پڑے ہین اور تحقیق مجھکو سفیر کیا ہے مین تجھے کیا کہتا ہون نہین جانتا ہون کوئی
چیز کہ تو اوس سے انجان ہو اور مین نہین پہچانتا ہون اوس چیز کو تو نہین پہچانتا ہے

اوس چیز کو مین جانتا ہون نہین سبقت کرتا مین اوس چیز پر کہ تجھکو اوس سے خبر
دون مین اور نہین پایا مین نے اوس چیز کو کہ تجھکو پہونچاؤن مین تو نے دیکھا ہے
جو کچھ کہ دیکھا مین نے اور تو نے سنا ہے جو کچھ سنا ہے مین نے تو صحبت
رسول اللہ کی پائے ہوئے ہے اوس قسم سے کہ مین صحبت پائے ہوئے ہون
ابوبکر و عمر کی تجھسے بہتر نہ تھے عمل مین حق تیرا قریب تر ہے اونہون سے قرابت
رسول اللہ مین اور تجھکو پہونچا ہے دامادی و خویشی سے جو اونکو نہین پہونچا تھا
دیکھو اگر جناب امیر حضرت عثمان اپنے خلیفہ برحق کی شہادت سے خوش ہوتے
تو ہرگز اپنی زبان صدق ترجمان سے کلمات افسوس و خیر خواہی و ہمدردی اونکی
و توصیف و تعریف کے نہ نکالتے اس قول سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جناب
امیر نے ضرور ہی رفع بلوہ مین کوشش بلیغ فرمائی مگر سودمند نہ ہوئی جیسا کہ
نہج البلاغت مین ہے کہ بدلہ نہ لینا جناب امیر کا قاتلان عثمان سے محض بسبب
ناچاری تھا ورنہ آپ ضرور ہی قاتلون کو سزا دیتے قول جناب امیر کا یہ ہے
قال لہ بعض اصحابہ لو عاقبت قوما اجلبوا علی عثمان فقال یا اخوتاہ انی لست اجہل ما تعلمون
ولکن کیف لی بقوۃ والمجلبون علی شوکتہم یملکوننا ولا نملکہم وہا ہم ہولاء قد ثارت معہم
عبدانکم والتفت الیہم اعرابکم وہم خلالکم یسومونکم ما شاؤا ترجمہ کہا واسطے اوسکے (یعنی حضرت
علی کو) بعض اوسکے یارون نے کاش سزا دیتے تو اوس قوم کو جسنے ہجوم کیا
عثمان پر فرمایا اے بھائیو مین بیخبر نہین ہون اوس حال سے کہ تم خبر رکھتے ہو ولیکن
کیونکر قدرت ہو مجھکو اون پر حالانکہ ہجوم والے اپنی شوکت پر مختار ہین اور ہم اونپر
مختار نہین اور انکے ساتھ جوش کیا ہے تمہارے غلامون نے اور جمع ہوئے
اونکی طرف جنگل کے لوگ اور یہ درمیان تمہارے ہین تکلیف کرتے ہین تمہارے
تئین جو کچھ کہ چاہتے ہین دیکھو اس روایت سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حتے الامکان

جناب امیر سے پایا تھی مدد کا یہی حضرت عثمانؓ مین کمی نکلی کہ جب تک حضرت جناب
سیدۃ النساء کی وقت وصال ہوئی نہ پہونچے حق الیقین مین ہے کہ عثمان ابن قضا ہوئے
ہے کہ اوس زمانہ مین ملقب بہ عثمان کے تہا جو آپ ثوابی طفلی مین
ہے کہ جو جناب امیر نے اپنی اولاد کے نام مثل حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و
حضرت عثمانؓ کے رکھے شیعون صاحب عمر کہ کربلا مین شہید ہوئے چونکہ شیعہ
اسی واسطے ہم شیعون سے عناد قلبی رکھتے ہین لہذا صرف بجا حضرت امام حسینؓ و حضرت
عباسؓ و حضرت قاسمؓ پر اکتفا کرتے ہین بلکہ اظہار شجاعت دیگر شہداے کربلا مین
کر دوسے بھی تو ہمنام اصحاب ثلثہ و دیگر صحابہ کے ہین اپنی مجالس مین جلانے
ہین نہ کبھی سنا ہے ہین صاحبون نے کسی شہداے کربلا کا نام سیاہ نہین سے
مرثیون مین سے عنا اون کے سیاہت ہین عبرت کے مرثیون مین دیکھا صرف پر بیان حضرت امام حسنؓ
و دیگر آئمہ نے بھی اپنی اولاد کے نام صحابہؓ کے ناموں پر رکھے جیسا کہ سوال آئندہ
مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ طعن ہفتم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت عثمانؓ جنگ احد
مین بھاگ نکلے اور معرکہ بدر و بیعت الرضوان و تبوک مین حاضر نہ تھے جواب
اس کا واقعی یہ ہے کہ جنگ احد مین فرار ہونا صرف حضرت عثمانؓ غنی سے ہی نہین ہوا
بلکہ سواے تیس ۳ اصحابہؓ کے کہ منجملہ اونکے سولہ مہاجرین اور باقی انصار تھے سب ہی
تو بھاگ نکلے تھے اس مین بنی ہاشم و غیر بنی ہاشم سب برابر ہین مگر شیعہ از راہ بد باطنی
کے کہ نسبت صحابہؓ کے رکھتے ہین سب کو مفرورون مین شمار کرتے ہین حالانکہ
معتبر تواریخون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ و
حضرت طلحہؓ و حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف و حضرت سعدؓ بن وقاص وغیرہم
اوس حادثہ ناگہانی کے وقت ثابت قدم رہے لیکن شیعہ از راہ تعصب اونکو
بھی فراریون مین شامل کرتے ہین اگر شیعون کا یہی قول مجہول تسلیم کیا جاوے

تو یہ بھی گناہ حد کے درجہ کو نہ پہونچا گناہ کبیرہ سے ہے اور کبیرہ بنص قرآنی ایک ہی توبہ سے مغفور
ہوتا ہے اور اس لغزش خاص کو تو غفور حقیقی نے اپنے فضل عام سے قطعی معاف
فرمایا لقوله تعالیٰ ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلهم الشیطان ببعض
ما کسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حلیم ترجمہ تحقیق اون لوگون نے کہ
روگردانی کی تم مین سے اوس دن کہ لڑنے کو آئے دو گروہ خفیف کر دیا بچلا دیا اونکو
شیطان نے بسبب شامت بعض اوس چیز کے کہ عمل مین لائے تھے پھر آئندہ معاف
کیا خدا نے اونہون سے تحقیق اللہ بخشنے والا بردبار ہے دیکھو جس تقصیر یا لغزش کے گناہ کو
کہ خدا تعالیٰ معاف فرماوے پھر کسی کی کیا مجال ہے جو اصحاب رسالتمآب کی
شان مین بدگمانی کرے اور اونکی نسبت ترک ادب کلمات کہے حق یہ ہے کہ جسکو
علم تاریخ سے بہرہ حاصل ہے وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ جب لشکر کو اپنے افسر کے
قتل کی خبر پہونچتی ہے تو اوسکے پانون میدان معرکہ سے ضرور ہی اوکھڑ جاتے
ہین چنانچہ یہی معاملہ احد مین پیش ہوا کہ جب کفار اشرار نے لشکر اسلام پر یورش
سخت کی اور شیطان نے بصورت انسان متمثل ہوکر باواز بلند پکار کر کہا کہ حضرت
رسول خدا شہید ہو گئے جون ہی یہ خبر وحشت اثر صحابہ نے سنی حیران پریشان
ہوکر میدان سے قدم ہٹا دیے یہ لغزش صحابہ کی مثل لغزش حضرت موسیٰ
حضرت یونس علی نبینا وعلیہما السلام کی بسبب بشریت کے تھی جب معصوم مقتضائے
بشریت سے بری نہین ہین تو غیر معصوم ہرگز مورد طعن نہین ہو سکتے ہین اور
جنگ بدر مین حضرت عثمان ذی النورین کے حاضر نہ ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت
رسول خدا نے اونکو اپنے جگر گوشہ حضرت رقیہ کی تیمارداری کے واسطے مقرر کیا
تھا کیونکہ حضرت رقیہ اون روزون مین نہایت ہی علیل تھین۔ اور غزوہ تبوک
مین حاضر نہ ہونیکا باعث یہ تھا کہ حضرت رسول خدا نے خاص اپنی اہلبیت پاک کی

نگہبانی کے واسطے اونکو تنہا فقط مقرر فرمایا تھا پس ان دونون صورتون مین حضرت
عثمان غنی کا نہ حاضر ہونا حاضر ہونے سے بہتر تھا اس لیے کہ مقصود اصلی اطاعت رسول
ہے سو اس سے بڑھکر اور کونسی اطاعت ہوگی اور بیعت الرضوان مین موجود نہونے
کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے حضرت عثمانؓ کو قاصد بنا کر
کفار قریش کے پاس مکہ معظمہ روانہ فرمایا تھا جیسا کہ آیات بینات مین مذکور ہوا جسکو
خدا نے ذرہ برابر بھی عقل عطا کی ہے وہ یقین کرسکتا ہے کہ وجہ تسمیہ بیعت الرضوان
کی بفضل الہی آپ ہی باعث ہین کیونکہ آپکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول اللہ صلعم
درخت سمرہ کے تلے بیٹھکر بیعت لیتے حق یہ ہے کہ اوس وقت نازک مین کہ طوفان
بے تمیزی کفار اشرار کا مکہ معظمہ مین حد کے درجہ سے گذرا تھا بلکہ ہر ایک شریر بصورت
فرعون بے سامان کے اہل اسلام کی ایذا رسانی مین کمی نہین کرتا تھا پیغام پیغمبر برحق
کا دلیرانہ لیجانا آپ ہی کا کام تھا کیا اوس جلسہ نفیسہ مین امامت دستگاہ موجود نہ تھے
جو اس نعمت عظمی و دولت کبری دارین کو دوسرون کے حصہ مین چھوڑا او سدم
لازم تھا کہ اسد اللہی دکھلاتے ذو الفقار کو میان سے باہر نکالتے عرش سے اتری
ہوئی تلوار کے جوہر دکھلاتے مرحب و عنتر کی طرح کفار مکہ کے پاس جاکر ایک
ایک وار مین دو دو ٹکڑے کرتے آخر وہ تلوار جسنے جبرئیل امین کے پر کاٹے اور
وہ ذو الفقار جسنے جعفر جنی کے دو ٹکڑے کیے کس دن کے لیے تھی اور وہ شجاعت و
مردانگی جو روز بدر و حنین مین کفار کو دکھلائی اور وہ قوت جو جنگ خیبر مین ظاہر
فرمائی کس دن کے واسطے رکھ چھوڑی تھی برائے خدا اور رسولؐ کوئی اس فرقے
عقل کے دشمن سے پوچھے کہ اس سے بڑھکر حضرت شیر خدا کے حق مین اور کیا
ہتک ہوگی کہ دوسرے بحکم رسول اللہ جانبازی و عہدہ کارسازی پر مستعد ہون
اور اسد اللہ الغالب مظہر العجائب و الغرائب امام المشارق و المغارب شیر خدا سرا ز لیا

سید الاصفیا سید الاوصیا امیر المومنین علی ابن ابیطالب دشمنون کو ایک نگاہ مین ہلاک کرنے والے جنون کو ایک ہی دو دستی مین زیر و زبر کر ڈالنے والے جنکی ذات پاک خدا کی قدرت کی نشانی جنکا وجود باجود اللہ کے جلال و عظمت کا نمونہ جنکے نام سے کفار عجم لرزان جنکی صورت سے شجاعان عرب ترسان یعنی علی خدا کے شیر رسول کے بھائی بتول کے شوہر نامدار حسنین کے پدر بزرگوار

ابیات

وصی نبی جفت پاک بتول — فروزندهٔ شمع دین رسول
فشانندهٔ جان براه خدا — نگاهندهٔ کفر از دین خدا
برآرندهٔ عمرو و مرحب زپاے — برارندهٔ باب خیبر زجاے
رہانندهٔ موسیٰ از رود نیل — دمانندهٔ گل زنار خلیل
بباس رسانندهٔ فلک نوح — کشایندهٔ باب ہاے فتوح
ہواخواه او جبرئیل امین — بفرمان او آسمان و زمین
نه کس جز نبی ہمتراز وی او — قوی دست قدرت فزاینده او

باین ہمہ شجاعت و ہیبت و باین جلال و عظمت غلبہ کفار مکہ کا سنکر حجاب مین اور اوس مقام خطرناک کی طرف قدم نہ بڑہاوین نشان جوانمردی ہے تو یہ تھا کہ اوس محک امتحان ایمان کے وقت آپ رسول اللہ سے کہتے کہ یا رسول اللہ یہ کام میرے سپرد کیجیے اور مجھکو پیغام لیجانے کی اجازت دیجیے کیونکہ مین وصی ہون مین ولی ہون مجھسا شیر زمانہ مین نہین مجھسا دلیر اپنے بیگانہ مین نہین کیون آپ ایسے ناتجربہ کار بے اعتبار کو بھیجتے ہین کہ نہ کبھی معرکہ مین حاضر ہوا نہ کسی سے مقابلہ کیا اگر کفار سے ساز کر لیا تو اور بھی مشکل ہوگی جب یہ معروضہ پذیرائی نہ پاتا تو یہی سمجھا جاتا کہ جناب امیر بغیر اذن رسول خدا کسطرح سے جا سکتے تھے یا یہ بات ہوگی کہ جناب امیر اس مصیبت سخت سے جان بچا کر کسی گوشہ عافیت مین جا بیٹھے ہونگے معاذ اللہ

فرقۂ شیعہ کا بھی عجیب مذہب ہے کہ ظاہر میں اصحاب رسالت مآب پر طعن کرتے ہیں اور
باطن میں ان سے بہت ہجو و مذمت جناب امیر کی نکلتی ہے جب اکثر علماء شیعہ نے دیکھا
کہ یہ طعن بھی حقیقت میں لچر ہے اپنی کتب سے نکال ڈالے چنانچہ تجرید العقائد میں یہ
طعن نہیں ہے مگر ابن سبا کے مرید جدید نے پھر اس تخم کہنہ کو از سر نو تازہ کیا
چنانچہ ویسا ہی اوس کا جواب پایا بیت ای فروعت محکم آمد تی اصول شرم
بادت از خدا و از رسول ۔ **طعن ہشتم** شیعہ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے جناب امیرؑ سے
جنگ کی حالانکہ وہ امام وقت تھے پس امام وقت سے جنگ کرنا کفر ہے جواب
اس بہتان عظیم کا یہ ہے کہ تواریخ معتبرہ میں یہ قصہ یوں مرقوم ہے کہ جب شہادت
حضرت عثمانؓ کی مدینہ طیبہ میں واقع ہوئی اوس وقت حضرت عائشہؓ ام المومنین مکہ معظمہ
میں تشریف رکھتی تھیں اتفاقاً حضرت طلحہؓ و حضرت زبیرؓ اہل بلوہ کے خوف سے بھاگ کر
پاس حضرت صدیقہؓ کے پہنچے اور واقعہ شہادت حضرت عثمانؓ کو بیان کیا جب
کیفیت اس حادثہ جانگزا کی حضرت صدیقہ نے سنی مدینہ کو جانا مصلحت نہ دیکھا
بصرہ کی طرف تشریف لیگئیں وہاں فوج کثیر جمع ہو گئی اور سب نے متفق البیان ہوکر حضرت
صدیقہ سے عرض کی کہ حضرت رسول خدا نے صرف خبر غلط قتل حضرت عثمانؓ کی سنکر
زیر درخت سمرہ بیعت لی تھی اور اوس کا نام بیعت الرضوان رکھا تھا پس اب تو خبر
شہادت بالکل صحیح ہے کیا وجہ ہے جو ہم قاتلان خلیفہ برحق کے خون ناحق کا عوض
نلیں بلکہ ضرور ہے کہ ہم اتباع بیعت الرضوان کا کریں بعد اوسکے حضرت علیؓ سے
درخواست کی کہ آپ قاتلان حضرت عثمانؓ کو مدینہ سے نکال دیں حضرت
علیؓ نے اونکا نکالنا فتنہ تصور کیا اور لشکر عائشہؓ صدیقہ سے اندیشہ کرکے فوج کشی
کی ناگاہ بے قصد و رضا جناب امیرؑ و حضرت صدیقہ باغواے بعض مفسدون
کے طرفین سے لشکر میں جدال و قتال واقع ہو گئی اسی کا نام جنگ جمل ہے جب

جناب امیرؑ و حضرت صدیقہؓ نے بہ اِل فتنہ پردازی و حیلہ سازی مفسدون کی
فوراً باہم صلح کی دیکھو جب رنج خوشی سے بدل گیا تو پھر تہمت حضرت صدیقہؓ
کا کیسا اور اگر کفر ہے تو اسکا جواب بھی وہی ہوگا جو حضرت عائشہؓ کی مقتضائے
بشریت پر ہوگیا تاہم فرق ہے کہ باہم جناب امیر المومنینؑ
ہوئی مگر ائمہ اور ائمہ زادون کیلئے تا بزیست دور نہوئے
سوائے دوازدہ ائمہ کے دعویٰ امامت کرے
نعوذ باللہ یہ بزرگ بھی باعتقاد شیعان کافر ٹھہرتے ہین کیونکہ انہین باہم
رنج در باب امامت ہوئے ہین جسکا جی چاہے مجالس المومنین وغیرہ کتب شیعہ دیکھ
لے ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔ روایت ہے جب باہم
علیؑ و حضرت عائشہؓ کے صلح ہوئی جناب امیر المومنینؑ کو بڑی تعظیم و تکریم سے
انکے گھر لیگئے گویا فیمابین کچھ بھی رنج نہ تھا بلکہ طرفین سے اپنی اپنی بے قصوری کا اظہار
کرکے باہم عذر معذرت چاہی چنانچہ مجالس المومنین نور اللہ شوشتری مین ہے کہ عائشہ
پیش جناب امیرؑ توبہ کرد پس توبہ کرنا حضرت صدیقہؓ کا عین دلیل ایمان کی ہے توبہ تو
نہ دلیل کفر کی سوائے اسکے آیات بینات قرآنی بھی آپکے مومنہ ہونیکی شاہد ہین اون
آیتون کی تو تفسیر شیعون کی خلاصۃ المنہج وغیرہ مین مرقوم ہے پھر تہمت کفر کیسی
کوئی سزاوار آیہ تطہیر کو کافرہ سمجھے وہ بدنصیب ازلی خود ہی منافق ہے طعن
شیعہ کہتے ہین کہ عائشہ وقت رحلت رسولؐ خدا اپنے گھر مین موجود نتھین
پہلے ہی کہین چلی گئی تھین جواب اس اتہام صریح کا یہ ہے نصوص قرآنی و احادیث
صحیحہ کے بخوبی ثابت ہے ام المومنین حضرت عائشہؓ محبوبہ خاص حبیب اللہ
کی تھین بہ نسبت دیگر ازواج مطہرات کی اکثر اوقات حضور پرنور بقدوم شریف سے
خانہ جنت آشیانہ حضرت صدیقہؓ برحق کو منور فرماتے تھے اکثر وحی الٰہی بھی خانہ حضرت

[illegible] بھی حضرت پر نازل ہوتی تھی ہجرت بھی کی تو حضرت نے خانہ حضرت عائشہ [illegible] کی اور حضرت نے رحلت بھی فرمائی تو خانہ حضرت عائشہ صدیقہ ہی مین فرمائی اور یہ بات حضرت صدیقہ کا خاص اونہون کے حجرہ مقدسہ مین دفن ہوئے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا مسکن خاص چھوڑ کر اور کہین تین دن پہلے رحلت رسول خدا سے [illegible] رہی ہون سواے اسکے شیعہ تو خود ہی اپنی معتبر کتاب مین یہ مضمون نقل کرتے ہین چنانچہ جلاء العیون باب الفصل ۵ مین ہے کہ عائشہ دران حجرہ بود مطلع [illegible] کردن بسبب آنکہ جبرئیل چھپا ہی اورا گرفتہ بود دیکھو اس مضمون سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضرت صدیقہ وقت رحلت سرور عالم بالیقین موجود تہین اس مضمون سے [illegible] قول مؤلف انوار الہدیٰ کی بھی بخوبی تکذیب ہوئی جیسا کہ صفحہ ۹۴ مین مؤلف [illegible] نے لکھا ہے کہ ازواج دو روز پیشتر سے وقت وفات رسول خدا سے علیحدہ تہین حالانکہ خود ہی کاذب ہے آگے اس مضمون کے لکھا ہے کہ اوس روز عائشہ و حفصہ تہوڑی دیر کے لیے بطلب حسب آئین اس عبارت سے معنی [illegible] تہا شد کے ظاہر ہوتے ہین اگر شیعہ کہین حجرہ شریف جسمین روضہ مبارک حضرت سرور عالم کا ہے وہ خانہ حضرت عائشہ صدیقہ نہ تہا تو اس بات کو ہم بھی شیعونکی ہی معتبر تفسیر خلاصۃ المنہج سے ثابت کرتے ہین واذ غدوت من اهلك تبوئ المومنین ترجمہ یاد کن اے محمد کہ چون بامداد بیرون شدی از منزل خود کہ خانہ عائشہ بود آنماہ شوال بود سال از ہجرت گذشتہ فرود می آوردی مومنان را مگر تفسیر عمدۃ البیان مین مفسر متعصب نے بجاے خانہ عائشہ کے خانہ اہلبیت کا لفظ لکھا ہے ناظرین اس تیرہ صدی کی نشانی کو بچشم عبرت ملاحظہ فرماوین کہ کس درجہ کا غلو شیعون مین جون جون قیامت قریب ہوتی جاتی ہے بڑہتا جاتا ہے بلکہ ہر ایک متعصب ساعت بساعت ہٹ دہرمی کی راہ مین اڑتا جاتا ہے طعن دہم شیعہ حدیث متفق علیہ

حربک حربی وسلمک سلمی متفق علیہ کو اہلسنت پر اپنی سمجھ کے موافق حجت لاتے ہین حالانکہ یہ صریح خدشہ و وسوسہ ہے جسکو جنونی اونکے دلون مین القا کیا ہے جواب جو معنی حدیث کے شیعون نے موضوع کئے ہین وہ بچند دلائل محض لغو ہین اول یہ کلام مجاز ہے بسبب حذف حرف تشبیہ کے اس صورت مین لفظ حربک کے معنی کانہ حربی ہوئی سو بھی یہ تشبیہ مجازی ہے نہ حقیقی اس سے ثابت ہوا کہ جناب امیرؑ سے حرب کرنا نعیج تھا نہ کفر اس لیے کہ مساوات مشبہ اور مشبہ بہ کا تمام احکام مین صرف حرف تشبیہ سے لازم نہین آتا بلکہ اس لفظ کو رسول مقبولؐ نے بہت سے صحابہؓ و نیز قبائل متعددہ کے حق مین استعمال فرمایا ہے مثل قبیلہ اسلم غفار و جہینہ و مزینہ اگرچہ اس قسم کی بکثرت احادیث خاص کلینی و نہج البلاغت وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین موجود ہین از انجملہ ہم صرف ایک حدیث بطریق نمونہ کے دکھلاتے ہین جسکی عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اولیا اللہ کی اہانت کرنا گویا خدا سے لڑنا ہے حدیث عن ابان بن تغلب عن ابی جعفر قال لما اسری بالنبی قال یا رب ما حال المومن عندک قال یا محمد من اھان لی ولیا فقد بارزنی بالمحاربۃ وانا اسرع شیء الی نصرۃ اولیائی الی اخر الحدیث الطویل ترجمہ کہا جس وقت سیر کی نبی صلعم نے (یعنی جب رسول اللہ معراج کو تشریف لیگئے) عرض کی کہ بار خدایا کیا حال ہوگا ایمان والے کا تیرے حضور مین ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ جسنے میرے دوستون کی اہانت کی پس تحقیق نکلا وہ میری لڑائی کے واسطے اور مین جلدی کرنے والا تمام چیز کا ہون طرف مدد دوستون اپنے کے الخ دوم شیعہ جو الزام حرب کا نسبت حضرت ام المومنین صدیقہ و حضرت زبیرؓ و حضرت طلحہؓ و نیز دیگر صحابہ ہمراہیان کے قائم کرتے ہین وہ محض اتہام ہے اس لیے کہ یہ جنگ بالقصد نہ تھی بلکہ مستند تواریخون سے یہ ثابت ہے کہ حضرات موصوفہ بالا کو قصاص لینا قاتلان حضرت عثمانؓ سے مقصود تھا نہ جنگ کرنا جناب امیرؑ سے چونکہ جناب امیرؑ

بھی اوس گروہ مین شامل تھے لہذا اتفاقیہ جنگ واقع ہوگئی سو اوسکا انجام بھی بفضل خدا
بہ بخیر ہوا جیسا کہ مجالس المومنین مین مرقوم ہے سوا اسکے تواریخ طرفین سے ثابت ہے
کہ قبل ازین باہم حضرت صدیقہ و جناب امیرؑ کے کبھی کسیطرح کی کوئی عداوت بھی
نہ تھی تا کہ کہا جاوے کہ فلان عداوت کی وجہ سے جنگ ہوئی سوم اگر فرض کیا
جاوے کہ محاربہ جناب امیرؑ محاربہ رسولؐ ہے تو یہ بات بھی ٹھیک نہین اس لیے کہ
درحقیقت انکار نبوت و رسالت کفر ہے نہ فقط حرب کرنا اگر کوئی نادان بہ طلب مال
و منال نبیؐ اللہ سے حرب کرے البتہ فسق ہے نہ کفر بدلیل آیہ کریمہ کہ بالاتفاق
قطاع الطریق کے حق مین واقع ہوئی کقولہ تعالےٰ انما جزاء الذین یحاربون اللہ
و رسولہ ویسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا و یصلبوا ترجمہ خبر نیست کہ بدلہ اون لوگونکا
جو لڑتے ہین ساتھ اللہ اور اوسکے رسولؐ کے اور کوشش کرتے ہین زمین مین از روے
فساد کے یہ کہ قتل کرو تم اونکو یا سولی دو تم اونکو اسیطرح جیسے سود خوارون کے حق مین آیت
نازل ہوئی ہے کقولہ تعالےٰ فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ ترجمہ پس اختیار کرو تم لڑائی اللہ اور
اوسکے رسولؐ سے دیکھو دونون آیتون سے خدا و رسولؐ سے لڑنا ثابت ہوا بالاجماع
قطاع الطریق و سود خوار عصیان غریق کافر نہین ہوتے مگر جو بداعمال ان دونون
افعال کو حلال سمجھے بیشک کافر ہے جب خدا و رسولؐ سے لڑنا بنص صحیح کفر نہین ہے
تو صرف رسولؐ سے لڑنا ہرگز کفر نہین ہوسکتا ہے کیونکہ حدیث مین فقط رسولؐ ہی
کا ذکر ہے سو بھی تشبیہی ہان اگر از راہ انکار نبوت و اہانت رسالت کے جنگ کرے
البتہ کفر ہے پس معاملہ حضرت ام المومنینؓ و جناب امیرؑ کا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ قضایائے
معاملہ حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ کا یا مثل اولاد حضرت یعقوبؑ کے کہ باہم کسقدر جھ
کی رنجش واقع ہوئی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا ہے بلکہ بھائیون نے اپنے بھائی
یوسفؑ کے مار ڈالنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا مگر بفضل خدا رفع ہوا اس صورت مین

اس صورت مین معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ سب بزرگ موصوفہ بالا بھی باعتقاد شیعیان کافر ٹھہرتے ہین اے شیعو ذرا محبوبۂ مقبولہ رسول خدا کے مراتب اور جناب علی مرتضیٰ کے مناصب کو خیال کرو کہ باہم دونون بزرگون کے کیا مناسبت تھی اگر انصاف کی نظر سے دیکھو تو یہان نسبت مادری و پسری ہے اور وہان صرف نسبت برادری ہی تھی پس حال ملال مادر و پسر کا مستغنی بیان سے ہے خدا اوس منہ پر خاک ڈالے جو جناب امیرؑ کی مادر کی شان ذیشان مین بے ادب حرف زبان سے نکالے معاذ اللہ من ذلک

کہ حفظ مراتب نکنی زندیقی طعن یازدہم شیعہ کہتے ہین کہ کوئی صحابہ جنازہ حضرت رسالت مآب پر نعوذ باللہ حاضر نہوا جواب اس افترا کا شیعون کی ہی کتاب سے لکھا جاتا ہے چنانچہ جلاء العیون مین یہ عبارت ہے کہ وقت نماز جنازہ حضرت رسول خدا ابوبکرؓ نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنینؑ نے ہٹا دیا اور خود امامت کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہؓ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے اور درود بھیجتے تھے یہان تک کہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرتؐ پر درود بھیجتے تہے اس روایت سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ تمام صحابہؓ رسول اللہ کے جنازہ پر حاضر تھے بلکہ کوئی بھی مدینہ کے لوگون مین سے باقی نہ رہا تھا حتیٰ کہ گوسون تک کے لوگ گرد و نواح مدینہ سے بھی آکر شریک ہوگئے تھے اے شیعو خدا تمکو شرماوے ایسے مجہول ہوئی کیون کہتے ہو جسکے جواب مین تم پشیمانی اوٹھاتے ہو طعن دوازدہم شیعہ کہتے ہین کہ حضرت زہراؓ کے جنازہ پر بھی تمام صحابہؓ بالخصوص حضرت شیخینؓ مین سے کوئی نہ آیا پس بمجبوری جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ نے جنازہ کو شب مین دفن کیا جواب اس بہتان کا بھی شیعون کی ہی کتاب سے دیا جاتا ہے معتبر کتاب علل الشرایع کی جلد اول باب العلت التی من اجلہا دفنت فاطمہؑ باللیل ولم تدفن نہارا مین یہ مضمون مرقوم ہے کہ عمرؓ نے چاہا کہ قبر فاطمہؓ کی کھود کر نماز جنازہ پڑھے جناب امیرؑ کو غصہ آیا مستعد

جنگ ہوئے پس مہاجرین و انصار جمع ہو گئے اور جناب امیرؓ کی خلافت ہی کو بخوشی
اختیار کیا اب یہ خلافت صحیح ہوا دیکھو ثبوت جیسا علل الشرائع جو تمہارا بہت ہی بڑا مجتہد ہے
کیا لکھتا ہے کہ وقت دفن حضرت فاطمہ زہراؓ کے تمام صحابہ رسول اللہؐ موجود تھے

طعن سیزدہم شیعہ کہتے ہیں کہ معاویہؓ نے حضرت امیرؓ سے جنگ کی لہذا وہ بھی
کافر ہو گئے **جواب** اس کا ہم تحقیقی اور الزامی بھی انشاء اللہ تعالیٰ تحریر کرینگے پہلے
تھوڑے سے حالات تواریخی درباب امارت و بادشاہت حضرت امیر معاویہؓ گوش گذار
شیعان متعصب کیے جاتے ہیں تاکہ آپکی حسن لیاقت و خوبی امارت ملاحظہ کر کے اہل
نفاق اپنے سینے کو ٹھونکیں اور انکے دلوں سے داغ حسرت ابد الآباد تک نہ چھوٹیں پس نام
معاویہؓ بن ابو سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی الاموی
کنیت ابو عبد الرحمن وہ اور انکے والد ماجد فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور جنگ حنین
میں حاضر ہوئے یہ ہر دو صاحب اون لوگوں سے تھے جنکی تالیف قلوب کیجاتی
تھی پھر اسلام میں اچھے ہو گئے اور حضرت رسول خدا کے ہمنشینوں میں سے تھے
اور اون سے ایک سو تریسٹھ ۱۶۳ حدیثیں مروی ہیں روایت کین ہیں اون سے صحابہ میں سے
ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیرؓ اور ابن درداء اور جریر بجلی اور نعمان بن بشیر
وغیرہ نے اور تابعین سے ابن مسیب و حمید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اور حضرت معاویہؓ متصف
تھے زہد کے اور بردباری کے ساتھ اور اونکی فضیلت میں بھی بہت سی حدیثیں ہیں
جو ثابت ہیں کم ہیں ترمذی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے عبد الرحمن
ابن ابی عمیرہ صحابی سے انہوں نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
حضرت معاویہؓ کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا الٰہی کر تو معاویہ کو راہ نما اور راہ یافتہ اور
امام احمد نے اپنی مسند میں عرباض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہ سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ معاویہؓ کو کتابت

وحساب سکھا اور اوسکو عذاب سے بچا اور ابن الشیبہ نے اپنے مصنف میں اور طبرانی
نے اپنی کبیر میں عبد الملک بن عمیر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہؓ فرماتے تھے
مجھکو ہمیشہ خلافت کی طمع رہی جب سے مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ
اے معاویہؓ جب تو ملک کا مالک ہو تو لوگوں کے ساتھ سلوک کیجیو اور حضرت معاویہؓ
دراز قد گورے چٹے خوبصورت ہیبت ناک آدمی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی
طرف دیکھکر فرماتے تھے کہ یہ شخص عرب کا کسریٰ ہے اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ
وجہہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت معاویہؓ کی امارت کو برا نہ جانو
اگر تمنے اوسکو ہاتھ سے کھو دیا تو بیشک لوگوں کے سروں کو اونکے کندھوں سے گرتے
ہوئے دیکھوگے اور مقبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسریٰ کی زیرکی کو دیکھتے ہو
اور حضرت معاویہؓ کو چھوڑے دیتے ہو اور آپ بردباری میں ضرب المثل تھے ابن عون
کہتے ہیں کہ آدمی حضرت معاویہؓ سے کہدیتا تھا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتھ سیدھے
ہو جاؤگے یا ہم تمکو سیدھا کر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سیدھا کروگے وہ کہتا لکڑی
کے بل آپ کہتے ہاں تو ہم ضرور سیدھے ہو جائینگے جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے لشکر جانب شام روانہ کیا حضرت معاویہؓ بھی اپنے بھائی یزید بن ابوسفیان کے
ہمراہ گئے جب اونکے بھائی یزید نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبر نے دمشق پر
انہیں کو اپنا خلیفہ مقرر کیا اور حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے بھی ان کو
بدستور بحال رکھا اور انھوں نے تمام ملک شام اونکے واسطے اکٹھا کر دیا کعب الاحبار کا
قول ہے کہ اس امت کا ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہؓ ہوئے اور
ذہبی کا قول ہے کہ حضرت معاویہؓ بیس برس امیر رہے اور رہے زمین میں کوئی اونسے
جھگڑنے والا نہ تھا اور سنہ ۴۳ ہجری میں رخج وغیرہ بلاد سجستان اور ودان اقلیم برقہ
اور کوزای ممالک سوڈان سے فتح کیا اور سنہ ۴۵ ہجری میں قیقان اور سنہ ۵۰ میں قہستان فتح ہوا

اسیطرح سے آپکے بہت اوصاف حمیدہ کتب اہل ایمان مین درج ہین اگر مخالف موقع پاکر یہ
طعن کرین کہ جب حضرت معاویہؓ نے بمقابلہ حضرت امیر المومنینؑ جنگ کی اور امارت
حضرت حسنؑ سے چھین لی تو پھر اہلسنت تو بہ توبہ کیون اونپر لعن نہین کرتے ہین
جواب تحقیقی یہ ہے کہ اہلسنت مومن مرتکب کبیرہ کو اس لیے لعن نہین کرتے ہین
کہ خداتعالی نے اپنے کلام حق مین جابجا اس امر شنیع کی ممانعت فرمائی ہے ازانجملہ یہ ہے
واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات ترجمہ اور طلب بخشش کر تو اپنے گناہ کے واسطے
اور ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے دیکھو بموجب آیہ شریف کے گنہگار کے
لیے حکم استغفار کا ہے بالاتفاق ودوم آیت والذين جاؤا من بعدهم يقولون ربنا
اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا
ترجمہ اور وہ لوگ کہ آئے پیچھے اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش تو واسطے
ہمارے اور واسطے بھائیون ہمارے کے وہ لوگ کہ سبقت کی اونھون نے ہمارے تئین ساتھ
ایمان کے اور نکر تو بیچ دلون ہمارے کے کینہ اون لوگون کا جو ایمان لائے اے رب
تحقیق تو ہے مہربان رحم والا دیکھو اس آیت مین بھی ترک عداوت و طلب مغفرت مومن
کے حق مین پائی جاتی ہے محض بسبب ایمان بغیر عمل صالح کے اب جواب الزامی
سنئے جناب امیر المومنین اپنے اصحابؓ کو برا کہنے اہل شام سے جبکہ وہ آپ سے صفین
مین جنگ کرتے تھے منع فرماتے تھے اول کشف الغمہ و نہج البلاغت مین یہ قول
جناب امیرؑ کا درج ہے قال امير المومنين فاني اكره لكم ان تكونوا سبابين ترجمہ
فرمایا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے پس تحقیق مین بہت ہی برا جانتا ہون
تمہارے واسطے یہ کہ ہو تم برا کہنے والے دوم نہج البلاغت مین ہے مگر شیعہ اس آیت سے بہت
چشم پوشی کرتے ہین سمع امير المومنين لعن اهل الشام من اصحابه خطب فقال
اصبحنا نقاتل اخواننا في الاسلام على ما دخل فيه من الزيغ والاعوجاج والشبهة والتاويل

ترجمہ سنا امیر المومنینؑ نے لعن کرنا اہل شام کو اپنے یارون سے خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ہلاک ہوے ہم کو قتل کرین ہم بھائیون اپنے کو اسلام مین یا جو کچہہ داخل ہوا ہے اسلام مین بے راہے اور کجروی اور شبہہ اور تاویل سے اس روایت سے چند فوائد حاصل ہوے **اول** جناب امیرؑ نے لعن کرنے اہل شام سے اپنے صحابؓ کو منع فرمایا **دوم** اہل شام کو بسبب حقوق اسلام کے اپنا بہائی فرمایا **سوم** باوجود جنگ کرنے کے اون مسلمانون کو منسوب بتکفیر جیسا کہ شیعہ معتقد ہین نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ ان لوگون کو ہماری خلافت پر شبہہ ہوا ہے اگر ہم بہی معاذ اللہ خلاف حکم خدا و حضرت امیرؑ کے نسبت حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ کے سوء ادبی کرین تو بیشک مثل رفاض کے دنیا مین اہل ایمان کی نظر سے گرجاوین اور آخرت مین قسم قسم کے عذاب پاوین سوا اسکے بزرگون کے درمیان مین باعتبار امورات دنیاوی اکثر ایسے آزردگی واقع ہوئی ہین مگر اون بزرگون کے مراتب و مناصب مین کچہہ کمی نہین کیجاتی ہے چنانچہ یوسف علیہ السلام اور اونکے بہائیون کا تنازع جسکی شہادت مین قرآن نازل ہے ہمارے دعوی کی تصدیق کرتا ہے ہمکو بجز تعظیم و تکریم اون سب بزرگون کے چارہ نہین ہے اسیطرح سے شیعہ بہی اون منازعات و معاملات سے جو باہم آئمہؑ اور آئمہؑ زادون کے سرزد ہوے چشم پوشی کرتے ہین اور اون سب کا بسبب نسبت رکہنے محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نیک گمان رکہتے ہین بلکہ معصوم جانتے ہین لہذا ہم چند معاملات متنازعہ فیما بین آئمہؑ کے واقع ہوے معتبر کتب شیعون سے نقل کرتے ہین **اول** بحر المناقب کی مناقب اخطب خوارزم مین سبب تسمیہ ابوتراب بہ نسبت حضرت علیؓ مرتضی یون منقول ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا حضرت زہراؓ کے گہر تشریف لیگئے اور پوچہا کہ ہمارا ابن عم کہان گیا ہے حضرت زہراؓ نے عرض کی کہ مجہپر غضبناک ہوکر باہر چلے گئے ہین اور یہان قیلولہ نہین کیا جب حضرتؐ مسجد مین تشریف لیگئے دیکہا

کہ حضرت علی زمین پر کروٹ لیے ہوئے سوتے ہین اور منہ اور سر آپکا خاک آلودہ ہے
فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اوٹھ اے مٹی کے باپ اوٹھ اے مٹی کے باپ
یہ حدیث متفق فریقین ہے اس لیے کہ صحیح بخاری شریف مین بھی آئی ہے دیکھو غضبناک
ہونا جناب سیدہ کا منافی شان حضرت سیدہ کا نہین ہو سکتا ہے دوم صاحب
فصول وغیرہ علمای شیعہ نے ابو مخنف لوط بن یحیی کہ معتبرین مورخین شیعہ سے
ہین یہ روایت حضرت حسین سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حسین نے مین بہت ہی
برا جانتا ہون اوسکو جو کچھ کہ میرے بھائی حسن نے کیا میرے ساتھ صلح کرنے
معاویہ سے اگر میرا بھائی تلوار سے میری ناک کاٹ لیتا تو مجھکو اتنا ناگوار نہ گذرتا
دیکھو اسیوجہ سے شیعہ حضرت امام حسن سے انحراف باطنی رکھتے ہین مگر ظاہر اطاعت
وگرنہ ہر دو صاحب کو معصوم کہتے ہین بقول شخصے دل مین اینٹین بغل مین مدار
سوم مجالس المومنین مین ہے کہ محمد بن الحنیفہ پسر حضرت علی نے دعوی امامت
کا اپنے واسطے کیا اور منکر امامت امام زین العابدین پسر امام حسین کا ہوا اور بابت
امامت کے ہر دو صاحب مین اس قدر قضیہ ہوا کہ نوبت محاکمہ کی حجر الاسود تک
پہونچی حجر اسود نے حضرت زین العابدین کی امامت پر شہادت دی تاہم محمد بن الحنیفہ
تا بزیست دعوی امامت سے دستبردار نہوے اور مختار ثقفی کو کہ نہایت طالب جاہ و
مناصب دنیاوی کے تھے شیعان کوفہ کو خطوط اونکی رفاقت اور حضرت زین العابدین
کی مخالفت کے واسطے بھیجے تھے اپنا نائب کرکے واسطے کینہ خواہی خون حضرت
امام حسین کے مقرر کیا تھا اوس نے امراء شام کے سر اور تیس ہزار دینار مع تحفہ نامہ
کے خدمت مین محمد بن الحنیفہ کے روانہ کیے محمد بن الحنیفہ نے وقت رحلت کے
اپنے فرزند ابو ہاشم کو دربارہ امامت وصیت کی دیکھو باوجود ایسے عناد و فساد
کے بھی شیعہ حضرت محمد بن الحنیفہ اور اونکے صاحبزادے کو معصوم جانتے ہین

اور کوئی کلمہ ترک ادب اونکی شان مین نہین کہتے ہین چنانچہ بکثرت فضائل معتبر کتب
شیعہ مین ہر دو صاحب کے حق مین مرقوم ہین چہارم مختار ثقفی کہ بالاجماع منکر امامت
امام زین العابدین کا تھا اور بہت سے اوس سے اعمال ناقصہ وفعال رافضہ سرزد ہوے
از انجملہ یہ کہ پسر صلبی حضرت علیؓ کو کہ عبد اللہ نام رکھتے تھے کوفہ مین قتل کر ڈالا باوجود
ایسے جور وتعدی ودیگر بد اعمالون وبد افعالون کے ملا نور اللہ شستری نے علامہ حلی
سے یہ روایت نقل کی ہے کہ در حسن عقیدت او شیعہ را سخنے نیست غایت الامر چون
بر بعضے از اعمال او اعتراض داشتہ اند او را بذم و شتم تناول نمودہ اند و حضرت امام
محمد باقرؑ بر انہمعنی اطلاع یافتہ شیعہ را از تعرض مختار منع نمود کہ او کشندگان ما را کشت و
سلقہا بما فرستاد الخ دیکھو باوصف اقرار ظلم وستم شیعہ مختار کی بھی فضیلت کے
قائل ہین اور باوجود ایسی خطا فاحش کے اوسکے معاملہ جفا سے چشم پوشی کرتے ہین ہفتم
مجالس المومنین مین ملا نور اللہ شستری نے ابوبکر حضرمی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ زید
شہید نے خاص اپنے واسطے دعوی امامت کیا اور خروج کیا تلوار لیکر اور کہا کہ امام وہ
ہے ہم اہلبیت مین سے کہ آشکارا تلوار لیکر خروج کرے نہ وہ کہ اپنی امامت کو پوشیدہ رکھے
اور امامت امام محمد باقرؑ سے قطعی انکار کیا اور سلسلہ امامت کا بھی برابر اونکی اولاد مین
جاری رہا مگر شیعہ زید شہید اور اونکی اولاد سے کسیطرحکا گمان بد نہین رکھتے ہین بلکہ سب کو
واجب المحبت جانتے ہین ششم درمیان امام حسن عسکری و امام جعفرؑ کے بابت
امامت لعن وطعن ونسبت باہمدگر فسق وارتکاب کبائر کے واقع ہوے چنانچہ کتب شیعہ
مین بھی مرقوم ہے ہفتم پانچون صاحبزادون حضرت امام جعفر صادق یعنی محمد و اسحاق
و عبد اللہ و موسیٰ و اسماعیل مین امامت پر بہت کچھ مخالفت ہوئی چنانچہ عبد اللہ افطح نے
کہ برادر حقیقی اسمعیل کے تھے اور اسمعیل اولاد اکبر امام جعفرؑ کے تھے اپنے والد ماجد کے
روبرو انتقال کر گئے تھے بعد رحلت امام جعفرؑ اپنے بھائی اسمعیلؑ کے وراثت کا دعوی کیا

اور مدعی امامت کے بھی تھے اور اپنے والد ماجد کی بھی تجہیز و تکفین اونہون نے ہی کی
اور انگشتری بھی امام جعفر کی اونہون نے ہی لی حضرت امام جعفر نے حضرت عبد اللہ ہی
کو وصی امانتون کا کیا تھا محمد نے اس سبب سے دعوی امامت کیا کہ حضرت امام محمد باقر
نے حضرت امام جعفر سے فرمایا تھا کہ تیرے گھر مین ایک فرزند ہوگا نام اوسکا محمد ہوگا وہ
امام ہوگا یہی سند ہے اونکی امامت کی اسیطرح سے سمجھیہ امامت اسمعیل و رحجانیہ
امامت اسحاق و موسویہ امامت موسی کے قائل ہین اور بعد امام علی رضا کے امام محمد تقی
کم عمر تھے اکثر شیعہ نے اونکی امامت سے انکار کیا ہے اور بعد امام نقی موسی بن محمد نے
دعوی امامت کیا اور بہت سی جماعت نے اونکی متابعت کی اور بعد حضرت علی نقی
کے جعفر بن علی نے دعوی امامت کیا اور اون لوگون کا لقب کہ قائل امامت حسن عسکری
کے تھے حماریہ ہوا جب حضرت امام حسن عسکری نے وفات پائی امام جعفر کی امامت کو
تقویت ہوئی اور اونہون نے اپنے دعوی مین بیان کیا کہ حسن بن علی نے کوئی اولاد
نہین چھوڑی اور امام کے واسطے شرط ہے کہ با اولاد ہو پس قائلین امام عسکری نے بھی
حضرت جعفر ہی کی امامت پر رجوع کی از انجملہ حسن بن علی ابن فضال ہے جو معتمدین
مجتہدین شیعہ سے ہے بعد جعفر بن علی کے اونکے پسر علی ابن جعفر کو دختر بنت جعفر نے
شراکت مین دعوی امامت کیا علی ہذا القیاس جسکو زیادہ اختلاف امامت آئمہ دیکھنا
منظور ہو وہ مجالس المومنین و کلینی وغیرہ معتبر کتب شیعہ مین دیکھ لے اس مختصر مین گنجایش
بیان کی نہین ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا ۔ پہر کیا وجہ ہے جو ہم
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے معاملات بشریت سے کہ معصوم بھی نہ تھے درگذر کرین
اور اونکے حقوق صحبت و قرابت کو کہ رسول اللہ کے ساتھ رکھتے تھے ملحوظ نہ کہین اگر
شیعہ انصاف کرین تو بموجب اصول اونکے آئمہ و آئمہ زادے جنہین درباب
امامت بڑے بڑے عناد و فساد برپا ہوے معاذ اللہ کافر ٹھہرتے ہین جیسا کہ اصول

کافی کلینی کی کتاب الحجة مین وجار امامت مین روایت ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور وہ دوازدہ آئمہ سے نہو تو اوسکا کالا ہوگا قیامت کے دن اگرچہ سید علوی و اولاد علی ابن ابی طالب ہی کیون نہو وہ کافر ہے دیکھو تمھارے ایسے عقائد ناقص سے تمھارے جمیع بزرگان موصوفہ بالا جنکو تم معصوم بھی جانتے ہو کافر ٹھہرے پس تم پر فرض ہے کہ بموجب اصول اپنے کے اون پر بھی تبرا کیا کرو تاکہ ثواب بحساب اخروی پاؤ۔ اب اسکے ذیل مین تھوڑا سا ذکر ابن سبا کے مریدان صادق و معتقدان واثق کے تعصبات کاسعہ اونکے حرکات ناشایستہ و سکنات نابایستہ کے لکھا جاتا ہے جسمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ ضرور ہی عبرت پکڑیگا بلکہ اس قوم خود دشمن ناحق شناس سے بالکل نفرت سچ تو یہ ہے کہ فی زماننا اس فرقہ کا وہ حال ہے جیسا کہ رسول اللہ کے زمانہ مین یہود کا تھا اور صاحب کیون نہو کہ در اصل مورث اعلی تو اس قوم بداندیش کا ابن سبا ہی تو ہے کل شیٔ یرجع الی اصلہ ع اصل بد از خطا خطا نکند عاقبت گرگ زادہ گرگ شود

مجملاً ذکر بعض اون تعصبات کا جسکے شیعہ معتقد ہین

تعصب اول یہ ہے کہ جب اہل سنت والجماعت کسی معاملہ متنازعہ فیہ مین کوئی آیت یا حدیث پیش کرتے ہین شیعہ قطعی انکار کر جاتے ہین اور اوسکے جواب مین اپنے مجتہدون کی روایات موضوعہ اور حکایات مصنوعہ کو حجت نامقبول و دلیل نامعقول لاتے ہین ہرچند کہ بہ قاعدہ عربی و شہادت رجالی کے صحیح نہون

تعصب دوم یہ کہ حضرت خاتم المرسلین اور حضرت امیر المومنین کو مراتب مین برابر جانتے ہین حالانکہ فضیلت حضرت سرور عالم کی تمام مخلوقات پر متواتر

معتبر کتب شیعہ مین مرقوم ہے **تعصب سوم** یہ کہ جو کوئی اپنے دل مین حضرت علی
کی محبت رکہتا ہے گو یہودی ہو یا نصارا یا مجوسی ہو یا ترسا قطعی بہشتی ہے اور جو کوئی
کہ صحابہ رسول اللہ کی محبت اپنے دل مین رکہتا ہے گو متقی ہو یا زاہد نمازی ہو
یا عابد یقینی دوزخی ہے اگرچہ محبت اہلبیت کی بہی رکہتا ہو حالانکہ یہ امر خلاف نص
قرآنی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یعمل من الصّٰلحٰت وھو مومن فلا
کفران لسعیہ وانا لہ لکاتبون ٭ ترجمہ اور جو شخص کہ کام کرے نیکیون
سے اور وہ ایمان والا ہے پس نہین ناشکری ہے واسطے کوشش اوسکی کے اور
تحقیق ہم واسطے اوسکے لکہنے والے جب محبت رسول خدا صلعم کی بغیر ایمان کے
کفار کے حق مین مفید نہین تو محبت حضرت علیؑ کی مشرکون بیدینون کے حق مین
کیونکر کارآمد ہو سکتی ہے ؏ برعکس نہند نام زنگی کافور **تعصب چہارم** یہ
کہ محبت حضرت امیر کی جسکے دل مین ہوتی ہے اوسکو کوئی گناہ کبیرہ مثل فسق او
فجور کے ضرررسان نہین حالانکہ اللہ تعالی یون فرماتا ہے من یعمل سوءً یجز بہ
ترجمہ اور جو شخص کام کرتا ہے بد بدلا دیا جاتا ہے اوس کا و من یعمل مثقال ذرۃ شرًّا یرہ
ترجمہ اور جو شخص کہ عمل کرے برابر ذرہ کے بد دیکہے گا اوسکو **تعصب پنجم** شیعہ
بسبب عناد دلی و فساد قلبی کے امت مرحومہ محمدیہ کو امت ملعونہ کہتے ہین حالانکہ
رب الکبرامت موصوفہ کی صفت اس طرح پر قرآن مجید مین فرماتا ہے کنتم خیر
امۃ اخرجت للناس ترجمہ ہو تم نیک امت نکالی گئی واسطے آدمیون کے و
کذالک جعلنٰکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ترجمہ
اور ایسے ہی بنایا ہمنے تم کو امت اوسط تاکہ ہو تم گواہ آدمیون پر اور نیز روایت مستندہ
صحیحہ حضرت امام حسن عسکریؑ جسکو ابن بابویہ نے تفسیر مین بسند صحیحہ نقل کیا ہے
کچہہ خیال نہین کرتے ؏ مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی **تعصب ششم** یہ ہے

کہ قرآن منزل من اللہ کو کتاب عثمانی جانتے ہین او سکتے ہین کہ یقیناً کلام الٰہی کو حضرت ذی النورین نے تحریف و بے ترتیب کیا ہے اس لیے خلیفۂ ثالث پر تبرا کرتے ہین حالانکہ اسے قرآن کو کہ جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے جمیع آئمہ کرام بہ نیت عبادت حالت نماز و غیر نماز مین تلاوت کیا کرتے تھے بلکہ اکثر آئمہ نے اسی فرقان حمید کی تفاسیر بھی لکھی ہین چنانچہ تفسیر حسن عسکری و تفسیر مجمع البیان وغیرہ کہ منجملہ تفاسیر شیعوں کے ہین ہمارے دعوے صادق کے شاہد ہین پس اس صورت مین آئمہ بھی تبرے سے بری نہین ہو سکتے کیونکہ جب جامع فرقان پاک نعوذ باللہ مستحق تبرا ہین تو عامل اسکے بدرجہا مستحق تبرا کے ٹھہرے واہ کیا مذہب محبان اہلبیت کا ہے کہ اپنے اماموں پر بھی تبرا کرنے سے نہین شرماتے **تعصب ہفتم** حضرت عمر پر لعن کرنے کو ذکر خدا سے بڑھکر جانتے ہین حالانکہ کسی مذہب مین برا کہنا بروں کے لیے بھی درست نہین چہ جا کہ ذکر خدا سے کہ نزدیک ہر مومن و کافر کے افضل اعمال و اکمل افعال ہے کیونکہ بہتر ہو سکتا ہے بموجب ارشاد رب اکبر کے ولذکر اللہ اکبر ترجمہ اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہے **تعصب ہشتم** کتب شیعوں مین ہے کہ لعن کرنا حضرت شیخین پر ہر صبح کو برابر ستر حسنات کے ہے اور لعن کرنا ابو جہل و فرعون اور نمرود پر برابر حسنات نیم دانگ کے بھی نہین شمار کرتے ہین **تعصب نہم** شیعہ حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم کو بسبب نکاح ہونے ہمراہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اولاد رسول اللہ سے خارج کرتے ہین حالانکہ شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسی شیعی اپنی کتاب تہذیب مین حضرت امام جعفر صادق سے یون روایت کرتا ہے کان یقول

فی الدعاء اللھم صل علی رقیۃ بنت نبیک اللھم صل علی ام کلثوم بنت نبیک

ترجمہ حضرت امام جعفر صادق اپنی دعا مین کہا کرتے تھے کہ اے اللہ رحمت کر اوپر رقیہ بیٹی نبی اپنی کے اور اے اللہ رحمت کر اوپر ام کلثوم بیٹی نبی اپنی کے اسی طرح سے کلینی و شرح تفصیل و نہج البلاغۃ

تعصب دہم شیعہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کو منافقوں سے شمار کرتے ہین حالانکہ خدائے پاک نے حیات صاحب لولاک مین ہی تمیز مومن و منافق فرما دی تہی جیسے آیہ شریف ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب ترجمہ نہین ہے اللہ تا کہ چھوڑ دے ایمان والون کو اوپر اوسکے کہ تم اوسپر ہو یہان تک کہ تمیز کرے ناپاک کو پاک سے علاوہ برآن حضرت خاتم المرسلین نے بنفس نفیس حالت علالت مین حضرت صدیق اکبر کے پیچھے نماز پڑہی اور حضرت علی اور حضرت ابوذر و سلمان فارسی و مقداد و عمار وغیرہ نے بہی ہمیشہ حضرت شیخین کے پیچھے نماز پڑہی بلکہ حضرت علی نے خاص اپنی صاحبزادی حضرت عمر کو دی حالانکہ یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ منافق کے پیچھے نماز درست نہین ہے اور مشرک یا منافق کے ساتھہ ہونے کا نکاح بہی صحیح نہین ہے فرمایا رب جلیل نے ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ترجمہ نہ نکاح کرو تم مشرکین کے ساتھہ یہان تک کہ ایمان لاوین تعصب یازدہم شیعہ کہتے ہین کہ جتنے کلمات مدحت کلام خدا مین بحق مومنین و صالحین کے واقع ہوئی ہین اون سے مراد ائمہ کرام ہین اور جتنے کلمات مذمت کہ بحق منافقین و فاسقین وارد ہوے ہین اون سے مراد صحابہ عظام ہین معاذ اللہ تعصب دوازدہم شیعہ معتقد ہین کہ جو آیات بینات کہ بحق مہاجرین و انصار نازل ہوئے ہین سب جیسی ہی مثل حروف متشابہات کے تعصب سیزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت اہلبیت سے بغض رکہتے ہین حالانکہ اہلسنت مثل فرائض دیگر محبت اہلبیت کو فرض جانتے ہین چنانچہ نماز پنجگانہ و نماز جمعہ و دیگر واجبات و نوافل و تفاسیر و کتب حدیث و فقہ وغیرہ ہمارے دعوے مدلل کی تائید کرتے ہین کوئی علما اہلسنت کا ایسا نہین جسنے اہلبیت کی بکثرت تعریف و توصیف بیان نکی ہو جسکا جی چاہے تمام کتب اہل حق مین دیکہ لے تعصب چہاردہم شیعہ کہتے ہین کہ جو شخص ولا تقالی بعد کے نماز مین پڑہے گا

اوس کی نماز فاسد ہوگی حالانکہ اللہ تعالے اپنے کلام حق مین فرماتا
ہے وانہ تعالیٰ جد ربنا ترجمہ اور یہ کہ اونچی ہے
شان ہمارے رب کی اور نہج البلاغت مین قول حضرت علیؑ کا یون
منقول ہے الحمد للہ الناشی حمدہ الغالب جندہ المتعالی جدہ

تعصب پانزدہم شیعہ کہتے ہین کہ اہلسنت یہود و نصاریٰ سے
بدتر ہین سبحان اللہ جو لوگ خدا اور رسولؐ اور ملائکہ اور قرآن
وجمیع کتب سماویہ و روز آخرت ومحبت آلؑ واصحابؓ و ذریت رسولؐ
پاک پر ایمان کامل رکھتے ہین اور تمام عبادات جانی و مالی مثل
صوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ و ورد وظائف و درود و تلاوت مین
مشغول رہتے ہین وہ تو یہود و نصاریٰ سے بدتر ٹھہرے اور
جو لوگ کہ ہر کام مین عبداللہ بن سبا یہودی منافق کا اتباع
کرتے ہین وہ مومنین سے بہتر ٹھہرے پس یہ آیہ کریمہ مطابق
حال اس گروہ کے ہے کقولہ تعالے الم تر الی الذین اوتوا
نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھٰؤلاء
اھدیٰ من الذین امنوا سبیلا ترجمہ فرمایا اللہ برتر نے
آیا نہین دیکھا تو نے طرف اون لوگون دیے گئے حصہ کے
کتاب سے ایمان لاتے ہین ساتھ جبت اور طاغوت کے
اور کہتے ہین واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا یہ لوگ
ہدایت پر ہین اون لوگون سے کہ ایمان لائے راہ کی

تعصب شانزدہم
شیعہ اپنی اون روایات صحیحہ کو جو مذہب اہلسنت سے مطابقت
رکھتے ہین متروک العمل جانتے ہین مثل روایت وضو ٹوٹ جانے مذی

اور منی کے نکلنے سے وروایت سجدہ سہو کرنے جسکو ابو جعفر طوسی نے صحیح کیا ہے اور روایت غسل چشمہ کلان مین جسکو ابن معلم نے صحیح کیا ہے اور روایت استنجا کرنا کلوخ سے جسکو صاحب جامع و تحفۃ العوام نے صحیح کیا ہے وغیرہ اکثر روایات کلینی جو مذہب اہلسنت سے موافق ہوتی ہین اون سب کو ساقط من الحل کہتے حالانکہ وہ سب بلا شک و شبہ منجملہ سنت ہائے نبوی صلعم ہین تعصب ہفتدہم اکثر کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ ناصبی یعنی اہلسنت یہود و نصاری سے زیادہ تر نجس و ناپاک ہین اگر کپڑا یا بدن مس کر جائے اوسکا دہونا ضروری جانتے ہین جیسا کہ کتب فقہ شیعہ مین مذکور ہے تعصب ہیژدہم بجاے بسم اللہ کے ہر کام مین شروع کرنے کو لعن حضرت شیخین سے مبارک جانتے ہین حالانکہ خدا تعالی اونکی شان مین رضی اللہ عنہم و رضو عنہ فرماتا ہے تعصب نوزدہم کہتے ہین کہ طلاق دینا ازواج مطہرات کا حضرت رسول خدا نے حضرت علی کے اختیار مین کیا تہا حالانکہ خدا تعالی نے مالک طلاق امہات المومنین کا رسول اللہ کو بہی نہین کیا تہا جیسا کہ فرمایا خداے کریم نے لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بہن من ازواج ولو اعجبک حسنہن ترجمہ نہین حلال ہین واسطے تیرے عورتین پیچہے سے اور نہ یہ کہ بدلے تو ساتہ اونکے بیبیون سے اور اگرچہ نہایت تعجب مین ڈالے تجہکو حسن اونکا یہ فضیلت ازواج مطہرات کو اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اونہون نے عرض دنیا سے قطعی دست بردار ہوکر آخرت کو اختیار فرمایا تہا اسی سے رب اکبر نے صاف صاف فرما دیا کہ یہ سب بیبیان رسول اللہ سے کبہی جدا نہونگی نہ دنیا مین تلخی طلاق کی چکہین گی اور نہ عقبے مین علحدہ رہینگی یہ چند تعصبات حضرات شیعہ کے اس غرض سے قلمبند ہوے تاکہ مسلمانونکو اون کے خیالات فاسدہ سے عبرت ہو اور اونکی صحبت ناقصہ سے نفرت

رابع رسانیدن امر حق طاعت است ؛

مجملاً ذکر بعض استفسارات کا محبان اہلبیتؑ سے

سوال اول وہ کلام الٰہی جسکو حضرت امیر المومنینؑ کرم اللہ وجہہ نے جمع فرمایا تھا کہان ہے اگر کہین کہ گم گیا تو نسبت حضرت امیرؑ کی ہدایت کے گم کرنیکا بہت بڑا الزام آتا ہے اگر کہین کہ امام غائب کے پاس موجود ہے تو اس صورت مین امام غائب بھی گنہگار ٹھہرتے ہین کیونکہ اونھون نے عمداً حضرت امیرؑ کے زمانہ سے لیکر اپنے زمانہ خروج تک بندگان خدا کو گمراہ رکھا اس اعتقاد سے تمام ائمہ اور مجتہد شیعان پاک بیدین سمجھے جاتے ہین دوم یہ کلام حق جسکو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا ہے اور اہلسنت نے اوسکو اپنی پتلی کا تار بنایا ہے اہل تشیع کیون پڑھتے ہین اور کیون اپنی اولاد کو پڑھواتے ہین اور کیون ثواب مردونکو اپنے بخشتے ہین اور کیون اورون سے پڑھوا کے ثواب بخشواتے ہین اگر کہین کہ یہ قرآن پاک صحیح ہے تو پھر انکار فضائل صحابہؓ رسول اللہ صلعم کہ بکثرت خداتعالیٰ نے فرمایا ہے کیون کرتے ہین اگر کہین کہ ترتیب غلط ہے تو قرآن کے غلط پڑھنے سے گنہگار ہوتے ہین بلکہ اصرار و تکرار گناہ سے کافر ٹھہرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے شیعون کے پاس اصول مذہب کی کوئی دلیل نہین ہے جس سے اپنے مخالفؓ کے مباحثہ مین ثابت قدم رہ سکین سوم جبکہ باعتقاد محبان اہلبیتؑ کے نعوذ باللہ تمام اصحابؓ کبار و صغار جنکے فضائل قرآن پاک کی آیتون اور نیز شیعون کی معتبر کتب کی روایتون سے ثابت ہین کافر یا مرتد یا منافق ہوگئے تھے تو پھر آئمہ ہدی نے کیون اونکے نامون پر اپنی اولاد امجاد کے نام رکھے چنانچہ معتبر تواریخ فریقین سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ نے جو صاحبزادہ کہ بطن لیلیٰ بنت مسعود سے پیدا ہوا اونکا نام ابوبکر رکھا

اور ایک صاحبزادہ کا نام عمرؓ جو بطن حبیبہ بنت ربیعہ سے تولد ہوئے تھے رکھا اور ایک صاحبزادہ کا نام عثمانؓ جو بطن ام البنین بنت حرام بن خالد سے تھی رکھا اور ایک دختر کا نام ام المومنینؓ زوجہ رسول خدا صلعم کے نام پر جنکو حضرت میمونہؓ کہتے ہین رکھا علی ہذا اسیطرح سے آپنے اور صاحبزادیون کے نام بھی مثل حضرت رقیہؓ و حضرت ام کلثومؓ کہ ازواج حضرت ذی النورینؓ کی تہین رکھے اور حضرت حسنؓ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ کے نام پر کہ بی بی منکوحہ کے شکم محترم سے تھے رکھے اور عمرؓ اور عبد اللہؓ کے نام انکی بطون بابرکات سے پیدا ہوئے اور تینون صاحب ہمراہ حضرت امام حسینؓ رضی اللہ عنہ کے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے تھے اور اسیطرح سے آپکے ایک صاحبزادہ کا نام حضرت طلحہؓ کے نام پر تہا جو بطن ام اسحاقؓ سے تولد ہوئے تھے اور حضرت امام زین العابدینؓ کے بھی ایک صاحبزادہ کا نام عمرؓ تہا اور حضرت امام موسیٰ کاظم نے بھی اپنے صاحبزادون کے نام حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عبد الرحمنؓ و حضرت عبد اللہؓ کے نام پر نام رکھے اور حضرت امام رضاؓ نے اپنی نورچشمی کا نام ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے نام پر نام رکھا اور حضرت امام علی نقیؓ نے بھی اپنی دختر کا نام عائشہ رکھا انکو عالیہ بھی کہتے ہین تفصیل علی ہذا ابن سبا کے مرید و جواب دو کہ سبب باعتقاد تمہارے عیاذاً باللہ صحابہؓ باصفا سزاوار فضیلت و کرامت کے نہ تھے تو کیون آئمہ کرام نے اونکے نامون پر اپنی اولاد کے نام رکھے چہارم ایسے مومن و جوانمرد کو کہ جسکے مقابلہ مین تمام جہان عاجز ہو اور شہنشاہ عالم پر غالب ہوا آیا اوسکو اپنے لڑکے منافق اور غاصب اور مرتد اور خائن کے ساتھ بیاہ دینا جائز ہے یا نہین اور یہ بھی فرمائی کہ دختر مومنہ شیعی کا نکاح سنی ناصبی سے ہو سکتا ہے یا نہین آیات بینات پنجم جبکہ جناب امیرؓ نے از راہ تقیہ کے صحابہؓ ثلثہ کی بیعت کی تہی تو پہر حضرت امیر معاویہؓ کی کیون جدال و قتال

کی اس مرتبہ تقیہ نکرنا کیا معنی رکھتا ہے **ششم** معتبر کتب شیعون سے بخوبی ثابت ہے
کہ حضرت امیرؑ نے خلفاء ثلثہؓ کی بیعت کی اس صورت مین قول جناب امیرؑ کا محض لغو ٹھہرتا ہے
سالہ
قال امیر المومنین انی واللہ لو لقیتہم واحدا وھم ملاء الارض کلھا ما بالیت
ولا استوحشت وانی من ضلالتہم التی ھم فیہا والھدی الذی انا علیہ
تعالٰی لعلی بصیرۃ من نفسی ویقین من ربی والی لقاء اللہ حسن ثوابہ لمنتظر راج الخ
کذا فی النہج البلاغت **ہفتم** حضرت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالبؑ نے ہمیشہ تقیہ کیا حضرت
امام حسینؑ و نیز حضرت مسلمؑ و صاحبزادگان حضرت مسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے
کیون نہ تقیہ کیا حتی کہ شہید ہوگئے اس سے صاف ظاہر ہے کہ شہیدان موصوف
نے حضرت شیر خدا کی مخالفت کی **ہشتم** جناب امیرؑ نے خولہ بنت جعفر یمامیہ
کو جو عہد خلافت حضرت صدیق اکبرؓ مین حضرت خالد بن ولید کے ہاتھون سے گرفتار
ہو کر آئی تھین اور محمد بن الحنفیہؒ اونکے بطن سے پیدا ہوئے جب یہ جہاد صحیح نہین
تھا تو کیون اونکو بستر فرمایا اور غنیمت ناجائز مین کیون تصرف کیا اگر کہین کہ اعتاق
یعنی آزاد کرکے نکاح کر لیا تھا تو اعتاق املاک غیر مین جائز نہین **نہم** حضرت شہربانو
بنت یزدجرد شاہ فارس جو حضرت عمرؓ فاروق کے زمانہ خلافت مین مقید ہو کر آئی
تھین چنانچہ اونکو خلیفہ برحق نے حضرت امام حسینؑ کے حوالہ کیا جب یہ خلافت اور
غنیمت درست اور حلال نہ تھی تو امام معصوم نے کیون عطیہ نادرست اور حرام
مین تصرف کیا پس یہ تصرف نارو امنافی عصمت جملہ آئمہ ہدیٰ کا ٹھہرتا ہے مزید بران
کساد بازاری آنغرب کہ خود اسید سیکو باندی کی بہی ہوتی ہے بلکہ صحیح النسب
نہین ہوسکتے اگر کہین کہ حضرت امام حسینؑ حقدار تھے تو بموجودگی حضرت علیؑ و حضرت
حسنؑ کے کیونکہ حضرت حسینؑ مستحق ہوسکتے تھے **دھم** سلیم
بن قیس ہلالی کے کتاب وفات النبی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے

عن امیر المومنین ان الصحابۃ ارتدوا بعد النبی الا اربعۃ وفی روایۃ عن صادق الا [illegible]

بقول حضرت امیر المومنین صرف چار صحابہ مومن رہے اور بقول امام صادق چھ ان دونون روایتون مین سے کونسی روایت سچی جانی جاوے اگر حضرت امیر کا قول صحیح ہے تو حضرت صادق جھوٹے ٹھہرتے ہین اور اگر حضرت صادق کا قول صحیح ہے تو حضرت امیر عالم علم لدنی نہین سمجھے جاتے بلکہ ان دونون روایتون سے حضرت امیر کا امیر المومنین ہونا بھی نہین ثابت ہوتا ہے کیونکہ امیر المومنین بغیر اجماع کے ہو نہین سکتا اگر کہین کہ باجماع اونہین صحابہ کے جناب امیر المومنین ہوئے تو اس صورت مین جناب امیر اپنے ہی قول کی رو سے امیر المرتدین ہین اور قول امام کا بھی اسی اعتقاد فاسد کی صداقت کرتا ہے اس موقع پر یہ بات بھی قابل دریافت ہے کہ چار صحابہ یعنی حضرت مقداد و حضرت سلمان فارسی و حضرت ابوذر غفاری و حضرت عمار یاسر کہ منجملہ صحابہ مہاجرین سے ہین تو بتاوے کہ صحابہ انصار کونسے ہین جنکی بدرجہا صفت قرآن پاک مین مذکور ہے یازدہم کتب شیعون مین فضیلت متعہ کی بکثرت مرقوم ہے حتی کہ اوسنے مومن کو درجہ اعلی امامت اور رسالت پر پہونچا دیتا ہے درصورت نکاح و صیغہ کے ترک عبادات افضل و طاعت اکمل کا لازم آتا ہے اور آئمہ کرام خاطی و عاصی ٹھہرتے ہین کیونکہ شیعون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ کبھی کسی امام نے متعہ نہین کیا اور ہر ایک شیعہ بذریعہ متعہ ہمرتبہ آئمہ مہدیین و خاتم النبیین ٹھہرا ہے صد عجب تا فرق مدارج نہ کئی زندیقی دوازدہم حضرت امام حسن نے خلافت کیون سپرد حضرت معاویہ کے کی حضرت امام حسین کو کیون نہ حوالہ کی آیا امام حسین قابلیت امامت کی نہین رکھتے تھے یا باہم عداوت تھی یا بسبب مشورہ صحابہ کے ایسا کیا اگر لیاقت نہ تھی تو امام نہ ٹھہرے اور اگر عداوت تھی تو معصوم نہ ٹھہرے

اور اگر شورہ سے سپرد کی تو یہی حجت ہماری خلفاء ثلثہ کی خلافت پر ہے سیوم بموجب معتبر کتب شیعون سے ثابت ہے کہ میت مؤمنین نجس العین ہوتی ہے بموجب شعر نجس العین کے بود ظاہر ہو سگ خوک میت و کافر پس میت آئمہ کرام کی نسبت کیا حکم کرتے ہین علما شیعہ چہارم ہم جیسا کہ حضرت رسول خدا نے دعوی توحید خدا اور اپنے رسول ہونیکا کیا تھا آیا وسدم دعوی اپنے نائب کی نیابت کا کہ بعد ہمارے حضرت علی ہونگے کیا یا نہین اگر کیا ہے تو شیعہ اپنی کتب معتبر سے ہمکو ثابت کرین پانزدہم صحابہ خصوصًا خلفاء ثلثہ زمانہ پیغمبر خدا مین کافر یا منافق تھے یا بعد وفات آنحضرت کے کافر یا منافق ہوئے اگر زمانہ حیات پیغمبر مین تھے جیسا کہ کتب شیعہ مین مرقوم ہے کہ پیغمبر نے ابوبکر کو ہمراہ اپنے سفر ہجرت مین اسلیے لیا تھا تاکہ کفار قریش کو نشان ندین تو پیغمبر آیہ کریمہ یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین کو کیون نہ عمل مین لائے معاذ اللہ اس صورت مین پیغمبر برحق باعتقاد شیعان گنہگار ٹھہرے اور پیغمبر کا کوئی یار غار و حامی و مددگار بھی نہین پایا جاتا بتلائیے تو وہ کون لوگ ہین جنہون کی شان مین خدا تعالی نے بصفت مہاجرین و الانصار کے آیات بینات مثل والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الخ وغیرہ نازل فرمائین اور وہ کون لوگ ہین جنہون نے دین محمدی کو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک پھیلایا اگر بعد وفات پیغمبر کے کافر و منافق ہوئے جیسا کہ سلیم بن قیس الہلالی نے کتاب وفات النبی مین ابن عباس سے روایت کیا ہے عن امیر المؤمنین ان الصحابۃ ارتد بعد النبی الا اربعۃ انفس وفی روایۃ صادق الا ستۃ ان دونون کلامون مین تناقض وارد ہے بہرکیف جناب امیر آیہ کریمہ وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ کو کیون نہ عمل مین لائے کیونکہ ترک قتال و مصالحہ

منافقین و مرتدین کے ساتھ بخوف فتنہ و فساد جائز نہین ہے بلکہ ترک قتال بسبب
غلبہ کفار عین فتنہ و فساد ہے لقولہ تعالیٰ وقاتلوہم الخ اس عدول کلی سے جناب
امیر نعوذ باللہ خطا کار ٹہرے اگر کہین کہ یہ وجہ بسبب پیغمبر خدا ترک قتال
واقع ہوا تو لازم آتا ہے کہ پیغمبر خدا نے تعمیل آیہ موصوفہ کی نہ فرمائی بلکہ و صورت
تعلیل آیہ محکم است کو امر الٰہی و نعمت الٰہی سے محروم رکھا بسبب اتباع
اہل باطل کے تو یہ توبہ مخالفت پیغمبر خدا کی آیہ کریمہ یا ایہا النبی حرض المؤمنین
علی القتال سے لازم آتی ہے اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ مین ایک مسلمان
دس کافرون سے مقابلہ کرتا تھا حضرت اوسکو بتاکید شدید بموجب آیہ موصوفہ
ترغیب و تحریص جہاد کی فرماتے تھے پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ خلاف الیوم اکملت لکم
دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے یقیناً ترک تبلیغ احکام الٰہی جسمین صریح خیانت
و خیانت و تجویز عناد و فساد کی لازم آتی ہے فرماوین شان رسالت و نبوت
سے کمال ہی بعید ہے اگر کہین کہ سبب سکوت کا تقیہ تھا تو جناب امیر نے حضرت
ابوبکر سے بیعت کرنے مین کیون توقف کیا اور حضرت معاویہ سے کیون لڑے
اور حضرت امام حسین یزید پلید سے کیون لڑے اس صورت مین قول جناب
امیر کا جو نہج البلاغت مین مرقوم ہے علامة الایمان ایثارك الصدق
حیث یضرك علی الکذب حیث ینفعك جہوٹا ٹہرا اگر کہین ترک عجلت محمود ہے اس لیے توقف
کیا و کہو امورات خیر مین ہرگز تاخیر لازم نہین ہے لقولہ تعالیٰ اولئك یسارعون فی
الخیرات وهم لها سابقون و بقول شخصے در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
اگر کہین کہ دیر کرنا جناب امیر کا بامر الٰہی تہا پس معلوم ہوا کہ اس وقت تک
امامت جناب امیر کی مستحق نہ تہی اس لیے کہ جناب امیر نے پیغمبر برحق
سے سنا تہا کہ خلافت بلافصل حق حضرت ابوبکر کا ہے بعد اونکے حق حضرت عمر کا

بعد اونکے حق حضرت عثمانؓ کا بعد اونکے حق حضرت علیؓ کا جیسا کہ مجمع البحرین مین امام رضاؑ سے منقول ہے وہ راوی ہین امام موسی کاظمؑ سے وہ راوی ہین امام جعفر صادقؑ سے وہ راوی ہین امام محمد باقرؑ سے وہ راوی ہین امام زین العابدینؑ سے وہ راوی ہین شہید کربلا سے وہ راوی ہین امیر المومنینؑ سے اسیطرحسے اثبات خلافت حقہ خلفاء ثلثہ کا معتبر تفاسیر شیعہ مثل مجمع البیان طبرسی وخلاصۃ المنہج کاشانی وتفسیر قمی وجرجانی وحسن عسکری وغیرہ سے پایا جاتا ہے اگر خلافت بلافصل حق جناب امیرؑ کا ہوتا تو ہرگز سکوت نہ فرماتے جیسا کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہؓ کے سکوت نہ فرمایا اس لیے کہ اس مرتبہ حق جناب امیرؑ ہی کیجانب متحقق تھا اگر کہین کہ بسبب قلت اعوان وانصار کے ترک قتال صحابہ ثلثہ سے فرمائی تو جنگ کرنا جناب امیرؑ کا باوجود قلت اعوان وکثرت لشکر دشمنان سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ معتبر کتاب مجالس المومنین شیعہ مین مرقوم ہے کہ از قریش ہمگی پنج انفر ہمراہ مرتضیٰ بودند وسیزدہ قبیلہ ہمراہ معاویہؓ بودند سوا اسکے کذب آیہ کریمہ کم من فئة قليلة غلبت على فئة كثيرة مین لازم آتا ہے پس ہر دو صورت مین الغرض حالت حیات یا بعد وفات پیغمبر خداؐ کا فر یا مرتد یا منافق ہوئے تو تکذیب اون اقوال آئمہؑ کی جو معتبر کتب شیعہ مین بکثرت اوصاف اصحابؓ باصفا مین مرقوم ہوتی ہے جسکے چند نمونے ذکر صحابہؓ رسالتمآبؐ مین قلمبند کئے ہین شیعون کو چاہیے کہ اقوال موصوفہ بالا کی تکذیب مین زیادہ تر کوشش کرین بلکہ بموجب اپنے فرض مذہبی وواجب دینی ابن سبائی کے اس امر بکروہ مخالف طبع شیعگی کے بہت کچھ ساعی ہون کہ جہانتک ممکن ہو اقوال آئمہؑ کو جھوٹا کرین ورنہ ہماری کتاب کا جواب انشاءاللہ تعالی تا قیامت کسی شیعہ سے نہو سکیگا اگرچہ امام غائب بھی مدد کرین یا امام ثامن ضامن نبین واللہ ہمارے جواب باصواب نے شیعونکو کس ہونچال مین

سؤال ایسا ہے جو جواب جسکا بجز سکوت کے نہیں ہے آسمان بست
مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد ۔ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد شعر
یہ مسلم فریقین ہے کہ اللہ تعالی نے رسول اکرم کو تمامی امت کے لئے مبعوث
فرمایا جب باعتقاد شیعون کے صرف پانچ ہی امت پر ہے تو فرمایئے کہ نتیجہ
بعثت رسالت سے کیا ہوا اس عقیدہ خبیثہ سے فعل جناب باری کا عبث
ٹھہرا ہے مفصلہ ہم یہ بات بھی طرفین سے متحقق ہے کہ روئے زمین پر مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ سے بڑھکر کوئی مقام متبرک و بزرگ نہیں ہے حتی کہ دونون فریق ان دونون
متبرک مکانوں کو مرتبہ عرش و کرسی کا جانتے ہیں اور یہ بھی اپنی اعتقاد رکھتے
ہیں کہ ان دونون مقام پاک میں دجال ناپاک کا ہرگز گذر نہو گا پھر کیا سبب ہے کہ
اسوقت تک یہ دونون مقام مبارک بدستور سابق مشرکون و کافرون و مرتدون
سے بھرے ہیں اور کوئی مومن پاک بغیر تقیہ کے گھسنے نہیں پاتا اگر عقدہ کھلجاتا ہے تو
نوبت تڑاتڑ و بڑابڑ کی پہونچتی ہے اس میں مشیت ایزدی کیا ہے ہنوز ہم منتظر
خدا اصحاب ثلثہ سے ڈرتی تھی یا نہیں اگر ڈرتی تھی تو بموجب قول شیعون کے کہ کار انبیاء و ائمہ اخفاء
دین ہے رسول کو بھیجنا ضرور ہے اور آپکو رسول بنانا خدا کا فعل عبث ہوا اسلیئے
کہ آپ بسبب خوف کے ضرور ہے کہ تبلیغ احکام وحی میں قصور کرتے ہونگے خصوصا
اون اوامر میں جو برخلاف مزاج اصحاب ثلثہ اور اونکے احباب کی شان میں
نازل ہوتی ہونگی اور اگر نہیں ڈرتے تھے تو نسبت خلافت حضرت امیر کے
وصیت کی کیا ضرورت تھی اپنی حیات ہی مبارک میں مسند نیابت پر بٹھاتے
جیسا کہ معتبر کتب اہلسنت سے ثابت ہے کہ حضرت رسول خدا نے حالت علالت
میں حضرت صدیق برحق کو امام جماعت بنایا اور خود بھی امام الانبیاء نے اونکے
پیچھے نماز ادا کی چنانچہ اسی دلیل مدلل سے حضرت صدیق اکبر باتفاق جمیع صحابہ

باصفا کے منصب خلافت ارلی کو پہونچے نورثقلین کشف الغمہ وغیرہ معتبر کتب شیعہ
مین مرقوم ہے کہ چودہ سو صحابہ کی شان مین آیہ لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک الخ نازل ہوئی جسمین بالاتفاق خلفائے ثلثہ بھی داخل ہین
اس صورت مین قول جناب امیرؑ اور امام صادقؑ کا کہ صرف چار یا چھ صحابہ
مومن رہے باقی سب مرتد ہوگئے محض لغو ٹھہرا بستم حضرت رسول خدا اپنی
حیات مبارک مین ازواج مطہرات وحضرت عباس رضی اللہ عنہم کو بھی محاصل
فدک سے دیتے تھے یا نہین اگر دیتے تھے تو بعد وفات خلاف عمل حضرت صلعم
کے حضرت زہراؑ نے کیون دعوے فدک کیا اور اگر نہین دیتے تھے تو پھر اوسکے معاش
اونکی کونسی تھی اس کا جواب شیعہ اپنی کتب سے دین بست و یکم جبکہ بعقیدہ شیعیان
محبت اہلبیتؑ وعترت کی کافر اور مشرک کو بھی بہشت مین داخل کریگی تو پھر کیون
شیعہ تکلیف عبادات کو کام فرماتے ہین اور کیون محرمات شرعیہ کو عمل مین نہین
لاتے بست و دوم اہلبیتؑ بالاتفاق اہل لغت گہر کے لوگون کو کہتے ہین اور
قرآن پاک مین بھی خدا ہی تعالی نے حضرت سارائی بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو یا اہلبیتؑ فرمایا ہے پھر کیا وجہ ہے جو ازواج مطہرات رسول اکرم
داخل اہلبیتؑ نہین کئے جاتے ہین بست و سوم عترت کے معنی بھی
لغتون مین اقارب کے ہین جیسے حضرت عباسؓ عم رسول اللہ وعقیل
برادر عمہ زاد رسول اللہ وحضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمر فاروقؓ خسر
رسول اللہ وحضرت عثمانؓ ذی النورین وحضرت علیؓ داماد رسول اللہ صلعم
ان بزرگون سے حضرت فاطمہؓ اور اون کی اولاد بھی اسمین داخل
ہین پھر کیا وجہ ہے جو سوائے پنجتنؑ کے اس لفظ کا اطلاق دوسرون پر
نہین کیا جاتا ہے بست و چہارم آل بمعنی تبع ہے جیسا کہ فرمایا

خدای تعالے نے آل فرعون حالانکہ فرعون کے کوئی بیٹا بیٹی نہ تھا
مگر شیعہ آل کے معنی اولاد فاطمہؓ لیتے ہین تاکہ حقوق اصحابؓ عالی صفات
و ازواج مطہرات و امت مرحومہ کے باطل ہو جاوین کیا سبب ہے جو اپنے
مطلب کے معنی لیے جاتے ہین اور لغتون کے خون کیئے جاتے ہین
بست و پنجم مولیٰ بمعنی اولیٰ و یار و یاری دہندہ و صاحب و غلام
آزاد شدہ وغیرہ تمام لغتون مین ہین پھر کیا دلیل ہے جس سے معنی
نیابت علیؓ سمجھے جاتے ہین اور تمام اصحابؓ نعوذ باللہ دائرہ دوستی رسالت
پناہ سے خارج کئے جاتے ہین بست و ششم نہج البلاغت مین ہے
قیل لمحمد بن الحنیفة لم یغرر ابویک فی الحرب ولا یغرر بالحسن والحسین علیہما السلام
فقال لانہما عیناہ وانا یمینہ فہو یدفع عن عینیہ بیمینہ ترجمہ لوگون نے محمدؒ بن الحنیفہ سے
سوال کیا کہ آپکے پدر بزرگوار لڑائیون اور جگہون خوفناک مین تمکو بھیجتے ہین
اور حضرت حسنینؓ کو اپنے سے جدا نہین کرتے اس کا کیا سبب ہے
حضرت ابو محمد بن الحنیفہ نے بنظر انصاف فرمایا کہ حضرت حسنینؓ ہمارے
والد ماجد کی اولاد مین بمنزلہ آنکھ کے ہین تمام جسم انسان مین اور
دوسری اولاد بمنزلہ ہاتھ پانوون کے جبتک ہاتھ پانون سے
کام سرانجام ہو سکے آنکھون کو تکلیف دینا کیا ضرور ہے دیکھو اس
صورت مین معاذ اللہ حضرت حسنینؓ لائق امامت نہین سمجھے جاتے
ہین بست و ہفتم خلفاء ثلثہؓ اگر غاصب تھے یا جاہ و
مناصب کے طالب تو ان بزرگوارون نے بعد اپنے کیون جانشین
و ولیعہد اپنی اولاد کو کیا کیونکہ کوئی غصب نہین کرتا مگر بہ طمع و نفع
رسانی اپنی اولاد کے جیسا کہ حضرت معاویہؓ نے کیا اور اسدم

تک سلاطین ایران و لکھنؤ وغیرہ کرتے چلے آتے ہین بست و ہشتم
جبکہ حضرت عمرؓ کو بزعم شیعان اہلبیتؑ سے معاذ اللہ عداوت تھی
جیسا کہ کتب شیعہ مین بہت کچھ روایات واہیات مثل شخص مارنے پہلوی
اقدس حضرت زہراؑ پر اور گھر جلانے حضرت موصوفہ کا آگ لگا کر مرقوم
ہے پس تعجب ہے کہ معدودے چند اہلبیتؑ کو قتل کیون نکر ڈالا جیسا کہ یزید
پلید نے خاندان نبوت کے ساتھ کیا بست و نہم ہر قول پیغمبر وحی ہے
یا نہین اگر وحی ہے پس ظہور خلافت خلفاء ثلثہ خلاف وحی کیونکر واقع ہوا یہ
امر دو شق سے خالی نہین ہے یا یہ کہ ہر قول پیغمبرؐ کا وحی نہین ہے پس
وصی کرنا پیغمبرؐ خدا کا جناب امیرؑ کو اپنی رائے سے ہوگا اگر بالوحی ہوتا تو جناب
امیرؑ ضرور ہی مسند خلافت بلافصل پر جلوس فرماتے یا خدا تعالےٰ کو
علم غیب حاصل نہ تھا کہ خلاف وحی اُسکے امر خلافت ظہور مین آیا یا مجبور
محض تھا کہ اوس سے کچھ نہ بن پڑا ایسے عقائد سے خدا تعالیٰ عالم الغیب و قادر
قدیر نہین سمجھا جاتا ہے بیت گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ٭ از شما یک تن
نشد اسرار جو ٭ والسلام علی من اتبع الہدیٰ عقدہ ما انحل -

شکر خدا بہ برکت سید الانبیا یہانتک تکمیل تکملہ کی کامل طور پر ہوئی
چونکہ یہ کتاب جواب ہے انوار الہدیٰ و شمس الضحیٰ کا لہذا
کچھہ عبارت انوار الہدیٰ ضمناً ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے
تاکہ اوسکے مصنف کی قابلیت
ظاہر ہو
وہوا ہذا
٭

مجملاً ذکر بعض تصرفات واہیات رسالہ انوار الہدیٰ مؤلفہ شیخ احمد صاحب وکیل چھپوری یومبدی شیعی جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد سید المرسلین
وآلہ الصالحین واصحابہ المتقین وازواجہ الطاہرین وذریاتہ
الطیبین وعاملی القرآن اجمعین الی یوم الدین

اما بعد معتقد صادق آل اطہار ومقلد وثوق اصحاب کبار محمد جہانگیر خان سلطوادی
خدمت مین اہل ایمان کے التماس کرتا ہے کہ قبل ازین شیخ احمد صاحب
شیعی جدید ماہر علم کلام واقف فنون تمام یکتا ہی۔ و نگارش جیسے کر ای ربی
دان فارسی خوان نے ایک رسالہ اہانت قبالہ ... لو اکٹہی کا ... یعنی ان
اندہیرے گہر کا اوجالا مسمی انوار الہدیٰ اپنی سمجھ اور ... کے موافق لکھا تہا
ماخذ اوس جملہ بیان کا صرف اس قدر تہا کہ معاذ اللہ اصحاب ... بالخصوص ... ماب
بالخصوص خلفاء ثلثہ اس کی لائق نہ تہے نہ رسول اللہ کی کچہہ مدد کی اور نہ کبہی حرب
مین شریک ہوئے اور اگر کبہی شریک بہی ہوئے تو بہاگ گئے بلکہ جو کچہہ
فتوحات کہ رسول خدا کو میسر ہوئین وہ سب اسد اللہی کی قدرت کا نمونہ ہین مثل
بدر وحنین واحد وخندق وغیرہ یہ حالات مولف نے رسول اللہ کی حیات
مبارک کے لکہے تہے جب بعد وفات رسالت پناہ کے دوازدہ آئمہ کے
معاملات و واقعات کو بیان کرنا چاہا تو ازراہ ... کے دوسری
رنگت بدل دی (القول) ... پہر بے ڈہب ہین ہم ان بڑے مجہتد سے لکہتے ہین

کہ خلفاء ثلثہ سے کوئی معجزہ و کرامات و خرق عادات ظہور مین نہ آئی اگرچہ اس فن مین بدرجہا مشاق بلکہ شہرۂ آفاق بلکہ طاق تھے کہ وہ ہمیشہ روباہ کو شیر اور بھیڑیے کو بھیڑ چڑیا کو باز اور بگلے کو قاز سہا کو خورشید اور مشتری کو ناہید کوڑی کو پیسا اور مکھی کو بھینسا بناتے تھے ہر نامراد کی مراد دیتے اور بے اولاد کو اولاد چنانچہ اسی بنا پر مولف نے استحقاق نیابت نسبت آئمہ کے ضعیف کیا تھا اس کتاب خراب پر شیعون کو اس قدر ناز تھا کہ ابتدا ہی مین اکثر مرزا صاحب تو سنیون سے فخریہ دریافت کرتے کہ قبلہ آپ جناب مولوی شیخ احمد صاحب کو کہ وہ پہلے سنیون کے بڑے عالم بلکہ رکن اعظم تھے اب مذہب حقہ اثنا عشریہ جعفریہ کی حقیت سنیون ہی کی کتب سے ثابت کرکے شیعہ پاک ہوگئے ہین پہچانتے ہین اور بعض میر صاحب شیخ جی کے کاغذات سیاہ کو پڑھکر سو بھی آنکھین بند کرکے بے سمجھے بوجھے ایسے اتراتے کہ جسکا کچھ ٹھیک ٹھکانا ہی نہ تھا جہان کہین سید صاحب کسی سنی ناواقف کو پاتے فوراً بغل سے نکال شیخ جی کا نامۂ اعمال پڑھکر سناتے بیچارے سنی مظلوم شیعون کی اس زیادتی سے ازبس تنگ تھے بالخصوص اون خاص مقامون پر جہان اس طوفان بے تمیزی کی ازحد طغیانی ہے جب یہ شور و شغب ہمنے بھی سنا بڑی وقت سے شیخ جی کی گوگرد سرخ کو ہم پہونچایا دیکھی سراسر ہیچ پوچ بلکہ بالکل خاک و دھول مضمون خبط معنی غلط بلکہ خود ہی غلط حتی کہ آیات قرآنی مین بھی تبدیل و تحریف جسکا نمونہ انوار الہدی مطبوعہ مطبع عترت حسین شکوہ آبادی کے صفحہ ۲۰۵ سے صفحہ ۲۱۱ تک مین موجود ہے سوا اسکے اور تو مولف لی یہود کان یکون و قال یقول ہمعنی کے مطلب بے ربط کے سمجھنے کو انسان کی تو طاقت کیا ہے بلکہ جن کو بھی لیاقت نہین

کہ مولف کے طلسم حیرت نے ایک ہی مٹی کو اسکے غلط ہی تم بیان مسلم
کلام میں مولف صاحب استاد اول لابہ سے با قابل تھے کہ بہت
تحصیل عشق و رندی آسان نمود اول چنانچہ اسوقت آخر دکانیں اپنی فقط سائل
لہذا ہمنے بھی واسطے اعانت و حمایت اپنے دین دار بھائیون کے جو طلبا اپنی باد
سے نالان تھے جواباً ایک رسالہ مسمی الطہارۃ الہدی بالتعصب اکثر ہلا اور اوس میں
اہتمام یہ کیا کہ جسقدر کل معاملات اصحاب ثلثہ و بے کم و کیف حالات آئمہ اثنا
عشر کو بطریق اختصار معتبر تواریخ فریقین سے لکھدیا کہ اگر اصحاب ثلثہ
آپکی قابل نہ تھے تو کیوں خدای تعالی نے اونکی شان میں آیتیں اوتارین
اور اگر باعتقاد شیعیان خدای تعالی کو یہ تو بھول ہی گیا تہا تو آئمہ ہدای نے
کیوں اونکے حق میں حدیثیں بیان کیں اگر وہ بھی غلطی پر تھے تو کیوں مفسرین
مجتہدین شیعیان پاک نے وہ حدیثیں و آیتیں اپنی مستند کتب میں درج کردیں
جب ہمارے جواب پر شیعون کی نظر پڑی جل بھن کر کباب ہوگئے اپنے دیوان
کا تو ذکر کیا بڑے بڑے دانا ان کے حواس خمسہ بگڑ گئے بیت جسنے دیکھا یہ کہا آن
ترا کانا جیسے پینگین بیت کے دنبالے سے چھپوا کمین - ہرچند کہ یہ بھائیون
و مرزا صاحبون نے بیجا کلمیان کیں مگر ہمارے اظہار ہدایت حق کا جواب
کسی صاحب سے نہ بن پڑا اب ہار کر بعض مرزا صاحب توشہ سفر ناکہ بیکرنے
لگا امام ضامن کا پیسہ بازو پر باندہ یا علی یا ایلیا یا ابوالحسن یا ابوتراب پڑہتے
ہوئے آگرہ سے ٹکٹ لے کے سٹ سے جیپور کے اسٹیشن پر جا اوترے
اور وہان سے بحالت پریشان یا علی مدد یا مولی مدد یا مشکلکشا مدد کہتے ہوئے
شیخ جی کی دولتسرا میں داخل ہوگئے شیخ جی نے جو مہانان بے تکلف کو دیکھا
پوچھا کہ یا ایہا المومنین خیر تو ہے مرزا صاحبون نے ہمارا رسالہ شیخ جی کے روبرو

بگفت فرمایا کہ ہم اس شہر سے دکہانیکو آپ کے پاس آئے ہین بیت
ما زیاران چشم یاری داشتیم * خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم - شیخ جی آہ سرد بہر
کے ہنسی ہنسکر فرمایا کہ اگرچہ یہ رسالہ اظہار الہدی ہماری کتاب کا تو جواب نہین ہے
مگر اس کا ہم جواب لکہدینگے بیت مشکلے نیست کہ آسان نشود * مرد باید کہ ہراسان
نشود - غرض شیخ جی نے بہت سے شیعون کو اپنا پشت پناہ بناکر اپنے ماتہے سے
کلنک کا ٹیکا چہٹانے کو ایک ودمہ کل طویل تیار کرکے اور اوسکا نام شمس الضحی کہ
فی الواقع مونث سماعی بہ قاعدہ نحوی ہے رکہکر جہٹ پٹ اپنے معتقدون کی تشفی
وتسلی کو پارسل مین بند کرکے آگرہ کو روانہ کردیا اگرچہ منصف مزاج شیعون نے بہی
اوسکو ناپسند کیا مگر بعض نے اہلسنت کے منہ چڑانے کو اوسکو بہی مغتنمات
روزگار سے معلوم کیا بقول جعفر زٹلی * گوگندم اگر بہم نرسد بہس غنیمت است
جب اوس کتاب عظیم کا طبع ہونا شروع ہوا ہمنے بہی بعد معاینہ اوس مزخرفات
واہیات کے اوسکی تکذیب کا مصمم جہد کیا بالخصوص اون معاملات کی جن مین
مولف شمس الضحی نے بزعم خود موقع سخن پاکر اور ہمارے جوابات باصواب سے
اغماض کرکے زبان درازی کی تہی بوجہ احسن تردید کی بیت شیوہ چشمت نہ بہ
جنگ داشت * ما غلط کردیم و صلح انگاشتیم - اب بہ فضل خدا و بہ طفیل سید الانبیا
جواب الجواب کا جواب مسمی بہ بدر الدجے معروف بہ تکملہ اظہار الہدی بہی تیار
ہوگیا امید واثق ہے کہ ناظرین تمکین اہلسنت پہلے سے زیادہ براہ کرم قدردانی
فرمائینگے اور اس خیرخواہ خلایق کو دعای خیر سے یاد فرمائینگے حق یہ ہے
کہ جو مسلمان اس اردو رسالہ کو حرز جان بناوے گا وہ ہمیشہ زخم شیعون سے
انشاء اللہ گزند نپاوے گا ع بر رسولان بلاغ باشد وبس - اہلسنت کو مناسب
ہے کہ خود بہی ملاحظہ فرماوین اور اپنی اولاد و احباب کو بہی پڑہنے کی رغبت دلاوین

اس لیئے کہ فی زماننا امت اثنا عشریہ کا تعصب بہت گندہ ہوا ہے کسی کو اپنے
عقائد پر ناز ہے کوئی اپنے مسائل پر فخر کرتا ہے کوئی خوارق کا مدعی ہے کوئی
امامت کا مستدعی ہے کوئی قرآن کو بھی ترتیب و غلط بتاتا ہے کوئی احادیث
صحیحہ کو موضوع ٹھہراتا ہے بہرحال جہاں کہیں بات شیعوں کی جاتی ہے
ایسے ہی خرخشے پاؤں پاؤں کیا تقیہ (یعنی دین چھپانا) آج تک چہرہ نرم تھا … کی سخت
شیعوں نے اپنے اوپر واجب بھی نہ رکھی بلکہ ایسی آزادی حاصل کی ہے کہ ہر ایک
منہ آجاتے ہیں بلکہ بیچارے نادواقفوں کو تو بہت ہی کچھ ستاتے ہیں اس لیئے
یہ اردو رسالہ کہ شیعوں کے لیے حربہ زہرآلود ہے تالیف کیا تاکہ اہلسنت کو …
ملے ہر چند کہ ہم نے تردید انوار الہدیٰ و تکذیب شمس الضحیٰ میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا
ہے مگر شیخ جی صاحب اب تک اپنی کتاب کا جواب ہی نہیں سمجھتے اس ہٹ
دھرمی کا تو کچھ علاج ہی نہیں ہے بیت مرض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ شاید شیخ جی اس کا نام جواب سمجھتے ہیں
کہ اول انکی کتاب خراب کا مضمون نقل کیا جاتا بعد اسکے جواب دیا جاتا
جیسا کہ انہوں نے ہمارا منہ چڑاکر اپنا جی خوش کر لیا ہے تو انکے اس …
کا جواب یہ ہے کہ آپکی گندی عبارت جسکو خود شیعہ ہی … بتاتے ہیں وہ
اس قابل نہ تھی کہ ہمارے مضمون پاک کے مقابل میں درج کیجاتی اسکا
ہمنے اوس پلیدگی سے بچکر صرف اصلی دعاوے کی تردید و تکذیب کی چونکہ
اصل بنا رفساد شیخ جی کی صرف ابطال خلافت و اثبات امامت ہی تھی اسلیئے
اوسکے انہدام کی قرار واقعی تدبیر کی گئی اور وہ حکایتیں و نقلیں جنسے
شیخ جی نے چشم پوشی کر کے اہلسنت کو الزام ناحق دیا تھا شیعوں کی ہی کتب معتبر
سے نکالکر لکھدی گئیں اور اونکا جواب بھی اہلسنت کی طرف سے ایسا دیا گیا

کہ انشاء اللہ تعالی شیخ جی اور معتقدان شیخ جی کے لون پر تا قیامت کھٹکتا
رہیگا ع بکلوخ انداز پاداش سنگ ست - اس مضمون مین تہذیب ... شیخ ... انوار الہدی و شمس الضحی کے سر بھی لگے ہاتھون ہیں ناظرین سمجھتے جاتے ہین اور ہم
اپنی مظلومیت اور شیخ جی کی قابلیت کی داد اہل انصاف سے چاہتے ہین
وہ ہوا انوار صفحہ ۳۲ مین شیخ جی لکھتے ہین - چنانچہ اوسیوقت سے کتب بینی
اپنا شعار کیا اور خدا کے فضل سے ہر قسم کی کتابین گھر مین موجود تھیں کچھ
وقت ہی اونکے جمع کرنے مین نہوئی وہ تین برس تک خوب سیر کی الخ
جواب ارے شیخت پناہ اول یہ تو فرمایئے کہ آپنے کونسے مدرسہ مین کس
فاضل سے سند فضیلت حاصل کی یا بغیر سند ہی کے رکن اعظم اہل سنت کے
زبردستی بنے جاتے ہو بقول شخصے کس نشنود یا نشنود من گفتگو سے میکنم
ہمنے تو آپکے کسب ہنر کی کیفیت جیسا کہ اوپر سے سنی ہے یہ ہے کہ نہ آپ
عالم ہین اور نہ فاضل نہ مولوی ہین نہ قابل ہان کسی قدر آپ وجہ تحصیل محتاج زبان
دیوبندی شیعی نے اپنی صحبت مین رکھکر نیم پختہ شدہ بہ کردیا ہے اس
آپکی استعداد البتہ اتنی پائی جاتی ہے کہ آپ اشعار ذیل کا شاید مطلب بھی
سمجھ لیتے ہون

نظم

شمس مہر ہے نیر خورشید — کالا اوجلا سیہ سپید
نیلا پیلا زرد کبود — تانا بانا تن ست و پود
آتش آگ آپ ہے پانی — خاک دہول جو باد اڑاتی

پہر آپکی ہمہ دانی و کتب بینی کیونکر اہل بصیرت کی نظر مین آسکتی ہے اپنے منہ
سے میان مٹھو بن جانا اور چیز ہے اور قابلیت اور چیز اگر آپ قابل ہی
ہوتے تو کیون آپکی انوار الہدی مصداق مضمون اس قطعہ کے ہوتی قطعہ

عربی نہ فارسی نثر کی نہ نظم کی نہ شستہ کی نہ انوار الهدیٰ لکھی گئی ہے
جس مین غلط شلط عبارت پر کی سوا اسکے ہر ایک سے دست بستہ
التماس اصلاح کی کرنا یہ دوسری فضیلت ہے بیت

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان	طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینیم

صفحہ ۲۰۴ مین مولف نے دعوی کیا ہے کہ اس رسالہ کی تالیف تک ہم نے
مذہب شیعہ کی کسی کتاب کو مطالعہ نہین کیا اور ایک لفظ بھی انکی تصانیف
اور کتب سے اخذ نہین کیا گیا جواب اب ہم اس قول کو کہ شیعہ کی
کتب کو تا ختم کتاب نہ آنکھ سے دیکھا اور نہ ایک لفظ اون مین سے لیا
مولف ہی کی کتاب سے جھوٹا کرتے ہین صفحہ ا سے ۳۲ تک مین شیعہ علما
کی کتابون کی روایات معجزات امام محمد بن حسن عسکری ملقب بامام مہدی
مین بلفظہ مرقوم ہین روایت ہے کہ آپکی والدہ شریفہ کو مثل ام موسیٰ کے آثار
حمل کے نمایان نہ تھے حضرت حکیمہ عمہ شریفہ امام حسن عسکری فرماتے ہین
کہ جب مینے سورہ انا انزلناہ و قل ہو اللہ و آیت الکرسی پڑھی نرجس کے شکم
مین بچہ پڑھنے لگا بعد اسکے دیکھا مین نے کہ تمام مکان روشن ہو گیا لڑکے
نے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا اوسی وقت دوسرے مکان سے حضرت
ابو محمد زکی نے آواز دی کہ اے عمہ میرے فرزند کو میرے پاس لاؤ
جب اونکے پاس لائین حضرت نے گود مین لیکر اپنے بچہ کے منہ مین زبان
دی اور فرمایا کہ اے فرزند خدا کے حکم سے بولو چنانچہ لڑکے نے کہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم
ائمۃ ونجعلهم الوارثین پھر دیکھا مین نے کہ مرغان سبز نے مجھکو گھیر لیا
پھر ابو محمد نے ایک سبز مرغ سے مخاطب ہو کر فرمایا خذہ فاحفظہ

حتیٰ یاذن اللہ فیہ فان اللہ بالغ امرہ حکیمہ فرماتی ہین کہ مینے ابو محمد سے پوچھا کہ یہ سبز
مرغ کون ہین فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام و دیگر ملائکہ رحمت ہین پھر مین انکی
والدہ شریفہ کے پاس سے گئی فرمایا کہ یہ صاحبزادہ ناف بریدہ و ختنہ کردہ
پیدا ہوا ہے اور بازوے راست پر آپکے لکھا تھا جاء الحق و زھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا روایت ہے کہ جب وہ پیدا ہوئے
دو زانو ہو بیٹھے اور انگشت سبابہ بجانب آسمان اوٹھائے چھینکے الحمد للہ
رب العالمین کہا روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری
سے دریافت کیا کہ آپکے بعد کون خلیفہ و جانشین و امام امت ہوگا آپنے پردہ
مکان کا اوٹھایا اوس مین سے ایک لڑکا خوبصورت تین چار سال کا نکلا پھر
آپنے پردہ اوٹھا کر مکان کے اندر کر دیا راوی کہتا ہے کہ پھر مین نے پردہ اوٹھا کر
تمام حجرہ دیکھا اوس صاحبزادے کو نپایا روایت ہے کہ جب امام ابو محمد
زکی شہید ہوئے تو صاحبزادے آپکے سرداب مین غائب ہو گئے جب
سلطان مکان کو لوٹا تو آنحضرت کو دجلہ کے اندر پانی پر مصلیٰ بچھائے ہوے بیٹھا دیکھا
لوگ دریا مین گھسے تو غرق ہو گئے چنانچہ اس خواب پریشان کی بھی تعبیر
خود ہی مولف نے یہ کی ہے کہ بعقیدہ علماء شیعہ یہی صاحب الامر امام مہدی
آخر الزمان ہین یہ تمام روایات واہیات شیعون کی کتب معتقدات مین درج
ہین مگر یہ مضمون بالخصوص لب لباب منتخب المعجزات و احقاق الحق معتبر کتب
شیعون کا ہے جسکا جی چاہے کتب مذکور مین دیکھ لے اہلسنت کی کتابون
مین اس سوتے جاگتے کے قصہ کا کچھ اثر نہین ہے اور نہ کوئی سنی اس
کچے غم کو پالتا ہے اگر کوئی کہے کہ مولف کے رسالہ مین شیعون کی کتاب کا
نام بھی نہین ہے تو ہم جواب دین کہ صفحہ ۱۶۳ مین دو جگہ کشف الغمہ کے حوالہ سے

مضمون نقل کیا ہے موجودہ حالت میں مولف تحفہ مشہور ہے اور جو ... کا امر
اسلام میں کذاب ہے اس سے سارا ایمان والوں کے نزدیک یقینا ...
اس لیے کہ اصل میں شیعوں کی کتابوں کا لب لباب ... تقدیم و تقدم ... میں ...
مذہب اہلسنت والجماعت کے ... ہے ... نہیں ... ہے ...
اثنا عشریہ برحق ہے جواب ہم کہتے ہیں کہ اگر بگمان ... مولف کے شیعوں
کا ہی مذہب زبردستی حق فرض کر لیا جائے تو بھی مولف کو ... الدنیا
والاخرۃ کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیونکہ جامع عباسی کے ... باب ... فصل میں
یہ عبارت ہے کہ اگر سنی شیعہ بھی ہو جائے تو بھی حکم اصلی کافر کا ...
کیونکہ اوس پر قیاس روزہ نہیں ہے اس صورت میں مولف گھر کے نہ
نہ گھاٹ کے رہے ... گھر کے نہ ... کے ہوئے ... نہ ادھر کے نہ
ادھر کے ہوئے ... ہے کہ یہ امر مشہور عام ہے کہ اسلام میں بہتر
فرقے ہیں ان میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے اور سب ناری ہیں ظاہر
ہے کہ اکہتر فرقہ کا اصول یکسان ہے اور بہترویں فرقے سے مختلف و برعکس
جواب کیا خوب ہے باوصف فضل و کمال مولف صاحب ... ان کو آج تک
بھی نہ معلوم ہوا کہ اسلام میں کتنے فرقے ہیں بقول شخصے سو گلی میں پرسد کہ
بھیا کون ہے ... ایک ... ڈیڑھ ہے یا پون ہے۔ شکر ہے کہ مولف نے اپنی
ہی زبان سے اقرار کر لیا کہ شیعوں کا فرقہ بہتروان ہے ہمی تراود چکند انچہ
در آوند اوست۔ ہم کہتے ہیں کہ بالیقین اکہتر فرقوں کا اصول ایک ہے اسیواسطے
وہ سب ناری ہیں مگر فرقہ اہلسنت والجماعت از روے اعمال حسنہ وافعال
صالحہ کے بہتروان فرقہ ہے چنانچہ یہ امر احادیث صحیحہ فریقین سے ثابت ہے
نہ مشہور عام اسی بنا پر ہم نے اس امر کی تشریح فرقوں کے ذکر میں کی ہے

دیکھو تو حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی فرقے ناری ہین یا وہ جنکی ہمنے معہ عقائد تشریح لکھی ہے صفحہ ۷۰ مین ہے کہ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا مین شاہ ولی اللہ صاحب تعین خلافت کے پانچ طریقے جائز قرار دیتے ہین ایک بروے اجماع اہل حل و عقد کہ جس طرح سے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ ہوے دوسرے استخلاف کہ ایک خلیفہ دوسرے شخص کو اپنے بعد خلیفہ ہونیکے لیے مقرر کرے جیسے حضرت عمرؓ کا تقرر ہوا تیسرے بروے شورے جیسا کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت پر ہوا چوتھے خلیفہ امت کو خوشی سے خواہ جبر سے اپنی طرف رجوع کرے اور اوصاف خلافت اوس مین ہون اور متنازعین کو صلح کرکے دور کرے جیسے امیر معاویہ پانچوین خلیفہ امت کو اپنی طرف رجوع کرے خواہ اوسمین اوصاف خلافت ہون یا نہون جیسے مروان اور اونکی اولاد کو خلافت ہوئی مگر حضرت علی مرتضی کی خلافت کو شاہ صاحب نے کسی قسم مین داخل نہین کیا الخ **جواب** ہان شیخ جی یہ تو فرمایئے کہ جب بقول آپکے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت علیؑ کو خلافت کے پانچون طریقون سے خارج کردیا تو پھر آپنے اوسی کتاب سے بہت سی احادیث حضرت علیؑ کی شان مین کہان سے لکھین جسکا نمونہ صفحہ ۲۹ سے صفحہ ۲۹ تک انوار الہدیٰ مین موجود ہے اگر آپکا پہلا قول سچا ہے تو پچھلا جھوٹا اور اگر پچھلا سچا ہے تو پہلا جھوٹا سواے اسکے اور بھی بہت جگہ ازالۃ الخفا سے عبارت لیگئی ہے وہ سب بھی باقرار سابق شیخ جی کے ساقط عن الاعتبار ہے ۔ **بیت**

قرض لے پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہان
رنگ لاویگی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صفحہ ۳۳ مین ہے خوب یاد آیا یہ لڑکی محمدؐ بن ابی بکرؓ کی مان جائی بہن ہے اسماء بنت عمیس سے پیدا ہوئی نام اسکا ام کلثومؓ ہے جسکا عقد حضرت عمرؓ فاروق سے ہوا اور بعض ناواقف مورخان نے ام کلثوم بنت فاطمہ علیہا السلام سمجھ لیا ہے **جواب** سبحان اللہ مولف اپنی ہی زبان سے اپنے مجتہدون اور عالمونکو ناواقف کہتے ہین

اب ہم مولف کی وقفیت اور اونکے علمار کی عدم وقفیت عدالت عالیہ مین
مین پیش کرتے ہین آیا دونون مین سے کون سے صاحب سچے ہین
اول نور اللہ شستری مجالس المومنین مین اس نکاح کا باین الفاظ اقرار کیا ہے
اگر نبی دختر بعثمان داد ولی دختر بعمر فرستاد دوم مصائب النواصب مین
کہ محدثین کا اقرار ہے کہ نکاح جبراً اور اکراہ سے ہوا سوم تہذیب مستند کتاب
شیعون مین یہ حدیث مرقوم ہے قال عن محمد ابن احمد یحیی عن جعفر ابن محمد القمی
عن القداح جعفر عن ابیہ علیہم السلام قال ماتت ام کلثوم بنت علی علیہم
السلام وابنہا زید بن عمر الخطاب فی ساعة واحدة ولا یدری ایہما
هلك قبل فلم تورث احدهما من الاخر وصلى عليهما جميعا
اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے حضرت ام کلثوم بنت علیؑ سے ایک بیٹا
پیدا ہوا نام اوسکا زید تھا چہارم کتاب کافی کلینی مین ملا یعقوب حضرت امام جعفرؑ
سے یہ حدیث نقل کرتا ہے ہو اول فرج غصب منا یعنی یہ شرمگاہ پہلے ہی ہمارے
خاندان سے غصب کی گئی پنجم مجالس المومنین مین لکہا ہے کہ بعد وفات عمرؓ کے
ام کلثوم کا نکاح ثانی محمد ابن جعفرؓ کے ساتھ ہوا اور عبارت محمدؓ بن جعفر طیار کی
یہ ہے کہ بعد از فوت عمرؓ بن خطاب بشرف مصاہرت حضرت امیر المومنین مشرف
گشتہ ام کلثوم را کہ از روے اکراہ در حبالہ عمرؓ بود تزویج نمود ششم
علی ابن اسمعیل شیعہ اثنا عشری بہی نکاح کا مقر ہے اوسکے قول کو قاضی شستری
نے مجالس المومنین مین یون نقل کیا ہے او را از چند امر رسیدند کہ از آنجملہ
نکاح خلیفہ ثانی ست جواب داد کہ دادن دختر بعمرؓ کہ جناب امیر المومنینؑ را اتفاق
افتاد باین جہت بود کہ اظہار شہادتین نمود اور یہی عبارت بجنسہ ازالۃ الخفا مین ہے
ہفتم قول سید مرتضی کا جو شافی اور تنزیہ الانبیا اور رسائل حسینین مین منقول ہے

رضی اللہ علیہ السلام ما اصاب عمر الی نکاح ابنتہ الا بعد توعد و تہدید
اس ثبوت کامل سے مولف رسالہ کے جھوٹے دعوی کو ڈسمس کردیا بڑے شرم کی بات
ہے حقیقت … پانی پانی ہو جاتے ہین ڈوب مرتے ہین مگر یہان تو ذرا بھی نہین شرم آتی ہے
آزادہ تیتمات صفحہ ۲۳ سے ۲۸ تک جو کرامات و روایات بحوالہ شواہد النبوت مولف
رسالہ نے لکھی ہین وہ سب الحاقی ہین اونکا مطلق اثر اہلسنت کی کتب مین نہین ہے بلکہ
ہمارے علماء نے ایسے ناقص معتقدات پر اعتراض کیا ہے چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب محدث نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ مین بطور الزام بیان کیا ہے کہ شیعہ ایسی کرامات
نسبت ائمہ کے نقل کرتے ہین جنکا یقین طفل ابجد خوان کو بھی نہین ہوسکتا ہے
پھر بھلا … صاحب تحقیق کب اپنے خیال محال کا معتقد ہوسکتا ہے
ہان یہ سب خرافات البتہ شیعون کی مستند کتب مین بکثرت مرقوم ہین چنانچہ
تحفۃ المعجزات مولفہ محمد تقی مجتہد لکھنو کی تمام کتاب انہین واہیون سے بھری ہوئی
ہے سر مو فرق نہین ہے یہ بات نہایت صحیح ہے کہ شیعہ موقع پاکر اہلسنت کی کتب
مین اکثر اپنے معتقدات کو جو اونکے مفید مطلب ہوتے ہین داخل کردیا کرتے ہین چنانچہ
کسی شیعہ نے ہنگام کتابت امام مالک رحمۃ اللہ کی کتاب موطا مین متعہ کو حلال
لکھدیا ہے حالانکہ امام صاحب موصوف کی دیگر تصنیفات مثل مسند جو موطا
کے بعد تصنیف ہوئی ہے متعہ قطعی حرام لکھا ہے اسیطرح سے کسی شیعہ نے کچھ رباعیات
خلاف عقیدہ اہلسنت دیوان حافظ کے اخیر مین لکھدیے ہین اسیطرح سے کسی شیعہ
نے شواہد النبوت مین اپنے اعتقادات کے موافق کرامات آئمہ کو جنکی کچھ اصل اہلسنت
کی کتب معتبرہ مین نہین ہے طبع کروادی ہین اگر مولوی حاجی صاحب شیعونکی
اون مفتریات کی جنمین صریح اہانت صحابہ باصفا کی مرقوم ہے معتقد ہوتے تو
کیون اپنی بیزاری مقلدان ابن سبا سے ظاہر کرتے چنانچہ سلسلۃ الذہب مین

مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں حکایت آن رافضی کہ شیخ از فضلا یا التماس کرد کہ علی را لعن کن و پرسیدن آن فاضل کہ کدام علی آن علی کہ معتقد است یا آن علی کہ معتقد نیست

شیعیی پیش سنی فاضل — گفت کای در علوم دین کامل
بازگو رمزی از علی و ولی — کہ ترا یافتم ولی افضلی
گفت کای در ولائی من الہی — از کدامین علی سخن خواہی
زان علی کش توئی ظہور و معین — یا از آن کش صنم پی و دین
گفت من گرچہ اندکی دانم — در دو عالم علی یکی دانم
شرح این نکتہ را تمام بگو — آن کدام است و این کدام بگو
گفت آن کو بود گزیدہ تو — نیست جز نقش تو کشیدہ تو
پیکری آفریدہ بخیال — گذرانیدہ بر در اجلال
پہلوانی بروت مالیدہ — ہمہ کین و دغا سگالیدہ
گرگ بزی پر شور و بی باک — کینہ جویی مفتن و سفاک
بندہ نفس خویش چون من و تو — فارغ از دین و کیش چون من تو
در خیبر بزور خود کندہ — بردہ تا دوش و پیش افکندہ
بخلافت ولش بسی مائل — شد ابوبکرؓ درمیان حائل
بعد بوبکرؓ خواست دیگر بار — لیکن آن بر عمرؓ گرفت قرار
چون ازین ورطہ رخت بست عمرؓ — شد خلافت نصیب یار دگر
در تگ و پوی بہر این مطلوب — ہمہ غالب شدند و مغلوب
با چنین وہم و ظن ناوافی — اسد اللہ غالبش خوانی
این علی در شمار کہ و مہ — خود نبود است ور نباشد بہ

وان علی کش منم بجان بنده ... سبلت نفس شوم را کنده
بر صف اهل ربع با دل صاف ... بهر اعدا و دین کشید مصاف
بوده از غایت فتوت خویش ... خالی از حول خویش و قوت خویش
قدرت و فعل حق ازو زده سر ... کنده بی خویشتن در خیبر
خود چه خیبر که خیبر گردون ... پیش آن دست و پنجه بود زبون
دید ز آفات خود خلافت را ... بی ضرورت نخواست آفت را
هر چه در دل نشستند از وی گرد ... هست بر چشم مرد آفت مرد
چیست گرد آنکه از ظهور وجود ... رو نکرد شهود صفائی شهود
تا کسی بود ز انحراف مصون ... کاید آن کار را ز عهده برون
بود با او موافق و منقاد ... در جنگ و مخالفت نگشاد
چون همه روی در نقاب شدند ... ذره شان محو آفتاب شدند
غیر ازو کس ز خاص و عام نبود ... که تواند بآن قیام نمود
لاجرم نصرت شریعت را ... متکفل شد آن ودیعت را
بود ستر کمال مصطفوی ... گشت ختم خلافت نبوی
بود ختم رسل نبی و زپی ... شد علی خاتم ولایت وی
جمعی از بیعتش ابا کردند ... و اندران سرکشی خطا کردند
سر کشیدن ز امر اهل کمال ... هست ناشی ز سر نقص و وبال
در جهان شاه و رهبری چو علی ... گر کسی سر کشد ز بی دخلی
این علی در کمال خلق و سیر ... عین بو بکر بود عین عمر
نیست در هیچ معنی و جهتی ... رافضی را باو مشابهتی
او بموهوم خویش دارد رو ... زانکه موهوم اوست در خور او

۲ لعن ایشان مکن که لعنت اوست ... چه زشت باشد ز دوست لعنت دوست

دیکھو مولانا صاحب فرماتے ہین کہ رافضیون کا علی خیالی ہے اوسکا دنیا مین کچھ وجود نہین ہے اور اہلسنت کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ ہین جو اخلاق و سیرت مین عین ابوبکرؓ و عمرؓ تھے پس رافضیون کے علی کو اہلسنت کے حضرت علی سے کوئی مشابہت نہین ہے انتہیٰ ہم کہتے ہین کہ باطن مین اس حکایت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ درحقیقت وہ خرافات جو اخیر شواہد مین مندرج ہے ہرگز ہرگز قول ملا جامی صاحب کا نہین ہے بلکہ کسی متعصب سنی نے واسطے دھوکہ دینے اہلسنت کے اضافہ کر دیئے یا پس یہ الحاقی کلام ملا جامی کی حجت نہین ہو سکتی ہے وہ سب محض لغو ہے اور اہلسنت کے عقیدہ کے بالکل خلاف صفحہ ۵ مین ہے کہ جس طرح سے مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم اور طاہر ہوتے ہین ویسے ہی انبیاء غیر مرسلین جو درحقیقت مرسلین کے نائب ہین معصوم ثابت ہوئے ہین یہ ابتداء آفرینش سے تا این دم ہر مرسل صاحب شریعت کے ماتحت اور نیابت مین بحسب ضرورت کسیقدر انبیاء غیر مرسل ضرور بالضرور مرسل مبعوث ہوئے ہین الخ جواب سلف سے کسی شیعہ نے اپنے اس فرض مذہبی اور اعتقاد باطنی کو کہ درحقیقت آئمہؑ انبیاء غیر مرسلین ہین اہلسنت کے مقابلہ مین ظاہر نہین کیا تھا مگر اونکے خلف سعید نے صاف پردہ اوٹھا دیا کہ درحقیقت آئمہؑ انبیا ہین رسول نہین ہین ؏ اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ اور اوپر یہ طرہ بھی خالی از لطف نہین کہ اسدم تک مبعوث ہوتے ہین چنانچہ اس وقت کے نبی باعتقاد مولف امام مہدی ہین جو بیچارے سنیون کے ڈر کے مارے حضرت امیرؑ کا قرآن و مصحف حضرت فاطمہؑ بغل مین دبا کر کوہ حاضر مین غائب ہو گئے ہین ایسے عقائد سے تکذیب آیہ کریمہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ

خاتم النبیین کی ہوتی ہے کیونکہ صاف صاف خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمدؐ کے
بعد کوئی نبی مبعوث نہوگا جب آئمہؑ بموجب حکم خدا نبی نہ ٹھہرے تو معصوم بھی
نہ ٹھہرے اسلئے کہ معصومیت مخصوص بہ نبوت ہے نہ مخصوص بولایت اگر مخصوص
بولایت ہوتی تو جناب امیرؑ کبھی اپنی زبان مبارک سے ایسا نہ فرماتے صحیفہ کاملہ
مین یہ حدیث جناب امیرؑ سے منقول ہے قد ملك الشیطان عنانی فی
سوء الظن وضعف الیقین انی اشکو سوء مجاورته وطاعة نفسی له دیکھو جناب
امیرؑ پر شیطان اور نفس کا غلبہ کرنا عین دلیل غیر معصومیت کی ہے تا بدیگران
چہ رسد۔ پھر صفحہ ۵۷ سے صفحہ ۸۰ تک شیخ جی نے آیہ تطہیر پر بحث کی خلاصہ اوس
تمام حماقت کا یہ کہ لفظ اہلبیت مذکر ہے اور ازواج مذکر نہیں اگر یہ آیت
شمل اون آیات کے ازواج کے لئے نازل ہوتی تو ربط کلام کیون تبدیل ہوتا
یہ صرف براہ عداوت اہلبیت توجیہات نکالے گئے ہین ورنہ جو لوگ ایسا کہہ گذرتے
ہین تو خود ہی نادم ہوتے ہین جواب اب ہم شیخ جی کی ہی تحریر پڑھ دیتے
اور انکو اوٹا نادم کیے دیتے ہین دیکھو صفحہ ۸۰ کی سطر ۱۴ مین شیخ جی خلاف اپنے دعوے
کے مراد پنجتن سے لیتے ہین یعنی حضرت علیؑ و حضرت حسنینؑ و حضرت فاطمہ زہرا
اب شیخ جی بتاویں کہ حضرت فاطمہ زہرا تو مؤنث ہین اونکو آپ پھر کیون داخل اہلبیت
کرتے ہین اور جب بقول آپکے حضرت فاطمہ داخل اہلبیت نہین ہین تو پھر حضرت
حسنین بھی اہلبیت سے نہ ٹھہرے صرف ایک بیچارے حضرت علی باقی رہے
اور ان بیچارے کے عدد کا تنہا اطلاق ہو نہین سکتا واہ شیخ جی صاحب خوب
ہی آپنے آیہ تطہیر کو منسوخ کیا نہ ازواج کے حق مین رکھی نہ آل کے خوب سمجھے
بقول شخصے عجب ہین پھر مجہ پر آپکی سمجھے تو لیا ہے۔ شیعونکو چاہیے کہ وہ اپنے
تئیں اکو سمجھا لین کہ ہمارے مفسرین کی نسبت حماقت کا لفظ از راہ تعصب کے

استعمال کرتا ہے اگر شرافت ذاتی ہوتی تو ہم بھی رذالت کے الفاظ اوسپر لکہہ
لکہہ سکتے تہے شرحہا صفحہ ۹۰ مین ہے خلفاء اہلسنت یعنی جنکی نسبت خلیفہ رسول ہونیکا عقیدہ اہلسنت وجماعت کو ہے یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر ابن خطاب حضرت عثمان بن عفان معاویہ بن ابی سفیان یزید بن معاویہ مروان ابن الحکم عبدالملک بن مروان وولید وہشام وغیرہ جہانتک کہ بارہ شخصون کی تعداد ختم ہو الخ جواب خیر مولف صاحب آپ تعصب کے گھوڑے پر سوار ہین زبان مین لگام نہین جتنی چاہے متہ زوری اور سرکشی کیجیے ہم برا نہین مانتے کیونکہ ابھی آپ نئے بگڑے ہین اب ہمارا بھی دندان شکن جواب لیجیے فی الحقیقت ہمارا اعتقاد نسبت حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر فاروق وحضرت عثمان غنی کے خلیفہ برحق ہونیکا یقیناً ہے اسلیے کہ اون بزرگان دین کی خلافت کو جناب امیرالمومنین وجناب حسنین وتمام بنی ہاشم نے بھی تسلیم کرلیا تہا اور ہمیشہ اونکے پیچہے نماز پڑہی ہے اور کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہین کی حتی کہ اون حضرات نے اپنی اپنی خلافت وامامت کی حالت مین بھی اصحاب ثلثہ ہی کی سنت کی مطابعت کی ہے پہر کیا وجہ ہے جو ہم حضرات موصوف کے معتقد نہون کیونکہ درصورت عدم اعتقادی صریح مخالفت جناب امیر اور جناب حسنین کی لازم آتی ہے اور نسبت حضرت معاویہ کے ہمارا یہ جواب ہے کہ جیسے اونکے ہاتہہ پر حضرت امام حسنین نے بیعت کی اور اونکو اپنا امیرالمومنین سمجہا ویسے ہی ہم بھی اونکی نسبت امیر ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین اور اونکو منجملہ اصحاب رسول اللہ جانتے ہین نہ خلیفہ رسول اللہ اب چلو یزید کی طرف جسمین کہ اسکے سے افعال واعمال پائے جاوین وہ یلید اوسی کا خلیفہ ہے دیکھو وہ ظالم ڈاڑہی منڈاتا تہا ہم نہین منڈاتے وہ فسق وفجور کرتا تہا ہم نہین کرتے اوس نے شامیون کو جمع کرکے حضرت امام حسین

کا سر مبارک نیزہ پر رکھکر گلی کوچون مین پھرایا ہم نہین پھراتے ہین اوس نے جیسے
اہلبیت کی اہانت مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا ہم اونکی بیبیون اور بیٹیونکے مجلسون
مین ماتم لیکر تو نہین کرتے ہین پس ان وجوہات بینہ سے یزید پلید اہل تشیع کا خلیفہ ٹھہرا
نہ اہلسنت کا ۶ برعکس نہند نام زنگی کافور و قس علی ہذا ہان صاحب جو فرماتے
کہ آپنے کونسی کتاب مین سے یہ مضمون تراشا ہے ثابت کیجیے ہم جھوٹے کو تو گھر
تک پہونچا دیتے ہین ۶ اوس جہ کی دھنی سو گاوے آل بتال ۔ اسی موقع پر اس امر
کا بھی اظہار کرنا ضروری ہے واضح ہو کہ اصل ولایت شیعون کی خاص کوفہ ہے
ہرچند کہ بیوفائی کوفیونکی نسبت جناب امیرؑ و حضرت حسنینؑ مستغنی از بیان ہے
مگر شیعونکو اپنے کوفی ہونے پر اسقدر ناز ہے کہ کوفہ کو کعبہ و مدینہ سے بھی بڑھکر جانتے
ہین چنانچہ ملا باقر مجلسی نے تحفۃ الزائرین مین لکھا ہے کہ در حدیث معتبر و بسیار حضرت
جعفر صادقؑ منقول ست کہ حق تعالی عرض کرد ولایت ما را بر اہل ہر شہر پس قبول نکردند
مگر اہل کوفہ دوم ملا باقر مجلسی کی مجالس المومنین شستری مین عبداللہ بن ولید سے
یہ روایت ہے گفت در زمان بنی مروان بخدمت امام جعفر صادق علیہ السلام رفتیم
آن حضرت از من و رفیقان من پرسیدند کہ شما چہ کسانید گفتیم از اہل کوفہ ایم آنحضرت
فرمودند ہیچ یک از بلاد این قدر دوست نداریم کہ در کوفہ اسکے بعد حدیث مرقوم
ہے سوم اگر کہین ان دونون روایتون مین لفظ تشیع تو ہے ہی نہین تو ہم ثابت کرتے ہین کہ
اسی مجالس المومنین مین ملا باقر مجلسی سے یہ عبارت منقول ہے کہ کوفی بودن شخص
دلیل تشیع ست اگرچہ ابو حنیفہ کوفی باشد الخ اے شیعو مرنے کی جگہ ہے بلکہ بڑی غیرت کی
بات ہے کہ تم منبرون پر بیٹھکر اپنے برادران حقیقی کی مذلت کرتے ہو اور اونپر لعنت بھیجے
ہو تمکو چاہیے اونپر رحمت بھیجو اور میان انیس و دبیر وغیرہ کے مرثیون کو کوئلہ آہنگر مین
جلاؤ بس بیت ہمارا کام کہدینا ہے یارو ہو اب آگے چاہو تم مانو نمانو ۔ آیات بینات

صفحہ ۳۸ مین ہے و اذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبأت بہ
الخ ... اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض ترجمہ اوسوقت
نبی صلعم نے کوئی راز کی بات اپنی کسی بی بی سے کہی اور اوسکے اخفا کی تاکید کی
اور اوس بی بی نے برملا اوس راز کو فاش کیا اور اللہ تعالی نے اوسکو نبی پر ظاہر
کردیا تو نبی صلعم نے بعضی باتون کی نسبت تو اوسکو جتلایا اور بعضی باتون سے چشم پوشی
کیا اس آیت کی بحث مین مولف نے بہت سے اپنے کاغذ سیاہ کئے مگر اصل
راز کی بات کو ظاہر نہ کیا اس لیے کہ مبین حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت
نہ ثابت ہوجاوے جواب اب ہم اوس راز کو شیعون کی معتبر کتب سے
ثابت کرتے ہین خلاصۃ المنہج کے ۲۸ جزو اور مجمع البیان مین تفسیر آیۃ موصوفہ
بالا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے حفصہؓ سے فرمایا کہ میرے بعد
ابوبکر مالک امت ہوگا بعد اوسکے تیرا باپ یعنی عمرؓ حفصہ یہ بات سنکے
بہت خوشحال ہوئے یہ دونون بھید عائشہؓ سے کہے تب یہ آیت شریف نازل
ہوئی اب اہل انصاف مولف کے منہ مین اوٹھا کر کہی شکر بہر دین آیا تم کہے ہویا
وہ دونون مین سے کون جہوٹا ہے صفحہ ۹۲ مین ہے کہ بعد وفات حضرت عثمانؓ کے
ایک شخص عدی بن حاتم نے یہ ندا سنی البشر ابن عفان بروح و ریحان
و برب غیر غضبان البشر ابن عفان بغفران و الرضوان
مگر ہم تعجب کرتے ہین کہ جب حضرت عثمانؓ کی روح اعلی علیین یا کسی دوسرے
مقام مناسب پر پرواز کرچکی تھی تو یہ بشارت اونکو سنائی کیون دی گئی الخ
جواب یہ تعجب مولف کا از راہ تعصب کے ہے مزید بران کچھ سمجھ کا بھی قصور ہے
اب ہم سے مطلب صحیح اس قصہ مستند کا سنیئے حقیقت اس روایت کی یہ ہے
کہ حضرت عدی ابن حاتم صحابی رسول اللہ کے فرماتے ہین کہ جس وقت حضرت

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالت تلاوت میں دشمن نے تلوار ماری قریب تھا کہ طائر
روح اقدس قفس عنصری سے پرواز کرے کہ غیب سے یہ ندا ہمنے بھی کان سے سنی
پس یہ امر بسیط جسے دور از عقل نہین جسپر تعجب کیا جاوے ہان یہ بات البتہ
بڑے تعجب کی ہے کہ باوجود اسکے کہ جناب امیر کو شہید ہوئے کچھ کم تیرہ سو
سال ہوئے مگر شیعہ اسدم تک اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یا علی یا علی کہتے ہین
کیا وہ دنیا مین موجود ہین جو اونکو بلایا جاتا ہے سوا اسکے تصریح پر زیارت
پڑھنا بھی زیادہ تر حیرت کی جا ہے کیونکہ اس بات سے بیوقوف سے بیوقوف
بھی بخوبی آگاہ ہے کہ کاغذ اور طپچیون مین حضرت امام حسین نہین بیٹھے ہین
پس امر واقعی پر تعجب کرنا عین غلط فہمی ہے اور یہ لکھنا مؤلف کا کہ روح حضرت
عثمان کی پاکسی دو سے مقام مناسب پر پرواز کر گئی صریح تبرا ہے اسکا جواب
خدا تعالی قیامت مین تبرائیون کو دیگا اور سکے حبیب پاک کے داماد کی نسبت
کیسے گستاخ ہین انشاء اللہ تعالی ہمارے پاس اسکا جواب نہین صفحہ ۹۵ و ستاد
روح الامین آپکے مناقب مین بولا جاتا ہے اس فقرہ مین اعتقاد مؤلف کا
ابن سبا کے مطابق ہے کہ گویا حضرت علی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے
کہ جنکا لقب جو سرا اول ہے اوستاد ہین **جواب** اگرچہ مؤلف جناب امیر
کو خدا و رسول کا ہی کیون نہ اوستاد بناوین مگر نیابت جناب امیر کی کسی
طرح سے ثابت نہین کر سکتے ہین صفحہ ایضاً مین ہے کہ شب معراج مین حضرت
نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ وایدناہ بعلی مؤلف نے آیہ ایدناہ
بروح القدس کو ترمیم کرکے بجاے روح القدس کے بعلی بنایا ہے اگرچہ
غیر فصاحت سے جملہ موضوعہ ابن سبا کا بطلان کرتی ہے مگر ہم دوسرے
طرز پہ جملہ مذکورہ کی تکذیب کرتے ہین دیکھو جناب باری جا بجا اپنے کلام حق مین

فرمایا آنحضرت کی تو اجابت نہ ہوئی انصار سے رسول اللہ کی جانب ثابت ہے کی پیدا ہوا
مہاجرین میں ایک حضرت علی بھی ہیں پس شخص ایسا نام اعلی کی کیونکر ہو سکتی ہے
اس صورت میں تو مذہب کلام الٰہی کو ... سے جہت تابعہ نام اعلی یقیناً جعلی ہے
بہت سے نیکو مین شہر دیکھو دلائے ہیں ... صورت کا پتہ ملا ...
صفحہ ... سے صفحہ ... تک میں مولف نابینا ... ان علماء سلف ...
انا عارف بلسن ... کی اس درجہ غلو کو کام فرمایا ہے کہ ...
رسول اللہ کو شقی و بے ایمان ٹھہرایا ہے ...
انوار الہدی سے نقل کرتے ہیں وہ ... کہ کیا اس زمانہ میں سوائے ...
سب کے سب شقی اور بے ایمان ہی لوگ تھے حرمین کے شرفاء اور ... اور
صحابی زادے اہل شقاوت کی کاجرائی سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ ...
یزید سے بیعت کی الخ پھر آگے لکھا ہے کہ ... حضرت علی کی
بیعت سے انکار کرے اور یزید کی بیعت اختیار کرے الخ دیکھو یہ ...
وقت کی تحقیق کامل کو کہ ظالم نے صحابہ تو درکنار آپ کو بھی شقی اور بے ایمان
بنا دیا کیونکہ شرفاء حرمین میں سے سوائے ان چند لوگوں کے کہ جنہوں نے ہمراہ
حضرت امام حسین جانبازی کی باقی جو رہے وہ معاذ اللہ بعقیدہ ... صحابہ
کے سبھی تو شقی و بے ایمان ہیں مثل حضرت امام زین العابدین و حضرت ... ابو حنیفہ
ابن علی و دیگر اولاد علی و محبان علی مثل اولاد ... حضرات مقداد و عمار یاسر و ابو ذر غفاری
و عبد الرحمن فارسی و دیگر بنی ہاشم مثل ابن عباس و اولاد حضرت عقیل برادر حقیقی
حضرت امیر مثل حضرت مسلم و اولاد حضرت مسلم مثل محمد و ابراہیم جنکو شیعیان کوفہ
نے بڑی بے رحمی سے ناکردہ گناہ مظلوم شہید کر ڈالا وغیرہ ان خوب یاد آئی بہتر
کی تعداد سے تو حضرت امام حسین بھی سوا ہی ہیں اگر شیعہ لفظ سوا ہی کو سمجھ سکیں

بشرطیکہ سواے ۵ یا ۱۲ یا انتہا سو ا کے گنتی بھی جانتے ہون تو اونگلیون کی پورون پر حساب لگا دیکھین کہ شیخ جی نے کتنے صاحبون کو بنی ہاشمؑ و اہلبیتؑ رسول اللہ و شیعان علیؑ مین سے شقی و بے ایمان فرمایا ہے کیونکہ یہ سب بزرگ شرفا و عرب مین سے تھے یقیناً نہ روساء کوفہ سے جب اون سب بزرگون کو شیخ جی نے شقی و بے ایمان بنایا تو اب یہ لونڈا کا جھنہ کدھر سے نکل آیا کوئی آپکو سید صاحب کہلواتا ہے کوئی آپکو میر صاحب بتلاتا ہے ہر شہر مین مرزا صاحبان کی ڈھیر ہر قصبہ مین بندگان علیؑ کے انبار عاشقان حسینؑ در جنون تو محبان اہلبیتؑ کوڑیون اب ہم اپنے لائق مخاطب سے دریافت کرتے ہین کہ یہ حضرات الارض بھی بقول آپکے شقی و بے ایمان لوگون مین سے ہین یا نہین کیونکہ یہ سبھی تو آپکو شرفاء حرمین کی اولاد اور محبون مین سے تصور کرتے ہین اگر در اصل انکی نسل شرفاء حرمین سے ملتی ہے تو بیشک و شبہ تمام شیعان سیادت پناہ و محبان امامت دستگاہ شقی و بے ایمان ٹھہرے بقول شیخ جی صاحب اور اگر فرماوین کہ شرفاء حرمین سے اس فرقہ کے لوگ نہین مگر روساء کوفہ کی اولاد اور شیعان مین سے ہین تو یہ بات نہایت بیجا و زیبا بلکہ سزا ہے یہان تک تو شیخ جی اور یاران شیخ جی کی ایمان داری اور سعادتمندی کا حال بیان ہوا اب سنیے اصل حقیقت بیعت کی شیخ جی نے لکھا ہے کہ تمام شرفاء حرمین نے یزید کی بخوشی بیعت کر لی ہم کہتے کہ شیخ جی نے اپنے مورخین کی دیدہ و دانستہ مخالفت کی بلکہ اس بیعت کے بارے مین شیخ جی نے صریح کید عظیم کو عمداً دخل دیا ہے کیونکہ یزید پلید کی تو کسی صحابہؓ نے بیعت نہین کی مگر حضرت امیر معاویہ نے البتہ بیعت یزید کے واسطے لی تھی سو بسبب شوکت و امارت امیر المومنین وقت کے جمیع بنی ہاشمؑ و غیر بنی ہاشمؑ نے بموجب حکم حاکم وقت کے بیعت کی مگر بقول مورخین اہلسنت پانچ صاحبون نے

بقول مورخین شیعان چار صاحبان [illegible] نے بیعت نہیں کی چنانچہ
شیعوں کی معتبر تاریخ حملۂ حیدری سے جو بطریق تحفہ مطبع منظر الملک [illegible] مین
حسب فرمایش سید تجمل حسین صاحب [illegible] و سید علی [illegible] صاحب [illegible] طبع
ہوئی ثابت کرتے ہین [illegible] صفحہ ۹۵ مین ہے آمدن معاویہ در یثرب
جہت گرفتن بیعت برای یزید پلید از اہل آن دیار و ابا کردن حضرت امام حسین
بن علی و عبد الرحمن بن ابو بکر و ابن زبیر و عبد اللہ ابن عمر [illegible] شان سر جانب
بیت الحرام را

ابیات

روان گشت پس حاکم ملک شام — بہ یثرب در آمد بجلدی تمام
[illegible] یزید لعین آن زمان — ستانید بیعت ز خرد و کلان
مگر چار کس از رہ التجا — نمودند از بیعت او ابا
حسین علی عبد الرحمن دگر — چو ابن زبیر و پس ابن عمر
ازین چار کس از رہ احترام — نہادند رو سوے بیت الحرام

دیکھو شیعو اپنے مجتہد العصر کی تاریخ دانی کا حال کہ آپکا مورخ [illegible] اقرار
کرتا ہے کہ سوا ان چار پرہیزگار کے سب نے بیعت کی [illegible] مین بنی ہاشم
و غیر بنی ہاشم سب برابر ہین پس جو الزام و اتہام کہ شیخ جی نے نسبت صحابہ
کے تجویز کیا ہے وہی الزام تمیع بنی ہاشم پر یقیناً عائد ہے بقول مورخ حملۂ حیدری
وغیرہ اب دیکھئے بنظر انصاف ہمارے عدم تاریخ دانی کا حال کہ جنے
بمقابلہ مخالف ہرگز تعصبانہ کارروائی نہین کی بلکہ معاملات بشریت امیر معاویہ
کا جسکا کہ فریقین کی تواریخ مین سے جو کچھ صحیح تھا اقرار کیا کاش ہم انکار
کر جاتے یا ہم امر بین کو چھپاتے تو شیخ جی ہر ایک اہلسنت کا منہ چڑاتے
اور نادان ہو کر اپنی چہ میگوئیان دکھاتے اور کہتے کہ اخفاء الحق ہین باوجودیکہ

واسطے اختصار تواریخون کا ہے مقصد حضرت امیر معاویہ کے ذکر سے چشم پوشی کی گئی لہذا
امر واقعی سے درگذر کی گئی چونکہ پاس اتباع و محبت رسول اللہ جملہ مدعیان اسلام
پر واجب بلکہ فرض ہے اس واسطے ایک حدیث صحیح تفسیر حضرت امام حسن عسکری
سے صفحہ ۱۱۳ اظہار الہدی مین لکھدی گئی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ فرمایا امام حسن عسکری
نے کہ خدای تعالی نے وحی کی آدم علیہ السلام کیطرف کہ جو کوئی اصحاب رسول اللہ مین سے
کسی ایک کو بھی برا کہیگا وہ ابد الآباد تک عذاب دوزخ مین گرفتار رہیگا چونکہ شیخ جی
سرکشی سے شتر بے مہار بنے ہین کوڑہ امام صاحب موصوف و نیز سوط العذاب خدای
تعالی کو کب خیال مین لاتے ہین بلکہ شمس الضحی مین اس قدر گرم ہوئے کہ
تہذیب کی بھی باگ ہاتھ سے چھوڑ دی بنا بچہ جسکے اوس کا جواب بھی جولانگاہ
مطاعن مین دندان شکن لکھدیا بلکہ ایسا قافیہ تنگ کیا کہ شیخ جی ساری چالین
دیکھکر بھول جاوینگے بلکہ اپنی حدیث موصوفہ بالا کے مطلب کو بھی بہت ہی گڑبڑینگے
بشرطیکہ راہ حیا مین ثابت قدمی رہیں ورنہ اوسکا عکس لیکر کرینگا تو کچھ علاج ہی
نہین ہے یہ وہ نامی حسرت ہے کہ شرع پنج کو ہمیشہ پیچ بنادیتا ہے ایسے
ہی لوگون کا تو ذکر کیا جسے پڑھ دن کو میدان قیامت کا دکھا دیتا ہے امید ہے
کہ اس مرتبہ ضرور ہی شیخ جی تاپتے ہیجاوینگے اگر شوخی کر بیٹھے کیا مضائقہ ہے
پھر بھی منہ کی کھاوینگے ہم تو دیکھین کہ آپ کتنے منہ زور ہین اور کس قدر اپنے
سست ورہ ان صاحب اب آپ یہ تو بتلایئے کہ بمقابلہ حضرت امیر معاویہ کچھ
جناب امیر کی بھی خطا ہے یا نہین چونکہ آپ شیعون کی کتب سے [illegible]
ہین پھر ہم کس کے روبرو اس امر بینہ کو ظاہر کرین بقول شخصے اندھے کے
سامنے روئے اپنی آنکھین کھوئے لہذا ہم آپکی آپکے چھوٹون سے سفارش
کرتے ہین مثل سید سجاد حسین و سید جواد حسین کہ وہ برادر خورد ہی تو ہونگے

اپنے جدید مومن کو اپنے عقائد سے آگاہ کرین کیونکہ وہ بیچارے ... سے ... ہم کہتے
شیعون کی کتب محض بے بہرہ ہین دیکھو شیعو سچ ہے یا جھوٹ کہ جو سبب تمہارے
ہی عقائد پر مکائد کے بچند دلائل جناب امیر بمقابلہ حضرت امیر معاویہ زیادہ
خطا وار ٹھہرتے ہین اول جناب امیر نے خلفاء ثلاثہ کے زمانہ مین حدیث سکوت
کی تعمیل کی اور بمقابلہ حضرت امیر معاویہ اوسکو بالاے طاق رکھدیا سچ کہو خطا
ہے یا نہین دوم جناب امیر تا زیست پابند تقیہ کے رہے مگر حسنین نے ترک کی بسبب
طلب جاہ و مناصب دنیا کے جیسا کہ شیعونکا عقیدہ ہے بمقابلہ حضرت امیر معاویہ
اوس قید سخت سے قطعًا آزادی حاصل کی سچ کہو خطا ہے یا نہین سوم جناب
امیر نے اپنے حقیقی بھائی کو اس درجہ ناراض کیا کہ وہ بیچارے جناب امیر
کی بیعت توڑ کر جنگ صفین مین حضرت امیر معاویہ کے شریک ہوگئے اور
بخوشی خاطر انکی بیعت کرکے اپنے بھائی کے مقابل مین لڑنے کو میدان مین
آ کھڑے ہوئے چنانچہ شریف مرتضی نے اس قصہ کو تنزیہ الانبیا مین مفصل
بڑے آب و تاب سے بیان کیا ہے اب کہو کہ یہ بھی خطا ہے یا نہین۔ اگرچہ
اس قضیہ نامرضیہ کا مذکور دیگر کتب شیعہ مین بکثرت ہے مگر ہم اوسکو علامہ
روزگار شیعہ جید زکرار ماہر علم کلام واقف تواریخ خاص و عام مولوی شیخ
احمد صاحب کی انوار الہدی کے صفحہ ۲۵۲ سے بجنسہ نقل کرتے ہین قصہ حضرت
عقیل ابن ابی طالب برادر حقیقی جناب امیر المومنین کا سنیے کہ روزینہ مین کسیقدر
جو دار الخلافت سے پاتے تھے غریب نے چند روز تک روزینہ سے کچھ کچھ
بچا کر ایک روز لطیف کھانا پکایا مگر براہ محبت تنہا خوری پسند نہ کرکے بھائی
صاحب کی بھی تواضع کی آپکو معلوم ہوا کہ ضرورت نا محتاج سے آدھ پاؤ یا تین
چھٹانک جو بھائی کو زیادہ ملے اسی حساب سے آئندہ روزینہ مین کم کر دیے گئے

کہ حضرت عقیلؓ ناراض ہو کر معاویہ کے پاس چلے گئے اگرچہ شیخ سید الرحمن نے اسکی عبارت کے بعد مین اپنے حفظ مذہب کے واسطے یہ بھی لکھا ہے کہ پھر چلے آئے مگر ہمکو صرف حضرت عقیلؓ کا ناراض ہو کر حضرت معاویہؓ کے پاس چلے جانے کی ہی سند بس ہے اب شیخ جیصاحب ہمسے آنکھ ملا کر بات کرین اور ہمارے سوالون کا جواب دین اول وصی وولی سے ناراض ہونا کفر ہے یا نہین دوم امیر المومنینؑ کی جگہ منصب نیابت رسالت پر قائم ہو بیعت توڑنا اور معاذ اللہ امیر المرتدین کی بیعت کرنا ارتداد ہے یا نہین سوم تھوڑی سی متاع دنیا کی غرض پر دار الاسلام کو چھوڑ کر دار الکفر مین موسن کا چلے جانا خلاف حکم خدا و سنت رسولؐ اللہ ہے یا نہین چہارم نعمان پر شکر یہ واجب ہے یا کفران نعمت پنجم جبکہ حضرت عقیلؓ ناراض ہو کر چلے گئے جناب امیرؑ نے کیون نہ بموجب رحماء بینہم کے انکو پند و نصائح فرمائی کہ آؤ بائین چھپا نہ جو پر کیون اپنا ایمان بگاڑتے ہو اگر اس پر بھی وہ نہ مانتے تو اپنے لنگر خانۂ عام سے جس سے تمام جہان مستفیض ہوتا تھا بیچارے بھائی کے تھوڑے سے جو مقرر کر دیتے آپ تو بڑے باذل تھے اس مرتبہ بخل کو عمل مین لانا کس سبب سے تھا یا رو یہ دشمنی تھی یا عداوت دیکھو شیخ جی جب بقول آپکے با ہم معصومون کے صرف آدہ پاؤ باتین چھپانا کا سبب پر اس درجہ کی رنجش ہو کہ نوبت کفر و کفران کی پہونچا دے تو بیچارے امیر معاویہؓ کہ نہ ہمارے تھے نہ انہیں نہ معصوم گر بہ تقاضائے بشریت طالب جاہ و مناصب دنیا کے ہوئے تو گناہ کیا ہوا ایسے معاملات تو آئمہ اور اولاد آئمہ مین بھی باب امامت کثیر الوقوع ہین جیسا کہ مطاعن مین مذکور ہوئے یہ وہ نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ تھی کہ جسکی حسرت مین بقول شیعیان حضرت امام حسینؑ اپنی ناک کٹوانے پر راضی تھے اگر حضرت

معاویہ سے بہی اسی قسم کی بشریت سرزد ہوئی تو خطا کیا ہوئی اپس واسطے حضرت امیرؑ بازل اسکے حال پر کہ اونہون نے براہ بخل وحسد اپنے غریب بہائی کے حقوق صلہ رحمی کو جڑسے اوکہاڑ اور واسطے حضرت عقیلؓ کے حال پر کہ اونہون نے فقط آدہا پاو یا مین چہٹانک جو کے حرص کے سبب سے اپنی اور تمام متعلقون اپنے کے دین وایمان کو بگاڑا حق یہ ہے کہ شیخ جی ناواقف علم تواریخ نے کچہہ چہری تیز لیکر سنیون ہی کی گلو تراشی کا ارادہ نہین کیا بلکہ شیعون کے بہی دل کا کارد کند سے یقیناً کباب ہون کے لایق قیمہ کرڈالا ہے نہوگیا چورا نیٹے پر تہانا ہے شیعون کو چاہیے کہ ایسے مجرم کو سرمن راے مین لیجا کر امام غائب کے حوالہ کرادین اور اس مضمون کی ایک عرضی بہی دیدین بیت سپردم بتو مجرم خویش را ❊ تو دانی حساب کم و بیش را صفحہ ۱۲۴ مین ہے کہ نائب برحق علم قرآن وسنت وحل مسائل وقضایا مین بدرجہ اتم کمال رکہتا ہو کبہی کسی سوال کے جواب مین قاصر نہو اس تمہید کی تشریح توضیح مولف نے صفحہ ۱۳۹ تک کی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد کہ خلفاے راشدین نہ علم قرآن رکہتے تہے نہ سنت پر چلتے تہے اور نہ مسائل حل کر سکتے تہے اور نہ کسی کی داد دے سکتے تہے مگر جناب امیرؑ مین یہ سب کمال تہے جواب ہم کہتے ہین کہ جب باعتقاد شیعیان جناب امیرؑ نے اپنے جمع کئے ہوئے قرآن کو تو گم کر ڈالا اور تمام عمر قرآن عثمانی کی تلاوت کرتے رہے اور اپنی اولاد کو تلاوت کرواتے رہے تو پہر آپ مین صفت علم قرآنی کی کیا پائی گئی جسپر مولف کو گونہ ناز ہے بلکہ ایسے عقیدہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب امیرؑ سے بڑہکر کوئی گنہگار نہوگا کیونکہ اونہون نے اپنی خلافت کے زمانہ سے لیکر قیامت تک بندگان خدا کو گمراہ رکہا پس جسقدر کہ

بارمعصیت مثل کفر و شرک وغیرہ مخلوق گمراہ سے سرزد ہوا وہ سب جناب
امیرؑ کے سر پر ہا نعوذ باللہ من ذالک اب سنت کا حال سنیئے کہ جناب شیر خدا
مرتے مرگئے مگر اونھون نے خلاف سنت اصحاب ثلثہ کے کوئی کام نہین کیا اور
نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا اس صورت مین جس منصب کے کہ بانی سنت سزاوار
ہین اوسی منصب کے سزاوار پیرو سنت بھی ثابت ہوئے پس مولف کا ہیچوما
دیگرے نیست کہنا محض تعصب تھا اب مسائل دانی جناب مظہر العجائب کی بھی
قابل غور ہے کہ آنجناب نے باوجود کثرت ثواب کبھی تا زیست متعہ نہ کیا
اور نہ اپنی اولاد کو کرنے دیا مگر اپنے محبون کو وصیت کر گئے کہ معراج شیعان
پاک کو اسی نردبان چوپایہ کے ذریعے سے حاصل ہوگی قیامت تک مومنین
مومنات ایسے مسائل اپنی قوم مین جاری رکھین تاکہ درجہ خاتم المرسلین ہر ایک
فاعل و مفعول کو ملے دوسرا مسئلہ یہ کہ خود تو جناب نے علی الدوام غسل رجلین
فرمایا لیکن شیعون کو منع کر گئے کہ شیعون کے لیے کسیطرح سے درست نہین ہے
کہ پانون دہو وین بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت اب سنیئے
کیفیت آپکی تجشایا کی کہ یہ امر شیعون کی معتبر کتب سے ثابت ہے کہ جناب امیرؑ
کے ہی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات پیدا ہوئے اور کیا شہری اور کیا
لشکری سب مین بدنظمی پھیل گئی بہت سے ملک مقبوضہ خلفاء ثلثہ آپ ہاتھ سے
دے بیٹھے باعتقاد شیعان یہ صفت ہے جناب امیرؑ کی بدرجہ اتم کامل ہونے کی
پھر بھی مرغے کی ایک ہی ٹانگ رہیگی تقیہ کا بھلا ہو جو بیچارے آئمہؑ کا ایمان
بچالیتا ہے ورنہ شیعون نے اماموں کو مرتد اور کافر اور مشرک اور منافق بنانے
مین کچھ بھی کمی نہین رکھی عیاذاً باللہ پھر اسی صفحہ اور صفحہ ۱۲۵ مین ہے کہ حضرت
ابوبکرؓ کو علم قرآن بوجہ اتم حاصل نہ تھا یہان تک کہ جب اونہون نے بعد وفات

رسول خدا سے سنا کہ حضرت علیؑ قرآن جمع کرتے ہیں چنانچہ لکھا ہے جو انشمند ترتیب
قرآن کے ہوئے اور حضرت علیؑ سے جمع کئے ہوئے قرآن سے اختلاف کیا
لیکن خود اس کام کو نہ کر سکے تب مجبور ہو کر زید بن ثابت و ابی بن کعب وغیرہ
چند شخصوں کو مامور کر کے قرآن جمع کرایا اور جو ایک صحیح نسخہ جمع ہوا قرآن
جمع کیا مگر حضرت عثمانؓ نے اوسکو ناقص خیال کیا اور اپنے وقت مین دوسرے
طریق پر جمع کیا الخ غرض اس عبارت سے مطلب ان کا یہ ہے کہ قرآن
موجودہ اصلی نہین ہے بلکہ وہ ہے کہ جسکو ہر زمانہ مین تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے
جسنے چاہا کم کیا جسنے چاہا زیادہ کیا معاذ اللہ و فی جلد ہشتم صفحہ ۳۴۳ مین ہے اگرچہ بعض
اوقات حضرت عثمانؓ کتابت وحی کرتے تھے اور اپنی خلافت مین قرآن شریف کا
اونہون نے یہ تبدیل ترتیب زید بن ثابت سے جمع کیا اور پہلے قرآن جلوا دیئے
اس مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ اصلی قرآن تمام جلوا دیئے گئے گر یہ
ترتیب ناقص رائج الوقت مین ہے و جلد ہشتم صفحہ ۳۴۶ مین ہے کہ علماء محققین اہلسنت
والجماعت کا قول ہے کہ اگر حضرت علی مرتضیٰ کا جمع کیا ہوا قرآن رائج ہوتا تو
نہایت نافع ہوتا الخ اس تحریر پر تزویر سے بخوبی ثابت ہے کہ قرآن مرتبہ
مروجہ حضرت عثمانؓ محض غیر نافع ہے اس پر طرہ یہ کہ شیخ جی از راہ باطن
عقائد شیعون کے ظاہر کرین اور چند بیچارے مظلومون سنیون پر کہین نا
چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا اب شیخ صاحب
سے دست بستہ عرض کیجاتی ہے کہ آپ وہ قرآن نافع صحیح الترتیب جسکو جناب
امیر نے گوشہ عدم مین بیٹھکر جمع کیا ہے ہمارے پاس پارسل مین بند کر کے
بھیجے ہم اوس کی سورۂ ولایت و امامت و اہلبیت پر جنکو معاذ اللہ حضرت
عثمانؓ نے نکال ڈالا ہے فوراً ایمان لاوینگے اگر ہمارا قول غلط سمجھو تو ہم ضامن

تا اسکو درمیان دیکے آپکے کاغذ پر ضمانت لکھوا لو اور اگر اس پر بھی آپکا اطمینان نہو تو امام غائب کی جنہوں نے سرداب میں قرآن اپنے دادا کا دبا کر عمداً خلق اللہ کو گمراہ کر رکھا ہے شہادت دلوا لو صفحہ ۹۲ امین ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ مسلمان ہونے سے قبل مشرک تھے اور بت پرستی علی الاعلان کرتے تھے اور قرآن شریف مین صاف حکم ہے انما المشرکون نجس ترجمہ جزین نیست کہ مشرک نجس ہین پس درحالیکہ خود ہر سہ حضرات چالیس چالیس برس کی عمر تک مشرک رہے اور بوجہ آلائش کفر و شرک کے نجس تھے تو کب ممکن ہے کہ اونکی وجہ سے آبا و اجداد طاہر ہوئے ہون الخ جواب اس آیت شریف کی تشریح مین مولف نے بطریق تبرا کے صرف اصحاب ثلثہؓ ہی کو مشرک اور کافر نہین ٹھہرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ و جناب رسول خداؐ اور حضرت مرتضی کو مشرک اور کافر بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے لیکر تا حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہین اور آذر کا مشرک و کافر و بت پرست ہونا نص قرآنی ثابت ہے پس بہ عقیدہ شیعان یہ جمیع حضرات بھی مشرک اور کافر ہوئے سوا اسکے جناب امیرؓ کے تو والد بھی کافر تھے تو جناب امیرؓ کیونکر طاہر ہوسکتے ہین اگر کہا جاوے کہ موحد تھے تو یہ امر بھی قابل اعتبار نہین اس لیے کہ جب آپ خدا کے رسولؐ برحق پر ایمان نہ لائے تو صرف خدا پر ایمان لانا کارآمد نہین ہوسکتا ہے یہ امر تواریخون سے ثابت ہے کہ وقت نزع ابیطالب کے جناب شافع محشر نے فرمایا کہ اے چچا اگر آپ اسدم ایکبار بھی سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ لو تو مین خدا سے تمہارے لیے شفاعت چاہون ابی طالب نے چاہا کہ کچھ منہ سے بولے مگر ابوجہل نے روکا کہ ہین یہ کیا کرتا ہے کہ مرتے دم

بھتیجے کا کلمہ پڑھنے لیتا ہے جناب شہ ہی ہیں نتیجہ اجل سے ابی طالب کا کلمہ گو ثابت
وپایان اس موقع پہ پہ لیس جو مسلمہ فریقین سے ہے اور یہ پیش کی جاتی ہے
کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپ کی دس برس کی تھی
اس سے پیشتر جناب کا یہ حال کوئی نکوئی تو ہے سبب ہو وہ ہی گا جب اعتقاد
شیعان قبل از قبول اسلام جناب امیر بھی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہوں
اور جناب کی اولاد بھی معاذاللہ نجس ہوئی اولاد تھے اب ہم جناب مولف
صاحب سے یہ بات دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے باپ دادے بھی تو
سب کے سب ناصبی تھے اور ناصبی شیعوں کے نزدیک یقیناً کفار یہود و نصارا
سے بدتر ہوتے ہیں تو آپ بھی مصداق اس شعر کے مضمون کے ہیں یا نہیں
شعر نجس العین کے بود طاہر ۔ سگ نگردد بہ شستن کافر پس بموجب عقائد
شیعوں کے آپ بھی نجس العین ٹھہرتے ہیں مثل فلان فلان کے اس مقام
پر توضیح اس امر کی بھی کرنا ضرور سمجھا گیا کہ جب شیعہ کسی بدنصیب ازلی سنی
کو اپنے مذہب باطل میں داخل کرتے ہیں تو وہ پیشتر اوس سے اوسکے آبا و اجداد پر
ہفتاد پشت تک ایک ایک کا نام مع لقب و عہدہ و پیشہ کے لو اکر تبرا و لعنت
کرواتے ہیں کیونکہ یہ اونکا فرض مذہبی ہے بلکہ ایسے فواحش اور دشنام کو تو
بمنزلہ فاتحہ و ذکر خیر کے یقین کرتے ہیں چنانچہ اس امر واقعی کی تصدیق مصنف
اخبار المبصرین کے قول سے ہوتی ہے وہ دیباچہ میں لکھتا ہے کہ حقیر فقیر
کثیر التقصیر عبد الوہاب بن عبدالرحمن المسمی ابن ملجم ملجاء جہنم علیہ ما یستحقہ اس کتاب
میں ظالم نے اپنی مادر مشفقہ و خالہ وخالو کو بھی تبرے سے خالی نہیں چھوڑا ہے
بلکہ ایسے بیہودہ لفظوں سے ان بزرگوں کو یاد کیا ہے کہ جسکے لکھنے سے
شرم آتی ہے دیکھئے مولف صاحب یہ اول معراج ہے شیعان نو سر افرازی کی

سبا کی ہو مبارک صفحہ ۲۰۳ سے صفحہ ۲۰۵ تک مین ہے - برگزیدہ خدا و رسول ہونا
بہی جناب مرتضیٰ کی نسبت ثابت ہے اور کسی صحابہؓ کی نسبت برگزیدگی کا لفظ نہین
دیکھا گیا چنانچہ احادیث متواترہ سے برگزیدگی علیؑ مرتضیٰ کی جمیع مخلوقات پر
بعد النبی صلعم ثابت ہے - بوجوہات مندرجہ ذیل - اگرچہ ہمنے عقیدہ ہر یک ابن
سبا کی تردید معتبر کتب شیعہ سے ہے ذکر عقائد شیعان مین بوجہ احسن کیے
ہے مگر ہم اس موقع پر بہی بفضل خدا و بہ طفیل سید الانبیا سرکوبی وجوہات
جانشین عبد اللہ صنعانی یہودی منافق کی حرف بحرف کرتے ہین (۱) قربت
رسول اللہ جسکا بیان ہوچکا جو اگر قرابت پر ہی مدار امامت دستگاہ کا ہے
تو مثل جناب امیرؑ اور بہی تو چچازاد بہائی رسول اللہ کے تھے وہ بیچارے
بلاوجہ کیون دائرہ قرابت سے خارج کیے گئے (۲) توحد نور مصطفوی مرتضوی
جواب شیخ جی نے سرخی مین بعد نبی صلعم تمام مخلوقات پر جناب امامت پناہ کو
ترجیح دی اب اس مرتبہ غلام کو بادشاہ دوجہان کی برابر ٹھہرادیا اس غلو پر لعنت
خدا کی اہلسنت کے نزدیک محض لغو ہے (۳) خلقت نبیؐ و وصی از پاک طینت
طاہرہ جواب سنی ایسے عقیدہ فاسد کو بہت برا سمجھتے ہین کیونکہ نبی نص قرآنی
طاہر ہین اور علیؑ کسی طرح سے طاہر نہین ہو سکتے جیسا کہ قول جناب امیرؑ کا
صحیفہ کاملہ مین مرقوم ہے کہ مجھپر نفس و شیطان کا غلبہ رہتا ہے پھر آپ
زبردستی ہی طاہر مثل نبی اللہ کے بنائے دیتے ہین (۴) جوف کعبہ مین
پیدا ہونا جواب بہتیجے حضرت خدیجۃ الکبریؓ کے بہی تو جوف کعبہ مین پیدا ہوے
اس مین تعریف جناب امیرؑ کی کیا ہے اگر کہین کہ صحابہؓ مین یہ وصف نہ تھا
تو ہم کہین کہ یہ صفت تو رسول اللہ و دیگر انبیا اللہ مین بہی تو نہ تہی اس عقیدے
سے تو صریح تحقیر تمام انبیا اللہ کی ہوتی ہے (۵) معجز سنی مین رسول اللہ

کے پاس پرورش پانا جواب حضرت زید نے کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بیٹا کیا تھا آغوش شفقت رسول کریم مین ہی پرورش پائی تھی پھر حضرت امیر کو ترجیح کیا ہوئی بلکہ اکثر صحابہ کے بچون کو آپ گود مین لیکر پیار کیا کرتے تھے روایت ہے کہ ایک صحابی خاص کے بچہ پیدا ہوا اونہون نے رسول خدا کی گود مین لاکر تبرکاً رکھدیا بچہ نے پیشاب کر دیا آپ نے بلا اکراہ پیشاب دہوکر بچہ کے لیے دعائے خیر و برکت کی کی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کا خلق عظیم عام تھا نہ خاص (۶) وقت پیدائش لعاب دہن رسول خدا کا چوسنا جواب اوسی لعاب کو رسول خدا نے زخم پاے صدیق اکبر پر جبکہ اونکو شب ہجرت مین مار خونخوار نے کاٹ کھایا تھا لگایا اگر کہین کہ لعاب کے چوسنے کے سبب سے جناب امیر کو دنیا و مافیہا کا علم حاصل ہوگیا تو جواب اوس کا یہ ہوگا کہ رسول اللہ نے لعاب دہن اکثر چاہات شور مین ڈالا ہے کہ وہ ہنوز بااعجاز نبوی شیرین ہین اور اون کنوؤن کا پانی نصیب اہل مدینہ بالخصوص زوار مدینہ بالعموم قدیم سے ہے اس صورت مین ہر ایک نوشندہ آب چاہ لعاب آمیز رسول خدا ہی بقول شیخ جی ہمرتبہ جناب عالم علم کان ما یکون کا ٹھہرا (۷) غسل پیدائش رسول خدا کے ہاتھ سے پانا جواب نہ رسول اللہ نے کبھی اپنی اولاد کو اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور نہ اپنی آل کو تو جناب امیر ایسے برگزیدہ پھر کہ جنکی آلائش غلیظہ کو رسول پاک اپنے دست اقدس سے دہو وین محض افترا صریح تہمت ہے (۸) سابق الایمان ہونا جواب حضرت صدیق اکبر و حضرت خدیجۃ الکبریٰ بھی تو سابق الایمان ہین پھر جناب امیر کا اس پر فخر کیا ہے (۹) قبل از بلوغ مسلمان ہونا جواب شیخ جی کے اقرار سے ثابت ہوا کہ حالت نابالغی مین جسکی تعداد تخمیناً تیرہ برس تک ہوسکتی ہے جناب امیر بھی کافر تھے نہ حاجت مسلمان ہونے کی کیا تھی اس سے معلوم ہوا کہ ولی مادر زاد

و معصوم مثل رسول خدا نہ تھے پھر مساوات نور نبوی کی نص قرآنی الم نشرح سے کیا
(۱۰) سب سے اول ہمراہ رسول خدا کے نماز پڑھنا جواب نابالغ کی نماز ہی کیا
اگر سچ پوچھو تو البتہ نماز بانیاز حضرت صدیق اکبر برحق کی تھی کہ اونھون نے سب
سے پہلے مسجد تعمیر کر کے ہمراہ امام الانبیا کے نماز باجماعت ادا کی بالیقین یہ بات
قابل تحسین ہے (۱۱) دین و دنیا مین رسول خدا کا بھائی ہونا جواب حضرت عقیل
ابن ابی طالب حضرت عبد اللہ ابن عباس وغیرہ تو حضرت رسول اللہ کے بھائی
عم زاد تھے ہی نہین ورد خلکو یم بر روئے تو (۱۲) بروز ہجرت جان پر کھیل کر
رسول خدا صلعم کے بستر پر سونا جواب ہجرت تو حضرت نے شب کو بالاتفاق
فرمائی تھی روز نہ تھا کیا شیخ جی کو دن تو نہ آتا ہے جنکے نزدیک دن رات برابر ہے
کسی بحال ہوشیار سے آنکھون کا علاج کرانا ضرور ہے ہم کہتے ہین بستر
پر جناب امیر کا آرام سے لیٹ رہنا کچھ بھی تکلیف کا کام نہ تھا بلکہ بہت بڑا
جان پر کھیلنا حضرت صدیق اکبر کا فریقین سے ثابت ہے اور اسی پر قرآن پاک
شاہد ہے اب آنکھین بن گئی ہون تو دیکھو اس کا نام جان پر کھیلنا ہے کہ حضرت
صدیق اکبر کے کفار در پے قتل ہوئے تھے اور حضرت امیر سے کسی نے کچھ
بھی نہ کہا حضرت صدیق اکبر کو غار مین سانپ نے کاٹا جناب امیر کے پھانس
بھی نہ لگی حضرت صدیق اکبر تین شبانہ روز ہمراہ رسول اللہ رہے اور ان کے
فرزند ارجمند برابر کھانا پانی پہونچاتے رہے جناب امیر نے بھی کسی روز جا کے
رسول اللہ کے کھانے پانی کی خبر لی حضرت صدیق اکبر حضرت رسول خدا
کو پشت پر سوار کر کے مدینہ لے پہونچے جناب امیر مکہ کی گلیون مین سیر کرتے
پھرے حضرت صدیق اکبر اپنی جان و مال و اہل و عیال سے مطلق دست بردار
ہو کر رسول خدا کے ہمراہ ہوئے اور جناب امیر نے گھر کے اندر سے پانون

باہر ہو یا بصفت ہے آپکی جانبازی کی (۱۳۳) خداتعالیٰ کے نزدیک [illegible] اگلی
سے انکا عظام پیغمبر و ممتاز ہونا جواب کیا خوب کہ گناہ [illegible] الکبیر
اور مغفرت ہی ہیں خدا کے نزدیک انکا عظام ہے جناب امیر بہ نسبت [illegible] ممتاز [illegible]
شمار ہی جاویں اس ہٹ دھرمی کا تو جواب ہی نہیں جو جواب جاہلان شیعہ خود ہی
(۱۳۴) جنگ بدر میں کا نمایاں کرنا جواب کچھ جناب امیر ہی جنگ بدر میں تھے
بلکہ بہت سے مہاجرین و انصار بھی اس کارخیر میں شریک تھے جنکی تعریف میں
خداتعالیٰ فرماتا ہے ہم اوسکو بجنسہ خلاصۃ المنہج سے نقل کرتے ہیں و ہو ہذا سورہ
انفال پارہ ۹ میں ہے یا ایہا الذین آمنوا اے کسانیکہ گرویدہ اید ان تتقوا اللہ
اگر بترسید از خدای و تقوی را شعار خود سازید یجعل لکم گرداند برای شما یعنی بدہد شمارا
فرقاناً فرقے کہ جدا شود میان حق از باطل بجہت اعزاز مومنان و اذلال
کافران یا ہدایتی و نوری در قلوب شما یعنی لطفی کہ موجب ہدایت شما شود کہ بآن
میان حق و باطل تفریق کنید و یکفر عنکم سیاٰتکم و بپوشاند و درگذراند از شما
بدیہاے شمارا و یغفر لکم و بیامرزد شمارا تجاوز و عفو مراد از سیئات صغایر است
و ذنوب کبائر یا مراد گناہان متقدم و متاخر است زیرا کہ آیہ در اہل بدر آمدہ و
حق تعالیٰ گناہان ایشان را آمرزیدہ و اللہ ذو الفضل العظیم و خدای خداوند
فضل و نعمت بزرگ است انتہی دیکھو شیعو خداتعالیٰ تو بصیغہ جمع اہل بدر کے
نسبت خطاب باصواب معافی یقینی اگلے و پچھلے گناہوں کا فرماوے
اور تم از راہ سوء اعتقادی کے تکذیب آیہ کریمہ کی کرو افسوس تمہاری
بانصافی و بے دینی پر کہ نہ تم خدا کے قرآن کو سچا جانتے ہو اور نہ اپنے
مفسرین و مجتہدین کی تفاسیر کو مانتے ہو اب اسپر ہم دوسرا
ثبوت معتبر تاریخ حملہ حیدری شیعوں سے تحریر کرتے ہیں ابیات

پس آنگه خبر سید المرسلین / یکی انجمن ساخت با اهل دین
به مشورت آنگه با اصحاب خویش / که ای حق پرستان پاکیزه کیش
بدانید کین قوم اهل جفا / کمر بسته بر کین پیغمبر شما
رسیدند نزدیک آن قوم بسر / ببستند خود هم بدینه و کر
شما اکنون چه بینید تدبیر کار / که دشمن رسیده به پیکار زار
بپا خاست ابوبکر از جای خاست / وزان پس عمر نیز قد کرد راست
بگفتند یا سید المرسلین / قدم پیش بگذار یارا به بین
که با دشمن دین چه باکیم هم / چه ترسان و ترسنده جان نیستیم
بکوشیم تا در تن ما جان بود / بیاریم شمشیر بر دشمنان
ازان گشته خوشدل رسول خدا / بفرمود در حق ایشان دعا
چنین خواست پس بهترین بشر / که از راز انصار یابد خبر
ز جا خاست این بار سعد معاذ / چنین گفت اندر روی صدق و نیاز
که با جان و دل با همین عهد بست / بدست تو زین روز کردیم دست
سر و مال و فرزند و خویش و تبار / همان روز کردیم بر تو نثار
پیمبر بر ایشان نمود آفرین / بر آن صدق و ایمان انصار دین
پس آورد رو سوی یزدان پاک / بنالید و مالید رو با بخاک
بگفتا ای نماینده عدل و داد / فرستنده انبیا بر عباد
تو دانی که من رهنمای قریش / بحکم تو بودم نه بر رای خویش
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ / مکن نصرت خویش بر من دریغ
الهی گر این چند تن از عباد / که کردند امر ترا انقیاد
بحکم تو بستند هر کس میان / نه بینند بد بیش و کم دشمنان

بمانند از صحیح کوتاه دست — بیاید از دست دشمن شکست
بروئے زمین تا قیامت دگر — نگردد پرستنده است داور
بایں زاریٔ تحسین بخشیده بود — که خواهش اگر فرمان حق در لبؤ
در آمد مصنف خشم نزدیک شد — زبس گرد خورشید تاریک شد
ابوبکر نزد نبی داشت جاے — بگفت ای نبی خلق را رہنمای
در آمد چو جنگی سپاه ضلال — چه فرمائے اکنون برای قتال

دیکھو شیعو جان نثاران رسول مقبول کا حال کہ اوس نازک حالت مین تعریف کی کہ رسول خدا نے اپنے یارون کے حق مین یہ دعا کی کہ اے پروردگار تو ان مخصوصون سے اہل دین حق پرستون پاکیزہ کیش کو جو تیرے خاص حکم بردار ہین نا شیح دے ورنہ تیرا رہے زمین پر کوئی نام لیوا قیامت تک نہ ہوگا۔

شیعون کو اس مصرعہ پر نظر کرنا چاہیئے ع ابوبکر نزد نبی داشت جاے (۱۵) جنگ احد مین باوجود فرار ہو جانے جمیع صحابہ و شیخین وغیرہ کے رسول خدا کے ساتھ قائم رہنا جواب اہلسنت کی معتبر تاریخ مین ہے کہ احد مین ۳۰ صحابہ ثابت قدم رہے کہ منجملہ اونکے حضرت شیخین وغیرہ بھی ہین باقی جن صاحبون سے بمقتضاے بشریت لغزش بھی ہوئی تھی وہ خداے تعالی نے معاف فرمائی جیسا کہ بحوالہ خلاصۃ المنہج مذکور ہو چکا پھر آپ فضل خدا پر طعن کرکے کیون مورد لعن بنتے ہین (۱۶) غزوہ خندق مین غایت درجہ فخر و مباہات حاصل کرنا اور ایک لڑائی کا تمام امت محمدی کے اعمال سے جو قیامت تک ہونگی افضل ہونا جواب جناب امیر سے اس بارے مین آیتی نازل نہین ہوئی تھی جسپر آپ کو فخر و مباہات حاصل ہوا اس سفر کہ مین بحکم خدا و رسول سب کے اعمال برابر ہین خدا اپنی کتابون کو تو دیکھو بالخصوص خلاصۃ المنہج کو (۱۷) غزوہ خیبر فتح کرنے مین

خلافت اس وجہ کی مناسب حاصل ہوا جواب یہ دعوی بہی شیعون کا عبث ہے
اس لیئے کہ وہان بیعت صدیق اکبرؓ اس وجہ کی اہانت نسبت جناب امیرؑ کے معاذ اللہ
خود ہی شیعہ نقل کرتے ہین قریب ہے کہ آسمان پہٹ جاوین اور زمین دہسک
جاوے پہر مناسب کیا ذرا انہی کتابون کو بہی تو دیکہا کرو یا یون ہی آنکہہ
بند کرکے نشانہ لگاتے ہو ابیات

بدست عمرؓ بود یک ریسمان
فگندند در گردن شیر نر

دگر در کف خالدؓ پہلوان
کشیدند اورا بر بوبکرؓ

(۱۸) غزوۂ حنین مین باوجود مفروری شیخین ان کا بر صحابہؓ قائم رہنا جواب
کذاب پر خدا کی مار رسولؐ کی پہٹکار اہلسنت کی کتب مین اس کا کچہہ بہی تواتر
نہین ہے (۱۹) دوش رسولؐ صلعم پر سوار ہوکر بت شکنی کرنا جواب یہ
اعتقاد پر فساد شیعون کا ہے نہ اہلسنت کا جیسا کہ صفحہ ۸۹ کے حاشیہ پر گذرا
(۲۰) جمیع غزوات مین سردار لشکر و علمدار رسولؐ رہنا جواب صریح افترا
محض بہتان (۲۱) جمیع سرایا مین سردار لشکر رہنا کبہی مثل شیخین کے مطیع
و ماموریہ ہونا جواب سراسر اتہام ہے (۲۲) رجس اور گناہ سے طاہر ہونا
جواب ہے باعتقاد شیعیان تمام اعمال و افعال و اقوال مطابق طریقت
کافرون و مشرکون و مرتدون کے تہے تو پہر آپ رجس و گناہ سے کیونکر طاہر
ہوسکتے ہین معاذ اللہ (۲۳) باب مدینۃ العلم الٰہی ہونا جواب اس صورت مین
خدا تو بالکل نکما ہوگیا کیونکہ جب جناب امیرؑ نے چاہا پہاٹک کہولا اور جب چاہا
تالا لگا یا گویا خدا کا علم قبضہ جناب امیرؑ ہی مین ہے شیعون کو چاہیئے کہ
خدا کو عالم الغیب و الشہادۃ نہ کہا کرین (۲۴) عالم علم لدنی ہونا جواب
اس مین کل اولیا اللہ برابر ہین اس مین تخصیص جناب امیرؑ کی کیا ہے

یہ فضل خلجان ہے (۲۵) عالم قرآن و سنت ہونا جواب قرآن صحیح الترتیب نافع جمع کر کے امام غائب کے حوالہ کیا گنہگار ٹھہرے اب سنئے سنت کا حال کہ ہمیشہ جناب نے سنت اصحاب ثلثہ پر عمل کیا کبھی کسی کام مین ذرہ برابر مخالفت نہ کی اس صورت مین باعتقاد شیعان تو بہ تو بہ منافق یا مرتد یا کافر ٹھہرے (۲۶) اجتہاد کامل حاصل کرنا جواب جب کسی سے آپنے اجتہاد حاصل کیا تو عالم علم کان یکون و علم لدنی کے نہ ٹھہرے سوا اسکے مجتہد تو وہی اپنے اجتہاد سے فتوی دیتا ہے جناب نے کب مذہب شیعگی پر فتوی دیا ہمیشہ مطیع اہل سنت رہے اور اسی طریقہ پاک پر فتوی دیتے رہے اگر اسکے برعکس ہے تو شیعہ ثابت کرین بشرطیکہ قید تقیہ کی نہ لگاوین اس صورت مین جناب امیر باعتقاد شیعان عاصی و خاطی ٹھہرے نہ مجتہد و مفتی (۲۷) ایک رکاب سے دوسری رکاب مین پہونچنے تک قرآن پر عبور کرنا جواب اگر قرآن عثمانی پڑھتے تھے تو گنہگار ٹھہرے اور اگر اپنا جمع کیا ہوا سراسر نافع و صحیح الترتیب قرآن کو طرفۃ العین مین پڑھتے تھے تو یہ بات بھی باعتقاد شیعان صریح جھوٹ ہے کیونکہ شیعون کی ہی کتب مین مذکور ہے کہ جناب امیر نے اپنی عمر عزیز مین مخالفین مین بسر کی اس صورت مین آپ مومن پاک نہ ٹھہرے (۲۸) ہمیشہ معیت قرآن ثابت ہونا جواب اگر یہی فرض کیا جاوے کہ ہر دم آپ قرآن کو بغل مین دبائے پھرا کرتے تھے چونکہ بقول علمار شیعان جناب کا عمل محض مخالف قرآن تھا تو پھر معیت قرآن یقیناً غیر مفید ٹھہری بلکہ بالکل بے سود (۲۹) منقبت اقضاکم علی حاصل کرنا جواب اقضاکم علی یہ بمعنی فقرہ شیخ جی نے ایسا بے ڈھب لکھا ہے کہ جسکا مطلب کسی پہلو سے سمجھ مین نہین آتا ہے نہ معلوم آیت ہے یا حدیث ہے یا قول ہے اس مضمون کو تو شیعون نے ہی

یا انھون نے کچھ اپنے جی مین سمجھہ رکھا ہوگا بہرحال یہ دعوی بھی محض مخالف عقیدہ
شیعون کے ہے کیونکہ انھون کی کتب معتبرہ سے ثابت ہے کہ جناب امیر بعہد
قضا یا اہلسنت کے طریق پر کیا کرتے تھے کبھی اصحاب ثلثہ و دیگر صحابہ کبار و صغار
کے فتوون سے بوسہ فرج طیبہ تک کا بھی حکم نہین دیتے تھے پھر کیونکر ممکن ہے کہ
جناب مسند شیعگی پر دستار قضا باندھ کر قاضی بنکر بیٹھے ہون (۳۰) علم مین
مثابہ حضرت آدم علیہم السلام کے ہونا جواب توصیف علم حضرت ابو البشر کی قرآن
سے ثابت ہے اور جناب امیر کے علم کا تو مطلق قرآن مین اثر نہین ہے پھر
کیونکر ادنے کی اعلی سے مشابہت ہو سکتی ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک
(۳۱) علم کے دس حصہ مین سے نو حصے آپکو ملنا اور ایک حصہ تمام دنیا کو اور
اوس مین بھی شامل ہونا جواب اس اعتقاد پر فساد سے جمیع انبیاء و ملائکہ سے کہ
زبدہ فضل خدا انکے علم کی تعریف مین قران شاہد ہے سراسر حقارت و اہانت
ہوتی ہے یہی مذہب تھا شیعون کے دادا پیر کا لف ہے ایسے عقیدہ پلید پر (۳۲)
تقوی آپ کا مثل تقوی حضرت نوح کے ہونا جواب جب بہ شہادت مستند
کتب شیعیان آپکے جملہ اعمال و افعال معاذ اللہ کافرون و مرتدون و منافقون
کے طریق پر تھے تو متقی کہان سے بن گئے اس زور پر شیعون کا ناز کرنا صریح ہجو ہے
(۳۳) درجہ خلت مثل ابراہیم خلیل اللہ کے حاصل ہونا جواب بالکل جھوٹ
ہے کیونکہ قرآن و احادیث سے خلت ابراہیم علیہ السلام کے ثابت ہے نہ جناب امیر
کی نفرین ایسی تہمت پر (۳۴) ہیبت آپکی مثل ہیبت موسی علیہ السلام کے ہونا
جواب یہ بات بھی یقیناً خلاف ہے کیونکہ صاحب ہیبت تقیہ نہین کرتے
ہین سوا اس کے جب کہ آپ صاحب ہیبت مثل حضرت موسیٰ کے تھے
تو کیون آپکے زمانہ خلافت مین تمام مفسدات اہل اسلام مین پھیل گئے جنکا ثبوت

بھی معتبر کتب شیعون سے مکرر ہمکو پہونچا یہ وقت سے آپکی نسبت [illegible]
عبادت آپکی مثل عبادت عیسیٰ علیہ السلام کے ہونا جواب آپکی تمام عبادت
اہلسنت کے طریق پر تھی لہذا سب عباد یہ کہ طریقے آپکے حضرات رضی اللہ کے
عبادت مین برابر ہو سکتے ہین سوای اسکے مرتبہ نبی و ولی مین زمین و آسمان کا
فرق ہے (٣٦) آپکی خاطر سے خداوند تعالیٰ نے دو بار رد شمس کیا جواب
جب خدا کو معاذ اللہ ایسی ہی آپکی خاطر منظور تھی تو خلافت کیون غصب کروادی
بلکہ خدا تو قادر مطلق تھا چاہتا تو مثل حضرت سلیمان علیہ السلام کے تمام جن و انسان
کا بادشاہ بنا دیتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ حق لغو ہے اور معجزہ حضرت
سلیمان کی بھی اگر شیعہ ہی کی شہادت پر بنا ہے تو ایسی الحاقی کا [illegible]
ہرگز پسند نہین کرتے (٣٧) صاحب معجزات کثیرہ ہونا جواب اگر ہوتے تو
اپنے دشمنون کو تعجب سے بنا کر دکھا دیتے ہونگے شیعون کے مقابلہ مین تو
ایک بھی معجزہ کام نہ آیا بلکہ شان معجزنشان تو یہ تھی کہ مثل حضرت رسول خدا
کے آپ بھی معجزے دکھاتے جس سے آپکے مخالف بھی خوف کرکے مطیع ہوتے
یہ دعوی بھی شیعون کا محض خلاف ہے (٣٨) ملائکہ اور جنات کا آپکی مناقب
مین اشعار وغیرہ پڑھنا جواب ایسی جھوٹی کارروائیون کو شیعہ ہی پسند کرتے ہین
اہلسنت ایسی لغو باتون مین اپنی اوقات ضایع نہین کرتے (٣٩) جبرئیل و میکائیل
علیہما السلام نے بشب ہجرت آپکا پہرہ دینا جواب جو مصائب کہ جناب امیر
پر بعد رحلت گذرے اوس روز حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کہان
چھپ رہے تھے کیا حضرت شیخین رضی اللہ عنہما سے ڈرتے تھے (٤٠)
بروز جنگ بدر ملائکہ کا یمین و یسار رہنا جواب کلام الٰہی کی تکذیب کرنا ہے
کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے اپنے نبی کی مدد و حفاظت کے واسطے

ملائکہ کو نازل کیا تھا جناب امیرؑ کی پاسبانی کو لعنت اللہ علی القوم المفسدین
(۴۱) جبرئیلؑ کا اتنا سنکر کہنا جواب ای شیعو ذرا اپنے مقتدا سے نگار کی گستاخی
بمعنی کے مطلب و دربار عقل پر غور تو کرو کہ شما سے شیخ جی صاحب کی کیا غرض ہے
آیا یہ ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ جیسا میں فرشتہ ہوں ویسے ہی آپ فرشتہ
ہیں یا یہ کہ جیسے آپ بشر ہیں ویسا ہی میں بھی بشر ہوں اس عقدہ اجتماع ضدین
کا حل کرنا ضروری ہے (۴۲) آپ کو غسل و کفن ملائکہ نے دینا جواب اس
ارشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب امیرؑ فرشتہ تھے بشر نہ
تھے اگر بشر ہوتے تو مثل خاتم المرسلینؐ کے انکو بھی بشر ہی غسل و کفن دیتے
معاذ اللہ اس اتہام سے معلوم ہوا کہ جناب امیرؑ کا رتبہ حضرت رسول خدا سے
بڑھا ہوا تھا (۴۳) مباہلہ میں شریک ہونا اور نفس رسولؐ سے تعبیر ہونا
جواب مباہلہ میں خاص برگزیدگی حضرت محمد المصطفے صلعم کی ہے نہ جناب امیرؑ
کی اگر برگزیدگی جناب امیرؑ کی ہے تو اس صورت میں اہانت رسولؐ خدا
کی مقصود ہے سوا اسکے حضرت فاطمہ زہرا جو باعث افتخار جناب امیرؑ
تھیں اور حضرت حسنینؑ کیوں اس منصب سے برطرف کئے گئے شیعوں کے
پاس انشاء اللہ اس افترا کا جواب قیامت تک نہو گا (۴۴) متکفل غسل و کفن
رسول خدا کا ہونا جواب اول تو یہ بات صحیح نہیں ہے اور اگر صحیح بھی ہے تو
اس سے بڑھکر نہیں ہیں جو کفالتیں کہ اصحاب ثلثہؓ نے حضرت رسول خدا و جناب
امیرؑ کی کی ہیں چنانچہ شیعوں کی ہی کتب سے ثابت ہے کہ اصحاب ثلثہؓ نے رسول
خدا کے واسطے تمام مال و منال لٹا دیا حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب امیرؑ کی
شادی حضرت زہراؑ کے ساتھ زر کثیر خرچ کر کے کروادی حضرت فاروق برحق
نے حضرت شہر بانو سے زیور حضرت امام حسینؑ کو بخشدیں حضرت عثمان غنیؓ نے

زمین مسجد نبوی کی وچاہ زمزمہ رسول خدا و جمیع اہل اسلام کی آسایش کے واسطے خرید
دیے ہواے اسکے برعکس سلوک صحابہ ثلثہ کے ایسے ہی ہین کہ احاطہ تحریر و تقریر
سے باہر ہین اگر جناب امیر نے دو جانے گر کپڑا وسے نبی دیا تو سبب کیا ہوا
اس سے بڑھکر تو حضرت صدیقہ ام المومنین نے یہ کام کیا کہ اپنی سکونت کا حجرہ
قبر شریف بنانے رسول خدا کے واسطے سپرد کر دیا دیکھو اس کا نام سلوک ہے
(۳۵) بحالت جنابت مسجد مین جاسکنا جواب سبب اسکا یہ تھا کہ آپکے گھر
کا دروازہ صحن مسجد مین تھا اسکو مجبوری کہتے ہین نہ برگزیدگی (۳۶) کتب سابقہ
سماویہ مین آپکا مذکور ہونا جواب محض خلاف مطلق بہتان قطعی جھوٹ ہان بشہادت
قرآن رسول خدا اور اوسی ضمن مین اونکے کل ساتھیون کا البتہ مذکور ہے تخصیص
جناب امیر کی کیا ہے (۳۷) زمین کا آپ سے باتین کرنا اور خدای تعالیٰ کیطرف
سے زمین اس امر پر مامور ہونا کہ وہ تمام واقعات کی اطلاع دیا کرے جواب
خداوندا زمین پھٹ جاوے اور اوس مین جھوٹا سما جاوے۔ اب ناظرین آگے
اس خرافات مسددات کی عبارت پر حقارت کو بنظر عبرت ملاحظہ فرماوین
شیخ جی صاحب بڑے دعوے سے لکھتے ہین کہ ان جملہ فضائل کا بیان
مفصل مع ثبوت کتب اہل تسنن اس رسالہ مین بشرح مذکور ہوچکا ہے باقی اسقدر
فضائل ہین کہ استقصار اونکا قطعی محال ہے جواب اے شیعو ذرا تو
انصاف کرو کہ اہلسنت کی کتب مستندہ مین ایسے عقائد بد کا ذکر کہان ہے ہم
کہتے ہین کہ یہ جملہ معتقدات واہیات تمھاری ہی کتب کا ماخذ ہے جسکا جی چاہے
کشف الغمہ و نہج الشراوہ مین دیکھ لے اگر بعض عقیدہ کا شواہد پر نانہ ہے تو یہ صریح
اتہام ہے الحاقی کار روائیون کو عقلا پسند نہین کرتے ہین سواے اسکے حاجی صاحب
ہمارے مجتہد بھی نہین ہین کہ خواہی نخواہی اونکی تحریر کو کالوحی من السما سمجھ لیا جاوے

یون تو فردوسی نے بھی بہت کچھ صحابہ باصفا کی تعریف و توصیف کی ہے ہم بھی اوسکو اپنے مخالف کے مقابلہ مین پیش کرتے ہین مگر اوسکو شیعہ کب تسلیم کرینگے بلکہ صاف کہینگے کہ شاہنامہ ایک شاعر کی کتاب ہے ہم پر حجت نہین ہوسکتی ہے علیٰ ہذا القیاس اسی بنا پر ہمنے معتبر کتب شیعہ سے عقائد پر بحث کی ہے نہ براہ تعصب شیعون کو چاہیے کہ شیخ جی کی چہ میگوئیون کو اپنی معتبر کتب سے مقابلہ کر دیکھین اور ہماری مظلومیت کی داد دین بہت اوسے دیکھ لو جا آئے گلہ دل کا بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا صفحہ ۲۰۵ مین شیخ جی بڑے دعوے کے ساتھہ لکھتے ہین کہ ایک ثلث قرآن مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے بطور نمونہ بعض آیات ذیل مین درج کیجاتی ہین۔ اسکے بعد ایک فہرست ہے جس مین بیس آیتون کے نمبر دیے ہوئے ہین اور اون آیات مین سے اکثر تو غلط ہین کہین کا پانون کہین کا سر کہین کی مبتدا کہین کی خبر پھر اسی فہرست کے خانہ ثبوت مین مولف نے بہت کتابون کے نام لکھہ ڈالے ہین تا کہ شیعہ لوگ سمجہین کہ جناب فضیلت مآب شیخ احمد صاحب بڑے ذی علم مولوی ہین جنہون نے جھکڑون کتابین اہلسنت کی ڈہونڈ ڈالی ہین اور اون سے فضیلت جناب امیرؑ کی ثابت کی ہے اور صاحب شیعہ بیچارے کیون نہ ایسے ابلہ فریبون کے دام کید مین گرفتار ہون کیونکہ قرآن در کنار اونکو بغدادی قاعدہ بھی تو صحیح یاد نہین ہوتا یہ گمان ہمارا نسبت جہلا کے نہین ہے بلکہ علما بھی سزاوار ایسی ہی قابلیت کے یقیناً دیکھے گئے ہین جن میر صاحب سے پوچھو کہ آپنے قرآن بھی پڑھا ہے تو بعض صاف انکار کر جاتے ہین اور بعض الحمد اللہ و انا انزلنا و قل ھو اللہ کی یاد ہونیکا اقرار کرنے لگتے ہین جب کسی سید صاحب کی الحمد سنی گئی تو مخرج حروف تک بھی ٹھیک نہین پائے گئے ہر چند کہ شیعہ سنی کو دیکھکر نماز مین بہت کچھ

منھ بگاڑتے ہین اور زبان کو بھی توڑتے ہین جیسے کوئی ڈھیر [illegible]
یا کوئی کوسے گھڑے مین ٹھیکریان بھر کر بجاتا ہے یا جیسے کوئی [illegible]
قرائت یکطرف مگر صحیح الفاظ بھی تو ادا نہین کرسکتے اب ہم [illegible]
دعوی غلط کا ثبت کرتے ہین وہ یہ ہے موٴلف کا یہ دعوی کرنا کہ ایک ثلث قرآن
مجید مناقب اہلبیت مین نازل ہے محض لغو ہے اگر سچ ہے تو سولھوان حصہ [illegible]
پارہ پارہ کے کہ ایک بیسوان حصہ ہی کلام حق سے ثابت کر دین بلا شرکت غیری
تو ہم جانین کہ موٴلف شاید سچے ہین اور جو ایسا ہی ثبوت ہوا جیسا کہ فہرست
انوار الہدی مین ہے تو خدا ہی حافظ ہے کیونکہ اس فہرست کی آیتون مین موٴلف
نے بڑے دھوکے شیعون کو دیئے ہین نہ کسی آیت کے معنی ہین نہ مطلب نہ
نہ شان نزول ہے نہ عربی فارسی اردو کی تفسیر سے [illegible] ہو سکتا ہے کہ
ناواقف لوگ اوس سے مستفید ہون فقط کتابون کے نام [illegible] حضرت
علی ع کی فضیلت ثابت ہو نہین سکتی ہے یہ آیات بینات خدا کا کلام ہے اسکے
معنی اور مطلب بدل ہی نہین سکتے ہین کچھ میان انیس و دبیر کا قول نہین ہے
جنھون نے ہزارون حدیثین بنا کر ہزارون مرثیے گڑھ ڈالے اب ہم وہ آیات محرفہ
موٴلف کو فہرست ہذا سے لکھتے ہین جس سے یہ بات عوام کو معلوم ہو جاوے
کہ درحقیقت موٴلف کاذب ہین یعنی خدا کے حکم محکم کو بدلنے والے وہ یہ ہین کہ
صفحہ ۲۰ فہرست مذکور مین ہے ولکل قوم ھاد فلان و فلان تفسیر اہلسنت مین
حضرت علی ع کی شان مین نازل ہونا لکھا ہے سبحان اللہ این ہمہ شور و شوری
پس محبت ترے تو غمزہ سے مارا ہے ایک عالم کو ٭ اکیلے ہم ہی ترے
ناز کے نہین مقتول ہوا اب ہمسے سنئے تفسیر آیہ شریف کی کہ جب کفار نے
رسول اللہ سے کہا کہ اے محمد تم کیسے رسول ہو جو تم پر نشانیان نازل نہین

کی گئیں جیسے حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئیں یعنی عصا رکا سانپ بن جانا ید بیضا کا روشن ہو جانا پہ نہ بنا نا مردوں کا جلانا وغیرہ پھر تم کیسے رسول ہو جو نشانیاں نہیں لا سکتے ہو اس بات کے سننے سے حضرتؐ کو بہت بڑا رنج پہونچتا تھا تب رب جلیل نے اسکے جواب میں رسولؐ برحق کی تسلی کے واسطے فرما دیا کہ اے محمدؐ تو ایک آدمی ڈرانے والا ہے (یعنی عذاب و عقاب سے) اور تمام قوموں کا ہدایت کرنے والا ہے پھر بے ایمان لوگوں کے کہنے سے کیوں برا مانتا ہے چنانچہ پوری آیت پارہ ۱۳ سورہ رعد میں یہ ہے ویقول الذین کفروا لولا انزل علیه اية من ربه انما انت منذر ولكل قوم هاد ترجمہ اور کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا کیوں نہیں نازل کی گئیں اوسپر (یعنی محمد رسول اللہ پر) نشانیاں جز این نیست کہ تو (یعنی اے محمدؐ) ایک آدمی ہے ڈرانے والا اور واسطے ہر قوم (یعنی جن اور انسان کے لیے) ہدایت کرنے والا دیکھو اس میں ذکر حضرت علیؑ کا کہاں ہے سوا اسکے جناب امیرؑ تو بعقیدہ شیعان ابن سبا تمام قوموں کے گمراہ کرنے والے ہیں نہ ہادی کیونکہ اکثر کتب شیعوں میں ہے کہ جناب امیرؑ نے اپنا قرآن جمع کیا ہوا غائب کر ڈالا وہ امام آخر الزمان پاس ہے چند دن کے واسطے قبل از قیامت ظاہر کیا جاویگا پھر تو روئے زمین پر شیعوں کا ڈنکا پھر جاویگا تمام ناصبی یعنی اہلسنت قتل کر ڈالے جاوینگے بے کھٹکے مؤمنین و مومنات میں متعہ جاری ہونگے کوئی مخل نہ ہوگا چنانچہ اس عقیدہ کی تصدیق مولف کے رسالے سے بھی ہوتی ہے صفحہ ۱۲۵ میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت علیؑ کے جمع کئے ہوئے قرآن سے اغماض کیا پس بقول مولف جناب امیرؑ نعوذ باللہ ولکل قوم مضل ٹھہرے نہ ولکل قوم ہاد

بیت
ترے دماغ میں سودا سا کیا سمایا ہے ✽ جو مارتا ہے تو شیشہ کو سخت پتھر سے

صفحہ ۲۰۹ مین ہے وتعیہا اذن واعیہ فلان راوی ہے فلان کتاب الستہ مین باقر علی مرتضی مین لکہا ہے الخ مولف نے بغلط وسہ کا تحریفا سر تراشی لیا ہے محض بغرض بہکانے نادانون کے بالخصوص جو علم قرآن سے بے بہرہ ہین یہ آیت شریف پارہ تبارک الذی سورہ الحاقہ مین اس طرح ہے انا لما طغی الماء حملناکم فی الجاریۃ لنجعلها لکم تذکرۃ وتعیہا اذن واعیہ ترجمہ تحقیق ہمنے جسوقت زیادہ کیا پانی (یعنی وقت طوفان کے) اوٹھایا ہمنے تمکو کشتی مین (یعنی نوح علیہ السلام کے ساتھہ) تاکہ بناوین ہم اوسکو واسطے تمہارے نصیحت (یعنی الطریقہ عبرت کے) اور نگاہ رکھین اوسکو کان جیسا کہ حق نگاہ رکھنے کا ہے (یعنی عقلمند اس نصیحت کو بطور عبرت اپنے کان مین ڈال رکھتے ہین اور ہر دم اس غضب الٰہی کا خیال کرکے ڈرتے رہتے ہین) خلاصہ مضمون اس آیت شریف کا تفسیر مدارک سنیون وتفسیر خلاصۃ المنہج شیعون مین یہ لکہا ہے کہ رب اکبر اپنے بندون کو از راہ نصیحت کے فرماتا ہے کہ اے میرے بندو تم کو یعنی تمہارے آبا واجداد کو بڑے بہاری عذاب سے ببرکت اصلاح و بطفیل حضرت نوح علیہ السلام کے ہمنے نجات دی تم کو چاہیے کہ ہمارے ایسے احسان بے پایان کے شکر گذار ہو اور بت تراشی و تعزیہ پرستی وغیرہ من عمل الشیطان سے بیزار ہو اگر ہمارے اس کہنے پر بہی تم نہ سمجہوگے تو تم بہی مثل کفار امت نوح کے تباہی کے جہاز مین پڑ جاوگے کیونکہ وہی قدرت کاملہ ہمکو اب بہی حاصل ہے دیکہو اس آیت شریف کو بہی جناب امیرؑ سے کوئی مناسبت نہین ہے معلوم نہین کہ ایسی جہوٹی صریح کاروائیون مین جو خسر الدنیا والآخرۃ کے ہم مرتبہ ہون کونسا فائدہ مولف نے تصور کیا ہے علیٰ ہٰذا القیاس حسن کا حسال آیات بینات خالق کائنات کی تبدیل و بدل معنی اور مطلب مین یہ ہے

تو پہر اوسکی بحث احادیث صحیحہ و غیر صحیحہ رسول خدا پر کیونکر تعصب سے خالی ہو سکتی ہے
بیت من زعفران سغر را برداشتیم ۔ استخوان پیش سگان انداختیم ۔ حق یہ ہے
کہ مولف کا رسالہ اندہیری رات کا نشانہ ہے لگا تو تیر نہین تکا بنا بنایا ہے بقول
شخصے کہین کہیت کی سنین کہلیان کی صفحہ ۲۴۸ مین ہے سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ
ابو بکرؓ و عمرؓ بغرض معذرت جناب سیدہ کی خدمت مین حاضر ہوئے لیکن تاہم
غضب سیدہ رفع نہ ہوا اور یہ حدیث رسول خدا صلعم کی یاد دلائی فاطمة بضعة
منی من اذاہا فقد اذانی و من اذانی اذی اللہ و من اذی اللہ فقد کفر الخ
جواب مولف صاحب کیا اسکا نام شیعگی ہے کہ جناب امیرؑ کو کافر و موذی بتاتے
ہو کیا اسکا نام امامیہ عشریہ ہے کہ حضرت علی مرتضی کو دشمن خدا و رسول کا
بتلاتے ہو واللہ ابن سبا ہی کے چیلون سے ایسا ہو سکتا ہے دوسرے
کا کام نہین ہے کیونکہ ماشاء اللہ یہ حدیث جناب شیر خدا کی ہی شان مین رسول اللہ
نے ارشاد فرمائی ہے نہ حضرت شیخین کی الحمد للہ حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ مولف
کے اتہام و الزام سے بری ہوئے اب ہم اسبات کو ثابت کرتے ہین
کہ بالیقین یہ حدیث جناب امیرؑ کے ہی باب مین رسول اللہ نے فرمائی
ہے قصہ مختصر یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے ابو جہل کی دختر سے اپنا نکاح کرنا چاہا
جب یہ خبر حضرت فاطمہؑ کو پہونچی سخت تر آپ کو ناگوار گذرا اور سیدہ آپ حضرت
رسول خدا کی خدمت مین پہونچین اور حضرت امیرؑ کے ارادہ سے آپکو اطلاع
دی حضرت بہی اسبات کو سنکر رنجیدہ ہوئے اوسیوقت آپنے حضرت
ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت طلحہؓ کو بہیجکر حضرت علیؑ کو طلب فرمایا اور اون سے
تنبیہاً یہ حدیث ارشاد کی قال رسول اللہ یا علی ما علمت ان فاطمة بضعة منی من
اذاہا فقد اذانی فقط انتہی حدیث علل الشرایع معتبر کتب شیعون مین موجود ہے

جسکا جی چاہے نقل کو اصل سے ملا دیکھے اور انصاف کرے کہ کسی اصل مین نہ پایا
ہے باقی مضمون حدیث مذکورہ بالا کا موضوعہ مفتری ہے تہمت سے تبرا تقیہ نے جو اہلسنت
جناب امیر بھی معاذ اللہ ہو نہی دکا غرور سے بیچ تو یہ ہے کہ ایسے وہم کے
وہیں شیطان کے دادا کو بھی نہ آتے ہونگے جیسے کور کورانہ مرید کر پایا
تا نفتی چون حسین اندر بلا صفحہ ۲۴۲ مین ہے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی
ماله یتزکی ترجمہ یعنی بچا دیگا جلتی ہوئی آگ سے وہ بڑا متقی کہ جسنے اپنا مال پاک ہونے
کے لیے زکوۃ دی آخر جواب یقین ہے منصف مزاج اس ترجمہ کو ہی ملاحظہ
فرما کے مولف متعصب کی لیاقت کی داد دینگے کہ باوجود دعوے فضیلت ذوالفضل
جنکو لفظی ترجمہ بھی کرنا نہین آتا پھر ناواقف آیت شریف کے مطلب کو کیونکر سمجھ
سکتے ہین بقول شخصے شعر سے نباشد گمند ہوا - اگرچہ مولف نے اس آیت
شریف کو چند جگہ لکھا ہے اور ہر جگہ از راہ عناد قلبی و فساد دلی کے یہی مطلب
نکالا ہے کہ مولوی محمد قاسم لکھتے ہین کہ یہ آیت حضرت صدیق اکبر کی شان مین
نازل نہین ہوئی بلکہ ایسے شخص کے بارے مین عام طور پر نازل ہوئی ہے
جو بسبب زکوۃ دینے اور متقی ہونے کے جلتی ہوئی آگ مین سے نکالا
جاوے الخ اب ہم اس آیت شریف کو شیعون کی معتبر کتاب سے ثابت
کرتے ہین کہ بلا شک وشبہ یہ آیت شریف خاص حضرت ابو بکر صدیق
اکبر کی ہی شان مین نازل ہوئی ہے علامہ طبرسی مجمع البیان مین یون لکھتا ہے
عن ابی زبیر قال ان الآیة نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا
مثل بلال وعامر بن میسرہ وغیرہما واعتقہم کہ آیہ
سیجنبہا الاتقی الذی شان مین ابو بکر کے نازل ہوئی کہ غلامون کو
مول لیتے اور خدا کی راہ مین آزاد کر دیتے مثل بلال و عامر وغیرہ الخ دیکھو قول

علاوہ اس مذکورہ سے کیسی تصدیق تحریر صحیح جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
دیوبندی رحمۃ اللہ کی ہوتی ہے صفحہ ۴۷۸ مین مولف محض بغرض اشتعال
طبع اہل ایمان کے حضرت امہات المومنین عائشہ صدیقہ وحضرت حفصہ رضی
اللہ عنہما کو مثل زوجہ حضرت نوح و زوجہ حضرت لوط کے کافرہ لکھتا ہے الخ جواب
خیر مولف تو اپنا فرض مذہبی ادا ہی کر چکے اب ہم بھی اونکے مجتہدون ہی کے
قول سے اس کلمۃ الکفر کی تکذیب کرتے ہین اول ملا فتح اللہ مفسر شیعہ نے
خلاصۃ المنہج مین تفسیر آیہ کریمہ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین کی یہ
لکھی ہے کہ ایمان مانع ست دربارہ مسلمانان خصوصاً امہات مومنات
اور اسی کتاب مین تفسیر آیہ شریف یعلمون ان اللہ ھو الحق المبین کی یہ لکھی ہے
کہ حق تعالی تنزیہ سہ کس نمودہ یوسف و مریم را و تنزیہ عائشہ کرد باین
آیات عظیمہ جہت تعظیم سید الانام علیہ الصلواۃ والسلام الخ جواب دیکھو
تمہارا مجتہد کیا لکھتا ہے اگر جنگ جمل کا امر ناگہانی بے قصد و رضا فیما بین کے
ظہور مین آیا باعث بدگمانی ہے تو وہ بھی بفضل خدا انجام خیر کو پہونچا
اس سے شیعہ بھی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ اونکے قطب الاقطاب قاضی
شستری اپنی مجالس المومنین کی مجلس اول مین لکھتے ہین کہ عائشہ پیش
جناب امیر توبہ کرد پس جناب صدیقہ ام المومنین کا توبہ کرنا اور جناب امیر کا
صلح کر لینا دعوی مولف کے سر پر خاک ڈالتا ہے خوب یاد آئی ہان مولف
صاحب آپ یہ تو فرمائیے کہ حضرت صدیقہ و حضرت امیر سے تو اتفاقاً
جنگ بھی ہوئی تھی مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کیا قصور کیا تھا
جو اونکو بھی آپ کافرہ کہتے ہین اگر آپ سچے ہین تو کوئی قصور حضرت موصوفہ
کا شیعون ہی کی کتابون سے ثابت کر دیجیے افسوس کہ مولف واسطے

ایذا رسانی مسلمانون کے اہلبیت رسول اللہ کی نسبت جنکی شان مین خدا تعالی نے آیۂ تطہیر نازل فرمائی ہے اور اونکو ۔ ازواجہ امہاتہم کا خطاب دیا ہے کلمات ترک ادب و بے تہذیب لکھتا ہے اور اپنے مجتہدون کو کذاب جانتا ہے جو اونکے قول کو نہین مانتا بیت ترا کے پسر شوند این مقام + که با دوستانت خلافست و جنگ با ۔ حالانکہ ترک ادب کلمات بکنے کی ممانعت کتب معتبرہ شیعون مین موجود ہے کافی کلینی کی کتاب الایمان والکفر کے باب السباب مین یہ حدیث رسول اللہ سے نقل کی ہے لا تسبوا الناس فتکسبوا العداوۃ بینہم ترجمہ یعنی آدمیون کو برا نکہو اس لیے کہ پیدا کروگے اونکے درمیان مین عداوت اور قول جناب امیر کا نہج البلاغت مین جب کہ آپ شامیون سے جنگ فرماتے تھے اپنے اصحاب سے یہ تھا انی اکرہ ان تکونوا السابین ترجمہ یعنی تحقیق مین برا جانتا ہون یہ کہ ہو تم برا کہنے والے صفحہ ۲۸۳ مین مولف نے بڑی وہوم سے دعوی کیا ہے کہ ہم کتب سماویہ سابقہ یعنی توریت و انجیل سے حقیت علی مرتضی کی ثابت کرینگے اس امر سے علماء اہلسنت والجماعت بھی انکار نہین کر سکتے ہین کیونکہ یہ امر خود قرآن مجید سے ثابت ہے کہ جناب رسول خدا اور اونکے ہمراہیان کا ذکر توریت و انجیل مین لکھا ہوا ہے منکر اس کا کافر ہے اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ ہمراہی رسول صلعم کون شخص ہے اوسکی تعریف بھی قرآن مجید مین موجود ہے اشداء علی الکفار رحماء بینہم پس یہ قرآن مجید سے ثابت ہوگیا کہ علی مرتضی علیہ السلام کا ذکر کتب سابقہ مین مندرج ہے بلکہ دوازدہ امام علیہ السلام کا ذکر اون مین موجود ہے اور آیہ محمد رسول اللہ الذین معہ مین جو ہمراہیان کی جمع بیان کی گئی ہے وہ بالیقین دوازدہ امام علیہ السلام کیطرف اشارہ ہے اور اگر کوئی عدم

موجودی کو منافی معیت سمجھے تو تفاسیر معتبرہ دیکھ لیجیے کہ جلالین وغیرہ مین
اسکے تفسیر اتبعہ درج ہے جواب واہ صاحب خوب ہی سمجھا اور خوب ہی
آیت تحریف کو تحریف کیا شاید چودہ صدی مین یہ حصہ آپ ہی کے لیے
ازل مین مقرر کیا گیا تھا قسم ہے آپکو اسیر باذل کی ضرور ہمکو وہ تفسیر حسینی معہ
کے معنی اتبعہ درج ہین دکھائیے ورنہ آپکو قیامت تک کوئی سچا نہ کہیگا اور صاحب
آپکو کوئی بھلا آدمی کیونکر سچا کہہ سکتا ہے کہ جھوٹ کے پل باندہتے ہو ہم
کہتے ہین کہ یہ دعوی کرنا آپکا محض مخالف مذہب اہل تشیع کے ہے کیونکہ اونکی
کتب مین ہے کہ اسیر بیچارے اونی سے مسلمان سے ایسے ڈرتے تھے
کہ کبھی اوسکے روبرو اظہار اپنے مذہب شیعگی کا نہین کرتے تھے اگر کوئی آپسے
دریافت کرتا کہ آپکا کیا مذہب ہے تو آپ یہی فرماتے کہ پکا سنت جماعت ہون
اور اگر کوئی آپسے یہ دریافت کرتا کہ آپ کسکی سنت پہ چلتے ہین تو آپ
اوسکے جواب مین یہی فرماتے سنت خلفاء الراشدین پہ چلتا ہون جب باعتقاد
شیعان آپ ایسے خائف رہتے تھے تو مصداق اشداء علی الکفار کے کیونکر
ہو سکتے ہین اور یہ کہنا آپکا اصحاب ثلثہ مصداق اس آیہ شریف کے نہین ہین
اسلیئے کہ اون مین یہ وصف نہین پایا گیا ہم کہتے ہین کہ اس آیت کی خلعت
قامت اصحاب ثلثہ ہی پہ راست آتی ہے کیونکہ اونھین ارکان دین نے جہان
کے کفار کو زیر و زبر کر ڈالا تھا بلکہ انہین حضرات ثلثہ نے کفار پر ایسی سختی کی تھی
کہ جسکا مذکور یہود و نصاریٰ کی توریت و انجیل مین ہنوز موجود ہے چنانچہ
ورس ۶ باب ۱۳ کتاب استثنا توریت مین ہے کہ اگر تیرا بھائی یا بیٹا
یا جورو یا دوست کوئی تجھے پھسلاوے اور کہے کہ آؤ غیر معبودون کی بندگی کرو
تو تو اوسکے موافق نہونا اور اوس کی بات مت سننا اور اوس پہ رحم کی نگاہ نہ کرنا

اور اوس کی رعایت کرنا اور اوس سے پوشیدہ نرکھنا بلکہ اوسکو ضرور قتل کرڈالنا
اوسکے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے دیکھو یہ اور رعایت حضرت شیخین نے
اپنے عزیزون کو قتل کرنے مین دریغ نکیا چنانچہ شیخ حلی نے کہ شیعون
کے امام اعظم ہین اپنی کتاب تذکرۃ الفقہا کی چوتھی فصل مین لکھا ہے کہ
احد کے دن حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے باپ کے قتل کرنے کا ارادہ کیا
مگر حضرت صلعم نے منع فرمایا کہ تو رہا ہے دے اور کوئی یہ کام کریگا اور تفسیر
مجمع البیان و منہج الصادقین و خلاصہ تفسیر جرجانی مین مفسرین شیعہ لکھتے ہین کہ
حضرت عمرؓ فاروق نے قیدیان بدر کی نسبت فرمایا کہ جو جسکا رشتہ دار ہے
اوسکو اوسی کا رشتہ دار قتل کر ڈالے دیکھو ایسے لوگ ایمان والون کو اشداء
علی الکفار کہتے ہین کیونکہ یہ فعل اونکا خاص اللہ واسطے ہی کی عبادت کے واسطے
تھا پس مصداق اشداء علی الکفار بموجب شہادت توریت کے اصحابؓ ہی ٹھہرے
اب سنیئے انجیل کی شہادت ورس ۳۱ و ۳۲ باب ۱۳ انجیل متی مین ہے
کہ آسمان کی بادشاہت دانہ رائی کی مانند ہے جیسے کہ ایک شخص نے لیکے اپنے
کہیت مین بویا اور وہ سب بیجون سے چھوٹا ہے اور جب اوگتا ہے سب
ترکاریون سے بڑا ہوتا ہے اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ ہوا کے پرندے
اوسکی ڈالیون پر بسیرا کرتے ہین دیکھو مثلہم فی التوراۃ ومثلہم فی الانجیل کزرع
اخرج شطاءہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار کی اس ورس
سے کیسی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ خداے کریم اپنے رسول برحق کے یاران
صادق کی مثال انجیل مین اس طرح فرماتا ہے کہ جیسے چھوٹا سا دانہ کہ اوس مین
پہلے انکھوا نکلتا ہے پہر پتی پہر وہ بڑہتا ہے یہانتک کہ بڑا سا درخت ہوجاتا
ہے اور اوسکے دیکھنے والون کو تعجب ہوتا ہے پس یہ مثال موافق حال

صحابہؓ بالکل خلاف کی بالکل ہے اس وجہ سے کہ وہ شروع میں تھوڑے سے تھے بڑھتے بڑھتے ایک جماعت کثیر ہوگئے جسکے دیکھنے سے کفار جلتے تھے بلکہ اونکی شوکت اور قوت کو دیکھکر مانند حاسد ناحق کوشش سے کف افسوس ملتے تھے پس جو شخص کہ صحابہؓ عالی صفات کی فضیلت کا معتقد نہین رکھتا ہے وہ لاریب فیہ منکر کتب سماویہ قرآن و توریت و انجیل وغیرہ کا ہے اب ہم سواے کتب آسمانی کے دساتیر کتاب پارسیان ایران سے جسکو وہ بھی اپنے گمان مین کتاب آسمانی جانتے ہین اور اوسی کو اپنی نماز مین پڑھتے ہین مصداق اشداء علی الکفار ہونے کا نسبت صحابہ رسول اللہ کے ثابت کرتے ہین شرح دساتیر مسمے بسفرنگ ساتیر مطبوعہ سراجی کے صفحہ ۸۸ مین یہ عبارت بجنسہ مرقوم ہے کہ اینک نشان بدرسید راستکاری وجانسپاری درایرانیان بجائے چون چنین کارہا کنند ازتازیان مردے پیدا شود یعنی از ملک عرب مردے ہویدا شود و این اشارت ست بہ پیغمبر آخرالزمان علیہ الصلواۃ والسلام کہ از پیروان او دیہیم وتخت وکشور وآئین ہمہ برافتد یعنی پیروان وتابعان او کہ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم باشند ہمہ سلطنت ایرانیان وکیش آنان برہم زنند ونشانے ازان نمانند وہمچنین شد الخ اور کتاب لب التواریخ مولفہ ڈاکٹر شبلی صاحب کی جلد دوم فصل چہارم مین حال خلفاء راشدین کا یون مرقوم ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی تدوین اور ترویج کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ظفر کی پیروی کی اور مشرقی سلطان ہیراکلیس کی فوج کو اوسنے ہزیمت دی اور یروشلیم اپنے قبضہ مین لائے اور لبنان پہاڑ سے لیکر روم تک سارا ملک اپنا مطیع کیا بعد اون کے انتقال کے عمر رضی اللہ عنہ براہ بیعت خلیفہ مقرر ہوے اور ایک ہی خروج مین ممالک سیریا و فونیقی معہ فلسطین وسو لوپتیما وخالدیہ

متعلقہ مملکت یونان اونھون سے لے لیا دوسری چڑھائی مین کل ولایت فارس اپنے زیر حکومت کرکے سب کو اپنے مذہب مین لائے اوسی زمانہ مین اوس کے سپہ سالار نے ملک مصر و قبا و بتولیہ یا سطیع کیا پھر پانچوین فصل مین لکھا ہے کہ بعد عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ عثمانؓ نے ملک ایک تر بائیہ اور ملک تاتار کے بعض دیار اپنے قبضہ مین کرلئے اور رہوڈس یعنی سوس اور جزائر یونان سے لوٹ لیے اور اوسکے بعد فتن بعد انکے علیؑ ہوئے جو آجتک محمدیون مین مکرم ہین الحاصل واقعی تو یہی ہے کہ حضرت عمرؓ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے کفار ایران کا کہ قدیم سے آتش پرست رہے ہین بالکل ستیاناس کردیا اور اونکے بڑے بڑے سرداروں کے جوروں بچوں کو ادنیٰ ادنیٰ عرب کا لونڈی غلام بنادیا اسی سے تو ابتک اونکے دلون پر شدت صحابۂ رسول اللہ کا اثر چلا آتا ہے اگر جناب امیرؑ مصداق آیہ اشداء علی الکفار کے ہوتے تو آپکی خلافت مین ملک مفتوحہ و مقبوضہ قبضۂ اسلام سے نہ نکل جاتے آپکے لشکر مین بدنظمی نہ پھیل جاتی شامی غدر نکرتے ناصبی آپ سے نہ لڑتے باعتقاد شیعان یہ تعریف ہے آپکی اشداء علی الکفار ہونے کی اب آپکی رحماء بینھم ہونے کی بھی توصیف سنئے کہ سوائے جناب امیرؑ کے وقت نزول آیہ شریف اور کون صاحب موجود تھے کہ جنکی وجہ سے آپ مصداق رحماء بینھم کے کہ کلمہ جمع مشارکت کا ہے ہوئی اون صاحبون مین سے دو چار کے تو نام بتائیے اگر حضرت حسنینؑ سے مراد لیتے ہو تو یہ گمان بھی آپکا غلط ہے اس لئے کہ وقت نزول آیہ شریف دونون صاحبزادے نہایت ہی کمسن تھے دوسرے رحمت پدری نسبت فرزندون کے عام ہوا کرتی ہے پس واحد ہونا جناب امیرؑ کا دعوے مجہول مدعی کذاب کو عدد لیست الصادق سے خارج کرتا ہے

اور یہ لکھنا مولف کا محض لغو ہے کہ تفسیر جلالین مین معہ کے معنی اتبعہ درج ہین
سبحان اللہ چشم بند وق مولف صاحب تو فن افترامین استاد اول ہین بلکہ
بہت بڑہکر اوس سے قابل خوب ہے اپنی طرف سے جھوٹی باتین ملاکر اپنے ہمجنسون
کو سبز باغ دکھاکر بہکاتے ہین تاکہ ناواقف لوگ سمجھین کہ جب معہ کے معنی اتبعہ
جلالین معتبر تفسیر اہلسنت مین موجود ہین تو پہر اہلسنت کیون عدم موجودگی آئمہ
پر اس قدر کد کرتے ہین اسلیے ہم جلالین کی بجنسہ عبارت نقل کیے دیتے ہین
تاکہ منصف مزاج بچشم انصاف معائنہ فرماوین کہ مولف کی مصنوعی و موضوعی
معنی کا جلالین مین مطلق اثر نہین ہے پارۂ حم سورۂ فتح تفسیر آیہ هو الذی ارسل رسوله
بالهدی ودین الحق لیظهره ای دین الحق علی الدین کله علی جمیع باقی
الادیان وکفی بالله شهیدا انک مرسل بما ذکر کما قال محمد مبتداء رسول الله
خبره والذین معه اصحابه من المومنین مبتداء وخبره اشداء غلاظ علی الکفار
لا یرحمونهم رحماء بینهم خبر ثانی ای متعاطفون و متوادون
کالوالد مع الولد تراهم تبصرهم رکعا سجدا حالا یبتغون
مستانف یطلبون فضلا من الله ورضوانا سیماهم علامتهم مبتداء
فی وجوههم خبره وهی نور وبیاض یعرفون به فی الآخرة انهم سجدوا فی الدنیا
من اثر السجود متعلق بما تعلق به الخبر ای کائنة واعرب حالا من ضمیر المنتقل
الی الخبر وذالک ای الوصف المذکور مثلهم فی التوراة صفتهم مبتداء وخبره
ومثلهم فی الانجیل مبتداء وخبره الخ سوا اسکے تفسیر خلاصة المنہج معتبر تفسیر شیعون
مین بہی معہ کے معنی ہمراہیان یعنی اصحاب رسول اللہ کے لکہے ہوے ہین جب
مولف صاحب کلام الٰہی کے معنی مین اپنی طرف سے کلام کرتے ہین تو پہر اور
کس بحث پر اونکی ایمانداری کا اعتبار کیا جاویگا قطع نظر تفاسیر فریقین مذکورین

سکے اسبعہ معنی کسی لغت مین بھی تو نہین پائے جاتے ہم مثلث کی نسبت کیا کہین
ایسا تو سلف سے ہی چلا آتا ہے اس آیت شریف کو مؤلف نے اپنے حصول
مطلب کے واسطے چند طریقے سے تحریف کیا ہے اول تحریف جملہ یعنی آیت
کو مقدم و موخر کرنا دوم تحریف کلمہ یعنی اپنی مدعا براری کے لیے واو کا حذف
کرنا سوم تحریف معنی اپنی اسکے زبردستی اور دہینگا مشتی سے معنی اپنے
کرلینا والحمد یہ تحریفات مؤلف کی کچھ کم اہل کتاب سے نہین ہے اب اگلے
مضمون آپکے ثبوت کو بھی ملاحظہ فرمایئے کہ مؤلف صاحب نے کیا اچھا ثبوت
توریت و انجیل سے زیب قلم فرمایا ہے مؤلف نے لکھا ہے کتاب پیدایش
۱۷ باب ۲۰ آیت مین لکھا ہے کہ خداوند کریم نے ابراہیم علیہ السلام سے
فرمایا ہے اور اسمعیلؑ کے حق مین بھی تیرے سنے دیکھ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اور اوس سے
بارہ سردار پیدا ہونگے الخ مؤلف جی بارہ کا عدد کتاب پیدایش مین دیکھتے ہی
نہال ہوگئے اور فوراً اس مضمون کو اپنے رسالہ مین درج کردیا کہ عدد بارہ سے
مراد بارہ امام ہین بقول شخصے بھیس نکو دی کودی گون یہ تماشا دیکھے کون
اگر ایسی ہی سمجھ ہے تو اسکی دوا لقمان پاس بھی نہین ہے ہان شاید امام غائب
بتادین تو خبر نہین ہم کہتے ہین کہ اس آیت مین مطلق آئمہ کا ذکر نہین ہے اسکی
دلیل معقول ہے کہ بفضل خدا یہان ۱۳ کا عدد موجود ہے جسکا جی چاہے
جناب رسول مقبول سے لیکر حضرت امام مہدی آخر الزمان تک شمار کر دیکھے
تیرہ کا شمار ہوتا ہے اگر کہا جاوے کہ جناب رسالتمآب اس شمار مین داخل نہین ہین
تو بارہ امام بھی مرتبہ امامت سے خارج ہوئے جاتے ہین کیونکہ مسلمہ
فریقین ہے کہ مراتب آئمہ کا بدولت جناب رسولخدا کے ہی ہے

بیت تو اصل وجود آمدی از نخست ÷ دگر ہر چہ موجود شد فرع تست سوای
اسکے خطاب بہ خدا نسبت حضرت ابراہیمؑ کے صرف اس قدر ہے کہ مین حضرت
اسمعیلؑ کی اولاد مین بارہ سردار یعنی جوارکی پیدا کرونگا نہ یہ کہ محمد صلعم کی آل مین
بارہ امام ہویدا کرونگا ایسے فریب سے تو فریبی ہی فریب کھا سکتے ہین نہ اہل صدق و
صفا اوسے لیاقت بقول شخصے عقل چہ چیست کہ پیش مردان بیاید پہر صفحہ ۲۸۳
مین آپکا دوسرا ثبوت دیکھیئے کہ حضرت موسیٰ نبی اسرائیل کی کل قوم سے مخاطب
ہو کر فرماتے ہین کہ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان تیرے بھائیون
مین سے میرے مانند ایک نبیؑ برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دہریو پہر حضرت
موسیٰ کی وحی نقل اس طرح کرتے ہین اور خداوند نے مجھے کہا کہ اونہون نے کہا
سو اچھا کہا مین انکے لیے اونکے بہائیون مین سے تجھسا ایک نبیؑ برپا کرونگا
اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا وہ سب اون سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی
میرے باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنے گا تو مین اوس کا حساب اوس سے
لونگا الخ مولف نے بھائی کا جو لفظ عبارت صدر مین دیکھا لٹو ہوگئے اور فوراً آیا
علی انت منی بمنزلۃ ھارون بموسیٰ الا انہ لا نبی بعدی کی حدیث بنا کر
تیار کر دی اور اوسکے معنی بھی یہ جما دیے کہ جیسے حضرت ہارونؑ سے لوگ حسد
رکھتے تھے ویسے ہی حضرت مرتضیٰؑ سے عداوت رکھتے تھے مگر اخلاق محمدی مانع
بد دعا اور غارت ہونے شاکیان کا ہوا الخ غرض اسی طرح سے مولف نے
اس کچے علم کے اپنے ڈہائی چاول علیحدہ ہی پکائے ہین دیکھو قول موسیٰ سے
تو اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ میرے بھائیون (یعنی انبیاءاللہ) مین سے ایسا ایک
نبی جلیل القدر خدا تعالیٰ پیدا کریگا کہ وہ سب کا ہادی ہوگا اور اوس کے منہ مین
کلام خدا اوتریگا اور وہ خدا کے حکم کو پورا پورا تعمیل کرے گا اور جو کوئی اوس کا

کہنا مانے گا تو خدا اوس کا حساب لیگا پس اسے بنی اسرائیل تم اوس کی طرف
رجوع کرنا اور اوسکی بات کو کوشش ہوش سے سننا جہاں تک کہ غور کیا جاتا
ہے تو حضرت موسیٰ کے قول میں کوئی لفظ ایسا نہیں پایا جاتا ہے جس سے حضرت
ہارون یا جناب امیر یا نعوذ باللہ اونکے حساد یعنی اصحاب ثلاثہ آپ مراد
لیے جاویں بلکہ حضرت موسیٰ کی پیشین گوئی سے تو صرف حضرت رسول خدا کی
نبوت کا ثبوت ہوتا ہے جب جناب معترضہ مؤلف کو قول حضرت موسیٰ میں ذرا
بھی دخل نہیں ہے تو پھر مؤلف کس لیے ایسی بے اصل تاویلیں کرتے ہیں
جس سے وہ کذاب سمجھے جاتے ہیں اور اونکی سمجھ پر اطفال ابجد خوان بلکہ جہال
نادان قہقہہ لگاتے ہیں اور یہ لکھنا بھی محض جناب امیر پر افترا کرنا ہے کہ اخلاق
محمدی مانع بد دعا اور غارت ہوئے شاکیان کا ہوا انجام کہتے ہیں کہ جناب امیر
کو حاجت بد دعا کرنے کی کیا تھی آپ تو بڑے مجاہد و شجاع غالب علی
کل غالب بلکہ مظہر العجائب والغرائب تھے جبرئیل کے پر کاٹنے والے جنات
کے قتل کرنے والے عرش سے بالا جانے والے تحت الثریٰ کی خبر لانے
والے ذوالفقار کھینچکر کیوں نہ تمام شاکیوں کو مار ڈالا جو سارا قصہ کا جھگڑا ہی دور
ہو جاتا اس موقع پر سوا اسکے کہ مؤلف تقیہ وسکوت بتاویں اور کیا عذر و حیلہ
نکال سکتے ہیں ان وجوہات ہی سے صاف ظاہر ہو گیا کہ مؤلف عبارت
کتب سماویہ سے مطلق آگاہ نہیں ہیں ۶ رقص کردن خود نداند صحن را گوید
کجست - صفحہ ۲۸۶ میں ہے کہ ایلیا اور علی میں کچھ فرق نہیں ہے جواب
ہم کہتے ہیں کہ ما بین علی و ایلیا کے زمین و آسمان کا فرق ہے اس لیے کہ
علی عربی لفظ ہے اور ایلیا عبرانی مگر مؤلف نے بسبب عدم وقفیت کے
اس لفظ کو سریانی لکھا ہے اور حالانکہ کسی لغت کی کتاب سے بھی ثابت نہیں ہوتے

کیونکہ اعلی اسم تفضیل ہے علو مصدر کا تو پھر علی کہ صفت مشبہ ہے مشتق
سے مشتق کیونکر ہو سکتا ہے ہان صاحب آپ یہ تو فرماتے کہ آپنے لفظ الیلیا پر
تو بہت کچھ بحث کی اور بوجہ حق پوشی کے معنی اوڑا ہی گئے تا کہ معنی لکھنے مین
کہین اہلسنت کے ہاتھہ دستاویز صحیحہ نہ پڑ جاوے جو الٹا شیعون کو چھینا وین
اب ہم آپکی قلعی کھولتے ہین دیکھو غیاث و منتخب و برہان وغیرہ لغتون کو
کہ اون مین الیلیا کے حقیقی معنے صدیق اکبر کے لکھے ہین اور مجازاً لقب
جناب امیر کا بھی ہے اور یہ بات اہل بصیرت پر روشن ہے کہ ہمیشہ حقیقت
کو مجاز پر ترجیح ہوا کرتی ہے جیسے کہ منصب خلافت مین حضرت صدیق اکبر
کو حضرت علی پر ترجیح ہے صفحہ ۷۳ مین ہے کہ جبکہ یہ لوگ رسول خدا کے
جنازہ پر حاضر ہوئے تو غریب سیدہ مرحومہ کے جنازہ سے کیا غرض تھی
افسوس اوسوقت مسلمانون کے حال پہ ہے کہ سب منافق تھے الخ جواب
مطلب مؤلف کا اس صریح افترا سے یہ ہے کہ کوئی اصحاب رسول اللہ
مین سے حضرت فاطمہ کے جنازہ پر نہ آیا اور نہ کوئی اصحاب رسول اللہ کے جنازہ
پر شریک ہوا تھا اب ہم مؤلف کے قول کو شیعون کی معتبر کتب سے جھوٹا
کرتے ہین کتاب علل الشرایع کی جلد اول باب العلت التی من اجلہا دفنت
فاطمہ باللیل ولم یدفن مین لکھا ہے کہ عمر نے چاہا کہ قبر فاطمہ کی کھود کر نماز پڑھے
اس بات پر حضرت علی غضبناک ہوے اور مستعد بجنگ شمشیر ہوے پس
مہاجرین و انصار جمع آئے اور حضرت علی کی رضامندی کو اختیار کیا تب فساد
رفع ہوا اب لیجیے جواب جنازہ رسالت پناہ کا جلاء العیون معتبر کتاب شیعون
مین ہے کہ ابوبکر نے چاہا کہ پیش امام ہو امیر المومنین نے ہٹا دیا اور خود امامت
کی بعد اوسکے اجازت دی صحابہ کو تو دس دس آدمی داخل ہوتے تھے اور

درود بھیجتے تھے یہان تک اہل مدینہ و اطراف مدینہ حضرت صلعم پر درود بھیجتے تہے
پس ان دونون شہادتون کی تصدیق سے مفتری صاحب جھوٹے ٹھہرے
غرضکہ رسالہ انوار الہدیٰ مین کہ جسکو ظلمات الہدیٰ کہنا زیبا ہے بلکہ یہی اسم
اوسکے لیے سزاوار ہے ایسے ہی واہیات معاملات بیان کرے گئے ہین جس
سے مولف نے پیرایۂ دشمنی مین تو صحابۂ عالی صفات و ازواج مطہرات
رسول اللہ پر کھلا کھلا تبرا کیا ہے اور پیرایۂ دوستی مین انبیا و اولیا یعنی
آئمہ ہدیٰ کو بھلا برا کہا ہے اس لیے ہمنے چند نمونہ ناظرین کو دکھلا دیے
تاکہ مولف کی ہٹ دھرمی کی داد دین کہ کس قدر ہٹ دھرمی و تعصب
و دروغگوئی کو کام مین لایا ہے اور پھر بھی اہل اللہ رہے ہین اپنی دانست مین
مولف نے اہلسنت والجماعت کی توہین مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہین رکھا
ہے اسی سبب ہمارے نزدیک رسالہ انوار الہدیٰ و داستان امیر حمزہ
مین صرف اس قدر فرق پایا جاتا ہے کہ داستان امیر حمزہ کے مولف
نے تو واسطے دھوکہ دینے اہلسنت کے صحابۂ رسول اللہ صلعم کے نام دشمنون کے
نام پر رکھکر تبرا کیا ہے چونکہ اوسکو یعنی امیر حمزہ کی داستان کو ناواقف
لوگون نے قصہ سمجھ لیا ہے اس لیے اوسکو واسطے تفریح طبع پڑھتے سنتے
ہین اور اپنے ایمان کو غارت کرتے ہین اور انوار الہدیٰ کے مولف نے
تو صاف صاف تبرا لکھا ہے بہرحال یہ دونون کتابین تبرائیون کی قابل آگ
مین جلا دینے یا پانی مین ڈبو دینے کے ہین ؎ بر رسولان بلاغ باشد و بس
اب اس اختصار مین زیادہ گنجایش نہین ہے ورنہ اور بھی ہٹ دھرمیان
ظلمات الہدیٰ کی ظاہر کیجاتی کما لا یخفی اطلاع جواب الجواب مین بعد
کا خیال ہے ورنہ اس کا جواب بھی انشاء اللہ تعالیٰ ترکی بترکی ہوگا اگر کتاب کمکی تو ہم ...

(۴۱) جو آیت یا روایت لکھی جاوے اوسکی تفسیر و معنی بحوالہ صحیح معہ نشان و پتہ کے لکھی جاوین غث ربود نہون جیسا کہ انوار الہدی مین کیا گیا (۴۲) اپنے آئمہ و مجتہدون کے اقوال کی تکذیب دلائل معقول سے کیجئگا ایسا نہو کہین یہ کہکر دامن چھوڑاؤ کہ ہماری کتابون مین یہ نہین یا وہ نہین (۴۳) ہمارے سوالون کا جواب عقلی و نقلی دلائل سے ایسا معقول لکھا جاوے جسکو اہل علم منصف قبول فرماوین غائین بائین شائین نہو (۴۴) آیات و روایات کے لفظون و معنون مین تحریف و تبدیل نہ کیا جاوے اور رائے و کالت کو بھی دخل نہو تعصب بالاے طاق رکھ دیا جاوے ؀

حکم اطاعت و پیروی خلفائے رسول بعد کا

واضح ہو کہ جسطرح سے انسان پر خدا اور رسول کی اطاعت فرض ہے اوسیطرح سے بموجب آیہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے اطاعت خلفاے اربعہ کی علی الترتیب فرض ہے اس لیے کہ خدائے تعالی نے اپنے کلام برحق مین صاف صاف اونکی خلافت کی اوصاف بیان کر دیے ہین ہو اذا قال
وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم و لیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا و من کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون ؀
ترجمہ وعدہ کیا اللہ نے اون لوگون کو جو ایمان لائے تم مین سے اور اچھے کام کیے یقیناً خلیفہ کریگا اونکو زمین مین جیسے کہ خلیفہ کیا تھا اون سے اگلون کو (یعنی داؤد علیہ السلام کو بموجب آیہ شریف یاداؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض اور اسیطرح جیسے سلیمان علیہ السلام کو) اور جماویگا اونکو دین اونکا وہ دین کہ پسند

کرو یا اونکو اور دیگا اونکو اونکی ڈر کے بدلے مین سیری ہی بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے گا اوسکے پیچھے سو وہی لوگ
ہین بے حکم سو اسکے اثبات خلافت خلفاء الراشدین شیعون کی بھی معتبر
کتب سے ہوتا ہے چنانچہ خلاصۃ المنہج کے ۸ ۲ جز و مین تفسیر آیہ کریمہ
واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا کی یہ لکھی ہے کہ حضرت رسول
خدا صلعم نے حفصہؓ سے فرمایا کہ بعد ہمارے ابو بکرؓ مالک امت ہوگا
اور بادشاہی کریگا بعد اوسکے تیرا باپ (یعنی حضرت عمرؓ) حفصہؓ نے
خوش ہوکر یہ دونون بھید عائشہؓ سے کہدیئے تب یہ آیت شریف
نازل ہوئی اور اسیطرح سے مجمع البیان مین ہے اور نہج البلاغت
مین ہے کہ جب حضرت عثمان غنیؓ شہید ہوگئے اور مسلمانون نے
خلافت کا جناب امیرؓ پر اتفاق کیا اوس وقت آپنے ارشاد فرمایا
انا لکم وزیرا خیر لکم من ان اکون امیرا ترجمہ یعنی اے مسلمانون مین
تمہارے لیے وزیر رہون بہتر ہے اوس سے کہ امیر ہون جب مسلمانون
نے جناب امیرؓ کو خلافت پر مجبور کیا تب آپنے خلافت کو بپاس
خاطر مسلمانون کے قبول کیا پھر اسی کتاب مین ہے کہ خلافت کی حالت
مین بھی جناب امیرؓ کی زبان مبارک سے یہی نکلتا تھا واللہ ما کانت لی فی الخلافۃ
رغبۃ ولا الولایۃ اربۃ ولکنکم دعوتمونی الیہا
وحملتمونی علیہا ترجمہ یعنی خدا کی قسم ہے کہ خود مجھکو خلافت کی رغبت نہین ہے
اور نہ ولایت کی حاجت ہے لیکن تم نے مجھکو بلایا خلافت کی طرف
اور باعث ہوئے تم میرے لیے خلافت کے الخ پس ہر مدعی
اسلام پر فرض ہوا کہ خلفاء اربعہ برحق کی اطاعت وپیروی کرے

[illegible]

کیونکہ ان ارکان اربعہ اسلام کی پیروی عین پیروی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اب باقی رہا یہ امر کہ پیرو رسول اللہ و خلفائے رسول اللہ کون لوگ ہین پنج وقتہ جماعت سے نماز پڑھنے والے مساجد اللہ کو زینت دینے والے اشراق کے عاشق تہجد کے شائق حفظ و ناظرہ تلاوت کرنے والے کلام اللہ پاک کے درود بھیجنے والے روح پر فتوح صاحب لولاک کے اصلی جماعت جمعہ و عیدین کے امیدوار زیارت حرمین شریفین کے طالب مدد حلال مشکلات کے ذاکر اسماء حسنی رافع الدرجات کے عابد شب زندہ دار زاہد پرہیزگار گوشہ نشین اعتکاف دیانتدار ارباب انصاف کلمہ توحید کے شاغل حدیث رسول اللہ کے عامل فرض و واجب و سنت و نفل روزہ رکھنے کے مشتاق رمضان شریف مین تراویح پڑھنے کے مشتاق پابند طہارت کامل کے حریص عبادت نافلہ وغیرہ کے سب مین یہ وصف ہون وہ بے شک و شبہ پیرو رسول اللہ و خلفائے رسول اللہ کا ہے اللہم زد آلہی بحرمت سید ابرار و آل اطہار و اصحاب اخیار اس رسالہ ہدایت اظہار کو قبول فرما اور مجھ عاصی پر معاصی کے واسطے ذریعہ نجات بنا

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفرین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمام شد

محضر نامہ علماء شرع متین و روساء حامیٔ دین دیوبندی
بہ نسبت شیخ احمد صاحب شیعی جدیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت علماء و روساء دیوبند ضلع سہارنپور بغرض کشف حقیقت حال یہ گذارش ہم خدام علماء کی ہے کہ شیخ احمد صاحب دیوبندی شیعی کی نسبت ہم لوگوں کو اخبار مختلف پہونچے۔ بعض اشتہارات مین شیعان آگرہ و لکھنؤ وغیرہ سے اون کی نسبت یہ مشتہر کیا ہے کہ مولوی شیخ احمد صاحب دیوبندی مولف رسالہ انوار الہدیٰ علماء دیوبند کے رکن اعظم شمار ہوتے ہین اور عالم و فاضل گنے جاتے ہین اول اہلسنت مین ایک رکن رکین تھے اب اہل تشیع کے لیے مایہ فخر زیب و ملت ہین۔ دوسری جماعت معتبرہ سے یہ مسموع ہوا کہ شیخ احمد صاحب کو عالم و فاضل نہین اور نہ علماء دیوبند کی طرح جنکی شہرت اکثر اطراف عالم مین پھیلی ہوئی ہے یہ بھی مشہور ہوتے اور ایسے گمنام کیون ہوتے کہ سواے چند شیعہ کے کوئی اونکا نام بھی نہ جانتا یہ صرف دہوکہ اور فریب حضرات شیعہ کا ہے کہ اونکی نسبت ایسے الفاظ لکھدیئے۔ اب ہم طالبان حق آپ حضرات روساء و علماء ساکنان دیوبند و واقفان حقیقت حال سے یہ گذارش کرتے ہین کہ جو کچھ حق ہو بلا کم و کاست تحریر فرمایئے کہ اہل اشتباہ کے شکوک رفع ہون اور آپکو اجر دارین حاصل ہو۔ بینوا توجروا ؎

الجواب

بلاریب شیخ احمد صاحب مذکور دیوبند کے رہنے والے ہین نہ عالم ہین نہ اہل علم و
فضل سے اونکو کوئی تعلق و ربط بلکہ جیسے اس زمانہ مین کچہری کی تحصیل کے
ملازم کچھ شدہ بدہ فارسی اردو مین حاصل کر لیتے ہین اس قسم کے ہین چنانچہ
اہل انصاف اونکی تالیف کو بھی دیکھکر ہماری معروضات کی تصدیق
کر سکتے ہین علم عربی و تحقیق دین سے اونکو کچھ مناسبت نہین اس
کوچہ سے محض نابلد ہین جہلا و سفہاء کے لیے بیشک مایۂ فخر و افتخار
ہونگے مگر اہل علم سے تو وہ ہمیشہ جان چراتے پہرتے ہین اور خود ہم
لوگون سے اسی قصبہ دیوبند مین اونکو بعض معاملات پیش آئے جسمین
محض لاجواب اور ساکت ہوئے اور اپنی جہل و نادانی کے خود مقر
ہوئے ایک خط اونکی قلم کا لکھا ہوا چھپا ہوا موجود ہے جسمین وہ خود
مقر ہین اپنے لاعلم اور جاہل ہونے کی تصدیق کے لیے اوسکی کسیقدر
عبارت درج اشتہار ہذا ہے رقعہ پیش کرنے سے پہلے اس قدر
اور عرض ہے کہ ایک گفتگو جو خود ہم لوگون کو اونکے ساتھ پیش آئی
جس سے اونکا جہل پوری طرح سے منکشف ہوجاویگا وہ یہ کہ شیخ احمد
صاحب مذکور نے چند اعتراض جو اونکے اکابر پہلے سے کرتے چلے
آئے ہین مذہب اہل سنت پر پیش کئے اونکے جوابات دندان شکن
دیئے گئے اور ترجمہ احادیث اونکو سنا کر ساکت کیا گیا اونکی جانب
سے سوائے سکوت و تسلیم اور کچھ نہ تھا ہیبت اہل حق سے نہ جواب
مین کچھ نقض پیش کر سکے نہ گویائی و بیان کی نوبت آئی محض سکوت تھا
یا تسلیم آخر مین ہم لوگون نے یہ کہا کہ شیخ صاحب اب تو ہمنے ترجمہ

صحیح کرکے آپکو مطالب بتا دیئے تھا اور شا پر واقف کیا اور حق سمجھا دیا اگر بالفرض ہم
بالکل ترجمہ برعکس کرکے آپکو سناوین جب بھی آپ ہان ہان ہی کرینگے
اسلئے اور کو ان کے ہیں جو کو ترجمہ برعکس بیان کرتے ہین اسپر شاید ندامت
ہوئی ہو کہ اس علم سے ... اہل علم سے اور جھگڑنا دانائی سے بہت بعید ہے
مگر سمجھتے اور قدم ... تھے تو پھر کیون اس کوچہ مین قدم رکھتے اور دوسرے
علم کا کرکے ضلوا و اضلوا کے مصداق ہوتے اور وعید من افتی بغیر علم کا
بار اپنے سر پر لیتے ... ہین بفضلہ تعالی ... اب ہم عبارت ...
... اشتہار ... کرتے ہین جو خود اونکے قلم کی لکھی ہوئی مطبوع ہو چکی ہے ۱۳۱۲ھ

نقل خط شیخ احمد صاحب دیوبندی جو اونھون نے بجواب بعض علماء دیوبند لکھا تھا

حضرت مولوی صاحب جوابات جو کہ آپنے بھیجے ہین وہ واقعی نہایت ...
قابل تعریف ہین جس جس معاملہ مین مجھکو شک واقع ہوا تھا وہ معاملات سطے ہوگئے
(اوس خط کے آخر مین یہ بھی لکھا ہے) اور سائل جسکو پوچھنا کسی امر کا منظور ہوتا
ہے وہ کس سے پوچھے سوائے عالم کے الخ۔

راقم بندہ شیخ احمد انتہی عبارتہ۔

پس درحقیقت شیخ احمد صاحب مذکور بسبب اقرار خود سائل عامی ہین علم و فضل تو
اون مین کیا ہوتا فہم و لیاقت سے بھی عاری ہین جس شخص نے اونکی نسبت
عالم و فاضل یا علماء دیوبند مین رکن اعظم ہونے کا اشتہار دیا محض غلط
لا اصل ہے مشتہرین کو اصل حال کی خبر نہین ورنہ ایسی جرأت نکرتے البتہ شیخ احمد
صاحب سے تعجب ہے کہ اونھون نے باوجود اطلاع ہونیکے مشتہرین کو ایسی تعریفات کاذبہ سے روکا
ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد — بندہ عزیز الرحمن دیوبندی خادم مدرسہ عربیہ دیوبند

یہ جواب جو سائل کے سوال کا جس صاحب نے لکھا ہے اوسکی تصدیق بندہ مہتمم مدرسہ اسلامی دیوبند بھی کرتا ہے کہ جو کچھ جواب مین تحریر کیا ہے بلا کم و کاست راست اور درست ہے یہ شیخ احمد صاحب نہ پہلے مولوی یا عالم تھے نہ اب ہین عربی وغیرہ سے انکو کسی طرح مناسبت ہی نہین ہے بلکہ بزبان ایشان یہ اپنے دین سے بھی واقف نہ تھے ۔ وقوف دین تو درکنار روزمرہ کے مسائل جو وضو اور نماز کے برتاؤ کے ہین اون سے بھی محض ناواقف اور بے علم تھے جب اونھون نے اپنا مذہب تبدیل کیا تو دوسرے فرقہ مین عالم کہلائے البتہ ہمکو یہ فخر ہے کہ دیوبند کے بے علم دوسرے مذہب والون کے یہان عالم کہلاوین ۔

محمد عابد مہتمم مدرسہ دیوبند

جناب حاجی محمد عابد صاحب نے جو بنسبت شیخ احمد صاحب تحریر فرمایا ہے میری رای مین بالکل درست وراست بے کم و کاست ہے ۔

ذوالفقار علی عفی عنہ ممبر مدرسہ عربی دیوبند

احقر کو جو کچھ شیخ صاحب مذکور سے چونکہ اتفاق ہمکلامی ہوا ہے اور نیز محلہ داری کا بھی علاقہ ہے اس لیئے اونکے حالات بعض بتفصیل معلوم ہین سو نظر برین امور یقینًا کہتا ہون کہ جو کچھ اونکے بارے مین لکھا گیا ہے اس مین اصلا مبالغہ نہین بلکہ وہ اس بیان سے بھی زیادہ کے مستحق ہین والعلم

محمد حسن عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند

میان شیخ احمد کی نسبت جو امور واقعیہ و صحیحہ تحریر ہوے ہین اگر کسی ناواقف کو اوس مین شک و شبہ ہو تو اون سے کوئی عبارت عربی

لکھوا پڑھوا کر دیکھ لین اس امر معروضہ کی بخوبی تصدیق ہوجائیگی ۔

العبد

خلیل احمد عفی عنہ مدرس دوم رئیس انبہٹہ ضلع سہارنپور

شیخ احمد صاحب دیوبندی کی نسبت جو کچھ صدر مین لکھا گیا بہت صحیح و درست ہے

العبد العبد

احمد حسن دیوبندی عفی عنہ ابن مولوی مہتاب علی صاحب مرحوم رئیس دیوبند

فضل الرحمن عفی عنہ ممبر مدرسہ عربیہ دیوبند و رئیس دیوبند

اس مین شیخ احمد شیعی دیوبندی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے مین اوسکی تصدیق کرتا ہون

العبد العبد

محمد مسعود حسن عفی عنہ ابن مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

مظہر حسین عفی عنہ بن قاضی رئیس دیوبند

نسبت شیخ احمد صاحب دیوبندی کے جو کچھ عبارت مذکور الصدر مین لکھا ہے درحقیقت وہ اوسکے لائق ہین ۔

العبد العبد

محمد شفیع عفی عنہ مدرس دیوبند

بندہ نظیر احمد صدیقی ممبر مدرسہ کوٹلوی رئیس دیوبند

شیخ احمد صاحب کی نسبت جو کچھ تحریر فرمایا گیا ہے درست اور حق ہے واقعی امر یہ ہے کہ اونکو علوم عربیہ سے خواہ اعلےٰ ہون یا ادنےٰ کسی درجہ مس اور لگاؤ نہین البتہ اردو کے تراجم دیکھکر عالم بن بیٹھے ہین

واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

الجواب صحیح

حبیب الرحمٰن عفی عنہ

واقعی شیخ احمد صاحب ویسے ہی ہیں جیسا اونکی نسبت ان حضرات نے تحریر فرمایا ہے اونکو مولوی صاحب کہنے سے شیعہ ہی راضی ہوتے ہوں گے یہاں تو عوام میں شمار ہوتے ہیں اور علم کے تو نام سے بھی واقف نہیں اب تک یہ حال ہے کہ جب مکان تشریف لاتے ہیں تو خوف اہل حق سے گھر کے گوشہ سے باہر قدم رنجہ نہیں فرماتے دیوبند سے باہر جاکر جو چاہیں فرمائیں۔

الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح

محمد حسن عفی عنہ مدرس امداد الحق عفی عنہ دیوبندی بندہ احمد علی عفی عنہ

مدرسہ عربیہ ابن مولوی ابن حاجی سراج الحق صاحب

ذوالفقار علی صاحب مرحوم رئیس دیوبند

رئیس دیوبند

اس ناکارہ نے اپنے تمام سن شعور پچاس برس میں کوئی امر عالمانہ یا تحقیق واقفانہ یا کوئی عمل وچال وچلن طالب علمانہ کے ساتھ منشی صاحب مذکور کو موصوف نہیں پایا لہذا تہمت علم وفضل کی اونکے ساتھ میں بالکل غلط ہے البتہ خود بین ہیں یا آنکہ محض ناواقف علم سے ہیں اور آپکو واقف جانتے ہیں صورت دار ہیں جیسور وغیرہ میں مختار ہیں خوش پوشاک ہیں خوش خوراک ہیں اگر مذہب اہل تشیع میں ان امور کا نام علم ہے فضل ہے رکن اعظم ہے مایہ فخر وزیب ملت ہے تو بیشک اونکو

اس سے زیادہ تصور فرمائیں مگر حق کے خلاف ہے کذب صریح ہے غلطی صاف صاف ہے فقط

العبد

مشتاق احمد عفی عنہ دیوبندی یعنی حکیم مشتاق احمد صاحب رئیس دیوبند ممبر میونسپلٹی دیوبند

شیخ احمد شیعی کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے میں تصدیق کرتا ہوں۔

العبد	العبد
محمد یسین عفی عنہ عثمانی عرف دیوان	بندہ محمد ضیاء الحق عفی عنہ بن مولوی
اللہ دیا رئیس دیوبند	محمد صابر مرحوم دیوبندی

میان شیخ احمد ایک شہری برادری کے آدمی ہیں اونہون نے جہانتک مجھکو علم ہے نہ کسی مدرسہ عربیہ میں علوم دینیہ کی تعلیم پائی نکوئی اونکو عالم یا مولوی اس شہر میں جانتا ہے اکثر سادات بارہہ میں کا زندہ روساء اہل تشیع کے رہے ہیں اوسی طرف آپکے اعتقاد مائل بہ رفض ہوئے اب ریاست جیپور میں وکالت کرتے ہیں عبارات عربیہ کے معنی بھی درست نہیں جانتے ہیں اور الفاظ درست نہیں پڑھ سکتے ہیں ہان جیسے ناخواندہ شخص اپنے مزاولت سے کچھ کچھ واقف ہوجاتا ہے ایسے یہ بھی کچھ کچھ واقف ہیں اب یون معلوم ہوا کہ وہ عالم زبردست مشہور ہیں مجھکو اون کا عالم یا مولوی ہونا اسوقت معلوم ہوا بندہ اور دیگر اشخاص شہر انکو ایک دنیادار شخص سمجھتے ہیں کسی قسم کی کوئی فضیلت علمی انمین نہیں ہے واللہ اعلم

العبد

محمد مصطفے علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ ساکن دیوبند

تقریظ ماہر علم کلام واقف فنون تمام محب آل و اصحاب خیر الانام علامہ زمان مولوی محمد بنارسی خان صاحب اکبرآبادی ادام اللہ برکاتہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین واضح ہو کہ فی الحال جن متشیعین متعصبین مخالفین مبغضین نے بوساوس شیطانی وہواجس نفسانی کے دائرہ اسلام سے خارج ہو کر نسبت اصحاب کبار جان نثار سید المرسلین خاتم النبیین جو بفضل خدا مصداق نص صریح والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم کے بالیقین ہیں اقوال ناہنگام سواد نامہ انوار الہدیٰ وتنبیہ بے تاثیر تمسک بصحیحہ اہلین سنہ آہنگی کی ہے بعنایت خدا وبرکت سید الانبیا بموجب کلوخ انداز را پاداش سنگ است۔ ویسے ہی انکے ہذیانات ناشائستہ کے جوابات برجستہ رسالہ بدر الدجیٰ میں درج ہوئے تاکہ اہل بغض کے دلوں پہ کہ مستحق تتمہ آیہ کریمہ لیغیظ بہم الکفار کے ہیں داغ جانسوز حیرت وحسرت کا قیامت تک باقی رہے فی الحقیقت یہ اردو رسالہ ہدایت قبالہ قلیل الضخامت کثیر المنفعت واسطے رفع اتہام باطلہ ودفع الزام عاطلہ جو بدلائل موافق سراپا مخالف آیات بینات واحادیث سرور کائنات کے ہیں کافی ہے وبنا برقلع وقمع مرض لاعلاج فی قلوبہم مرض مریضان اہل نفاق کے طبیب شافی بشرطیکہ اپنی حرکات ناملائم سے پرہیز کریں ورنہ درصورت یادہ گوئی سزاوار قطعہ بیدل کے ٹھہرینگے

قطعہ

بسوز ای سرکش ناپاک تا یکدم بیاسائی	کز انکار و تعصب پائے تا سر آتش و نفطی
ندارد اشک شوخت جز جہنم دامن دیگر	بحیرت میروی از خود نگہ کن تا کجا افتی

قطعہ تاریخ عمدۃ المتکلمین و زبدۃ الناظرین فضیلت و معرفت دستگاہ حافظ مولوی رحیم اللہ صاحب اکبرآبادی ادام اللہ فیضہم

بوصف قلت حجم کتاب و وسعت معنی — متی ما شئت شیئا من بیان فاستمع منی
محمد شد جہانگیر و زنشان و شنیع تا مرزا — بتصدیق زبان یحیی و باصد النسی و حسنی
گناہ حب آل و حب اصحاب نبی و ام — تبرّا یا اخی ما استطعت لکن لا تلومنی
ثم عنا خود چہ یزدان گفت ما فی نصہ شیء یعنی — صفائی سینہ اصحاب شد از شرح مستغنی
بود بدر الدجی احقاق حق ابطال باطل را — کفیل دین برہان و دلیل لمّی و لمّی
بفکر سال تاریخش چو سعی رفت ہاتف گفت — کتابے جامع و مانع بہ بحث شیعہ و سنی
بسال ہجریش ہم نی توان بردن تا بسانی — اگر سب و تقیہ کنی زانجملہ مستثنیٰ

قطعہ تاریخ مولوی محمد عبد الرحیم صاحب انبیٹھوی

واللہ یہ کتاب تسنن کی سیف ہے — جوہر ہے جسکے سینہ شیعان فگار ہے
مضمون جملہ اوسکا ہے مثل گل چمن — پر اہل رفض کے لیے ہر حرف خار ہے
پوچھی خرد سے سال تو بولی کہ لکھ ابھی — سن ہجری نہ ہے تین سو ہے یکہزار ہے
دوبارہ عرض کی کہ بتا اے عزیز جان — سن عیسوی کے لکھنے کو دل بیقرار ہے
بولی خرد سر ابن سبا کا تراش سے — بدر الدجی شیعوں کے لیے ذوالفقار ہے

۱۸۹۲ع

اشتہار — یہ کتاب حسب منشاء قانون مطابع داخل رجسٹری بھی گورنمنٹ کرادیگئی ہے لہذا التماس ہے کہ کوئی اہل مطبع یا دیگر اشخاص بغیر اجازت ارادہ طبع کا نفرماوین ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹھائینگے ❖

العبد — محمد جہانگیر خان مولف کتاب ہذا

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠	٦	قبلک	قلبک	٥٧	١٦	حملتہم	حملتموسے
٦١	٣	باحسانٍ	باحسانٍ	٦١	١٧	باو	مبیاء
١٩	١٣	لمة	للّہِ	٦٤	١٨	صبنا	علیا
٣٠	٨	جاہد	جاہدوا	٦٧	٢٠	بالہلاک	لہلاک
[illegible]	١٩	فضلہم	فضلہم	٦٨	٤	علیکم	علیہم
	٨	یتبوّ الدار	یتبوّو الدار	″	″	مجبریا	مجبر با
	٦٠	والاخوانا	ولاخواننا	٨٢	٩	[illegible]	[illegible]
	″	سبقون	سبقونا	١١٤	٢	[illegible]	[illegible]
	٩	یموتہم	یمیتہم	١٢٠ح	٣٨	بالیتموں	بالیتمونی
	٨	اید الناس	ایدی الناس	١٧٧	١٩	المبنی	النبی
	١٥	کالک	کانا	١٨٣	٤	فرح	فرج
٥٥	١٠	اوالعوا	اولعوا	٢٠٠	١٨	الله	الیه
٥٧	١٠	عن الہوا	عن الہوی				

ابیات

ز نقش کلک معنی جلوه داده
چو از بیرون بین ز رنگ باده

بهشتی یک گلستان شوخی گل
نهفته در بهم رنگ سنبل

سواد شش رنگ وود آتش طور
مداد شش از سواد دیده حور

الله حسین باقی ہو

۱۷۸

گلشن علم آگرہ محلہ گلاب ... سید غلام حسین ... کے اہتمام سے چھپا گیا